فتاویٰ امجدیہ

مصنف:

صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی

محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان

WWW.NAFSEISLAM.COM

کلمۂ آغاز

نہایت افسوس و ندامت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس کتاب کو بہت پہلے منظر عام پر آجانا چاہیے تھا وہ
بہت تاخیر [illegible] کے بعد آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جن کرم فرماؤں نے [illegible] کتاب بہار شریعت [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عرضِ مُرتّب

باسمہ تعالیٰ

ارکان دائرۃ المعارف الامجدیہ نے سب سے پہلے حیات امجد کی تدوین اور فتاویٰ امجدیہ کی ترتیب و تبویب کے کام کا آغاز کیا۔ چنانچہ حیات امجد سے متعلق مقالات کے حصول کی ذمہ داری محب کرم جناب مولانا غلام المصطفیٰ صاحب قادری کو سونپی گئی اور فتاویٰ امجدیہ کی ترتیب و تبویب کا اہم فریضہ میرے ذمہ آیا۔ الحمد للہ کہ ارکان دائرہ کا یہ اقدام مبارک ثابت ہوا اور بڑی مشقت و جانفشانی کے باوجود یہ دونوں کام اپنے آخری مراحل کو پہونچ گئے۔

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کے دارالافتاء میں [illegible] سال کے سوا تین سو صفحات پر مشتمل فتاویٰ امجدیہ کی چند ضخیم جلدیں اور کچھ اوراق بچے تھے جن کا پہلا فتویٰ سوز محرم الحرام ۱۳۴۵ھ کا اور سب سے آخری فتویٰ وفات سے صرف چند ماہ پیشتر مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۶۷ھ کا تحریر کردہ ہے گویا کہ سترہ سو صفحات پر مشتمل حقائق و معارف اور فقہ حنفی کا یہ عظیم ذخیرہ سلسلہ ستائیس برس کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے جس کی پہلی جلد کتاب الطہارۃ تا کتاب الحج آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔

راقم السطور اپنی کم علمی و بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہوئے قطعاً اس لائق نہیں تھا کہ فتاویٰ امجدیہ کی ترتیب و تبویب کا اہم فریضہ کے انجام دینے کی جسارت کر سکتا لیکن ہمارے استفادہ و افادہ کے لئے آغوش امجدیہ کی تربیت یافتہ دو اہم شخصیتیں (یعنی حضور محدث الکبیر علامہ مفتی شریف الحق امجدی و استاذ الکل علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری) موجود ہیں جو ہماری تمام علمی مشکلات حل کرنے کے لئے کافی و وافی ہیں۔ چنانچہ ان حضرات پر اعتماد و بھروسہ کرتے ہوئے ہم نے فتاویٰ امجدیہ کی ترتیب و تبویب کا کام شروع کر دیا جہاں کوئی مشکل مقام آیا ان حضرات سے استصواب رائے کر لیتے۔ آخر کار چند ماہ کی مختصر مدت میں جلد اول کی ترتیب و تبویب کا کام مکمل ہو چکا اب صرف کتابت و طباعت کا انتظار تھا۔

خیال یہ تھا کہ استاذ گرامی اگر اس مجموعہ پر نظر ثانی فرما دیں اور مناسب مقامات پر کچھ حواشی و تعلیقات کا اضافہ فرما دیتے تو اچھا ہوتا۔ استاذ گرامی اس کے لئے تیار بھی ہو گئے اور نظر ثانی و حواشی و تعلیقات کا کام ہونے لگا کہ اچانک موصوف کی شدید علالت اور کثرت مصروفیات تکمیل سے مانع ہو گئیں۔ اسی اثنا میں جہاں جہاں آپ نے کچھ تحریر فرمایا تھا وہ اس کتاب میں موجود ہے قارئین ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

پھر ہم نے اس اہم کام کی تکمیل کے لئے اس نابغۂ روزگار شخصیت کی خدمات جلیلہ حاصل کیں جنکو دنیائے سنیت نائب مفتی اعظم ہند سے جانتی ہے اور فقہ و افتاء میں جن کو حضرت مصنف علیہ الرحمۃ والرضوان سے شرف تلمذ حاصل ہے آپ نے ہماری گذارش قبول فرمائی اور نہایت تیزی سے نظر ثانی اور تعلیق کا کام ہونے لگا ادھر کاتب کا بھی انتظام کر لیا گیا جیسا کہ گے بحسن و خوبی سوا دو سال میں ۱۴۰۰ھ کو اسکی کتابت پروف ریڈنگ اور دیگر ساری چیزیں مکمل کر لی گئیں۔ اصل کتاب اور اسکی تعلیق کے متعلق کچھ عرض کرنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ پھر بھی کتاب کی عظمت و اہمیت اور اسکی علمی و فقہی حیثیت جاننے کیلئے اکابر علمائے اسلام کے وہ رشحات قلم کافی ہیں جو شریک کتاب ہیں۔

ہم نے اسکی تصحیح و اصلاح کا کافی خیال رکھا پھر بھی ہم یقین رکھتے ہوئے ساتھ یہ نہیں عرض کر سکتے کہ یہ نقل و کتابت کی غلطیوں سے خالی ہے۔ دنیا کی کم ہی ایسی کتاب ہوگی جو نقل و کتابت کی غلطیوں سے محفوظ و مامون ہو پھر ہم یہ کیسے دعوی کر سکتے ہیں۔ اگر کسی قسم کی غلطی ہمارے قارئین کو نظر آئے تو فوراً ہمیں مطلع فرمائیں نہایت خندہ پیشانی اور شکریہ کے ساتھ اسکی تلافی کی پر کوشش کی جائیگی۔ اس سلسلہ میں ہم یہ بھی عرض کر دینا مناسب اور ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر اس مجموعہ اور تعلیق میں کسی بھی قسم کی لفظی و معنوی فروگذاشت نظر آئے تو یہ ہماری اور ناشر و کاتب کی بے توجہی اور لاپرواہی پر محمول کیا جاسکتا ہے مصنف اور صاحب تعلیق کا دامن اس سے بالکل پاک و صاف ہوگا۔

فتاوی امجدیہ کی ترتیب و تبویب کے وقت ہمارے سامنے فتاوی رضویہ اور بہار شریعت موجود تھیں اور ہماری اصل مسودہ میں بھی فتاوی کی تبویب ہو چکی تھی جس سے ہم کو کافی سہولت ہوئی۔ پھر بھی اگر مسائل متعلقہ الباب سے خارج ہوں تو ہم اپنے ارباب علم و فضل سے اسکی بھی نشاندہی چاہتے ہیں تاکہ آئندہ کام کرنے میں ہمارے لئے آسانیاں ہوں۔

اسکی فہرست میں بھی ہم نے کافی غور و خوض اور حزم و احتیاط سے کام لیا ہے کہ فہرست کتاب کی مکمل تفصیل واضح اور [illegible] سے بھرپور ہو۔ ارادہ تھا کہ مسائل ضمنیہ کی بھی ایک فہرست دیدی جائے لیکن قلت وقت اور کثرت کار کی وجہ سے اسکی مکمل فہرست تیار نہ کی جاسکی۔

اب ہم جملہ ارکان دائرہ کی طرف سے ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے رشحات قلم سے ہم سب کو نوازا اور فتاوی امجدیہ کی افادیت میں گوناگوں اضافہ فرمایا خصوصاً استاذی استاذ العلماء حضرت علامہ عبد المصطفی الازہری نقیب حضرت مفتی شریف الحق امجدی محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی قادری اور بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان [illegible] مدظلہم العالی جن کا وجود مسعود ہم سب کے لئے نعمت غیر مترقبہ اور ہمارے عروج و ترقی کی بھرپور ضمانت ہے۔

آخر میں ہم عزیزان گرامی مولوی ... سلمہ، مولوی ... سلمہ، مولوی ... دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جنہوں نے تسوید و تبییض اور پروف ریڈنگ وغیرہ میں ہمارا بھرپور تعاون کیا اور ہر طرح ہمارا ساتھ دیا۔ دعا ہے کہ رب کریم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل ان عزیزوں کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور علم نافع و عمل صالح کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ اور حضرت مولانا سید شاہ تسنیم ... کا بھی شکریہ ادا کرنا ہمارے اوپر ضروری ہے جنہوں نے طباعت و اشاعت کے ہر مرحلہ پر ہماری رہنمائی فرمائی۔ والسلام

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ عبد المنان کلیمی

دار العلوم اہلسنت شمس العلوم گھوسی۔ مئو ... ۲۰ شعبان ...

نقشِ اوّل

بقیۃ السلف عمدۃ الفقہاء حضرت علامہ عبد المصطفیٰ الازہری

دامت برکاتہم القدسیہ شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ کراچی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ ... مولانا المفتی الحکیم ابو العلی محمد امجد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ علم شریعت کی مہارت اور حدیث پاک کی تعلیم و تفہیم، علوم عقلیہ پر تعلیم و تدریس کا تجربہ اور تمام علوم و فنون پر کامل دسترس یہ ایسی باتیں ہیں جن کو سارے علماء اہلسنت جانتے ہیں۔ آپ کی مشہور عالم کتاب بہار شریعت کے مختلف مسائل اور ترجیحی جزئیات سے پورا برصغیر ہند و پاکستان آج استفادہ کر رہا ہے۔ طلبہ کرام کے لئے مواد تلاش کرنے، فتاویٰ دیکھنے اور کتب کے تتبع کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت صدر الشریعہ سے قلت زمانی میں لوگوں نے سوال کئے اور فتوے پوچھے آپ نے سفر میں حضر میں ہر جگہ تحریراً و تقریراً بے شمار فتاوی عطا فرمائے۔ ان میں کے بعض اہم حصہ دست برد زمانہ سے محفوظ رہ گئے لیکن آپ نے ایک یادداشت جاری فرما کر اپنے فتاویٰ کے لئے سفید کاغذ کی تیار کرائی اور اس میں اپنے فتاویٰ اندراج کرائے ۔ خاص کر آخیر عمر شریف میں آخری برسوں میں۔ ان فتاویٰ کی اکثر و بیشتر نقول حضرت کے ساتھ حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے ہاتھوں کی ہوئی ہے ــــ ایک فتاویٰ اور وترجیات و عبارات فقہیہ پر مشتمل تھے جواب اور صاحب الفاظ کا قابل شریف نے ان کو ترتیب تیمی کے ساتھ مرتب کیا اور برادر عزیز حضرت مولانا مفتی شریف الحق صاحب نے ان فتاویٰ پر اپنے مفید حواشی کا اضافہ کیا۔

اور برادر زادہ عزیز مولانا عبد المصطفیٰ سلمہ ان تمام امور کی جن کاوشوں نے پروان چڑھایا اور بہتر کتابت کرا کر اس صاحب فتاویٰ طباعت کے مرحلے گزرنے والے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سب حضرات کو اس کی دینی و دنیاوی برکتیں عطا فرمائے اور ان کو آئندہ بھی دین و شریعت کی اعلیٰ خدمت کی توفیق بخشے۔

یہ فقیر دو سال کے بعد اپنے سابق گھر قادری منزل احباب واعزہ سے ملنے کے لئے آیا اس تذکرہ نے مجھے اس مسرت کا بہت بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ حضرت قبلہ والد ماجد کی ایک علمی یادگار جو مدت سے دوسروں نے پردۂ خفا سے منظر عام پر لا کر دیا اور علماء دین دار لوگوں کو اس کتاب سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔

دَائِرَةُ الْمَعَارِفِ الْأَمْجَدِيَّة اپنی اس گرانمایہ پیشکش پر لائق تحسین و تبریک ہے فَلِلّٰهِ دَرُّهُمْ یہ خدمت وہ بمصداق حدیث من یرد اللّٰہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین (بخاری شریف جلد اول ص) اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کے منصبین کے لئے اراده خیر فرما چکا ہے۔ اور سعادت ان کو بخش دی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فقیر کو بھی دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم۔

الفقیر محمد عبد المصطفیٰ الازہری خطیب و شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی

پاکستان

حال وارد قادری منزل قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڑھ

اترپردیش — انڈیا

تحریر ثانی ۲۹ر شعبان معظم ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۶۹ء

تعارف

ممتاز الفقہاء محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ مدظلہ العالی نائب شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ یوپی

[illegible]

حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ العزیز ایک [illegible] شخصیت کے مالک تھے۔ زمانہ ہندوستان کے اہلسنت کی جماعت [illegible] آپ ہی کے تلامذہ اور تلامذہ کے تلامذہ ہیں۔ آج بھی صاحب فکر و قلم [illegible] کی پیداوار ہیں۔ آپ چند [illegible] تمام اساتذہ و مدرسین کے [illegible] حیثیت رکھتے تھے [illegible] کی نظر میں [illegible] آپ کی [illegible] ایک شاہکار تصنیف [illegible] تھا

ایک طرف آپ تدریس [illegible] دوسری طرف بہار شریعت کی تصنیف کا کام اردو زبان [illegible] حاشیہ [illegible] تصنیف [illegible] آپ [illegible] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے طرز فکر [illegible] کے نقیب [illegible] تھے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے آپ ہی کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

"آپ یہاں کے موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائیے گا اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ استفتاء سنایا کرتے ہیں اور جو جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں۔ طبیعت اخاذ ہے طرز سے واقفیت ہو چلی ہے۔" (الملفوظ)

ایک بار اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے بعض علمائے اسلام کی موجودگی میں آپ کو اور حضرت مفتی اعظم قبلہ کو منصب افتاء و قضا پر مامور فرماتے ہوئے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "ان دونوں کو نہ صرف مفتی بلکہ شرع کی جانب سے ان دونوں کو قاضی مقرر کرتا ہوں کہ ان کے فیصلے کی وہی حیثیت ہوگی جو ایک قاضی اسلام کی ہوتی ہے" پھر اپنے سامنے تخت پر بٹھا کر قلم، دوات وغیرہ سپرد کیا (خود نوشت سوانح)

آپ اعلیٰ حضرت کے زمانے میں بھی حسب ضرورت افتاء کا کام انجام دیتے رہے۔ اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد قضا و افتاء میں یکتائے روزگار شمار کئے جاتے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"اس کے بعد یہ مشکلات پیش آئیں اس خدمت افتاء کی وجہ کا انجام دینا باقی رہ گیا جس طرح اعلیٰ حضرت نے اپنی حیات میں لوگوں کے سامنے اس کا [illegible] فرمایا تھا اب بھی اس کام کو مجھ سے لینا چاہتے ہیں اور جو کچھ دشواریاں ہوں گی اس میں وہ خود مددگار ہوں گے۔ چنانچہ جیسا دیکھا ویسا ہی پایا کہ اس سلسلے میں دشواری پیش نہیں آئی۔ فللہ الحمد" (خود نوشت سوانح)

یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد اکابر حضرت صدر الشریعہ کی خدمت میں اہم مسائل بھیجا کرتے تھے۔ اس دور کے اجلہ علماء بھی آپ کی طرف رجوع فرماتے۔

حضرت ملک العلماء ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمہ نے اپنے ایک مکتوب مورخہ [illegible] میں مال وقف سے متعلق ایک سوال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"باوجود ورق گردانی کتب وقف کے وہ صورت مجھے نہ سوجھی پھر آپ کی طرف رجوع کی ضرورت پیش آئی۔"

اسی طرح استاذ الاساتذہ مولانا سراج احمد صاحب کھنپوری علیہ الرحمہ نے بھی حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ العزیز سے کئی اہم مسائل میں استفتاء کیا ہے۔ فتاویٰ امجدیہ میں ان کی نقول موجود ہیں۔

حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ العزیز جب اپنے آخری سفر حج کو روانہ ہوئے تو شاہ گنج اسٹیشن سے بخار ہو گیا اور بریلی شریف پہنچتے پہنچتے بخار نے اتنی شدت پکڑ لی کہ اکثر بیہوشی کا سا عالم ہوتا۔ اس وقت بریلی میں مولانا حبیب الاسلام صاحب اور دیگر خدمت و عیادت میں مصروف تھے ان کا بیان ہے کہ انہیں ایام میں حضور مفتی اعظم قبلہ کی خدمت

میں چند مسائل کا سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ابھی جواب تحریر نہیں ہے اور سفر حج کی تیاریوں کی وجہ سے کتاب دیکھنے کی فرصت بھی نہیں۔ حضرت صدر الشریعہ کے سامنے مسائل پیش کرو وہ مسائل حضرت صدر الشریعہ کو سنائے گئے آپ نے اسی شدت مرض کے عالم میں بستر علالت پر لیٹے ہی لیٹے تمام سوالات حل فرما دیئے۔

حضرت صدر الشریعہ کے کمال استحضار فقہی بصیرت پر بطور نمونہ چند شہادتیں پیش کی گئیں جن سے آپ کی تمام علمیت پر بھی روشنی پڑتی ہے اور یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کے کمال فن خارجی اثرات سے متاثر نہ ہوتے تھے۔

"فتاویٰ امجدیہ"

حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ العزیز کے فتاویٰ کی صحیح تعداد کیا ہے کسی کو نہیں معلوم۔ زیادہ تر آپ کی فرصت کے اوقات بھی سوال جواب اور دینی تربیت ہی میں صرف ہوتے۔ روزانہ زبانی طور پر بہت سے مسائل آپ سے عوام و خواص معلوم کرتے تھے۔ لیکن کسی نے ان کو قلمبند کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی ورنہ ہمارے پاس دینی معلومات کا ایک شاندار ذخیرہ ہوتا۔

تحریری فتاویٰ کا حال بھی تقریباً ایسا ہی ہے کیونکہ ہمارے پاس آپ کے فتاویٰ کی جو نقلیں ہیں وہ ماہ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ سے شروع ہوتی ہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے دور میں آپ نے منصب افتاء پر جو کارنامے انجام دیئے ان کا کوئی ریکارڈ محفوظ نہیں رکھا گیا۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران جب کاغذ کا بحران پیدا ہو گیا تھا اس دور میں بھی کاغذ نہ ہونے کی بنا پر بیشتر فتاویٰ کی نقول تیار نہ ہو سکیں۔ یعنی ہمارے پاس فتاویٰ امجدیہ کی جو نقلیں ہیں انہیں حضرت صدر الشریعہ کے تمام فتاویٰ کا مجموعہ کسی طرح نہیں قرار دیا جا سکتا لیکن جو ہے وہ بھی ایک عظیم علمی سرمایہ ہے۔

حضرت صدر الشریعہ کے فتاویٰ حسب ضرورت مختصر بھی ہیں اور طویل بھی۔ بعض بعض فتاویٰ کئی کئی صفحات پر مشتمل ہیں جنہیں ایک رسالہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے:

فتاویٰ امجدیہ کتاب و سنت کی تائیدات سے مزین ہیں۔ تحقیق کے مواقع پر فتاویٰ میں قدم قدم پر دلائل کا سلسلہ رواں دواں سا نظر آتا ہے۔ اسی طرح ان میں فنی مباحث اصولیہ اور فقہی کلیات و جزئیات اور الفاظ کی شرح

کے ذکر میں بھی کسی طرح کی کمی نہیں ہے۔ طرز استدلال و حسن استنباط دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ فتاویٰ امجدیہ حقیقتاً فتاویٰ رضویہ کا ایک حصہ ہے۔

فتاویٰ امجدیہ میں نئے پیدا شدہ مسائل کے جوابات بھی موجود ہیں۔ مثلاً انشورنس، لاٹری اور لاؤڈ اسپیکر پر نماز، سیاست حاضرہ اور الیکشن وغیرہ سے متعلق احکام شرعیہ کا مدلل بیان موجود ہے۔ فتاویٰ امجدیہ کی مخصوصاً قول میں فقہ کے ہر باب سے متعلق فتاویٰ موجود ہیں۔ بلکہ جگہ جگہ رسم المفتی کا بیان بھی فتاویٰ میں موجود ہے مثلاً ائمہ کی ترجیح کے مطابق فتویٰ دیا جائے۔ حالات کے تغیر سے حکم شرع متغیر ہو سکتا ہے۔ مفتی صرف اپنے مذہب کے مطابق فتویٰ دے، وغیرہ وغیرہ۔ ایسے فتاویٰ میں غیر منقح اور پیچیدہ مسائل میں تنقیح و ترجیح کا بھی بھرپور ہے۔

بلاشبہ فتاویٰ امجدیہ فقہ کی معتبر و مستند کتابوں میں سے ایک ہے، دور حاضر کے علماء اصحاب افتاء کے لئے بھی یہ کتاب ایک رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔

فتاویٰ کی زبان نہایت سادہ سہل مختصر الفاظ پر مشتمل ہے۔ تفصیلی تعارف ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ ضرور پیش کیا جائے گا۔

والسلام

ضیاء المصطفیٰ قادری

پیغام

بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب اعظمی مدظلہ النورانی
شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا شاہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز ہندوستان کے ان علمائے اسلام میں سے تھے جن کے علم و فضل، زہد و تقویٰ کی روشنی نے پورے برصغیر میں چودہویں صدی کو [illegible] ستاروں کی طرح روشن اور منتشر ہیں۔

کردار سازی میں آپ کو امامت کا درجہ حاصل تھا۔ [illegible]

[illegible]

گئے تھے۔ میری مراد مجدد اعظم حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ وہاں آپ کی بالخصوص تربیت ہوئی، اور خصوصیت کے ساتھ فتویٰ نویسی آپ کو جناب والا ہی سے ملی۔

فنی اور فقہی خوبیوں کا یہ عالم تھا کہ خود فرماتے ہیں، کسی کتاب کا یاد کرنا آپ کی طبیعت سے بعید ... دیکھ لینا کافی ہوتا تھا۔ ان دینی اور علمی خوبیوں کے اجتماع نے آپ کی ذات کو فقیہ اعظم اور صدر الشریعہ بنا دیا تھا۔ جس کے نتیجے میں اس برصغیر میں آپ کی جد و جہد کے وہ اثرات مرتب ہوئے جن کی طرف ہم نے ابتدائی سطروں میں اشارہ کیا۔

سیکڑوں قابل فخر شاگردوں کے ساتھ آپ کی بلند پایہ علمی یادگاریں ہیں، جن میں بہار شریعت ایک نادر روزگار شاہکار ہے۔ اور اس میں بیک وقت کئی خوبیاں ایسی فراہم ہو گئی ہیں، کہ شاید دنیا کی کسی زبان میں بھی فقہ حنفی کی کوئی ایسی کتاب نہ ہوگی جو ان اوصاف کی یک وقت جامع ہو۔

(۱) جملہ ابواب فقہ کے مسائل ضروریہ کا استقصار (۲) متفق علیہ اور مستند مسائل کا التزام (۳) ترتیب مسائل اور حسن بیان۔ بہار شریعت کی طرح ایسی ہی چند خصوصیات ہیں۔

دوسری کتاب:- امام طحاوی کی شرح معانی الآثار کی شرح۔ خود اصل کتاب اس پایہ کی ہے کہ سنن و مسانید کے پورے مجموعہ میں موضوع کی طرز کی کے لحاظ سے کوئی کتاب اس کی ہمسر نہیں۔ حدیث کی روشنی میں اختلافی مسائل فقہ کے مطالعہ کے لئے پورے ذخیرہ حدیث میں یہ عجیب کتاب ہے۔

سخت حیرت ہے کہ امام طحاوی کی قدر و منزلت کی بہ نسبت شایان شان فن حدیث میں ان کا جو علمی رتبہ تسلیم کیا گیا اور مقبولیت ان کی اس کتاب کے ساتھ نہیں برتی گئی ہے۔ بلکہ علماء و شراح نے بھی اس کا دوسرا حصہ بھی نہیں پایا جاتا۔ حد یہ کہ حنفی علماء نے بھی اس کی شرح یا حاشیہ کا کوئی خاص اہتمام نہ کیا۔

حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے اس عظیم ذخیرہ حدیث کی شرح شروع فرمائی جو حیثیت سے نہ پوری ہو سکی، پھر بھی جتنی ہو گئی ہے اگر وہی شائع ہو جائے تو امام طحاوی کا روں کا فائدہ ہے کہ بہار شریعت کی طرح اس کا بھی ایک منفرد مقام ہوگا۔

تیسری کتاب:- آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ جو بیشتر ابواب فقہ پر مشتمل ہے، اور احکام اور دلائل کا ایک بیش قیمت گنجینہ ہے۔

فتاویٰ کو دیگر کتب فقہ پر ایک خاص ترجیح تو حاصل ہوتی ہے، کہ یہ عملی زندگی سے زیادہ قریب ہوتے ہیں جبکہ فقہ کی دیگر کتابوں میں پیش آمدہ مسائل کے لئے پیشگی طور حل ہوتی ہیں۔ پھر ان میں مسائل کی ترتیب ابواب کو بیان منطقی تقسیم اور عقلی ترتیب کی بنیاد پر ہوتا ہے، جبکہ فتاویٰ میں مسائل کی جزئیات اور واقعاتی صورت کا لحاظ جواب میں ضروری ہوتا ہے اس کی وجہ سے فتاویٰ کی افادی حیثیت کہیں بلند ہو جاتی ہے۔

حضرت صدر الشریعہ مولانا مفتی امجد علی صاحب قدس سرہ العزیز کا مقام فقہ میں کتنا بلند تھا اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے ایک شاگرد رشید سید العلماء مولانا سید غلام جیلانی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

"آپ کو فقہ کے جمیع ابواب کے تمام جزئیات ان کی تفصیلی دلائل کے ساتھ مستحضر تھے اور امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ خاص طور سے ان کے تفقہ کے مداح ہیں۔ فرماتے ہیں۔

آپ یہاں کے موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پائیے گا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ استفتاء سنا کرتے ہیں۔ اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں۔ طبیعت اخاذ ہے، طرز معلوم ہو چلا ہے

(الملفوظ اول صفحہ [illegible])

اس قدر تو ابتداء کا حال ہے، آخر عمر تو ایک بھی عالم نبی تخت پر بیٹھ کر اپنی تمام سعادتوں کا اس طرح احسان فرمایا

"اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اختیار مجھے عطا فرمایا اس کی بنا پر میں ان دونوں (مفتی اعظم، صدر الشریعہ) کو اس کام پر مامور کرتا ہوں۔ نہ صرف اتنی بلکہ شرع کی جانب سے ان دونوں کو قاضی مقرر کرتا ہوں۔ کہ ان کے فیصلہ کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو قاضی اسلام کی ہوتی ہے۔ اور اپنے سامنے تخت پر بٹھا کر اس کام کے لئے قلم اور دوات وغیرہ پیش فرمایا۔ (صدر الشریعہ کی خود نوشت سوانح عمری)

مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں یہ اندازہ لگانا بالکل مشکل نہیں ہے کہ جو کتاب ایسے فقیہ النفس انسان کے قلم سے عالم وجود میں آئی ہو، اس کا فقہی رتبہ کس طرح بلند ہوگا۔ تنقیح مناط، تخریج مسائل، دقت نظر، اور حقیقت رسی تو اس اسکول کا خاصہ ہے۔ جس سے صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے

اس لئے اگر یہ کہا جائے تو بالکل درست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت سے فقہ حنفی کے ذخیرہ میں ایک مفید اضافہ ہوگا ۔

یہ شکر ہے اور خوشی ہوئی کہ [illegible] کے ارباب بست وکشاد نے اپنی جدوجہد کا آغاز صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس مبارک کتاب سے کیا ہے جو آپ کی پوری زندگی کے فقہی جوابات پر مشتمل ہے ——

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کی سعی کو مشکور فرمائے ۔
اور اس مبارک کتاب کو مقبول انام بنائے اس کا فائدہ پورے سے عالم اسلام کے لئے عام وتام فرمائے ۔ آمین

عبد المنان اعظمی
دار العلوم اشرفیہ
مبارکپور اعظم گڈھ
۲۱ ذی القعدہ [illegible]

مختصر حالاتِ مصنف

ازقلم

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی بن حکیم مولانا جمال الدین بن مولانا خدا بخش بن مولانا خیر الدین
قدست اسرارہم (۱۲۹۶ھ — ۱۳۶۷ھ) میں مدینۃ العلماء گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے جد امجد سے ابتدائی
اپنے بڑے بھائی مولانا محمد صدیق علیہ الرحمہ سے علوم و فنون کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ پھر استاذ الاساتذہ مولانا ہدایت اللہ خاں
رامپوری علیہ الرحمہ (۱۳۲۶ھ) سے [illegible] جونپور [illegible] علوم و فنون کی تکمیل
کے بعد محدث سورتی قدس سرہ سے (۱۳۲۰ھ — ۱۳۲۱ھ) دو سال [illegible] میں حدیث شریف کی تعلیم
حاصل کر کے [illegible] آپ کی [illegible] کا شہرہ ہو چکا تھا
اس کے بعد حاذق الملک حکیم عبد الولی لکھنؤ سے طب حاصل کیا۔ ۱۳۲۶ھ تک حضرت محدث سورتی کے
ہی درس میں رہے۔ پھر ایک سال تک پٹنہ میں مطب کرتے رہے۔

اسی اثنا میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی [illegible] دار العلوم منظر اسلام بریلی کے لیے ایک مدرس کی
ضرورت ہوئی۔ استاذ گرامی حضرت محدث سورتی کے ارشاد پر حضرت صدر الشریعہ مطب چھوڑ کر بریلی شریف چلے گئے۔ ابتدا
درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ بعد ازاں مطبع اہلسنت کا اہتمام اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے شعبہ [illegible] کے
فرائض بھی آپ کے سپرد کر دیئے گئے۔ [illegible] سلسلہ عالیہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا
فاضل بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور جلد ہی خلافت سے نوازے گئے۔ [illegible]
فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ [illegible] اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی [illegible]
آپ پر [illegible] اعتماد فرماتے تھے۔

آپ نے فراغت کے بعد ہی سے تدریس کا کام شروع کیا اور آخر حیات تک جاری رکھا۔ [illegible]
[illegible] ہر علم و فن [illegible] طویل عرصہ تک دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں فرائض تدریس انجام دیئے

مختصر حالاتِ مصنف

ماخوذ

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی بن حکیم مولانا جمال الدین بن مولانا خدا بخش بن مولانا خیر الدین قدست اسرارہم (۱۲۹۶ھ — ۱۸۷۸ء) میں مدینۃ العلماء گھوسی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے جد امجد سے اور اپنے بڑے بھائی مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ سے علوم دینیہ کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ پھر استاذ الاساتذہ مولانا ہدایت اللہ خاں رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۶ھ — ۱۹۰۸ء) سے اکتساب فیض کے لئے مدرسہ حنفیہ جونپور میں داخل ہوئے۔ علوم و فنون کی تکمیل کے بعد استاذ العصر مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی قدس سرہ (م ۱۳۳۴ھ — ۱۹۱۶ء) کی خدمت میں مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت میں حاضر ہو کر درس حدیث لیا اور سند فراغت حاصل کی۔ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کی علمی صلاحیت و حسن لیاقت کا شہرہ ہو چکا تھا اس کے بعد حاذق الملک حکیم عبد الولی جھوائی ٹولہ لکھنؤ سے علم طب حاصل کیا۔ ۱۳۲۰ھ سے ۱۳۲۰ھ تک حضرت محدث سورتی کے مدرسہ میں درس دیا۔ پھر ایک سال تک پٹنہ میں مطب کرتے رہے۔

اسی اثناء میں اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کو دار العلوم منظر اسلام بریلی کے لئے ایک لائق و فائق مدرس کی ضرورت پیش آئی استاذ گرامی حضرت محدث سورتی کے ارشاد پر حضرت صدر الشریعہ مطب چھوڑ کر بریلی تشریف لے گئے۔ ابتداءً درس و تدریس کا کام شروع کیا۔ بعد ازاں مطبع اہلسنت کا انتظام اور جماعت رضائے مصطفیٰ کے شعبہ علمیہ کی صدارت کے فرائض بھی آپ کے سپرد کر دیئے گئے۔ افتاء کی مصروفیات اس کے علاوہ تھیں۔ سلسلہ عالیہ قادریہ میں اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ اور جلد ہی خلافت سے نوازے گئے۔ تقریباً دس برس کامل فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ اور کمال عروج کو پہونچے۔ اعلیحضرت فاضل بریلوی دیگر اکابر علماء فتاوی کے سلسلے میں آپ پر صد درجہ اعتماد فرماتے تھے۔

آپ نے ابتدائے شباب سے تدریس کا کام شروع کیا اور آخر حیات تک جاری رکھا اور ایسے نابغہ روزگار افراد تیار کئے جن پر علم و فضل کو بھی ناز ہے۔ طویل عرصہ تک دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں فرائض تدریس انجام دیئے۔

کتاب الطہارۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسئلہ (۱) مسئولہ عبد القادر صاحب طالب علم مدرسہ اہلسنت بریلی شریف ۸ ربیع الآخر شریف

میدان محشر میں تمام لوگ سفید ہوں گے اس کے کیا معنی ہیں تمام بدن سفید ہوں گے یا صرف اعضائے وضو۔

الجواب

روز قیامت اس امت کے اعضائے وضو آثار وضو سے سفید و روشن ہوں گے اور یہ اس امت کی خصوصیات سے ہے، حدیث میں فرمایا إن أمتي يدعون يوم القيامة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل۔ بیشک میری امت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ آثار وضو سے منہ اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے تو جس سے ہو سکے کہ اپنی روشنی کو دراز کرے وہ کرے یعنی فرض سے زیادہ پانی بہا کر (بخاری و مسلم) شیخین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ۔ اور صحیح مسلم شریف کی روایت میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون فرمایا مجھے تمنا ہے کہ ہم نے اپنے بھائیوں کو دیکھا ہوتا صحابہ نے عرض کیا کیا ہم حضور کے بھائی نہیں، فرمایا تم میرے اصحاب ہو ہمارے بھائی

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] اسراف [illegible]

الجواب

[illegible]

بہرحال وضو میں [illegible] اسراف [illegible]۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ (۳) ایک شخص وضو کے اندر مسح کرنا بھول گیا اس کو بعد وضو کے خشک ہونے کے بعد یاد آیا تو اس نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ مجھے وضو کے اعادہ کی ضرورت ہے یا محض مسح کر لوں تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ وضو کے اعادہ کی ضرورت نہیں محض مسح کافی ہے اور زید عمر کا مخالف ہے اور کہتا ہے کہ وضو ہرگز درست نہیں اس لئے کہ وضو کا ایک رکن باقی رہ گیا ہے سو دوسرے وضو کا پے در پے دھونا شرط ہے یعنی اگر وضو اتنی دیر میں کیا کہ ہاتھ دھو رہا تھا کہ منہ خشک ہو گیا یا پیر دھونے لگا ہاتھ خشک ہو گیا تو وضو نہیں ہوا۔ اذا فات الشرط فات المشروط لہذا اس کو وضو کے اعادہ کی ضرورت ہے بغیر جدید وضو کے نماز نہ ہوگی۔ لہذا اب علمائے ربانی و عامیان دین حقانی کے خدمات مقدسہ میں گذارش ہے کہ اس مسئلہ کو بالا مسئلہ کی تحقیق معتبر کتب حنفیہ سے فرمائی جائے نیز زید و عمر ان دونوں میں جو حق پر ہو اس کا اظہار اور ناحق کا بطلان فرمایا جائے۔ بینوا توجروا عند اللہ [illegible] جل جلالہ۔

الجواب

بیشک چوتھائی سر کا مسح فرض ہے بغیر مسح کے وضو نہ ہوا مگر بعد میں جو مسح کیا اس سے فرض وضو ادا ہو گیا سو نماز ایسے وضو سے پڑھی جائے ہو جائے گی کہ وضو میں ترتیب شرط نہیں ترتیب سنت ہے یہ فوت ہو گئی یونہی پے در پے دھونا بھی سنت ہے۔ دُرِ مختار بیان سنن وضو میں ہے والترتیب والولاء بکسر الواو غسل المتاخر او مسحہ قبل جفاف الاول بلا عذر حتی لو فنی ماؤہ فمضی لطلبہ لا باس بہ ومثلہ الغسل والتیمم اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ولاء کی سنیت اس وقت ہے جب عذر نہ ہو اور اگر کسی عذر سے پے در پے نہ کیا تو خلاف سنت نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بھول بھی عذر ہے۔ البتہ ترتیب کی سنیت فوت ہو گئی مگر اس پر استحقاق ملامت نہیں کیونکہ یہ فعل بلا قصد ہوا پھر بھی اگر خلاف سے بچنے کے لئے سرے سے وضو کرے تو بہتر ہے اگر نہ کیا اور صرف مسح پر اکتفا کر لیا جب بھی نماز ہو جائے گی ان شاء اللہ۔ اور اخیر عبارت مذکورہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غسل میں بھی ولاء سنت ہے جیسا جواب اول میں ذکر کیا گیا کہ کلی کرنے سے جنابت دور ہو جائے گی سرے سے غسل کی حاجت نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴) مسئولہ مولوی [illegible] خان صاحب [illegible] ضلع [illegible] حدیث اذا استیقظ احدکم من نومه ... کا مفصل مطلب بیان فرمادیجئے نہایت ضرورت ہے۔

الجواب

حدیث اذا استیقظ احدکم من نومه کے متعلق علماء نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ ملک حجاز ایک گرم ملک ہے اور وہاں کے لوگوں کی عادت ڈھیلے سے استنجا کرنے کی تھی۔ سونے میں پسینہ آتا اور اندیشہ ہوتا کہ موضع نجاست پر ہاتھ پہنچے اس لئے یہ حکم دیا گیا کہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھوں کو دھولے تاکہ یہ احتمال باقی نہ رہے کہ شاید موضع نجاست پر ہاتھ پہنچا ہو اور نجس ہوگیا ہو۔ یہ حکم عام ہے کہ قبل ادخال ہاتھوں کو دھونا چاہئے۔ یہ امر کہ نہی تنزیہی ہے یا تحریمی اس میں اختلافات ہے۔

جمہور اس کے قائل ہیں کہ یہ نہی تنزیہی ہے۔ اور یہ حکم قیام من النوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں کہیں بھی شک ہو وہاں قبل ادخال ہاتھوں کے دھونے کا حکم ہے چاہے رات میں سوکر اٹھا ہو یا دن میں سوکر اٹھا ہو یا بغیر سوئے یہ احتمال پیدا ہوگیا ہو کیونکہ شک کی حالت میں اگر پانی میں ہاتھ ڈالا تو پانی کی نجاست کا احتمال پیدا ہوجائے گا۔ اگرچہ محض احتمال اور شک کی بنا پر اس کی نجاست کا حکم نہیں دیا جاسکتا مگر پھر بھی ایسے احتمال کے پیدا ہونے سے بچنا ہی چاہئے۔

اس حدیث میں نجاست اور ملاقی نجاست سے بحث ہے۔ رہا پانی کا مستعمل ہونا یہ ایک امر آخر ہے۔ ہمارے نزدیک چونکہ وضو میں نیت شرط نہیں ہے لہذا اگر بغیر وضو کی نیت کے ہاتھ پانی میں پڑ جائے تو اس کے دھل جانے کا حکم ہوجاوے اور پانی مستعمل ہوجائے گا۔ اس کی مکمل تحقیق اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے اپنے فتاویٰ میں تحریر فرمائی ہے اور فتاویٰ رضویہ [illegible] ___________ [illegible]

[illegible]
[illegible]

مسئلہ (۵) [illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بہار شریعت حصہ دوم میں وضو کے مستحبات میں بعد وضو [illegible] پانی [illegible]

فرمایا گیا ہے اس سے کیا فائدہ؟

الجواب

بہار شریعت حصہ دوم مستحبات وضو میں یہ لکھا ہے کہ بعد وضو [illegible] پانی چھڑک لے اس کا فائدہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۶) [illegible] جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] وضو کرنے کی حالت میں اگر کوئی مسلمان السلام علیکم کہے تو اس کا جواب دینا چاہیے

یا نہیں۔ [illegible] وضو کی حالت میں اس کا جواب دینا چاہیے یا نہیں۔

الجواب

[illegible] وضو میں کلام دنیا مکروہ ہے [illegible]

[illegible] جواب سلام کے متعلق [illegible] سلام کا جواب دیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۷) [illegible] صاحب [illegible]

"السلام علیکم، بعد [illegible] عرض ہے کہ گذشتہ سال جب آپ کا [illegible] یہاں پہنچایا تھا جب یہاں کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بتالیا۔ اب یاد آیا کہ استنجا کیا تھا، اب استنجا کیا تو اب وضو دوبارہ دوہرا لیا جائے یا نہیں۔ اس کے جواب میں بہارِ شریعت جو آپ کی تصنیف کردہ ہے حصہ دوم میں یہ مسئلہ تحریر ہے کہ اگر استنجا بھول گیا اور وضو بنا لیا اب اس کو یاد آیا تو وضو تو نہیں ٹوٹا مگر وضو بنانا مناسب ہے۔ اس پر یہاں یہ سوال پیش کیا کہ وضو نہیں ٹوٹا تو پھر وضو بنانا مناسب کیوں لکھا یہ غلط ہے۔ وضو نہیں بنانا چاہئے۔ لہٰذا یہ عرض ہے کہ وضو بنانا جو آپ نے مناسب فرمایا، اس کی دلیل تحریر کر دیجئے مع ثبوت کے تاکہ بہارِ شریعت کے مسائل پر حرف نہ آئے۔ اور یہاں یہ جاہل آدمی کہتے ہیں کہ یہ تو مولوی صاحب نے اپنی رائے لگا دی ہے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

الجواب

وضو کے بعد بڑا استنجا پانی سے کیا، اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا اور ایک صورت لیسا نہیں۔ اور بہارِ شریعت میں دونوں صورتیں لکھی ہیں۔ اگر پانی سے مسنون طریقہ پر استنجا کرے گا یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دے کر دھو جاتا ہے گا اور اگر ایسا نہیں کرتے گا تو نہ جائے گا۔ درمختار میں ہے: استنجی علی وجه السنة بان ارخی انتقض وضوءه لا اھ[1] پہلی صورت میں وضو ٹوٹ جانے کی وجہ علامہ شامی نے یہ تحریر فرمائی: لان الظاهر انه يخرج باوخائه شئ من النجس الداخل وهو لا يخلو من رطوبة النجاسة لزوما[2] ... مستور ... من خط الرازي في حاشيته تحقيق الذي ذكر بعد التصريح بانه طاهر ... بہارِ شریعت میں دوسری صورت میں وضو کر لینا مناسب لکھا ہے۔ اگر وضو ٹوٹ جاتا تو وضو کو مناسب نہیں لکھا جاتا، بلکہ ضروری بتایا جاتا۔ اگر اعتراض کرنے کی جگہ مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو وہ زیادہ مفید ہوتی ہے۔ استنجا کرنے میں شرمگاہ کو چھونا ہوگا اور مس فرج میں ائمہ کے مختلف اقوال ہیں۔ اور حدیثیں بھی باہم مختلف آئی ہیں۔ اگرچہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مسلک ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا مگر بہت سے علماء و ائمہ کے نزدیک وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا وضو کر لینے کو مناسب بتایا تاکہ اس کی طہارت اور صحتِ نماز میں کسی کو شک و اختلاف باقی نہ رہے اور جہاں اختلاف سے بچنے کی صورت نکل سکتی ہے وہاں اختلاف سے بچنا مستحب ہے[3]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

[1] ... کما فی مسئلۃ الوضوء بعد الاكل ... المعتبر ... ۱ ...

مسئلہ (۸) از ریاست جے پور مرسلہ جناب قاضی شمس الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول [illegible]۔
کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ گھوڑے کے گوشت کھانے پر وضو کا [illegible] فرمایا گیا بہار شریعت میں یعنی کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک گھوڑے کے گوشت کھانے سے بالکل وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ جس طرح گھوڑے کے دودھ میں شک ہے اس کے گوشت میں بھی شک ہے یا اور کوئی وجہ ہے۔

الجواب

بہار شریعت حصہ دوم میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو مستحب بتایا گیا ہے۔ گھوڑے[عہ] کا گوشت کھانے پر وضو کا استحباب مذکور ہو ایسا میرے خیال میں نہیں۔ اونٹ کا گوشت کھانا بعض ائمہ کے نزدیک ناقض وضو ہے۔ اور ہمارے نزدیک نہیں مگر خلاف سے بچنا اولیٰ ہے جبکہ اس میں اپنے مذہب کے مکروہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ درمختار میں ہے [illegible] وبعد كل خطيئة [illegible] للخروج من خلاف العلماء۔ ردالمحتار میں ہے [illegible] في [illegible] من خلاف العلماء [illegible] دوسری جگہ درمختار میں فرمایا [illegible] الا بلزوم ارتكاب مكروه مذهبه۔ ردالمحتار میں ہے مراعاة الخلاف عندنا مستحب [illegible]۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹) مرسلہ مولوی قاضی محمد قاسم صاحب مدرس مدرسہ [illegible] از سیالکوٹ پنجاب یکم جمادی الاولیٰ [illegible]۔
بے وضو درود شریف پڑھا جا سکتا ہے، مفصل تحریر فرمائیں۔

الجواب

درود شریف باوضو بے وضو ہر حال میں پڑھ سکتے ہیں۔ بے وضو تو بے وضو جنب و حائض کو بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے اگرچہ[عہ] ان کے لئے کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے۔ درمختار میں ہے [illegible]

عہ میں نے بہار شریعت کا [illegible] ملاحظہ کیا اس میں کہیں نہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔ [illegible]

عہ حدیث شریف میں [illegible]

دھلوا دو کہ پاک ہو جائے ۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰) مسئولہ حافظ حیات احمد صاحب متصل سرائے خام بریلی، ۸ رصفر ۱۳۳۶ھ ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وضو کے لئے نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر منگانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

والدین کے سوا دوسرے کسی کو بچوں سے مفت پانی بھروانا جائز نہیں، نہ وضو کے لئے نہ اور کسی کام کے لئے، کہ کنوئیں کا پانی جس نے بھرا اس کی ملک ہو جاتا ہے، لہذا بچہ مالک ہو گیا اور بچہ اپنی ملک کو ہبہ کر نہیں سکتا۔ لہذا اگر دوسرے کو اپنی خوشی سے دے جب بھی وہ نہیں لے سکتا ہاں اگر وہ بچہ اس کا نوکر ہے اور نوکری کے وقت میں پانی بھرا یا بہشتی کے لڑکے کہ پانی بھرنے کے لئے اجارہ پر رکھے جاتے ہیں ان کا بھرا ہوا پانی اس شخص کی ملک ہوگا جس کا نوکر ہے۔ والتفصیل فی الفتاوی الرضویۃ عہ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱) مسئولہ عبد الغنی خاں و ضمیر الدین خان صاحبان ڈگی بازار محلہ دلی والیاں اجمیر شریف، ۲۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ بکر نے غسل کیا اور منہ میں کلی کرنا بھول گیا اور اسی وضو سے اس نے پانچوں نمازیں ادا کیں بعد نماز عشا کے اسے یاد آیا اس نے اس مسئلہ کو عمرو سے دریافت کیا کہ میری نماز ہوئی یا نہیں عمرو نے کہا نماز فجر کے سوا سب نمازیں درست ہو گئیں۔ زید اس کے خلاف اس طرح کہتا ہے کہ نماز درست نہیں ہوئی کیونکہ نماز کے لئے پاکی شرط ہے چونکہ اس کا غسل درست نہیں ہوا اس لئے کہ اس نے فرض غسل کو ادا نہ کیا تو اس کا غسل ہی نہ ہوا اور جب غسل ہی نہ ہوا تو نماز جنابت کی حالت میں ادا ہوئی ہے لہذا نماز نہ ہوئی۔

الجواب

اگر بکر جنب تھا یعنی اس پر غسل فرض تھا اور کلی کرنا بھول گیا تو ظاہر ہے کہ غسل کا ایک فرض اس کے ذمہ باقی رہ گیا

عہ جلد اول [illegible] امجدی

پھر اگر غسل کے بعد وضو سے پہلے یا بعد کسی کو شک گزرے کہ ناخنوں یا داڑھی یا اس کے [illegible] میں کمی رہ گئی تو [illegible] تمام نمازیں
جو پڑھیں ادا ہو گئیں تو اب بھی وہ پاک ہی ہے جب تک کمی کا یقین نہ کرے [illegible]
پھر اگر [illegible] پانی [illegible] بغیر وضو کے [illegible] جیسا کہ [illegible] ظاہر ہے [illegible]
اگر [illegible] کے بعد [illegible] ظاہر ہے [illegible] کے وقت [illegible] وضو کیا [illegible]
اگرچہ [illegible] وضو [illegible] ظاہر ہے کہ وضو میں کمی [illegible]
کی ضرورت نہیں اگر سنت ادا ہو گئی ہے۔

بہرحال اگر کمی ہو گئی غسل ہو گیا [illegible] پھر سے دوبارہ غسل کی حاجت نہیں [illegible]
جنابت کی ضرورت کا غسل [illegible] اگر [illegible] سے پانی [illegible] تمام حصوں پر [illegible]
جب بھی جنابت دور ہو گئی۔ [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲) [illegible]

"عورت کو بچہ پیدا ہوا تو وہ عورت حالت نفاس کے [illegible] سے [illegible] لیکن وہ عورت
اگر [illegible] صفائی کے [illegible]
اندر جو نجاست [illegible] داخل [illegible]
سے کام کرنے [illegible] پاک ہو جائے گی۔

الجواب

نجاست دو قسم کی ہے ایک حقیقیہ جیسے پاخانہ پیشاب خون وغیرہ دوسری حکمیہ جیسے احتلام جماع وغیرہ سے جو
نجاست کا حکم ہوتا ہے [illegible] غسل [illegible] نجاست حکمیہ
جو نفاس والی کے [illegible] چالیس دن [illegible]
غسل اس وقت فرض ہو گا جب نفاس ختم ہو [illegible]

کہ نجاست لگ جانے گی [illegible] اور نجاست حقیقیہ کے بدن [illegible] تو زائل ہو گی اور صفائی بھی حاصل ہو گی۔ —— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۳) از قصبہ [illegible] ضلع بلند شہر [illegible] مرسلہ محمد اسلم خان صاحب [illegible] رجب [illegible]

حالت جنابت میں سلام کرنا اور سر کا جواب دینا اور کھانا پینا کیسا ہے [illegible] صورت میں یہ سوال کہ سحری کا وقت کم ہو اور غسل کرنے تک وقت جانے کا گمان غالب ہو تو کیا کرے۔

الجواب

بہتر یہ ہے کہ وضو کر لے اور [illegible] پانی منہ سے [illegible]

اور [illegible] مسلم [illegible] عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible]

[illegible]

[illegible] وقت [illegible] —— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۴) از قصبہ [illegible] ضلع بلند شہر [illegible] مرسلہ [illegible] صاحب [illegible] رجب [illegible]

[illegible] غسل کے [illegible] دوسری بار [illegible] کرنا درست ہے یا نہیں [illegible] کے بعد [illegible]

[illegible] غسل کرے یا ایک ہی غسل کافی ہے [illegible]

الجواب

بہتر یہ ہے کہ [illegible] دوسری مرتبہ [illegible] حدیث میں ہے [illegible]

[illegible]

غسل واجب ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

تھے اور نیت بھی متعدد کرنے کی حاجت نہیں کہ سبب واحد ہو پھر تعدد نیت بے معنی ہے ۔ واللہ تعالی اعلم

مسئلہ (۵) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی بیوی کے سامنے بالکل برہنہ نہا سکتا ہے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب

بیوی کے سامنے برہنہ ہونے میں حرج نہیں البتہ کمال حیا یہ ہے کہ بے ضرورت بیوی کے سامنے بھی برہنہ نہ ہو۔

واللہ تعالی اعلم

مسئلہ (۶) ہندو پر غسل فرض ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

جب اسلام[1] لانے کا ارادہ ہو تو نہائے ۔ واللہ تعالی اعلم

مسئلہ (۷) آمدہ از شیر پور ضلع بریلی مرسلہ مولوی حبیب الرحمن صاحب امام جامع مسجد۔

"جس پر غسل فرض ہے کیا اس کی زبان نجس ہو جائے گی مسئلہ مذکورہ میں اللہ کہہ سکتا ہے یا نہیں اور سلام کا جواب دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب

جس پر غسل فرض ہے تو وہ شخص نجس ہے نہ اس کی زبان، حدیث میں ارشاد ہے المومن لا ینجس، جنابت ایک نجاست حکمیہ ہے نہ کہ نجاست حقیقیہ، حالت جنابت میں قرآن مجید پڑھنے اور مسجد میں داخل ہونے اور قرآن چھونے کی ممانعت ہے قرآن مجید پڑھنے کے سوا دیگر اذکار کی اجازت ہے اگرچہ بہتر ہے کہ کلی کرے۔ جنب سلام کر سکتا ہے سلام کا جواب دے سکتا ہے جنب کے لئے اللہ کہنا جائز ہے ۔ واللہ تعالی اعلم

مسئلہ (۸) مسئولہ مولوی احسان علی سلمہ طالب علم مدرسہ اہلسنت سورج پور مرادآباد۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں :-

[1] اسلام لانے کے بعد پورا غسل کرے [illegible] بہار شریعت حصہ دوم [illegible] [illegible]

[illegible]

الجواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہاں اگر حائض باوقات نماز فرض یا تہجد و چاشت میں وضو کرکے ذکر و درود شریف میں مشغول ہو کہ عادت نہ چھوٹے تو یہ اس کے لئے مستحب ہے اور اب پانی مستعمل ہوجائے گا [illegible]

[illegible]

اب رہا یہ امر کہ کشتی کا بھرا ہوا پانی مستعمل ہوگا یا نہیں [illegible]

چاہئے کہ یہاں سے معلوم کہ اس وقت بہشتی کے ہاتھ دھلے ہوئے نہ تھے اور ایسے مسائل طہارت و نجاست میں معتبر نہیں بلکہ اس معاملہ میں اگر مجبوری بھی ہو تو کتابوں میں [illegible] کتب فقہ میں بکثرت ایسے جزئیات مذکور ہیں جن کا استقصاء [illegible] یہاں تک کہ اس کا علم ہونا معلوم نہ ہو نجاست آب کا حکم نہ دیں گے، تو جب نجاست میں ایسے خیالات پر ناپاکی کا حکم نہیں تو استعمال آب میں کہ اخف ہے کیونکر ایسے اوہام معتبر ہوں گے لہٰذا پانی اپنی اصلی حالت طہارت و طہوریت پر باقی رہے گا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ [illegible]۔ اور فرماتا ہے [illegible]۔ ثانیاً اگر معلوم بھی ہو کہ بے دھلا ہے اور اس کا ہاتھ دھلا ہوا نہیں جب بھی مستعمل نہیں کہ مشک میں ڈالتے وقت پانی حالت جریان میں ہے اور آب جاری تو نجس کی ملاقات سے بھی نجس نہیں ہوتا بلکہ نجس چیز کو دھو کر پاک کر دے گا تو اگر اس کا ہاتھ دھلا نہ تھا تو اب دھل گیا اور پانی چونکہ جاری ہے لہٰذا مستعمل نہ ہوا۔ ثالثاً اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ پانی مستعمل ہو گیا تو صرف پہلی دفعہ جو پانی اس کے ہاتھ پر گرا وہ مستعمل ہوگا مگر وہ پانی جو بھی ڈول سے باہر بھی نہیں ہے اور یہ نسبت اس کے زائد ہے اور مستعمل جب غیر مستعمل میں مل جائے اور غیر مستعمل غالب ہو تو طاہر رہے گا۔ رابعاً اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ وہ سارا ڈول مستعمل ہو گیا تو اس کے بعد مشک میں اور ڈول تو غیر مستعمل پڑے۔ اور مطلب یہ ہے البتہ کل طاہر ہے کہ مستعمل جب اور غیر مستعمل میں مل جائے تو جب تک غیر مستعمل مقدار میں زیادہ ہے پانی طاہر ہے۔ یہی حکم اس وقت بھی ہے جب وضو کرتے لوٹے میں لگ جائے جب تک یہ قطرات لوٹے کے پانی کے برابر نہ ہوں اس سے وضو جائز ہے۔ درمختار میں ہے او بماء [illegible] غالب على المطلق [illegible] ۔ ردالمحتار میں ہے کہ الماء المستعمل [illegible] آب مستعمل کا [illegible]۔ درمختار میں ہے [illegible] الاستنجاء [illegible]۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹) مرسلہ حاجی عبد اللطیف ایوب صاحب از [illegible] ۱۴ رجب [illegible] ۱۳۳۸ھ

(۱) بے وضو آدمی جب پانی پیتا ہے تو اوپر کے لب کا باہری حصہ (جس کا وضو میں دھونا فرض ہے) پہلے پانی سے لگتا ہے تو کیا انسان کے پیٹ میں پہلے مستعمل ہو کر پانی گیا خلاصہ تحریر فرمائیں۔

(۲) بہار شریعت میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اعضائے وضو دھو کر ہاتھوں میں جو تری باقی رہتی ہے اس سے مسح جائز کر حالانکہ وہ تری مستعمل ہو جاتی ہے مسح نہیں ہونا چاہئے کیونکہ سر میں مستعمل ہونے کی وجہ سے وضو کی تری لگنا

مکروہ ہے۔

(۳) پاک پانی میں بے وضو کا کوئی حصہ جس کو وضو میں دھونے چاہئیں دھونے کے ارادے سے پڑنے یا پانی اُٹھانے اور رکھنے میں ہاتھ پڑجانے سے مستعمل ہوجاتا ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے کہ بالقصد یا بلا قصد بھی پانی میں لگنے سے مستعمل ہوجاتا ہے۔

الجواب (۱) اگر لوٹے کی ٹونٹی سے پانی پیا جب تو اس کا احتمال ہی نہیں اور کٹورے یا گلاس سے پینے میں اگر بے احتیاطی کرے گا تو البتہ ہونٹ کا بیرونی حصہ پانی میں ڈوبے گا، ورنہ نہیںؑ، اور اگر پہلے کلی کر چکا ہے اور اس کے بعد حدث واقع نہ ہوا تو اب بیرونی حصہ جو پیشتر دھل چکا ہے پانی میں پڑا تو مستعمل نہ ہوا کہ دھلا ہوا حصہ بغیر قصد تقرب پانی میں پڑنے سے پانی مستعمل نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) تری جو اعضا میں دھونے کے بعد باقی ہے وہ مستعمل نہیں جب عضو سے ٹپکے گی، اسوقت اُسے مستعمل ہونے کا حکم دیا جائے گا، اور موضع مسح پر اُس تری کا صرف کرنا ویسا ہی ہے جیسا ہاتھ میں پانی لیکر منھ پر ملنا، لہٰذا اس سے مسح جائز ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ واللہ اعلم

(۳) اٹھانے رکھنے میں بھی اگر بے دُھلا ہاتھ گھڑے یا لوٹے میں ڈالا مستعمل ہوجائے گا۔ اور اسکی کامل تحقیق فتاویٰ رضویہ جلد اول رسالہ النمیقۃ الانقی میں دیکھئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ( ) مسئولہ منشی شوکت علی صاحب از محلہ ذخیرہ بریلی ۵ ر ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ

کیا حکم ہے اہل شریعت کا مسئلہ ذیل میں :-

"نل کا پانی جیسا کہ بمبئی و کیمپ در ریلوے وغیرہ پر ہوتے ہیں پینا جائز ہے یا نہیں، یا کچھ کراہیت ہے یا نہیں"

الجواب نل کا پانی بلا کراہیت پینا جائز ہے، ممانعت یا کراہت کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۳) مسئولہ عبد الغفار صاحب طالب علم از شہر بریلی محلہ قلعہ ، ر ربیع الاول شریف ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ دہ در دہ حوض میں کلی کرنا یعنی کلی کا پانی حوض میں چھوڑ دینا اور وضو کا تمام پانی اس میں گرانا جائز ہے یا نہیں، زید کا کہنا ہے جائز نہیں ہے، بلکہ حوض ناپاک ہوجاتا ہے۔ بحوالہ کتاب ارشاد ہو اور عبارت بھی منقول ہو۔

عـہ علاوہ ازیں ہونٹ بند کرنے پر جو ہونٹ کا حصہ باہر ہوتا ہے اسی کے پانی میں پڑنے سے پانی مستعمل ہوگا۔ اندرونی حصہ پڑنے سے نہیں پانی پینے میں بیرونی حصہ

الجواب : کنویں یا باؤلی کا پانی [illegible] نہیں اگر [illegible]
[illegible] کہ جب وہ خود پاک نہیں دوسرے کو کیا پاک کرے گا [illegible]
[illegible] پانی ہے۔ در مختار میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نیز در مختار میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ (۳۳) [illegible] مرسلہ حاجی [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس صورت میں کہ باؤلی میں سور گرگیا [illegible]
[illegible]
[illegible] اس واقعہ کو [illegible]
[illegible] پانی [illegible]
[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب : [illegible] پانی نجس ہوگا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالٰی اعلم۔

[illegible]

مسئلہ (۲۵) از مڑانی ضلع ہوشنگ آباد مرسلہ حاجی عبد اللطیف ایوب صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نجس پانی سے بھرے ہوئے برتن کو تھوڑا سا مستعمل پانی ڈالکر بہا دینے سے وہ پانی نجس ہی رہے گا یا مستعمل ہو جائے گا کہ نجاست حقیقی دھونے کے قابل ہو جاوے۔

الجواب ۔ بظاہر یہ پانی پاک ہو جائے گا اگرچہ اس کا جزئیہ نظر فقیر سے نہیں گزرا اس لئے کہ جب فقہائے کرام بہنے والی چیز نجس کے پاک کرنے کا یہ قاعدہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کی مثل پاک چیز اس پر اتنی ڈالیں کہ بہہ جائے تو پاک ہو جائیگی حالانکہ وہ [illegible] ہے تو معلوم ہوا کہ نجس پانی کے طاہر کرنے کے لئے سطح پانی کا ڈالکر بہانا ضروری نہیں۔ رد المحتار میں ہے فی القہستانی اول فصل النجاسات [illegible] مع جنسہ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پاک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں نجاست غیر مرئی پڑکر برتن چھلک کر اوپر سے بہہ جائے اور اوصاف ثلثہ میں سے کوئی ظاہر نہ ہو تو وہ پانی پاک رہیگا یا ناپاک ہوگا۔

الجواب ۔ جب برتن میں نجاست پڑ گئی تو پانی نجس ہو گیا نجاست کا غیر مرئی ہونا یا اوصاف میں تغیر نہ آنا اس کو نجاست سے نہیں روکتا یونہی اس پانی کا چھلک جانا بھی اسے پاک نہ کرے گا جب تک اس پر پاک پانی اتنا نہ ڈالا جائے کہ بہہ جائے پاک نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۷) از بہار گنج دہلی مرسلہ جناب قاضی زین العابدین صاحب ۔ ربیع الاول [illegible]

حضور نے بہار شریعت حصہ دوم [illegible] مستعمل کے باب میں تحریر فرمایا ہو کہ انگلی کا ایک پور پانی میں بقصد یا بلا قصد پڑ جائے تو پانی مستعمل ہو جائے گا اور اس سے وضو ناجائز ہوگا۔ غرض یہ ہو کہ ایسی احتیاط بہت ہی مشکل ہے خصوصاً ان مقامات پر جہاں گھڑے سے پانی نکالا جاتا ہے اور اس کو ہاتھ سے لیا جاتا ہے جب ڈالنے والا اس کا کٹورہ پکڑے گا تو تھوڑا بہت ضرور انگلیاں داخل ہو جایا کریں گی۔ دوسری گزارش یہ ہو کہ جناب کی عبارت عالمگیری کی اس عبارت کے خلاف ہے

[illegible]

[illegible] ۔ اعلم

[illegible] عالمگیری فصل ثانی [illegible] عالمگیری کی اس روایت میں نہایت [illegible] جواب کی کتاب میں [illegible]
بھی نہیں ہے۔ امید کہ تسلی بخش جواب عطا فرمائیں گے۔

الجواب — [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مینڈک اگر کنوئیں میں مرجائے [illegible]
[illegible] کیا حکم ہے۔

الجواب — پانی کا مینڈک [illegible]

[illegible]

[illegible]

مینڈک ... [illegible] ... کا مینڈک ... جس کی انگلیوں کے درمیان میں جھلی ... [illegible]

[illegible] ... اور اگر ... [illegible]

[illegible] ... اور اگر مینڈک کے مثل کوئی جانور پانی میں ... [illegible]

[illegible] ... حرام ہو۔ ... واللہ اعلم

مسئلہ (۲۹) مرسلہ ... [illegible]

[illegible] ... جس وقت ... [illegible]

[illegible] ... کنویں کا پانی ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... کیا حکم ہو۔

الجواب جس وقت سے ... کنویں کے ... [illegible]

[illegible] ... لہٰذا اس ...

[illegible] ... پانی ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... اس وقت کنویں میں ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... واللہ اعلم

مسئلہ (۳۰) مرسلہ حکیم احمد حسین و محمد حسین صاحبان [illegible] ضلع گیا ۸ جمادی الاخری [illegible]

کسی کنویں میں بیٹ گر جائے اور وہ نکالی نہ جا سکے اور [illegible] کر رہ جائے تو کیا کیا جائے۔

الجواب۔ اگر معلوم ہو کہ [illegible] تھا اور اس سے پہلا نکالا [illegible] پانی کھینچیں جب کھینچیں پاک ہوگا اور اگر نکال سکیں تو تمام پانی نکالا جائے پاک ہو جائے گا اور اگر [illegible] معلوم نہیں تو [illegible] پانی نکال ڈالیں پانی پاک ہے۔ طریقہ [illegible] میں [illegible] ہے۔ سئل الامام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فتاوی عالمگیری [illegible] [illegible] [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۱) مسئولہ [illegible] محلہ سوداگران شہر کہنہ بریلی شریف ۱۰ شوال [illegible]

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ مسجد کے کنویں سے چار پانی بھرے اور غسل کرے تو اس پانی سے وضو وغیرہ میں حرج ہوگا یا نہیں چار کر مسجد کے کنویں سے پانی بھرنے دینا چاہئے یا نہیں، ایک مسلمان مسجد کے کنویں سے پانی بھرنے اور نہانے کی اجازت دیتا ہے۔

الجواب۔ کنویں سے اگر [illegible] پانی بھرا اور غسل کیا تو فقط اتنی بات پر پانی کے نجس ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا مگر پھر بھی [illegible] سے اگر احتراز ہو تو بہتر ہے کہ ان کے یہاں طہارت و نجاست میں [illegible] بہت کنویں میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۲) مسئولہ ابرار حسین صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنویں میں ایک [illegible] گر گیا، اس کو نکالا ہے مگر [illegible] بلکہ [illegible] اس صورت میں کیا حکم ہے اور کنویں کا پانی ناپاک ہے۔ بینوا توجروا۔

[illegible]

[illegible]

الجواب۔ عین نجاست اگر کنویں میں گر جائے تو اس کو نکالنے کے بعد پانی نکالا جائے، اور اگر اس کا نکالنا متعذر ہو، تو جب تک یہ گمان نہ ہو کہ گل سڑ کر مٹی ہو گئی ہوگی اُس وقت تک پاک نہ ہوگا، در مختار میں ہے۔ بان تعذر ما فیہا الا بعد اخراجہ الا اذا تعذر کخشبۃ او خرقۃ متنجسۃ۔ رد المحتار میں ہے واشار بقولہ ما فیہ الی انہ لابد من اخراج عین النجاسۃ کلحم میتۃ وخنزیر اھ قلت فلو تعذر ایضا ففی القہستانی عن الجواہر لو وقع عصفور فیہا فعجزوا عن اخراجہ ما داموا فیہا فنجسۃ فتترک مدۃ یعلم انہ استحال وصار حمأۃ وقیل مدۃ ستۃ اشہر اھ۔ مگر مینگنی اور پلا اگر گر جائے تو بوجہ ضرورت فقہاء نے معافی کا حکم دیا ہے کہ اس میں پانی نکالنے کی حاجت نہیں جب تک زیادہ نہ ہو۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے و بعر الابل والغنم اذا وقع فی البئر لا یفسد ما لم یکثر کذا فی فتاوی قاضی خان وفی الجامع الصغیر الصحیح انہ لا فرق بین الصحیح والمنکسر والرطب والیابس کذا فی الخلاصۃ ولا فرق بین الروث والخثی والبعر کذا فی الولوالجیۃ ولا فرق بین آبار الامصار والفلوات کذا فی التبیین وھو الصحیح لان الضرورۃ تشمل الجملۃ فی المصر ایضا کذا فی المضمرات وعلیہا کذا فی محیط السرخسی ہاں اگر چاہیں تو تطییب قلب کے لئے بیس ڈول نکال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۴) کنویں میں مینڈک گرا اور پیٹ پھٹ گیا اور مر گیا یا خون نکل آیا مگر مرا نہیں اس صورت میں کتنا پانی نکالا جائے، اسی طرح چوہے، چھچھوندر اور کتے کے گرنے سے کتنا پانی نکالا جائے۔

الجواب۔ مینڈک کے پھولنے یا پھٹنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا ہاں جنگلی بڑے مینڈک جن میں خون ہوتا ہے، یہ چوہے کے حکم میں ہے، چوہا یا چھچھوندر کے مرنے سے بیس سے تیس ڈول تک نکالیں، اور پھولا یا پھٹا ہو تو کل اور کتا گر کر مر گیا تو چالیس سے ساٹھ تک۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ـــــه اگر مینگنی یا پلا زیادہ تھا تو کل پانی نکالا جائے، کنویں میں کتنا نہیں تو اندازہ کر لیا جائے کہ اس میں کتنا پانی اور پھر گرنے کے وقت تھا۔ شمس الائمہ حلوانی نے فرمایا دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک نکال دیا جائے۔ اس کی ترکیب اور بھی ہے، دوسری ترکیب یہ ہے کہ بیس ڈول سے پانی کم ہو جائے تو اس کو اس طرح نکالا جائے کہ کنویں میں جتنا ہو وہ نکالیں پھر جتنا پانی کم ہو اس کو حساب سے لگایا جائے کہ اس طرح کل پانی کنویں میں تھا، تکمیل و تکثیر کا اعتبار فقہاء نے کچھ نہیں مقرر فرمایا۔ اسے متبلیٰ بہ کی رائے پر چھوڑا۔ در مختار میں ہے والقلیل المعفو عنہ ما یستقلہ الناظر والکثیر عکسہ وعلیہ الاعتماد۔ امجدی۔ عــه تحقیق الایضاح و درر الحکام میں ہے کہ وہ مینڈک زیادہ جن کا دم سائل ہو اور خون جانی لہو اور انداز بحر الرائق میں ہے و البحریات زیادہ خشکی ہو اور چوہا ضرور پانی کو نجس کر دیتا ہے، اور ظاہر ہے کہ جنگلی بڑا مینڈک جنگلی چوہے کے برابر ہے اور کتا مرغی کے برابر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی

مسئلہ (۳۴) از شہر امروہہ محلہ ... مرسلہ ... صاحب ... مدرس مدرسہ ... ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ کنویں میں ایک بچھو مر گیا اور پھول گیا یا پھٹ گیا اور پانی میں بدبو آنے لگی لوگوں نے وضو نہیں کیا ہے ... پانی پاک ہے یا نہیں اور اس سے وضو کر لیا ہو تو ...
اس پانی سے وضو کرتے ہیں ان کی نماز کا کیا حکم ہے یا نہیں۔

الجواب۔ بچھو پانی کا جانور ہے پانی میں پیدا ہوتا ہے اور پانی میں رہتا ہے ایسے جانور کے پانی میں مرجانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ گل سڑ جانے پر بھی پانی پاک رہتا ہے۔ لہذا جن لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا ہے ان کے وضو کو باطل اور نماز کو فاسد نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ اگر پانی میں بدبو آگئی ہے تو تنظیف و تطییب قلب کے لئے اس پانی کو نکال دینا چاہئے ... کیونکہ بدبو دار پانی ... جس طرح پیاز ... مگر بدبو کی وجہ سے ... مکروہ قرار پایا ... بلکہ اگر پانی میں ... بدبو پیدا ہو گئی ... بعد میں ... ایسی حالت میں وضو کر کے مسجد میں جانا ... اگر بدبو ... وضو ... ہو جائے گی اور اگر ... پانی میں ... تو اگر ... پانی پاک نہیں ہے مگر ... اس پانی کا ... ناجائز ہے ... (حاشیہ) ... رحمۃ اللہ علیہ ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۵) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کنویں سے ... اگر کسی ... کنویں کا ... نکالا جائے گا یا نہیں اور تمام پانی نکالنے کی صورت میں اگر اس طرح نکالا گیا کہ ایک ... ڈول ... دیکھا تو ... پھر ... کنویں کا کل پانی نکل گیا لیکن نیا پانی آ گیا اور ... اس حالت میں کنواں پاک ہوا یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے۔ اور جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا کل پانی نکالا جا سکتا ہے یعنی پانی ... تو ... کل پانی نکالنے میں کنویں کے ... تو وہاں کل نکالنے کی ... کہ ... نکل جائے ... البتہ اگر ... نکال دیا تھا تو ...

حاشیہ۔ ... ۔ مولانا ... صاحب ...

[illegible]

مسئلہ (۳۴) [illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۵) [illegible]

الجواب - [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۶) جس مسلمان نے پیشاب کر کے ڈھیلے سے استنجا کیا [illegible] کنویں میں گر گیا [illegible]

الجواب - [illegible] کل پانی نکالا جاوے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۷) جس مسلمان نے [illegible] ڈھیلے سے استنجا کیا [illegible] کنویں میں گر گیا تو کتنا پانی نکالنا چاہئے۔

الجواب - کل پانی ——— فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ (۴۰) عورتوں کو ننگا سر ہو کر جیسا کہ ہندوؤں کے یہاں [illegible] کنویں پر چڑھ کر پانی بھرنا جائز ہے یا نہیں [illegible] بینوا توجروا۔

الجواب۔ کنویں سے پانی بھرنے میں کوئی حرج نہیں مگر مسلمان عورتوں کو ننگے سر پھرنا نہ چاہئے کہ [illegible] مشابہت ہے ــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۱) [illegible]

"[illegible] کنویں [illegible] ناپاک ہو گیا [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible] ناپاک [illegible] کنویں [illegible]

[illegible] نجاست [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] ــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۲) [illegible] قادری رضوی [illegible] رجب [illegible]

[illegible] کنویں [illegible] کنویں [illegible]

پانی [illegible] مسلمان [illegible]

الجواب۔ اگر معلوم ہے کہ [illegible] کنویں [illegible]

[illegible] اس وقت کنواں پاک ہوگا۔ [illegible]

[illegible] ــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۳) [illegible]

[illegible]

[illegible] کنویں [illegible] نجاست [illegible]

[illegible]

چیل اور گنبد وغیرہ قصیدہ تصویر اگر اٹکتے ہے۔ دیدہ کیا ہے کہ مذکورہ چیزوں کا کنویں سے نکالنا ضروری نہیں کیونکہ پانی نکالنے سے
خودی دھل گئی۔ بجز کہ جب تک پہلا مذکورہ چیزوں کو نکال لینا چاہیے، اگر اندر پڑی رہ گئی اور بقدر نجاست پانی نکال لیا گیا تو ناپاک
رہے گا کیونکہ چیزوں کا قرار رہے گا۔ جناب مفتی صاحب! آپ کی تحقیق میں کس کا کہنا صحیح ہے، کس کا غلط۔

مسئلہ۔ ایک ہاندی میں مع وال وغیرہ چیزوں کو پوش وغیرہ سے ڈھکنے کی غرض سے جا کر کنویں میں گر گئی، اور تین چار گھنٹے بعد
وہ ذبح شدہ نکال لی گئی۔ اس حال میں کہ اس کے پوش وغیرہ سب درست تھے۔ تو اس کنویں کا پانی پاک ہے یا نہیں۔

الجواب۔ پہلے اس چیز کو کنویں سے نکالیں اس کے بعد پانی نکالیں، ہاں جو چیزیں خود نجس نہیں ہیں بلکہ نجاست لگنے سے
ہیں، اگر ان کا نکالنا دشوار ہے تو پانی نکالنے کے بعد طہارت کا حکم دیا جائے گا۔ در مختار میں ہے۔ بانزح کل ماءها بعد اخراجه
لا اذا تعذر کخشبة او خرقة متنجسة فینزح الماء الی حیث لا یملأ نصف الدلو یطهر الکل تبعا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب۔ اگر اس کے کپڑے نجس تھے یا بدن پر نجاست لگی تھی یا پاخانہ پیشاب نکل گیا تو کل پانی نکالا جائے۔ اور اگر کسی
نجاست کا علم نہیں ہے تو بیس ڈول نکالیں ـــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۴۳) مرسلہ حکیم ابو محمد عبد الرزاق صاحب امام مسجد محلہ کرسی لال پانڈے مرادآباد
۱۳ ربیع الاول ـــــ ھ

"اس وقت جو سوتی اور اونی موزے رائج ہیں ان پر مسح جائز ہے یا نہیں، مسافر ہو یا مقیم"

الجواب۔ یہ موزے جو سوتی یا اونی پہنے جاتے ہیں ان پر مسح کافی نہیں بلکہ پاؤں دھونا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۴۴) از کلکتہ زکریا اسٹریٹ ۲۲ مرسلہ مولوی احمد خاں صاحب ۸ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

"صاحب عذر کے لئے موزوں پر مسح کی مدت کتنی ہے، معذور نے صبح کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا تو وہ بحالت اقامت
ایک دن ایک رات اور سفر میں تین دن تین رات مسح کر سکتا ہے یا نہیں، براہ کرم کسی قدر تفصیل فرمائی جائے۔"

الجواب۔ معذور کے لئے مسح موزہ میں وہی تمام احکام ہیں جو صحیح کے لئے ہیں۔ اگر مقیم ہے تو ایک دن ایک رات
مدت مسح ہے۔ اور مسافر ہے تو تین دن تین راتیں۔ صبح کے وقت موزہ طہارت کاملہ پر پہنا اس کا وضو طلوع آفتاب سے
جاتا رہا۔ لہذا اس وقت سے یعنی طلوع آفتاب سے مدت مسح شمار ہوگی۔ اور دوسرے دن طلوع آفتاب سے پہلے عذر وضو منتقض
ہوگا، مدت مسح بھی ختم ہو جائے گی یعنی اب مسح نہیں کر سکتا۔ موزہ کا اتارنا لازم ہے اور پاؤں دھونا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۹) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جماع کی غرض سے اپنی بیوی کے پاس آیا معلوم ہوا کہ اس کی بیوی حائضہ ہے تو زید نے اغلام کے لئے کہا۔ اس پر اس کی بیوی نے انکار کیا لیکن زید نے جبراً اپنی بیوی کے ساتھ اغلام کیا اور کہا اگر تو نے کسی سے کہا تو جان سے مار ڈالوں گا۔ اب وہ عورت اپنے گھر پر ہے اور اس خوف سے سسرال جانا نہیں چاہتی کہ مار ڈالے۔ ایسی صورت میں شارع علیہ السلام کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ حالت حیض میں عورت سے گھٹنوں تک کسی مقام سے استمتاع حرام ہے اور وطی فی الدبر کرنا تو حرام ہے، سید المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] [illegible] حیض میں جماع کرنے کو [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [illegible] اپنی عورت سے پیچھے کے مقام میں وطی کرے [illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا [illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور روایت [illegible] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما [illegible] جو شخص مرد یا عورت کے پیچھے کے مقام میں وطی کرے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔

عورت کو وہاں جانے میں اگر اپنی جان کا خوف ہے تو جب تک کافی اطمینان نہ کر لے اور شوہر اس حرکت ہمیشہ سے باز نہ آئے اس وقت تک اس کے یہاں جانے سے بچا کو روکے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۰) [illegible] مولوی [illegible] مدرس اہل سنت جامع مسجد [illegible] شریف۔

عورت کے پیشاب کے مقام سے جو سفید رطوبت نکلتی ہے کیا وہ بھی پاک ہے یا [illegible] رطوبت کی پاکی لکھا ہے۔ [illegible] کوئی تفصیل نہیں۔

الجواب۔ فرج خارج کی رطوبت پاک ہے [illegible] رطوبت سفید ہی ہوتی ہے۔ رد المحتار میں ہے رطوبۃ الفرج

[illegible]

الخارج طاهرة اتفاقا اھ وفی منهاج الامام النووی ورطوبة الفرج لیست بنجسة فی الاصح قال ابن حجر فی شرحه وھی ماء ابیض متردد بین المذی والعرق یخرج من باطن الفرج الذی لا یجب غسله بخلاف ما یخرج مما یجب غسله فانه طاهر قطعا ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قطعا ککل خارج من الباطن کالماء الخارج مع الولد او قبیله الخ...

مسئلہ (۱۸۹) مسئولہ حافظ علی احمد خان صاحب از بریلی محلہ جبولی ۲ ربیع الآخر [illegible]ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کو مرض کی وجہ سے ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا ہے، وہ کس طرح نماز پڑھے گا۔

الجواب - اگر یہ مرض حد عذر کو پہونچ گیا ہو یعنی ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ طہارت کے ساتھ فرض نماز ادا نہ کر سکا، تو وہ معذور ہے، وقت میں ایک بار وضو کرے اور جتنی چاہے اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے، اس قطرہ کے آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا، بلکہ اس کا وضو خروج وقت سے ٹوٹے گا، پھر جب تک اندر وقت کے ایک بار بھی قطرہ آتا رہے گا وہ معذور ہی ہے اور اس کے لئے معذور کے احکام ہیں اور اگر پورا وقت گذر گیا اور قطرہ نہ آیا، تو اب معذور نہ رہا، پھر اگر پاک کپڑے سے نماز ادا کر سکتا ہے، تو پاک سے ادا کرے، اور بغیر قدرے نہیں کر سکتا ہے، تو اسی حالت میں پڑھے جہاں تک تقلیل نجاست ممکن ہو عمل میں لائے، اور جو نا ممکن ہو معاف ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها اگر پیشاب روئی وغیرہ رکھ کر قطرہ بند ہو جائے فرض ادا کر سکتا ہے، تو ایسا کرنا واجب ہے، بلکہ اگر رکوع سجود کرنے سے قطرہ آتے ہیں اور [illegible]

(بقیہ صفحہ) یہ حکم اس وقت ہے کہ شرمگاہ کی رطوبت کے ساتھ کوئی نجاست نہ ہو مثلاً خون یا منی یا مذی۔ اسی طرح [illegible] معدوم ولھذا قال [illegible] رطوبة الفرج [illegible] جس میں ہے کہ اندرون شرمگاہ کی رطوبت اگر [illegible] لگ جائے تو دھونا نہیں [illegible] علی المرتقی [illegible] لا ینجس [illegible] طریق [illegible] مخلة من [illegible] رطوبة [illegible] رطوبة الفرج لیست بنجسة۔ [illegible] کے بارے میں کوئی [illegible] نہیں [illegible] کے وقت بچے کے جسم پر جو رطوبت ہوتی وہ پاک ہے [illegible] کا بھی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا [illegible] کی رطوبت [illegible] ہے [illegible] ظاهرة رطوبة الرحم [illegible] فرج نجس [illegible] قاضی خان [illegible] قیاس قول ابی حنیفة [illegible] فهذا النص منه [illegible] الرطوبة فی نفسها الا لعدم الاتصال [illegible] علیها [illegible] بقول الامام [illegible]۔ اھ امجدی

یا اشتباہ ہے تو نہیں کر سکتے تو ایسے رکوع و سجود اشارہ کرے۔ درمختار میں ہے یجب رد عذرہ او تقلیلہ بقدر قدرتہ و لو بصلاتہ مومیا و برد لا یبقی ذا عذر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۹) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کو ایسا مرض لاحق ہے اور قریب قریب ہر وقت پیشاب جاری رہتا ہے، تو کیا یہ کافی ہوگا کہ پیشاب کے مقام پر کپڑا باندھ دیا جائے اور ہر وقت تازہ وضو کر کے نماز پڑھے، کتنے وقت تک یہ پانی جاری رہے پر معذور کے حکم میں ہو سکتا ہے اور معذور کی تعریف کیا ہو۔

الجواب۔ ہر وقت جب رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے تو معذور ہے، ایک وقت میں جو وضو کیا اس وقت میں اس وضو سے جتنی نمازیں چاہے پڑھے، اس رطوبت کے خارج ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔ معذور کی تعریف اور اس کے باقی احکام بہار شریعت حصہ دوم میں دیکھ لیجئے جو آپ کے پاس غالباً موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۰) از کلکتہ ذکریا اسٹریٹ مرسلہ مولوی احمد خاں صاحب یکم ذی الحجہ [illegible]ھ۔

ایسا شخص جسے کچھ روز تک تو تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد قطرہ آ جایا کرتا ہے اور کچھ دنوں اس کے خلاف، تو وہ معذور ہوگا یا نہیں۔ مسئلہ (۵۱) صاحب عذر کا وضو خروج وقت سے جاتا رہتا ہے یا جس وقت میں وضو کیا ہے اس وقت کی نماز ادا کرنے کے بعد۔

الجواب۔ معذور ہونے کے لئے یہ ضرور ہے کہ ناقض پورا ایک وقت اس حالت میں گزر جائے کہ طہارت کے ساتھ نماز فرض نہ پڑھ سکا۔ ایک وقت ایسا ہونے کے بعد وہ صاحب عذر ہوگا۔ اس کے بعد اگر وقت کے اندر ایک مرتبہ بھی وہ حدث ہو جائے تو صاحب عذر رہے گا۔ ہاں اگر پورا وقت ناقض عذر سے خالی گزر گیا تو صاحب عذر نہ رہا، اب پھر صاحب عذر اس وقت ہوگا کہ پہلی حالت پیدا ہو جائے یعنی پورا وقت اس طرح گزرے کہ طہارت کے ساتھ فرض نماز ادا نہ کر سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب۔ صاحب عذر کا وضو خروج وقت سے جاتا ہے، اس وقت کی نماز ادا کر لینے سے نہیں جاتا، جب تک نماز کا وقت خارج نہ ہو جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۲) مرسلہ اسمٰعیل صالح محمد صاحب از [illegible] ضلع کاٹھیاواڑ [illegible]ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دھوبی کو اگر ناپاک کپڑا دھلایا جائے تو پاک ہو کر آتا ہے یا نہیں، مولوی [illegible]

حاشیہ - عہ حدیث عمران بن حصین [illegible] - حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب مدظلہ العالی

صورت والے سے منگا لیا ہو کہ ناپاک ہو کر نکلا ہو، اور مولوی حافظ کے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پاک ہو کر آتا ہے۔

الجواب - بہتر تو یہی ہے کہ پاک کر کے دھوبی کو کپڑے دئے جائیں، اور ناپاک کپڑا دیا تو دھل کر پاک ہو جائے گا، مگر جبکہ نجاست مرئیہ قابل زوال تھی، اور وہ زائل نہ ہوئی ہو کیونکہ خود بھی دھوتا تو پاک نہ ہوتا ــــــــــ حوادث ثانی ص

مسئلہ (۳۰) مرسلہ حاجی عبداللطیف ایوب صاحب بر دکان حاجی ستار حاجی ولی محمد ۱۶ جمادی الآخر ۳۳ھ

گذارش یہ ہے کہ بہار شریعت میں نجس چیزوں کے پاک کرنے کے باب میں یہ مسئلہ ہے کہ جو کنکری زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی۔ پوچھنا یہ ہے کہ کوئی ایسی زمین نہ ہوگی جہاں کنکریاں نہ ہوں اور شہر سے متصل کی جگہ اور عام راستے جہاں پر لوگوں کا چلنا پھرنا ناپاک جوتوں سے اور جانوروں کا اکثر وہاں ٹھہرنا جہاں بول و براز کرتے ہوں کوئی زمین ایسی ہوتی نہیں جس کو جھاڑو دے کر صاف کی گئی ہوں، اور ہر جگہ تو کل ریتی کی کنکریاں زمین کے اوپر ہی ہوتی ہیں، تو ایسی جگہ نماز وغیرہ یا نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں، کیونکہ ایسی جگہ کی کنکریوں کے اوپر ہی جانوروں کے پیشاب سے ناپاک ہونے کا احتمال ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کا گذر اور ٹھہرنا ہوتا ہے، اور لوگوں کا ناپاک جوتوں سے چلنا پھرنا بھی ہوتا رہتا ہے ایسی کوئی زمین نہیں جہاں کنکریاں نہ ہوں کہ سوکھ جانے سے پاک مان لیا جائے اور ایسی جگہ جہاں عید گاہ ہی پر بندی کا میدان ریت کا ہے اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں، کہ وہاں اکثر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، وہاں جانوروں کے دنوں میں اکثر جانوروں کی گندگی رہتی ہے جہاں کی سب کنکریاں زمین سے جدا ہیں، اور اس جگہ بغیر بارش پانی نہیں گرتا کہ دھو لی جائے تو کیا حکم ہے۔

الجواب - نجاست کے معاملہ میں یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب تک نجس ہونا معلوم نہ ہو نجاست کا حکم نہ دیں گے، یہاں تک کہ فقہائے کرام تصریح فرماتے ہیں کہ مستعمل جوتہ اگر کنویں میں گر جائے تو جب تک معلوم نہ ہو کہ یہ ناپاک تھا نجاست کا حکم نہیں دیتے کیونکہ یہ محض شک ہے، [illegible]
[illegible]
[illegible] اس کے نظائر کتب فقہ میں بکثرت ہیں، لہٰذا زمین پر جس جگہ کوئی اثر نجاست معلوم نہ ہو تو اس کو محض یہ خیال کر کے یہاں ناپاک جوتہ آیا ہوگا، یا کسی جانور نے پیشاب پاخانہ کر دیا ہوگا، یہ اوہام بالکل معتبر نہیں، وہ جگہ پاک ہے، اور وہاں نماز جائز، ہاں اگر معلوم ہو کہ انہیں کنکریوں پر پیشاب وغیرہ پڑا ہے، اصلاً نہیں پڑ سا کر دھو کر پاک ہو جائیں اور یہ وہ کنکریاں ہیں جو زمین پر پڑی ہیں اس میں گڑی نہیں ہیں، نماز جائز نہیں، جبکہ موضع سجود پر بقدر مانع مس کریں اور

یہ معلوم ہوتا کہ یہ دھوپ سے سوکھ گئی ہیں اس کے دوسری طریقہ ہیں یا اگر پہلے نجاست موجود ہو یا اس وقت سے ایک بیماری کی نگاہ کے سامنے دیں۔ اور یہ کیا معلوم کر دیں ہیں کہ اکثر کنکریاں پاؤں لگنے سے ادھر ادھر ہو جاتی ہیں بچے دوڑتے ہوئے ادھر ادھر پھینک دیا کرتے ہیں۔ جب انسانوں کی ٹھوکر لگنے سے ہٹ جایا کرتی ہیں۔ تیز ہوا اور بہت سے اسباب ہیں جب تک وہ دونوں باتیں دیکھیں کیونکر معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ دھوپ ہیں اور جب اور پر نجاست معلوم ہے تو نجس ہے۔ عالمگیری میں ہے الحصیٰ حکمہ حکم الارض اذا کان فیھا واما اذا کان علی وجہ الارض لا تطہر کذا فی المحیط وکذلک الآجر مفروشۃ فی الصحیح۔ درمختار میں ہے وتطہر یبسھا وذھاب اثرھا کلون وریح لا جل صلاۃ علیھا لا لتیمم بھا وحکم آجر مفروش وخص وشجر وکلأ قائمین فی الارض کذلک ای کالارض فیطہر بجفاف وکذا کل ما کان ثابتا فیھا لاخذہ حکمھا باتصالہ بھا فالمنفصل یغسل لاغیر۔ رد المحتار میں ہے مثلہ الحصی اذا کان متصلا فی الارض کما فی الخانیۃ من انہ قال اما اذا کان علی وجہ الارض لا یطہر اھ۔ اور درمختار کی عبارت سے جو کہا ہے کہ اگر کوئی چیز اس کی جگہ ہو اور زمین کے حکم میں ہے کہ سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے کر ریت مثل کنکر کے ہے۔ اور اگر ریت پر زمین ہے۔ کنکریوں کے مثل نہیں۔ علامہ شامی اس پر مطلقاً یہ فرماتے ہیں۔ والظاہر ان التراب لا یتقلب بہا الخ فلا یلزم تنجیس الاطلاق الخ تطہر بالیبس بالا تراب علیھا یتحقق۔ اور اگر ایسی جگہ نماز پڑھنی پڑے جہاں نجس کنکریاں ہوں تو کوئی کپڑا وغیرہ بچھا لیں یا ان ناپاک کنکریوں کو ہٹا دیں پھر نماز پڑھیں اور یہاں کیا دقت ہے۔ سڑکوں اور عام راستوں پر نجاست پڑی رہتی ہے تو ایسی جگہ کوئی نماز پڑھتا ہے۔ اس سب بات سے معلوم ہوتا کہ اگر تھوڑا پانی برسا کر کنکریاں نہ دھلیں تو ناپاک رہیں پھر ان کا کچھ کپڑے وغیرہ کو لگے گی وہ اس میں حرج ہے۔ لہٰذا علمائے کرام نے راستہ کی کیچڑ کو معاف کیا ہے۔ اگر کپڑے پر لگ جائے نجس نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے طین شارع عفو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۲) مرسلہ ابراہیم احمد صاحب برق چشتی از مونگیر محلہ تو پخانہ بازار کریم نرائن ۷ اگست ۱۳۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں جو پسینہ جسم سے نکلتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک۔ اور بعض اوقات اس پسینہ سے جو کپڑے تر ہو جاتے ہیں وہ ناپاک ہو جاتے ہیں یا نہیں۔ ان کپڑوں سے نماز ہو سکتی ہے یا ناپاک کر دینگی منصفہ سنت ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ جنب کا پسینہ پاک ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے عرق[عہ] کل شیئ معتبر بسؤرہ کذا فی التبیین اہ

عہ اور آدمی کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ وہ جنب ہو۔ ہدایہ میں ہے عرق کل شیئ معتبر بسؤرہ لانہما یتولدان من لحمہ الخ

مگر جس جگہ نجاست لگی ہو وہاں سے پسینہ نکل کر اگر کپڑے پر لگ جائے تو اس نجاست کی وجہ سے کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ البتہ پاک ہے اس نجاست کی وجہ سے جو پسینے کی وجہ سے اگر پسینہ کی جگہ پانی ہوتا جب بھی یہی حکم تھا ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۵) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر روئی دھنکنے سے اور پلنگ کے بان سے وغیرہ [illegible] پاک ہو جاتے ہیں۔

الجواب۔ روئی دھنکنے سے پاک ہو جاتی ہے جبکہ نجاست اتنی ہو جس سے زیادہ دھنکنے میں اڑ گئی ہو معلوم نہیں۔ [illegible]

کو [illegible] پلنگ کے [illegible] پاک ہو جاویں گے [illegible] نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۶) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں [illegible] اب اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ جہاں تک [illegible] پاس سے نکال کر پھینک دیں باقی پاک ہے ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۷) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین [illegible] کہ چمگادڑ [illegible] کی بیٹ پاک ہوتی ہے یعنی پرندہ چمگادڑ کا پیشاب پاخانہ نجس ہے یا نہیں اور اگر نجس ہے تو نجاست غلیظہ ہے یا خفیفہ۔

الجواب۔ چمگادڑ کی بیٹ پاک ہے اس لئے کہ جو پرندے ہوا میں اڑتے ہیں ان کی بیٹ پاک ہے۔ [illegible]

[illegible] ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۸) [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

مسئلہ (۱۰) [illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۰) [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۶۲) از قمرنی ضلع ہوشنگ آباد مرسلہ حاجی عبداللطیف ایوب صاحب ۸ جمادی الآخرہ ۱۳۳۷ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۱۹ میں ایک شخص سائل نے پوچھا ہے کہ بیل کے پیشاب وگوبر سے بچنے کی دشواری کے جواب میں اعلیٰ حضرت قبلہ نے گوبر کو نجاست خفیفہ فرمایا ہے تو گوبر سے نہ بچ سکنے کی حالت میں خفیفہ شمار کیا جاتا ہوگا ورنہ بہت سی کتابوں میں گوبر کو نجاست غلیظہ لکھا ہوا ہے۔

الجواب۔ گوبر اگر ماکول اللحم کا ہو تو اس کی نجاست غلیظہ وخفیفہ میں اختلاف ہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غلیظہ ہے، اور صاحبین رحمہما اللہ کے قول میں نجاست خفیفہ ہے بلکہ امام محمد نے آخر زمانہ میں فرمایا کہ پاک ہے اور اس مسئلہ میں تصحیحیں مختلف ہیں کسی نے قول صاحبین کو ترجیح دی اور کسی نے امام کا قول اختیار کیا۔ درمختار میں ہے وفی الشرنبلالیۃ قولہما اظہر۔ ردالمحتار میں فرمایا ہے لکن فی النہر انہ ینبغی تقویۃ قول الامام بالتغلیظ رجحہ فی المبسوط وغیرہ۔ اور چونکہ اس زمانہ میں نماز کا بہت کم خیال رہتا ہے معمولی بہانہ بھی اس کے چھوڑنے کے لئے عذر کیا جاتا ہے خصوصاً جانور چرانے والے گاڑی چلانے والے اس سے بدقت بچ سکتے ہیں انکی ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے نجاست خفیفہ کا حکم دیا بلکہ مجبوری اور عذر کی صورت میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول طہارت پر بھی عمل کرنے کی اجازت دیدی۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۶۳) از سید ضمیر الدین احمد صاحب از اٹاوہ محلہ دارانگنج ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۳۸ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کتے کو کیوں نجس فرمایا گیا ہے۔

الجواب۔ کتا حرام ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اسی نے اسکی حرمت کا حکم دیا، اسکی شان ہے یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ اور اسکی حکمت معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خصائل ذمیمہ دیکھئے، بے حیا، اپنی جنس یعنی دوسرے کتوں کو دیکھ کر دوڑتا ہے اور حملہ کرنا چاہتا ہے۔ کتنی ہی زیادہ شی اسکے کھانے کیلئے ڈالی جائے مگر دوسرے کتے کو کبھی کھانے نہ دے گا عین نماز فجر کے وقت جب تمام جانور خدا کی یاد کرتے ہیں یہ سوتا ہے وغیرہ ذلک۔ ہمارے مذہب میں کتا نجس العین نہیں صرف اس کا لعاب نجس ہے اور اسکی نجاست اسکی سمیت وغیرہ کی وجہ سے ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۶۴) ہندو نجس ہے یا پاک ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ باعتبار عقیدہ ناپاک ہے[عہ] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

عہ قال اللہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی

مسئلہ (۱۰۵) جنب کو قرآن عظیم چھونا بغیر حائل کپڑا وغیرہ درست ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اس کے ہاتھ میں قرآن مجید نہ دیا جائے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۶) مرسلہ عبدالرحمن صاحب بر مکان ظہور میاں جی محلہ برکت پورہ خانقاہ برکاتیہ [illegible]

۲۰ جمادی الاخریٰ [illegible]ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کنویں میں کیڑے مارنے کے واسطے سرکاری کمیٹی یعنی میونسپلٹی انگریزی دوا ڈالتی ہے جس سے تمام پانی لال ہو جاتا ہے اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ آیا یہ پانی پاک رہا یا ناپاک ہو گیا اور کیا دلیل ہے۔

مسئلہ (۱۰۷) فتاوی رشیدیہ حصہ اول صفحہ [illegible] میں لکھا ہے کہ جتنے رنگ ولایتی ہیں سب میں شراب کا جزو ہوتا ہے ہم نے اس فتاوی میں جو لکھا ہے ایک دانشمند آدمی سے سنا ہے جناب مولانا صاحب یہ بات جو فتاوی میں تحریر ہے یہ بات آپ کی تحقیق میں بھی یہی بات ہے اگر خلاف ہے تو کیا دلیل ہے مع دلیل تحریر فرمائیں۔

مسئلہ (۱۰۸) زید کہتا ہے ولایتی رنگ سے جو کپڑا رنگا ہو وہ نجس نہیں ہے [illegible] پانی سے دھونے سے پاک ہو جائے گا آیا زید کا کہنا صحیح ہے یا غلط۔

مسئلہ (۱۰۹) بہار شریعت میں کنویں کے بیان میں لکھا ہے کہ جس وقت سے نجاست کو دیکھا گیا ہے اسی وقت سے نجس کا حکم ہے۔ جناب مولانا صاحب دریافت طلب یہ ہے کہ [illegible] وضو کے حوض میں پانی بھرا جاتا ہے اور لوگ وضو کر رہے ہیں۔ اور کوئی وضو کر کے نماز بھی پڑھ رہا ہے۔ اور کوئی پانی بھر کے اپنے مکان لے جا رہا ہے کہ اسی اثناء میں [illegible] اس سے [illegible] حرام ہے [illegible] پانی کے [illegible] ناپاک ہے [illegible] تحریر فرمادیں [illegible] معلوم ہو جائے۔

الجواب: پانی صاف کرنے اور کیڑے مارنے کے لئے جو دوا کنویں میں ڈالی جاتی ہے اگر اس سے پانی کا رنگ بدل جاتا اور پانی میں سرخی آ جاتی ہے مگر اس کی رنگت اتنی نہیں ہوتی کہ اس سے کپڑا رنگا جا سکے اور دوا کی وجہ سے وہ آب مطلق [illegible] شئی دیگر ہو جاتا ہے لہذا وہ پانی پاک ہی ہے اور پاک کرنے والا بھی، اسکو ناپاک کہنے کی کوئی وجہ نہیں [illegible] اگر دلیل شرعی سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ وہ دوا ناپاک ہے تو پانی کو ناپاک کہا جائے گا مگر اس کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں محض وہم اور شبہ کا [illegible]

سے پاک چیز کو ناپاک نہیں کر سکتا پانی کے ناپاک ہونے کی تفصیل بہار شریعت حصہ دوم کے ضمیمہ میں ذکر کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب ۔ ولایتی رنگوں کے ناپاک ہونے کا کوئی ثبوت نہیں صرف بعض لوگوں کا کہہ دینا کافی نہیں جب تک شرعی ثبوت نہ ہو۔ پھر اس رنگ میں ابتلاء عام ہے۔ عورتیں عموماً اس رنگ سے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی ہیں اور انہیں میں نمازیں پڑھتی ہیں، کبھی کپڑے کا تر حصہ پانی وغیرہ میں پڑ جاتا ہے کبھی بھیگا ہوا کپڑا بدن پر لگتا ہے پھر اسی ہاتھ کو پانی میں ڈالتی ہیں اور چیزیں چھوتی ہیں۔ اگر رنگ کے ناپاک ہونے کا حکم دیا جائے تو عورتوں کی نماز ہی نہ ہوگی اور گھر کی چیزیں ایک دوسرے سے لگ کر اور پانی ناپاک ہو کر سب ناپاک ہو جائیں۔ اسی طرح ریش خضاب وغیرہ اس رنگ سے رنگا استعمال کرتے ہیں اور وضو کرنے کے وقت بھیگا ہوا سر پر مسح کرتے وقت ہاتھ میں لگتے ہیں، پھر اسی ہاتھ کو چھوتے ہیں اور دوسرے کپڑے کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ اگر اس رنگ کے ناپاک ہونے کا حکم دیا جائے تو بڑی مشکل ہوگی۔ ایسی دشواری کے موقع پر شریعت مطہرہ عموم بلویٰ کا اعتبار کرتی ہے۔ لہٰذا اس کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ اس مسئلہ کی کامل تحقیق اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ نے اپنے رسالہ الاحلی من السکر میں فرمائی ہے۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب ۔ زید کا قول بالکل غلط ہے اطلاء اور رنگ ناپاک نہیں اور ناپاک ہو تو دھونے سے پاک ہو جاتا ہے، دھو ڈالو حکم طہارت ہی رہے گا اس کے کوئی معنی نہیں۔ در مختار میں ہے و[illegible] صابغ او خضب بنجس بغسله ثلثا والاولیٰ غسله الی ان یصفو الماء ——— واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب ۔ ایسی حالت میں کہ جانور کے گرنے کا وقت معلوم نہ ہو کب سے نجاست کا حکم دیا جائے گا، دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ تین دن رات کی نمازیں لوٹائی جائیں۔ اور تین دن کے اندر جس چیز کو یہ پانی لگا ہے وہ ناپاک ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جس وقت سے پھولا پھٹا ہوا جانور دیکھا گیا ہے اس وقت سے ناپاک قرار دیا جائے۔ دوسرا قول عوام پر آسانی ہے، لہٰذا اسی پر عمل ہے۔ جس جو پانی مثلاً وغیرہ میں بھرا جاچکا ہے یا جو لوگ گھڑوں کے لئے گئے ہیں یا غسل و وضو کر چکے ہیں ان کے جسم اور کپڑا اس کے ناپاک ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ در مختار میں ہے ویحکم بنجاستها من وقت الوقوع ان علم والا فمذ یوم ولیلة ان لم ینتفخ ولم یتفسخ ومذ ثلثة ایام ولیالیها ان انتفخ او تفسخ استحسانا وقالا من وقت العلم فلا یلزمهم شیء قبله قیل وبه یفتی

مسئلہ (۱۰) مرسلہ عبد الغفور صاحب دفتر انجمن اشاعة الحق بنارس [illegible] شعبان المعظم [illegible]

استعمالی جوتا کا کیا حکم ہے پاک ہے یا ناپاک۔

الجواب ۔ استعمالی جوتا میں اگر نجاست نہ لگی یا لگی مگر اس نے پاک کر لیا ہو اس کے پہننے میں نجاست لگنا نہیں ہے تو [illegible]

میں ایک ہے اور اگر اس کے علم میں یہ ہے کہ نجاست لگی تھی اور پاک نہیں کیا تھا تو ناپاک ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۷۱) از بہار پور متصل مرسلہ محمد رضا ۔۔۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسجد کے غسل خانہ میں پیشاب یا پاخانہ امام مسجد کو یا اہل محلہ کو کرنا درست ہے یا نہیں۔ اور فرش غسل خانہ پر ناپاک کیا ہے۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب۔ غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور پاخانہ پھرنا بہت زیادہ برا۔ حدیث میں ارشاد ہوا لا یبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ فان عامۃ الوسواس منہ یعنی کوئی شخص نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے پھر وہاں غسل کرے کہ اس سے اکثر وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا اتقوا الملاعن الثلاث البراز فی الموارد وقارعۃ الطریق والظل یعنی تین چیزیں جو لعنت کا سبب ہیں ان سے بچو گھاٹ پر پاخانہ پھرنا اور راستہ میں اور سایہ میں جہاں لوگ بیٹھتے ہیں ان جگہوں میں پاخانہ پھرنا یہ ہے کہ لوگوں کے لئے تکلیف و ایذا کا سبب ہے اور ظاہر ہے کہ غسل خانہ میں پاخانہ پھرنے سے مصلیوں کو کس قدر ایذا پہنچے گی۔ اس حدیث کے تحت مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرمایا قولہ الملاعن ای مواضع اللعن ... [illegible]

اگر غسل خانہ کا فرش پاک ہے تو اس پر پیشاب ... [illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۷۲) ٹاٹ پر بچے نے پیشاب کر دیا اس کو خوب طرح سے تین مرتبہ پانی بہا کر دھو دیا گیا وہ پاک ہو گیا؟

الجواب۔ ٹاٹ اگر ایسا ہے جو نچوڑنے کے قابل ہے تو تین بار دھونے اور ہر بار نچوڑنے سے پاک ہو جائے گا اور اگر ایسا ہے کہ نچوڑنے کے قابل نہیں تو دھو کر اسے لٹکا دیں کہ کل پانی ٹپک جائے۔ جب پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے پھر دھو کر لٹکا دیں اسی طرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہو جائے گا (... [illegible]) ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۷۳) مرسلہ منشی عبد العزیز خان صاحب ... [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ ہمیشہ زید کی یہ عادت ہے کہ ... [illegible] ڈھیلوں سے استنجا خشک کرتا ہے اور استبرا بھی کرتا ہے مگر جب پانی سے استنجا کرتا ہے تو قطرہ پیشاب کے دو چار قطرے آ جاتے ہیں ... جب مٹی کے بعد پانی سے استنجا کرے تب بھی دو چار قطرے آ جاتے ہیں ... [illegible] قطرے آنا بند ہو جاتے ہیں تو کیا ایسی صورت میں زید پہلا پانی ... طہارت حاصل کر سکتا ہے ... [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

مسئلہ (۴۷) [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

مسئلہ (۴۸) [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

سر کو ننگا [illegible] عالمگیری میں ہے تطہیر النجاسۃ من بدن المصلی و ثوبہ والمکان الذی یصلی علیہ واجب [illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتاب الصلوٰۃ

مسئلہ (۷۶) مسئولہ جناب عبدالعزیز صاحب [illegible] ۲۰ رجب [illegible]

ایک مسلمان جو نماز قضا کرتا [illegible] اور بُرے کاموں سے پرہیز کرتا ہو تو کیا یہ شخص اسلام سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ جو شخص قصداً نماز ترک کرے وہ بعض صحابہ وائمہ کے نزدیک کافر ہے اور بعض [illegible] مگر فاسق [illegible] صلوٰۃ کے بارے میں [illegible] وہ فوراً توبہ کرے [illegible] موت کا وقت معلوم نہیں اور روز قیامت سب سے پہلے اسی کا حساب ہوگا، حدیث میں فرمایا [illegible] مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے کو تنبیہ کریں اور نمازی بنانے کی کوشش کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۷۷) مسئولہ [illegible] اسلام ۱۲ ربیع الآخر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص نماز نہ پڑھے [illegible] اس کے لئے شرع شریف کا کیا حکم ہے۔

الجواب ۔ جو ایک وقت کی نماز قصداً ترک کرے وہ فاسق [illegible] مذہب [illegible] حنفیہ [illegible] سزا [illegible] توبہ [illegible] امام مالک وامام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ فرماتے ہیں کہ جو ایک وقت کی بھی چھوڑے قتل کر دیا جائے [illegible]
درمختار [illegible] تارک الصلوٰۃ [illegible] یحبس حتی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ——————— [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible]

[illegible]

دعا مانگنا ہے خصوصاً یہ دعا کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہدایت دے اور عمل خیر کی توفیق دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۷۹) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ لڑکے اور لڑکی پر کس عمر میں روزہ نماز فرض ہوتی ہے۔

الجواب۔ روزہ نماز فرض تو اس وقت ہوں گے جب بالغ ہو جائیں اس کے لئے عمر کی تحدید نہیں بلکہ فرضیت میں بلوغ کا اعتبار ہے۔ لڑکی کم از کم نو سال میں بالغ ہو سکتی ہے اور لڑکا کم از کم بارہ سال میں اور دونوں کی اکثر مدت بلوغ پندرہ سال ہے یہ حکم فرضیت کا ہے اور نماز پڑھنے کا حکم انہیں اس وقت سے کیا جائے جب سات سال کی عمر ہو جائے حدیث میں فرمایا مُرُوا أَبْنَاءَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا یعنی سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور دس برس کے ہو جائیں تو مار کر پڑھاؤ اور روزے کے متعلق ان کے جسم و جثہ کا لحاظ کرے جب وہ اس حد کو پہنچ جائیں کہ روزہ کی طاقت انہیں آ جائے تو روزہ رکھوانا شروع کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۸۰) مرسلہ غلام محی الدین صاحب [illegible] از [illegible] جامع مسجد [illegible] علمائے دین و مفتیان شرع متین اس حدیث کے متعلق کیا فرماتے ہیں کیا یہ حدیث صحیح ہے اور سند کے ساتھ ہے یا نہیں یا اس حدیث کی کوئی اصل ہی نہیں یہ حدیث یہ ہے۔

"روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس یوما مع الصحابة فجاء شاب من العرب الی باب المسجد وھو یبکی فقال ما یبکیك یا شاب فقال یا رسول اللہ ماتت امی ولیس لہا کفن ولا غاسل فامر النبی ابا بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما فذھبا الی البیت فرأیا مثل الحجر الاسود فرجعا الی النبی علیہ السلام فقال رأینا مثل الحجر الاسود یا رسول اللہ فقام النبی [illegible] الی البیت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فقال یا شاب ای عمل کان یعمل امك فی الدنیا فقال کانت تارکة الصلوٰة فقال یا اصحابی انظروا حال من ترك الصلوٰة یبعثہ اللہ یوم القیامة مثل الحجر الاسود نعوذ باللہ تعالی منہا" (ترجمہ) روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک جوان عرب روتا ہوا مسجد کے دروازہ پر آیا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان کیوں روتا ہے اس نے کہا میری والدہ فوت ہو گئی اور اس کو کفن اور غسل دینے والا کوئی نہیں ہے

رواہ ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ۱۲ - الراشدی

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

جاتی ترتیب ہے اگر کسی صحابی یا صحابیہ سے کوئی کبیرہ ہو جاتا ہے تو انہیں سخت تنبیہ کی جاتی ہے جیسا کہ حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے
لئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ جنت کی نہروں میں غوطہ لگا رہا ہے۔ اور غامدیہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس نے ایسی توبہ کی کہ اگر وہ
مدینہ والوں پر تقسیم کی جائے تو سب کے لئے کافی ہو جائے۔ یا غورت مخزومیہ کی نسبت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد
توبہ ان کی توبہ اچھی ہوئی۔ پھر ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ میں روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے دعا کی تو اس کی مغفرت ہو
گئی مگر نماز جنازہ کے بعد جب دفن کا ارادہ کیا تو پھر ترمذی کی شکل ہو گئی۔ مگر حضور کی دعا مقبول ہوئی اور وہی حالت باقی
ہو گئی۔ پھر دفن کے بعد وہی حالت پیدا ہو گئی اس کے کوئی معنی نہیں کیونکہ نماز جنازہ میں سب کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی
ہے۔ جب کہ توبہ کے بعد نماز جنازہ اور بہتر حالت ہوتی مگر صورت مسخ ہو گئی تھی اور دعا سے وہ مذہب مسخ الٰہیاتی کا پہلو ہی
بہت نازک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حضور کی سچی اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور ہر بات طلب کرنا چاہئے۔

بالجملہ اگر یہ روایت سند سے مروی ہوتی تو سند دیکھ کر حکم لگایا جاتا کہ کیسی ہے مگر اصول مذہب کے بظاہر خلاف ہے
لہٰذا قابل اعتبار نہیں۔ ــــــــــــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۷۸) از دھوراجی کاٹھیاوار مرسلہ احمد عبد الشکور مرسلہ عبد الغفار ہبہ شوال ۱۳۸۰ھ

"حدیث اربعین نمبر ۳ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ترک الصلوٰۃ حتی مضی وقتها
ثم قضى عذب فی النار حقبا۔ حدیث نمبر ۲ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مات تارک الصلوٰۃ
بعثه [illegible] الله تعالیٰ مع الجاهلین۔ حدیث نمبر ۳ قال
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مات تارک الصلوٰۃ [illegible] فکانما قتل الانبیاء جمیعا
اولهم آدم علیہ السلام وآخرهم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

عرض یہ ہے کہ یہ حدیثیں کس کتاب کی ہیں اور ان کا کیا مطلب ہے یا کس کتاب میں ہیں کیونکہ ایسی حدیثیں
کرنا چاہئے یا نہیں۔ براہ کرم وضاحت کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب - یہ احادیث جو سوال میں ذکر کی ہیں کتب صحاح اور ان کے علاوہ بھی دیگر کتب متداولہ میں میری نظر سے
نہیں گزریں۔ معلوم نہیں یہ اربعین کس کی ہے اور اس کتاب والے نے ان حدیثوں کو کس کتاب سے نقل کیا ہے۔ بظاہر ان پر وضع
کے آثار نمایاں معلوم ہوتے ہیں مگر تحقیق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ موضوع حدیثیں ہیں۔ ــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۸۲) مرسلہ حاجی عبداللطیف ایوب صاحب ۵ رجب ۱۳۳۸ھ

"مدینہ طیبہ کے سفر میں بعض وقت مجبوری قافلہ ٹھہرنے کی وجہ سے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء ملا کر پڑھنا جائز ہے یا صرف مدینہ طیبہ کے لئے یا ہر کہیں جہاں قافلہ چھوٹ جانے اور خوف کے مقام پر دو دو نمازیں ملا کر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً چاہتے ہیں عصر کا وقت ہے اور معلوم ہے کہ مغرب تک نہ ٹھہرے گی تو اس عصر کو مغرب کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔"

الجواب۔ ہمارے مذہب میں جمع بین الصلاتین جائز نہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو نماز نہ ہوگی اور مدینہ طیبہ کے راستہ میں بعض دفعہ مجبوری پیش آتی ہے اس مجبوری کے وقت مذہب غیر پر عمل کرے اور اگر کہیں ایسی ہی مجبوری لاحق ہو تو وہاں بھی ایسا عمل کر سکتے ہیں مگر جب وقت جانا ہو کہیں ریل گاڑی میں پڑھ لیں پھر ظہر کے بعد پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ (۱۰۳) مرسلہ قاضی محمد عبد الرزاق صاحب از [illegible] کاٹھیاواڑ ۔ ۱۰ محرم الحرام [illegible] ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ظہر [illegible] کی ابتداء و انتہاء کیا ہے اور اس کی کراہت کس وقت کے ساتھ خاص ہے اور سایہ اصلی جو ہر موسم میں تبدیل ہوتا ہے شریعت میں اس کی معین مقدار کیا ہے اور عصر کا وقت مثلین [illegible] ہوتا ہے یا نہیں ۔ مذہب حنفی کے مطابق جواب ہو ۔ بینوا توجروا ۔

الجواب ۔ آفتاب ڈھلنے سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے ، اور جب تک علاوہ سایہ اصلی دو مثل سایہ نہ ہو ظہر کا وقت باقی رہتا ہے ۔ اور جب دو مثل ہو گیا عصر کا وقت آیا اور غروب تک عصر کا وقت رہتا ہے ، ظہر کا وقت اول سے آخر تک بالکل [illegible] جز مکروہ نہیں [illegible] مستحب ہے ۔ اور [illegible] سایہ اصلی نصف النہار کے وقت جو سایہ ہوتا ہے وہ ہے اور موسم و بلاد کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہے بلکہ بعض جگہ بعض موسم میں ہوتا ہی نہیں [illegible] عصر کا وقت آفتاب [illegible] مغرب کا وقت غروب آفتاب کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور جب تک شفق [illegible] غروب نہ ہو [illegible] ستاروں کے خوب نکل آنے پر [illegible] وقت شروع ہوتا ہے [illegible] نصف شب کر دینا ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ [illegible] ۔

مسئلہ (۴۴) مسئولہ جناب ظہور الحق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ موضع مجھورہ تحصیل کیرانہ [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو بدعقیدہ [illegible]
عوام الناس کو سکھلاتا ہے کہ نماز جمعہ کا وقت دو بجے ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد جمعہ نہیں ہو سکتا۔

الجواب - حنفیہ کے نزدیک جمعہ و ظہر دونوں کا وقت ایک ہے یعنی علاوہ سایہ اصلی دو مثل سایہ ہونے تک
اور بلاد ہند میں ہمیشہ دو بجے کے بعد بلکہ تین کے بعد تک وقت رہتا ہے۔ بحر الرائق میں ہے الجمعۃ کالظہر
وقتا واستحبابا ـــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۵) مسئولہ حاجی ایوب صاحب از [illegible] ضلع ہوشنگ آباد۔
"عرفات میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھنے کا حکم ہے کیا وہاں کی مقررہ مسجدوں میں
جماعت کے ساتھ یہ حکم خاص ہے یا اپنے اپنے ڈیرے میں بھی ساتھ پڑھی جا سکتی ہے یا ہر ایک وقت کی نماز اپنے اپنے وقت
میں پڑھنا ہوگا۔

الجواب - عرفات میں وقت ظہر میں عصر پڑھنے کے لئے شرط ہے کہ امام کے ساتھ پڑھے اگر تنہا پڑھی یا اپنی جماعت
الگ کی تو اب عصر کی نماز قبل وقت نہیں پڑھ سکتا، خواہ تنہا یا اپنی جماعت علیحدہ سے پڑھی ہو یا مسجد میں۔ در مختار میں ہے
شرط لهذا الجمع الامام الاعظم او نائبه - مزدلفہ[1] کی مغرب وقت عشاء میں پڑھنے کے لئے یہ شرط نہیں ہے
یعنی تنہا پڑھی یا جماعت کے ساتھ بہرحال مغرب وقت عشاء میں پڑھی جائے ـــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آفتاب نکلتے وقت جو کلام پاک پڑھنے کی ممانعت ہے
آیا آفتاب نکلنے پر کتنا بلند ہو جانے تک شروع کرنا چاہئے۔ اگر پہلے سے پڑھ رہا ہو تو کتنی دیر تک انتظار کرے۔

الجواب - اوقات مکروہہ یعنی طلوع و غروب و استواء کے وقت قرآن کی تلاوت ممنوع نہیں بلکہ افضل و اولیٰ
یہ ہے کہ ان اوقات میں تلاوت کو ترک کرے اور درود شریف و ذکر و اذکار میں مشغول ہو کہ ان اوقات میں ان ہی میں اشتغال
تلاوت میں اشتغال سے افضل ہے۔ در مختار میں ہے [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
افضل من قراءۃ القرآن [illegible] ـــــــ

[1] [illegible] – الجواب

یہ وقت مکروہ طلوع سے اس وقت تک ہے کہ آفتاب پر نظر خیرہ ہونے لگے جس کی مقدار تجربہ سے بیس منٹ ثابت ہوئی ہے لہٰذا اتنی دیر تک نماز کو موقوف رکھنا افضل ہے ۔ ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۷) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک جگہ یہ مسئلہ لکھا ہے کہ کسی نے نماز فجر کی نیت کی اور آفتاب نہیں نکلا تھا کہ سجدہ کرلیا اب دوسرے سجدہ کے وقت نکل آیا تو نماز ہوگئی ۔ اسی طرح عصر کی نماز ہے کہ آفتاب [illegible] ایک سجدہ کے بعد آفتاب غروب ہوگیا، دوسرا سجدہ اسی حالت میں کیا نماز ہوگئی لیکن فقہائے کرام کے بیان میں [illegible] کہ نماز فجر [illegible] سلام سے پہلے بھی وقت نکل گیا تو نماز باطل رہی ۔ صحیح کیا ہے ؟

الجواب: وقت مکروہ آفتاب کی آخری کرن ظاہر ہونے سے بیس منٹ پہلے سے شروع ہوجاتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] آفتاب تک جو وقت ہے اسکے نصف تک ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ امجدی

الجواب ۔ [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

وقت مستحب [illegible] مگر قول [illegible] و متقدمین قول امام [illegible] مطلق وقت مستحب [illegible]
ہو کہ قول امام ثانی کی تصحیح [illegible] اور [illegible] کے مصنف [illegible] قول امام ابو یوسف [illegible] کو اختیار کرتے ہیں
لہٰذا اس باب میں تصحیح [illegible] کے مذہب کی ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۸۹) مرسلہ جناب عبدالرحمٰن صاحب [illegible] متصل [illegible] شریف [illegible]

ضلع [illegible]

مورخہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بہار شریعت حصہ سوم [illegible] میں عصر کے وقت کا بیان ہے کہ خاص [illegible]
[illegible] جناب مولانا صاحب [illegible]
کون شہر داخل ہیں اور کون کون [illegible] اس سے کل ہندوستان مراد ہے۔

الجواب - [illegible] قرب [illegible] دوسرے شہر یا [illegible] کے برابر
یا کچھ کم و بیش ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۰) [illegible]
وہ جگہ کونسی ہے جہاں لوگوں کو عشاء کی نماز نہیں ملتی ہے۔ مغرب کی نماز پڑھ کر [illegible]

الجواب - جہاں غروب آفتاب اور طلوع آفتاب میں صرف اتنا وقفہ [illegible] کہ مغرب کی نماز [illegible] جائے۔ وہاں [illegible]
[illegible] جہاں [illegible] بعض دنوں میں [illegible] بہت سی
جگہیں ہیں [illegible] بعض دنوں میں ایسا ہوتا ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible] فان فيها يطلع الفجر قبل غروب الشفق [illegible]
الشتاء۔ قال [illegible] الشافعي [illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔ [illegible]

مسئلہ (۹۱۱) [illegible]

[illegible]

الجواب — [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۱۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

(۱) اگر کوئی شخص [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

الجواب — [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ (۱۰۲) مرسلہ مولوی [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] ؟

الجواب - قبل از وقت [illegible] اگر قبل وقت شروع کی اور وقت میں ختم کی تو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ـــــــ [illegible]

مسئلہ (۱۰۳) مرسلہ [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۔

الجواب - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

میں ہے وان قال المؤذن قد قامت الصلوٰۃ قام الامام والقوم عند علمائنا الثلثۃ [illegible] وقال الحسن وزفر
اذا قال قد قامت الصلوٰۃ قاموا الی الصف۔ جب خود امام اعظم وصاحبین رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرما رہے ہیں تو اب ان کے مقلد کو
چون وچرا کی کیا گنجائش ۔ عام لوگوں میں خلاف سنت یہ رواج پڑ گیا ہے کہ اقامت شروع ہونے سے پہلے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں
اور جو جماعت بیٹھنے والے پر ملامت کرتے ہیں اور سنت متوارثہ کو اپنی ناواقفی سے نئی بات سمجھتے ہیں، حالانکہ فقہاء تصریح فرماتے
ہیں کہ بیٹھ کر انتظار نماز میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ جامع المضمرات کی عبارت بحوالہ ہندیہ ابھی سن چکے۔ یہ کروہ ہے۔ عالمگیری
میں ہے ان کان المؤذن غیر الامام وکان القوم مع الامام فی المسجد فانہ یقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن حی علی الفلاح
عند علمائنا الثلثۃ وھو الصحیح الخ بلکہ اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت آیا کہ اقامت ہو رہی ہے تو سنت یہ ہے کہ بیٹھ جائے
اور کھڑا رہنا مکروہ ہے۔ اسی میں ہے اذا دخل الرجل عند الاقامۃ یکرہ لہ الانتظار قائما ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن
قولہ حی علی الفلاح کذا فی المضمرات۔ درمختار میں ہے دخل المسجد والمؤذن یقیم قعد الی قیام الامام فی مصلاہ۔

واضح ہو کہ جب حضور رسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تحقیق ہو چکی ہے تو ان کی اتباع ہوگی کہ سنت پر عمل ضرور ہے اور
اس کے خلاف طریقہ کے چھوڑنے لگے [illegible] بیٹھیں۔ اور افضل یہ ہے کہ بعد ختم اقامت امام نماز شروع
کرے اگرچہ بعد قد قامت الصلوٰۃ بھی شروع کر لینا جائز ہے کما فی الھندیہ اور اگر [illegible] امام انتظار کرے کہ
صف درست ہو جائے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ از مسکو [illegible] طالب علم مدرسہ اہلسنت ۲۰ جمادی الاولیٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ صبح صادق کا وقت کے بجے سے شروع ہوتا ہے، اور اگر فجر کی اذان
سویرے دے دی گئی ہو تو جائز ہے یا ناجائز، اگر ناجائز ہے تو دوبارہ اذان دی جائے گی یا نہیں۔

الجواب - صبح صادق بلکہ تمام اوقات روزانہ متغیر ہوتے رہتے ہیں۔ گھنٹے منٹ کے ساتھ اس کی تحدید کہ بندھی رہے
ممکن نہیں۔ آجکل موسم سرما میں یہاں پانچ بجے کے بعد صبح صادق ہوتی ہے، اور وہ اذان کہ قبل وقت ہوئی صحیح نہیں، پھر دیا
وقت میں کہی جائے، تنویر الابصار میں ہے فیعاد اذان وقع قبلہ۔

واللہ تعالیٰ اعلم

ـــہ قال [illegible]
[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] — امجدی

مسئلہ (۸۷) از گیا مرسلہ عبدالکریم حاجی ہاشم ۲ صفر ۱۳۷۰ھ۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جماعت نماز کے لئے تثویب بعد الاذان کہنا کیسا ہے کتب معتبرہ فقہ حنفیہ میں اسکے معنی اور کیا ثابت اور کیا حکم شرعی اور اس کے لئے کیا کیا الفاظ لکھے ہیں۔

الجواب۔ متاخرین نے تثویب کو مستحسن فرمایا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اذان کے بعد اقامت سے پہلے دوبارہ نماز کیلئے اعلان کیا جائے تاکہ جو لوگ اذان سنکر نماز کے لئے نہیں آئے انھیں یاد دہانی ہوجائے کہ اب جماعت قائم ہونے والی ہے اور اس کے لئے کسی خاص لفظ کی تعیین نہیں بلکہ وہاں کے لوگوں نے جو لفظ بھی اس کے لئے مقرر کرلیا ہو جائز ہے۔ در مختار میں ہے ویثوب بین الاذان والاقامۃ فی الکل للکل بما تعارفوہ اور رد المحتار میں ہے التثویب العود الی الاعلام بعد الاعلام در۔ بحر میں ہے قولہ فی الکل ای کل الصلوات لظهور التوانی فی الامور الدینیۃ قال فی العنایۃ احدث المتاخرون التثویب بین الاذان والاقامۃ علی حسب ما تعارفوہ فی جمیع الصلوات سوی المغرب مع ابقاء الاول یعنی الاصل وهو تثویب الفجر وما راٰه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن اھ قوله بما تعارفوه کتنحنح او قامت قامت او الصلوۃ الصلوۃ ولو احدثوا اعلاما مخالفا لذلک جاز نهر عن المجتبی۔ ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ امور دینیہ میں لوگ سست ہوگئے ہیں اس وجہ سے متاخرین نے تثویب کو مقرر کیا اور تثویب مغرب کے سوا ہر نماز میں کی جائے اور مسلمان جس امر کو اچھا کہیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور تثویب کے لئے جو الفاظ مقرر کرلئے جائیں جائز ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے والتثویب حسن عند المتاخرین فی الصلوات الا المغرب هکذا فی شرح النقایۃ للشیخ ابی المکارم وهو رجوع المؤذن الی الاعلام بالصلوۃ بین الاذان والاقامۃ وتثویب کل بلدۃ علی ما تعارفوہ اما بالتنحنح او بالصلوۃ الصلوۃ او قامت قامت لانه للمبالغة فی الاعلام وانما یحصل ذلک بما تعارفوه کذا فی الکافی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۸۸) مرسلہ حافظ ارشاد علی صاحب دارالعلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ وسط شہر میں ایک مسجد مسلمانوں کے گنجان محلہ میں واقع ہے جس میں مؤذن اور امام دونوں موجود ہیں پنجگانہ نماز جماعت کے لئے ان مساجد میں اذان دی جاتی ہے لیکن بخلاف اس کے مسجد مذکور میں صبح کی جماعت بغیر اذان کے ادا کی جاتی ہے، بروئے حکم شریعت اگر نماز جماعت میں بلا اذان کے کوئی نقص واقع ہوتا ہے یا کیا اذان نہ کہنے کا مؤذن اور مسلمانوں کے ذمہ کوئی مواخذہ ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ صورت مسئولہ میں جبکہ جماعت سے ادا کی جائے تو اذان سنت مؤکدہ ہے اس کا حکم بھی مثل واجب ہے یہاں تک کہ
بعض ائمہ وجوب کے قائل ہیں اور اس کا ترک موجب گناہ ہے۔ غنیہ میں ہے الاذان سنۃ فی قول عامۃ الفقہاء وکذا الاقامۃ
وقال بعض مشائخنا انہ واجب لقول محمد لو اجتمع اھل بلدۃ علی ترکہ قاتلناھم علیہ [illegible]
[illegible]
[illegible] نیز اذان شعائر اسلام سے ہے اس کو ترک
[illegible]

مسئلہ (۸۰) [illegible] مولوی خلیل الرحمن صاحب [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یکرہ لہ الانتظار قائماً ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن قولہ حی علی الفلاح کذا فی المضمرات۔ فتاوے
تاتارخانیہ میں ہے دخل المسجد والمؤذن یقیم یقعد ولا ینتظر قائماً الی وقت الشروع۔
ثالثاً۔ اگر امام کا مسجد میں آنا اس قیام مقتدی کو ہوتا ہے جو امام نہیں کہ اقامت شروع ہو یا نہ ہوئی ہو تو جب امام خود تکبیر کے لئے
مصلے پر آنے کے قریب کیوں حکم فرماتے ہیں کہ جب تک تکبیر ختم نہ کرے مقتدی کھڑے نہ ہوں۔ خود اسی درمختار میں اسی جگہ اس عبارت
سے متصل ہے فرمایا الا اذا کان الامام بنفسہ فی المسجد فلا یقفوا حتی یتم اقامتہ ظہیریہ۔ اسی طرح کو فرماتے ہیں اسی طرح یہ
شکل فرمایا یہاں امام موجود ہے اور وہ اس جگہ مقتدی کو حکم ہے جب تک تکبیر پوری نہ ہو بیٹھے رہیں۔ تو معلوم ہوا کہ حی علی الفلاح
پر کھڑا ہونا اس وقت ہے کہ امام موجود ہو اور دوسرا شخص اقامت کہہ رہا ہو اور امام موجود نہ ہو تو حی علی الفلاح پر کھڑے نہ ہوں بلکہ
اس کے تشریف لانے تک امام تکبیر کہ تکبیر کے ختم ہونے پر۔
خلاصہ یہ ہے کہ حی علی الفلاح پر جب امام وہاں نہ ہوں کھڑے نہ ہوں بلکہ امام کے آنے پر کھڑے ہوں۔ صحیح بخاری
شریف ہے جیسا کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔
اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی یعنی اگر جب تک نہ دیکھو مجھے ہوجائے تو جب تک مجھے آتا ہوا نہ دیکھو کھڑے نہ ہو۔
امام علامہ عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں لابد فیہ من التقدیر و تقدیرہ لا تقوموا حتی ترونی خرجت
فاذا رأیتمونی خرجت فقوموا۔ یہ حدیث صاف کہہ رہی ہے کہ اقامت ہو جانے کے بعد مقتدی کھڑے نہ ہوں جب تک امام
نہ آئے۔ نیز اسی عمدۃ القاری میں ہے وقال ابو حنیفۃ ومحمد یقومون فی الصف اذا قال حی علی الفلاح فاذا قال
قد قامت الصلوۃ کبر الامام لانہ امین الشرع وقد اخبر بقیامہا فیجب تصدیقہ اذا لم یکن الامام فی المسجد
فذہب الجمہور الی انہم لا یقومون حتی یرونہ۔ اس عبارت میں دونوں مسئلوں کو ایک ساتھ بیان کیا ہے حی علی
الفلاح پر قیام کی غایت قرار دیا اس وقت جب امام حاضر ہو اور جب امام کے آنے سے پہلے اقامت ہو جائے تو کھڑے ہو کر انتظار غیر مشروع
ہوگی کیونکہ جامع الرموز میں ہے والقیام ... قرار دیا وفصلہ فیہ انہ الذی اذا قال حی علی الفلاح فاما اذا کان الامام
معہم فی المسجد یستحب للقوم ان یقوموا فی الصف۔ اس کے بعد امام زفر و حسن بن زیاد کا قول و استدلال ذکر
کیا جسے ذکر کرکے فرمایا ہذا اذا کان الامام فی المسجد فان کان خارج المسجد لا یقومون ما لم یحضر فی قول العلماء
... ان دونوں مسئلوں کو بیان کرکے ہم نے یہ بتایا کہ حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کی شکل یہ دو حکم بیان کرتے ہیں ایک اس وقت

تک کے لئے کہ امام مسجد میں ہو۔ دوسرا اس حالت کے متعلق کہ امام خارج مسجد ہو، اور حدیث سے اس حکم کو ثابت کرتے اور حدیث امام اوپر بیان کر چکے کہ اس میں اقامت کو شروع کیا ہے پھر قبل اقامت امام کے آنے پر کھڑا ہونا کہا جائے تو نہ حدیث سے ثابت ہوگا نہ اقامت کے متعلق یہ دو حکم ہوں گے۔ اور اقوال علماء کو اختلاف پر حمل کرنا جبکہ اتحاد درست ہو درست نہیں۔

مسئلہ (۲۰۰) از دھوراجی کاٹھیاوار مدرسہ مسکینیہ مشارع کی مسجد مرسلہ مولوی حشمت علی سلمہ اللہ تعالیٰ

۲۷ رجمادی الآخر سنہ ۱۳۷۲ھ

"مولوی ابراہیم صاحب ساکن کچی باغ بنارس آج کل مسئلہ جلوس بوقت اقامت کے خلاف بہت کچھ زور لگا رہے ہیں، اُس کا ایک مطبوعہ استفتاء میرے پاس بھی آیا ہے، اُس میں جس قدر حوالہ جات اپنے لئے مفید سمجھ کر لکھے ہیں وہ سب حقیقتاً اُن کے مدعا کے خلاف ہیں، مگر ایک مغالطہ البتہ سمجھ میں نہیں آیا جو انہیں کی عبارت درج ذیل میں ہے وہ یہ ہے:

"فقہ میں جہاں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ حی علی الفلاح پر کھڑے ہو جائیں، وہاں امام و مقتدی دونوں کے واسطے لکھا ہے مگر حضرت فاضل بریلوی فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۴۲۰ میں لکھتے ہیں یہ حکم قوم کے لئے ہے صفحہ ۴۲۰ امام کے لئے اس میں خاص کوئی حکم نہیں، مقتدیوں کو حکم ہے کہ تکبیر بیٹھ کر سنیں، صفحہ ۴۲۰ مقتدیوں کو حکم ہے کہ تکبیر بیٹھ کر سنیں، حضرت فاضل بریلوی کی یہ تخصیص قوم کی بظاہر عموماً کتب فقہیہ و نیز بہار شریعت کی تصریحات کے خلاف ہے۔ حیرت کہ بہار شریعت کے آخر میں حضرت فاضل بریلوی مصدح کی تصدیق موجود ہے اب فرمائیں کون صحیح ہے"

حضور والا اس مغالطہ کا حل کسی خادم سے لکھوا کر روانہ فرمائیں۔

الجواب ۔ فتاویٰ رضویہ کی ان عبارات کو کتب فقہیہ کے خلاف بتانا بالکل غلط و باطل ہے۔ سائل نے جس قسم کے سوال کئے ہیں، اُن کے موافق جوابات تحریر فرمائے ہیں، سوال و جواب دونوں کو دیکھنا چاہئے، نہ یہ کہ ایک جگہ جواب کا خلاصہ لکھا اور اس کو عام قرار دے کر کتب فقہ کے خلاف کہہ دیا، صفحہ ۴۲۰ کا محصل یہ ہے کہ امام حجرہ میں تھا اور تکبیر شروع ہوگئی اور حی علی الفلاح یا ختم تکبیر کے وقت مصلے پر پہنچے گا تو اس صورت میں بیٹھ جائے یا چل کر مصلے پر جائے، جواب میں فرمایا بیٹھنے کی حاجت نہیں یونہی، بعد خطبہ جمعہ امام کا جلوس منقول نہیں، صورت اولیٰ میں امام بھی تک اپنی جگہ پر پہنچا ہی نہیں، پھر بیٹھنے کی کیا ضرورت، مقتدی بیٹھے ہیں بیٹھے رہیں۔ امام جب اُن کے آگے ہو جائے تو اس وقت کھڑے ہوں اور صورت ثانیہ

جو مقتدی مسجد میں بیٹھے ہیں وہ امام کو دیکھ کر اس کا بھی ثبوت نہیں یہ حکم کسی کتاب کے خلاف نہیں یہ امام کو [illegible]
پکار رہے ہیں کہ حکم اس وقت ہے جب وہ قریب محراب یا بیٹھا ہو تو مقتدی جو محراب کے پاس بیٹھا ہے اور وقت
تکبیر آیا ہے تو بیٹھ جائے مسئلہ کا مطلب یہ ہو کہ امام بھی کھڑا ہے اور مقتدی بھی کھڑا ہو تکبیر شروع ہو جانے تک مقتدی
بیٹھ جائیں مسائل کو [illegible] کی عبارت ہے کہ امام و مقتدی کو کھڑا رہنا [illegible] بیٹھ جانا چاہیے مکروہ ہے اسی وقت
کہا جاسکتا ہے جب پہلے سے کھڑا ہو اگر بیٹھا ہو تو یہ کہ کھڑا ہو جانا چاہیے بیٹھ جانا اسی وقت کہہ سکتے ہیں جب کھڑا ہو
[illegible] کھڑا ہو جانا چاہیے کہ بیٹھا رہے اس صورت میں امام کے لئے کوئی حکم کسی کتاب میں نہیں [illegible]
[illegible] اس سے ظاہر ہے کہ کھڑے ہو تو بیٹھ جائیں اور بیٹھے ہوں تو بیٹھے رہیں
[illegible] کہ کتاب کے خلاف کہنا اگر جب بیٹھے ہیں تو کتاب حی علیٰ کے خلاف ہوتا
سارا غلط و خلاف واقع ہے۔ ھٰذا ما سنح لی ———————— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٩١١) از کلکتہ کمرشیل مرسلہ مولوی عبد الکریم صاحب ١٥ رجب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس وقت اذان مروجہ تھی یہاں
وقت مصلیوں کے بیٹھنے کی کونسی صورت اختیار کی گئی تھی اور کہ جب مسجد میں گھڑیاں لگی ہوئی ہیں اس میں گھنٹہ
کی آواز آ جاتی ہے اور یہ شباہت مشرکین ہے لہٰذا اگر گھڑی کو بند کر دیا جائے تو وہ جس وقت گھنٹہ ہوتا ہو وہ نہ [illegible] کیا
[illegible] قول حق بجانب ہوسکتا ہے اور گھنٹہ والی گھڑی میں واقعی کوئی کراہیت شامل ہے۔

الجواب۔ چونکہ مسلمانوں کا حکم تھا لوگ خود وقت کا خیال کر کے مسجد میں حاضر ہوجاتے مگر جب اسی وقت بہ خود
آوازِ مرکز مبارک خدمت میں عرض کیا گیا اور [illegible] صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مشورہ کیا کہ اعلان کا کیا طریقہ ہونا چاہئے
عبداللہ بن زید [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا جس پر شریعت اذان کی تعلیم کی۔
بجلی والی گھڑی ہوسکتی ہے کوئی گناہ نہیں کہ اس کی آواز کفار کے گھنٹوں سے مشابہ ہوتی ہے اور طرح کی آواز کا تو
[illegible] کہ تشبہ کو تو تعمد درکار ہے ہوسکتا ہے کہ بہ نیت تشبہ کا گھنٹہ نہیں ہاں اگر کسی گھڑی کی آواز ایسی ہے کہ ساتھ تشبہ ہو تو اس کا
رکھنا مکروہ ہوگا ———————— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٩٢) از ابیر شریف ١٣ ذی الحجہ [illegible]

کہ [illegible] مسئلہ ذیل میں کہ

اقامت کے وقت جب مکبر أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ [illegible]

[illegible] چاہئے یا نہیں۔

الجواب ۔ اس وقت انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز و مستحب [illegible]

[illegible] صلی اللہ علیک یا رسول اللہ [illegible] قرۃ عینی بک یا رسول اللہ

ثم یقول اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفر الابھامین علی العینین فانہ علیہ السلام یکون

قائدا لہ الی الجنۃ [illegible] الفردوس [illegible]

[illegible] کنت قائدہ ومدخلہ فی صفوف الجنۃ۔

مسئلہ (۹۳) [illegible] حبیب الرحمن صاحب [illegible] محرم الحرام [illegible]

علماء دین [illegible] اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب

بریلوی قدس سرہ العزیز نے اپنے فتاوی [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ [illegible]

[illegible]

مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے جس میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ یہاں قریہ کبیرہ [illegible]
[illegible] ہے کتنا فاصلہ [illegible] کے درمیان ہے جو قریباً [illegible] ۔ تحریر بھی فرمائے [illegible]
[illegible] اور اکثر [illegible] کے بعد [illegible] قریہ کا فرمایا
فقہائے کرام [illegible] صادق آسکتا ہے۔ [illegible]
[illegible] ان [illegible] کے [illegible] ۔ [illegible] فقہاء نے [illegible] کیا ہے۔
[illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]

الجواب ۔ فقہاء کرام نے مسجد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فقہاء کرام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مسئلہ (۱۰۲) [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

علمائے دین و شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ ایک شخص فجر کی اذان کے بعد یا عصر و عشاء کی اذان کے بعد باآواز بلند یہ کلمات کہتا ہے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا خلیل اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا عیسیٰ روح اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا موسیٰ کلیم اللہ، الصلوٰۃ والسلام علیک یا آدم صفی اللہ، حالانکہ اذان کے بعد تو حدیث میں یہ دعا اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ مذکور ہے کلمات مذکورہ اور جو صاحب مذکورہ کلمات پڑھتے ہیں، وہ اور عوام ان کلمات کو ضروری سمجھتے ہیں اس سے اگر کوئی منع کرتا ہے اس کو برا بھلا کہتے ہیں اور ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ صبح ظہر و عصر و عشاء کی اذان کے بعد مذکورہ صلوٰۃ کہنا چاہئے حضرت مغرب کی اذان کے بعد نہ کہنا چاہئے۔ کون صحیح کہتا ہے ضرور کہنا چاہئے کیا اس شخص کا یہ فعل صحابہ کرام یا تابعین یا تبع تابعین یا ائمہ مجتہدین سے منقول ہے یا نہیں۔ اگر منقول نہیں ہے تو یہ امر احدث فی الدین ہے اور بدعت و ممنوع ہے یا نہیں، اور بدعت و ممنوع نہیں ہے تو [illegible] کا کیا مطلب ہے [illegible] جواز [illegible] گئی، دو حدیثیں یہ ہیں، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد، متفق علیہ (مشکوٰۃ) قال علیہ السلام ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ (رواہ احمد مشکوٰۃ) - عن عبد اللہ بن مسعود [illegible] [illegible] [illegible] فقال انا عبد اللہ بن مسعود [illegible] من الصحابہ [illegible] الصلوٰۃ والسلام [illegible] اس روایت سے صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ [illegible] کا یہ فعل باوجودیکہ ذکر الٰہی اور تکبیر و تہلیل و تسبیح ہی تھا مگر چونکہ اس کی وضع و ہیئت ایسی مقرر کی گئی تھی جس کا ثبوت شریعت مطہرہ سے نہ تھا، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ بالکل بدعت تھا اس [illegible] بدعت کا حکم لگانے کی وجہ یہ تھی کہ [illegible] اہتمام و التزام [illegible] شریعت سے [illegible] ذکر اللہ [illegible] مطلوب ہے [illegible] ہر شخص [illegible] میں مشغول ہے ذکر اللہ کرے لیکن [illegible] ایک جدید صورت ایجاد کرے۔ بینوا توجروا

الجواب: اذان کے بعد جو دعا احادیث میں وارد ہے اس کا پڑھنا اتباع سنت اور موجب برکات ہے، اس کے پڑھنے کے لئے احادیث میں شفاعت کا وعدہ فرمایا گیا ہے، اس دعا کے بعد اگر وہ کلمات جو سوال میں مذکور ہیں کہے تو اصلاً حرج نہیں بلکہ افضل ہے کہ [illegible] الصلوٰۃ والسلام [illegible] درود و سلام پڑھنا موجب ثواب و برکات اور [illegible] احادیث میں وارد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثم نقل بعد ... التسليم بعد الاذان حدث في ربيع الآخر سنة سبع مائة واحدى وثمانين في عشاء ليلة الاثنين ثم يوم الجمعة ثم بعد عشر سنين حدث في الكل الا المغرب ثم فيها مرتين وهو بدعة حسنة۔ اقول جو لوگ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ بدعت حسنہ کہتے ہیں وہ اسے بدعت سیئہ قرار دے کر منع کرنا سخت غلطی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۵) جس وقت اقامت کہی جائے تو جو کھڑا ہو بیٹھ جائے یا بیٹھا رہے کھڑا ہو کر اقامت سنے اور جو بیٹھا ہو بیٹھا رہے یا جس صورت سے ہے اسی صورت پر رہے یا جو صورت افضل ہو۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ اختیار ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۶) امام مصلیٰ پر نہیں ہے، مسجد کے صحن میں کھڑا ہے یا ٹہلتا ہے یا بیرون مسجد حجرہ میں ہے اور مکبر نے اقامت شروع کردی یہ جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب۔ تکبیر شروع کردینا جائز ہے بلکہ یہی طریقہ زمانہ رسالت میں تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجرہ میں ہوتے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہنا شروع کرتے تھے، بوقت تکبیر امام کا مصلیٰ پر ہونا نہ واجب نہ سنت نہ مستحب مصلیٰ پر ہو یا نہ ہو دونوں برابر ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۷) زید بحث کرتا ہے کہ صلوٰۃ چند سال سے کیوں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے جاری کرائی، اعلیٰحضرت تو چودہ سال میں مفتی ہوگئے تھے اور تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا اور تیرہ سو تریسٹھ برس سے اسلام جاری ہے حضرت اسلام صلوٰۃ کیوں نہیں جاری ہوئی مع دلیل ثابت کریں۔ بینوا توجروا

الجواب۔ صلوٰۃ کے معنی درود کے ہیں، درود ہمیشہ سے جب سے آیت یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما نازل ہوئی مسلمانوں میں جاری ہے قرآن و حدیث نے اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں کیا کہ فلاں وقت کے وقت پڑھی جائے یہ بحث بالکل بیکار ہے خاص طریقہ کوئی سو برس سے حرمین طیبین میں بطور تکبیر جاری ہوا، جیسا کہ صاحب درمختار نے تصریح فرمائی
التسليم بعد الاذان حدث في ربيع الآخر سنة سبعمائة واحدى وثمانين في عشاء ليلة الاثنين ثم يوم الجمعة ثم بعد عشر سنين حدث في الكل الا المغرب ثم فيها مرتين وهو بدعة حسنة۔

(رحمۃ حاشیہ ...) حسن ... التثويب في كل صلاة الا في المغرب ... الى شرح النقاية ... وهو العود الى الاعلام بالصلوٰة بين الاذان والاقامة ... تاكيد ... لانه طلب الغفلة في الاعلام ... واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی

خلاصہ یہ ہے کہ اذان کے بعد حضور پر سلام بھیجنا مستحب ہے یہ ہے کہ دن میں کسی نماز میں شروع ہوا یہ نئی بات ہے مگر اچھی ہے یہ کہنا کہ ظہر سے نہیں جاری کی ہے جہالت ہے۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۸) از پیلی بھیت ضلع کمشنری محلہ ... مرسلہ عبدالرب ولد غلام محمد صاحب ... ۲ رجب ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جمعہ کے روز اذان کے لئے خاص مقام بنایا جاتا ہے تو اس سجد میں داہنی جانب اذان کہی جائے یا بائیں جانب۔

الجواب ۔ اذان اس جانب کہی جائے جدھر شہر والوں کو زیادہ سنائی دے اور دونوں جانب یکساں ہو تو جدھر چاہے اختیار ہے۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۹۹) محمد کامل صاحب بنارس ۔ یکم محرم الحرام سنہ ...

بعد اذان ماجور و قدرت رحمت کے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ کی جگہ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً کے پڑھنے پر اصرار کرتا ہے۔

الجواب ۔ بعد اذان اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ الخ کے پڑھنے کی بہت فضیلت احادیث میں مذکور ہوا اور اس پر وعدہ شفاعت فرمایا ہے اس فضائل کو قصداً چھوڑ کر چھوڑنا محرومی کی دلیل ہے۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جس طرف جی چاہے منہ کر کے نماز پڑھ لیا جائے گی اور اگر نہیں ہوتی تو اس کا ثبوت کلام پاک سے دو کہ کعبہ کی طرف منہ کئے ہوئے نماز نہیں ہوگی۔

الجواب ۔ اگر کعبہ کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری نہ ہوتا تو کعبہ مسلمانوں کا قبلہ کیسے ہوتا۔ اب تو تمام جہان قبلہ ہو جائے گا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کہ پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو تحویل قبلہ کی کیا ضرورت تھی اور لوگوں کو طعن کرنے کا کیوں موقع دیا گیا اور بہت سے لوگ اس کا انکار کر کے مرتد ہو گئے۔ اب تک کسی نے قبلہ کا انکار نہ کیا تھا اس وجہ سے خاص فرق درمیان اسلام اور اہل قبلہ کے جانتے تھے۔ اور حدیث مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا میں مسلمانوں کا اہل کتاب کفار سے قبلہ سے امتیاز ظاہر ہے یہی سبب رخصت ہوا۔ آجکل زید نے دین کا انکار شروع کیا ہو جانا ہے بلکہ یہ احکام اسلام کی مخالفت کرتا ہے ... [illegible] باتیں ہیں۔ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ... [illegible]

ہے کہ مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

پھر کر پڑھے تو اس کی نماز ہوگی اس واسطے کہ جہت تو یہ ہے اور خود شہر اس سے ہٹ کر واقع ہے تو کل ۴۵ درجہ کعبہ سے سلطے ہو جاتا ہے اب ان باتوں میں کونسی بات صحیح ہے۔

الجواب ۔ کعبہ معظمہ سے ۴۵ درجے سے زیادہ انحراف جہت سے استقبال فوت ہو جاتا ہے، لہذا انڈیا میں مغرب کو کعبہ تصور کرنا غلط ہے۔ لہذا دہلی میں جو جگہ شمال کو بنی ہوئی ہے، وہاں نقطہ مغرب سے ۴۵ درجہ انحراف پر ۹۰ درجہ ہو جائیں گے۔ اور ۹۰ درجے سے اگر کچھ بھی زیادہ انحراف ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔ ــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۲) اعلیحضرت بریلوی نے ملفوظ حصہ اول میں درج ہے کہ نمازی کو داہنے شانہ پر قطب ستارہ اپنا اکی تحقیق نہیں ہو اس میں عرض یہ ہے کہ بوقت تعمیر مسجد قطب ستارہ کس طرح اور کہاں کہاں دیکھا جائے اور بیابان اور جنگل میں اگر نمازی اپنے داہنے شانہ پر قطب ستارہ کو تو قبلہ کا رخ کس طرح سمجھا جائے۔

الجواب ۔ اس قسم کے سوالات اگر آپ بھیجیں تو کتاب کے صفحات بھی لکھ دیا کریں تاکہ جواب تحریر کرنے میں کتابوں کی تلاش کا وقت صرف نہ ہو۔

"نماز میں استقبال قبلہ شرط ہے اور عرض بلاد کے مختلف ہونے سے اس کی جہت مختلف ہوگی۔ قطب تارہ کا داہنے شانہ کے سامنے ہونا ہر جگہ کعبہ کا رخ صحیح ہو سکتا ہے البتہ ہندوستان میں قطب تارہ داہنے شانہ پر پچھلے جہت قبلہ حاصل ہو جاتی ہے اور صحت نماز کے لئے اس قدر کافی ہے۔ اسی بنا پر یہ مشہور ہے کہ نماز میں قطب تارہ داہنے شانہ پر ہو۔ ــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۳) از باسنی متصل ناگور مارواڑ مرسلہ محمد غیاث الدین کمہاروی۔ ۲۰ صفر ۱۳۶۳ھ

اگر پیش امام مصلی پر کھڑا ہو اور مقتدی کے نیچے کچھ بچھا نہ ہو تو کیسا ہے۔

الجواب ۔ جائز ہے کچھ حرج نہیں۔ ــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۴) مصلی کے اوپر قالین کی جانماز بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ درست ہے جبکہ پیشانی دبنے سے اُگر کے دونوں مانع نہ ہوں ــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

یعنی شمال یا جنوب کو پھیر جانا [illegible] ۔ [illegible]

[illegible]

مسئلہ ۱۰۵: مسئولہ مولوی حسان علی طالب علم مدرسہ اہلسنت ۳ جمادی الاولی ۱۳۳۷ھ

سنتوں کے پڑھنے کے بعد کسی قسم کا کلام کرسکتے ہیں یا نہیں، اگر کریں تو کیا حرج ہے۔ بینوا توجروا

الجواب: سنت و فرض کے درمیان کلام کرنے سے ثواب میں کمی ہوجاتی ہے، درمختار میں ہے ولو تکلم بین السنۃ والفرض لایسقطھا ولکن ینقص ثوابھا۔ بحرالرائق میں ہے ولو تکلم بعد الفریضۃ ھل تسقط السنۃ قیل تسقط وقیل لاتسقط ولکن ثوابہ انقص من ثوابہ قبل التکلم۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو سنت فجر کے بعد کلام کرتے دیکھا، فرمایا اما ان تذکر اللہ واما ان تسکت یاد خدا کر یا چپ رہ۔ ذکرہ فی عمدۃ القاری۔

مسئلہ ۱۰۶: مرسلہ مولوی محمد امین صاحب از تھانہ بھوری ۲ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ

اکثر اشخاص بمبئی وغیرہ میں امام بعد فرض و سنن و نوافل ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں اور مقتدی آمین آمین کہتے ہیں۔ یہ دعا مانگنا حسب الشرع کیا ہے۔

الجواب: جائز ہے کہ مطلق دعا جس کا قرآن و حدیث میں حکم ہے یہ اسی کی ایک فرد ہے۔ اور بعد نماز قریب اجابت ہے اور مجمع کا آمین کہنا سبب حصول مطلب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۷: مرسلہ مولوی یار محمد صاحب از دہلی محلہ چوڑی والان ۱۰ محرم ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین زاد کم اللہ شرفا و تعظیما مدیہ اس مسئلہ میں کہ بعد سنت و نوافل دعا کرنا کیسا ہے، اور امام زور سے الفاتحہ کہہ کر پکارتے ہیں، یہ پکارنا کیسا ہے۔ بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا

الجواب: نماز ادا کرنے کے بعد دعا میں کوئی مضائقہ نہیں، مطلقاً دعا مامور و محبوب ہے، قرآن و حدیث میں اس کا حکم وارد، قال اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم۔ جس وقت چاہے دعا کرے اسی حکم کے تحت میں داخل ہو نہیں بعد سنت و نوافل نہ پڑھنا اور امام کا بلند آواز الفاتحہ کہنا اس کے ممانعت کی بھی کوئی وجہ نہیں، بلا دلیل شرعی کسی امر کو ممنوع بتا دینا اللہ و رسول پر افتراء اور خود شارع بننا ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۰۸: از شہر کہنہ بریلی ۲۲ محرم ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ مقتدی کو سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہیے یا نہیں۔

الجواب ۔ مقتدی کے لئے صرف سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا ہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ تابع قرأت ہے اور مقتدی پر قرأت نہیں، یونہی بِسْمِ اللّٰهِ۔ درمختار میں ہے ویثنی المقتدی لانہ تبع للقراءۃ ولا قراءۃ علی المقتدی بعد سماع کا تعوذ مسبی فاذا قرأ... ان معنی یعنی جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی جب وہ اپنی پڑھے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھے کہ اب اس کے ذمہ قرأت ہے۔ ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۹) نماز پنجگانہ اور سنتوں کے بعد امام زور سے دعا مانگتا ہے، اور مقتدی آمین پکارتے ہیں، اور ختم دعا کے بعد فاتحہ بھی سب لوگ پڑھتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب ۔ دعا کا آہستہ ہونا بہتر اور امام اگر کچھ بلند آواز سے دعا کرے، اور مقتدی آمین کہیں، اس میں بھی حرج نہیں، اور بعد ختم فاتحہ پڑھنا بھی جائز۔ ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱۰) مسئولہ عبد الحفیظ صاحب طالب علم از شہر بریلی محلہ قلعہ ۷ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

"نیت باندھنے کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے ہیں جب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر انگشت شہادت اٹھانا جائز ہے یا ناجائز بحوالہ کتاب ارشاد ہو۔ بیّنوا توجروا۔"

الجواب ۔ کلمہ لا پر دہنے ہاتھ کی ایک انگلی یعنی انگشت شہادت اٹھا سکتے ہیں ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱۱) مسئولہ عبد الرحمٰن از شہر کہنہ ۲۰ جمادی الاولیٰ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے یہ کہا کہ ہم نے آج تک یہ نہ کسی عالم کو دعا مانگتے نہ سنا کہ اللہ سنیّوں کی لاج رکھ، حالانکہ بعد مسجد بکر امام صاحب نے یہ کہا، کیا نئی بات زید نے یہ کہا کہ میں نے دلی وطیوں میں نماز پڑھی، مگر کسی عالم نے یہ دعا بالخصوص نہیں مانگی، بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے بلکہ جمیع امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے مانگی، زید نے اپنی جہالت اور وہابیت کی وجہ سے یہ کہا کہ سنی ہندوستان میں اور عرب میں حضور موجود تھے، تو کیا عرب کے واسطے دعا نہیں مانگنا چاہئے، تو عمرو نے یہ جواب دیا کہ عرب تمہاری دعا کی پرواہ نہیں رکھتے ہیں، زید نے یہ بھی کہا کہ حضور پیر و مرشد مولانا احمد رضا خاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے اکثر جمعہ کی نماز ادا کی، مگر ان کی زبان سے کبھی نہیں سنا کہ اللہ سنیوں کی لاج رکھ، ایک شخص نے کہا کہ تم کو یہ دعا مانگنی کیوں بری معلوم ہوئی تو زید نے کہا کہ مجھ کو بری کیوں معلوم ہوتی مگر یہ نئی بات اور نئی دعا ہے اس سبب سے میں نے کہا کہ، اللہ سنیوں کی لاج رکھے اور تمام مسلمانان عرب وعجم کے واسطے کر رہا ہے، اگر اس میں زید کو کافی

شرعی ہو تو توبہ کرے۔ بینوا توجروا

الجواب۔ آج کل اپنے کو مسلمان کہنے والے بکثرت ایسے ہیں جو یقیناً مسلمان نہیں جنھیں علمائے حرمین نے کافر کہا، وہابیہ، روافض، قادیانی کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے، اور اب وہ اس کے کفر میں کیسے ہیں سچے مسلمان اور نجات پانے والا گروہ یہی گروہ اہلسنت وجماعت ہے یہی حق پر ہے، اسی کے فتح ونصرت وغلبہ کی دعا مانگی جائے، حرمین شریفین میں سنی ہی ہیں ادھر ادھر کے اگر کوئی بدمذہب گیا بھی تو تقیہ کرتا ہے، سیدنا اعلیٰ حضرت ہندوستان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام وہاں کے سنیوں کے لئے بے دعا کی کوئی وجہ نہیں اس پر زید کو تعجب ہوا۔ زید کا یہ کہنا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ ایسا نہیں کرتے تھے، غلط ہے بکثرت سنیوں کے لئے دعا کرتے تھے اگر یہ نماز کے بعد جیسا کہ آفات سے دعا نہیں مانگتے تھے کہ زید کے سننے کا اتفاق ہو گا۔ عمر کا یہ کہنا کہ عرب والے تمہاری دعا کی پرواہ نہیں رکھتے، غلطی ہے کون مسلمان نہیں چاہتا کہ اس کے لئے دوسرے بھائی مسلمان دعا کریں خصوصاً آجکل کہ مسلمانان عرب پر ظالم نجدیہ کا تسلط ہے، وہ سنیوں کو بہت سخت سخت ایذائیں دیتے اور طرح طرح ستاتے ہیں آجکل خصوصیت کے ساتھ اہل عرب کے لئے دعا کی جائے کہ ان نجدیہ وہابیہ سے وہ ملک پاک ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱۲) مسئولہ عبدالعزیز خان صاحب از محلہ شیر گرپور بریلی ۲۰ رجمادی الاولیٰ سنہ [illegible]

تشہد کے لا الہ اور دعائے قنوت کے [illegible] پر انگشت شہادت اٹھانا مستحب ہے یا نہیں اور اس کا عام حکم شریعت میں کیا ہے۔

الجواب۔ تشہد میں انگشت شہادت اٹھانا بہتر ہے کہ یہ اشارہ بیان توحید ہے، حدیث میں ہے کہ ایک صاحب دو انگلیوں سے اشارہ کرتے تھے ان سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احد احد ایک سے اشارہ کرو، ایک سے اشارہ کرو، مقصود یہ ہے کہ زبان سے اللہ عزوجل کی توحید بیان کی دل میں اس کا اعتقاد ہے جوارح سے بھی اشارہ ہو کہ زبان ودل اور اعضاء سب موافق ہوں۔ دعائے قنوت میں یہ اشارہ کرنا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱۳) مسئولہ حاجی ایوب صاحب از محمدی ضلع [illegible] آباد ۲۰ رجمادی الاولیٰ سنہ [illegible]

سنت مستحب مثلاً قبل العصر و قبل عشاء چار چار رکعت پڑھتے ہیں ان کے بیچ کے قعدہ میں درود و دعا اور تیسری رکعت کے شروع میں تعوذ اور تسمیہ پڑھنا چاہئے یا نہیں، پڑھنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔

الجواب۔ سنت غیر مؤکدہ میں درود و دعا اور تیسری رکعت کے اول میں تعوذ پڑھنا چاہئے کہ ان کے نہ پڑھنے کا حکم ہے

فرض و واجب و سنت مؤکدہ میں ہے۔ درمختار میں ہے وکرہ اشتغالہ بالزیادۃ فیہ ۔ ردالمحتار میں ہے ای فی الفصل بین السنۃ المؤکدۃ ولانہ ینافی الفصل المطلوبۃ ـــــــ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۴۰۴) مرسلہ منشی محمد عبدالعزیز خاں صاحب از کلکتہ زکریا اسٹریٹ ۲۳۔

"مولانا صاحب زید مجدہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی کرکے بہت جلد بذریعہ ڈاک کتاب غنیہ کا اس مسئلہ نمبر کا جس میں کہ آپ نے اپنے جواب فتوٰی مسئولہ میں دیا ہے اور جس میں آپ نے لکھا ہے کہ "افضل یہ ہے کہ بعد ختم اقامت امام نماز شروع کرے"، شرح وقایہ میں ہے ویشرع عند قد قامت الصلوۃ اس کے حاشیہ پر چلپی عبدالحی لکھنوی نے یہ قول ... ای قبیل ... عند ابی حنیفۃ ومحمد ... وعند ابی یوسف ... الافضلیۃ، اس حاشیہ و متن کتاب کا کیا مطلب ہے، اس سے تو قول امام رحمۃ اللہ علیہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قد قامت الصلوۃ کے وقت امام اللہ اکبر کہے۔"

الجواب ۔ فقیر نے جو مسئلہ لکھا کہ بعد ختم اقامت شروع کرنا چاہئے یہی صحیح ہے، شرح مجمع میں اس کو اعدل المذاہب کہا، اور خلاصہ میں اسے اصح فرمایا، درمختار میں ہے ویشرع الامام فی الصلوۃ مذ قیل قد قامت الصلوۃ ولو اخر حتی اتمھا لاباس به اجماعا وھو قول الثانی والثلثۃ وھو اعدل المذاهب کما فی شرح المجمع لمصنفہ وفی القہستانی معزیا للخلاصۃ انہ الاصح، اور طحطاوی علی المراقی میں بحوالہ نہر اسے حق کہا، نیز یہی من حیث الدلیل قوی ہے۔ اولاً جواب اقامت مستحب ہے اور قد قامت الصلوۃ کا جواب اقامھا اللہ وادامھا ہے اور جب اسی لفظ پر شروع کرے گا تو جواب کیونکر دے گا، اور اس کے بعد کے الفاظ کا جواب جاتا رہے گا۔ ثانیاً امام کے ساتھ مقتدیوں کا شروع کرنا مستحب ہے، یعنی اس کے بعد بلا تاخیر، حدیث میں ہے اذا کبر فکبروا، تو اگر امام نے قد قامت پر شروع کر دیا تو مؤذن کی یہ سنت فوت ہوگئی، اور بعد ختم شروع کرنے میں یہ سنت تکبیر بھی پائے گا، اور اگر اس کو حاصل کرے تو اقامت پوری نہیں ہوتی۔ تو ختم پر شروع کرنے میں امام و مقتدی کو اقامت کا جواب میسر ہوگا اور تکبیر کی وہ سنت حاصل ہوگی، لہذا یہی افضل ہے، اور عبارت شرح وقایہ میں روایت کی جانب ہے کہ فضل قد قامت الصلوۃ کے وقت شروع کرتا ہے، اور اس کا مطلب عبارات درمختار سے ظاہر ہے کہ ترک اس روایت کو ہے، اور یہی امام وصاحبین سے مروی، یا اس عبارت شرح وقایہ میں فضل جواز بلاکراہت کا حکم ہے نہ یہ کہ افضل یہی ہے۔　　واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۴۰۵) مرسلہ مولوی عبدالباری صاحب از بلدہ ... منڈی ضلع ... ۱۶ صفر ... ھ

علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور فاتحہ کے ختم میں ...

قصداً چھوڑ جاتا ہے، پس وہ شخص ایسا کرنے والا کافر ہے یا مومن، فقط۔ بینوا توجروا عند اللہ تعالیٰ۔

الجواب ۔ نماز میں درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، کہ قصداً ترک کرنا بُرا ہے اور ایسا شخص مستحق ملامت و عتاب ہے اگرچہ ترک بہ علت عدم ثبوت نہ ہو تو کافر نہیں بلکہ فاسق بھی اس وجہ سے نہیں کہہ سکتے۔ ـــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱۴) از گانی مرسلہ عبد الکریم حاجی راقم ۱۰ صفر ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ بعد نماز عشاء شب جمعہ و بعد نماز جمعہ یہ درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بار دست بستہ باجماعت کھڑے ہو کر سو مرتبہ پڑھنا اور شروع اَعُوْذُ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ ادا اس آیت کریمہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سے کرنا شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب ۔ درود شریف پڑھنا افضل اعمال سے ہے، اس کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً۔ سب سے زیادہ مجھ سے قریب روز قیامت وہ شخص ہوگا جس نے زیادہ مجھ پر درود پڑھی۔ دوسری حدیث نسائی نے انھیں سے روایت کی کہ فرمایا: تم مجھ پر درود پڑھو کہ تمہارا درود مجھکو پہنچتی ہے تم جہاں کہیں ہو۔ نیز امام نسائی نے بروایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیگا اور اس کی دس خطائیں معاف کی جائیں گی اور دس درجے بلند کیے جائیں گے جس سے جہاں تک ہو سکے اس کی کثرت کرے کہ یہ اللہ کو محبوب ہے خصوصاً اوقات فاضلہ جیسے جمعہ میں اس کا پڑھنا زیادہ باعث ثواب اور جمعہ و شب جمعہ میں درود شریف پڑھنا محبوب و پسندیدہ ہے۔ رد المحتار میں ہے نص العلماء علی استحبابها فی مواضع یوم الجمعة ولیلتها الخ علماء نے چند مواضع میں درود شریف کو مستحب فرمایا ہے، انھیں میں سے روز جمعہ و شب جمعہ ہے۔ قیام و دست بستہ پڑھنا ایک ادب ہے اور جہاں تک ادب کی رعایات کیجائے افضل ہے اور مجمع میں پڑھنا سب سے زیادہ خیر ہے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ۔ اگر بندہ مجھے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کروں اور اگر کسی مجمع میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں یاد کروں جو ان سے بہتر ہے۔ بالجملہ صورت سوال میں جو مذکور ہے جائز ہے اس میں کوئی شرعی خرابی نہیں۔ ـــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱۴) الٰہ آباد مرسلہ سید ضمیر الحسن صاحب رضوی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید ہر نماز فرض کے بعد رخ پھیر کر دعا مانگتا ہے، بکر کہتا ہے کہ حدیث میں صرف ان نمازوں کے بعد رخ پھیرنے کا حکم ہے جن کے بعد سنت نہ ہو، مثلاً فجر و عصر، بخلاف اس کے زید یہ کہتا ہے کہ حدیث میں ہے کہ ہر نماز کے بعد رخ پھیرنا مستحب ہے، لہٰذا شریعت کے حکم سے مطلع فرمائیں۔

الجواب۔ حدیث شریف میں مطلقاً انحراف وارد ہے فجر و عصر کی تخصیص نہیں ہے انحراف یعنی داہنے بائیں یا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر تینوں صورتیں احادیث سے ثابت ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلوٰۃ اقبل علینا بوجہہ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تھے تو ہماری طرف متوجہ ہو جاتے تھے) (رواہ البخاری عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دوسری روایت یوں ہے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم داہنی طرف انحراف فرماتے)۔ (رواہ مسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایک اور روایت میں یوں ہے کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جب ہم نماز پڑھتے تو ہم کو یہ بات محبوب ہوتی کہ آپ کی داہنی طرف ہوں آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں گے) (رواہ مسلم عن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لا یجعل احدکم للشیطان شیئاً من صلوٰتہ یری ان حقا علیہ ان لا ینصرف الا عن یمینہ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ (یعنی تم میں سے کوئی کچھ حصہ شیطان کے لئے مقرر نہ کرے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ یقین کر لے کہ داہنی ہی طرف پھرنا ضروری ہے میں نے بہت مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں طرف انحراف فرماتے دیکھا) (رواہ البخاری ومسلم) یہ چاروں حدیثیں ذکر کر دی گئیں جن سے انحراف کا مسنون ہونا ثابت ہو چکا ہے، اور کسی حدیث میں تقیید فجر و عصر نظر سے نہیں گزری، بلکہ ایک حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جس نماز کے بعد نوافل ہیں اس میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انحراف فرمایا (ابو داؤد) میں ہے کہ صلی بنا امام لنا یکنیٰ ابا رمثۃ قال صلیت هذه الصلوٰۃ او مثل هذه الصلوٰۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شهد التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ یشفع فوثب عمر فاخذ بمنکبیہ فهزہ ثم قال اجلس فانہ لن یهلک اهل الکتاب الا انہ

اسکن بہ بین صلاتہم فصل فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب یعنی ابو رمثہ
ابو رمثہ نے نماز پڑھائی پھر یہ کہا کہ یہی نماز یا اس جیسی نماز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی تھی حضور نے نماز پوری کرکے
داہنے بائیں سلام پھیرا پھر انصراف فرمایا جیسے میں نے کیا، ایک شخص جس نے حضور کے ساتھ تکبیر اولیٰ پائی تھی سلام کے بعد شفع کے لئے
کھڑا ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مونڈھے پکڑ کر ہلائے اور فرمایا بیٹھ جا اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ ان کی
نمازوں میں فاصلہ نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چشم مبارک اٹھا کر دیکھا اور فرمایا اے ابن خطاب خدا نے تمہارے ساتھ حق کو پہنچایا یعنی تم
ٹھیک کہتے ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے بعد فوراً نماز کے لئے کھڑا نہ ہو جانا چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دو نفل بھی جن کے
نوافل پڑھنا تھا ان کو اس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض فرمایا۔ ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۱۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ دعا کا طویل ہے کہ نماز مغرب کے بعد دعا مانگ کے بعد کر پڑھ جانا
چاہئے کیونکہ وقت قلیل ہوگا بعد دوسری سنت ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی عمل فرماتے تھے؟ یا کسی حدیث سے ثابت ہے یا
نہیں، نیز امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوراً دعا مانگنا ہو اچھا یا بعد سلام کی ساعت نہیں کرنا، یا ایسا کر سکتا ہے

الجواب۔ جس نماز کے بعد سنتیں ہیں ان میں سلام کے بعد مختصر دعاؤں پر اکتفا کرے اور سنتوں میں زیادہ تاخیر مکروہ تنزیہی
تاخیر کو علمائے فقہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔ در مختار میں ہے ویکرہ تاخیر السنۃ الا بقدر اللہم انت السلام الخ اور بعض
احادیث میں بھی آیا ہے کہ حضور اس دعا کے بقدر سلام کے بعد بیٹھے رہتے مثلاً مسلم و ترمذی میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے مروی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللہم انت السلام ومنک
السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام یعنی سلام کے بعد حضور بقدر اس دعا کے بیٹھے رہتے اور مسلم کی دوسری روایت ثوبان
رضی اللہ عنہ سے ہے کہ اذا انصرف من صلاتہ استغفر ثلثا وقال اللہم انت السلام الخ یعنی سلام کے بعد تین بار استغفار
پڑھتے اور یہ دعا۔ مقصود تحدید نہیں ہے کہ صرف اتنا ہی پڑھے اس سے زیادہ اصلاً نہ پڑھے بلکہ مقصود یہ ہے کہ زیادہ تاخیر نہ کیے
اس لئے کہ صحیح بخاری و مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول

ف محقق ابن امیر الحاج حلبی شرح منیہ میں فرماتے ہیں ... اذا فرغ الامام من صلاتہ ...
فی مکانہ مستقبل القبلۃ سائر الصلوات ...
... تمام نمازیں ...
حضرات ... کو یہ کہ سلام پھیرنے کے بعد امام کا قبلہ رو بیٹھا رہنا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی

فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
اللّٰھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ... یعنی حضور ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے اور ظاہر ہے کہ یہ
پہلی دعا سے زیادہ ہے اسی وجہ سے رد المحتار میں فرمایا د قول عائشۃ بمقدار لا یفید انہ کان یقول ذالک بعینہ بل کان
یقعد بقدر ما یسعہ ونحوہ من القول تقریبا فلا ینافی ما فی الصحیحین من انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان
یقول فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ لا الٰہ الا اللہ وحدہ الحدیث بالعینہ ۔ ان احادیث و عبارات فقہ سے ثابت ہوگیا کہ اتنی
دیر تک بیٹھے۔ پس زید کا قول دعا مانگتے ہوئے کھڑا ہو جانا چاہئے احادیث و فقہ دونوں کے خلاف ہے کہ حدیث میں بمقدار اس
دعا کے بیٹھنا ثابت ہے اور فقہ میں بھی یہی کہتے ہیں بلکہ بعض احادیث میں تو نمازوں کے بعد کے لئے طویل دعائیں بھی آئی ہیں
جن کی تاویل ہمارے فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ یہ ادعیہ سنن کے بعد پڑھی جائیں بلکہ سوال مکلا میں ابوداؤد حدیث مذکور ہوئی کہ
سلام کے بعد ایک شخص فوراً سنتوں کے لئے کھڑا ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا شانہ پکڑ کر بٹھا دیا اور فرمایا کہ
نمازوں کے درمیان فصل نہ ہونے کی وجہ سے اگلے لوگ ہلاک ہو گئے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر
کی تصویب فرمائی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فوراً کھڑا نہ ہو جانا چاہئے بلکہ امام احمد کی روایت عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہے کہ جو شخص مغرب و صبح کی نماز کے بعد بغیر پاؤں موڑے یہ دعا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
بیدہ الخیر یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ پڑھے، اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے، اور دس درجے
بلند کئے جائیں گے۔ اور اس کی ہر مکروہ سے حفاظت ہو گی، اور شیطان رجیم سے حفظ ہو گا اور شرک کے سوا کوئی گناہ اسے ہلاک نہ کرے گا
اور باعتبار عمل وہ سب سے افضل ہو گا، مگر وہ جو اس سے افضل کہے پھر زید کا مغرب کے ساتھ خاص کرنا بالکل بے دلیل ہے، بلکہ یہ حکم تو
فجر کے بجائے مغرب اور ان تمام نمازوں میں جن کے بعد سنتیں ہیں یکساں ہے۔ اور مغرب کا وقت کم ہو گیا اتنا کم ہے کہ دعا پڑھتے
پڑھتے ختم ہو جائے گا ہندوستان میں ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ سے کم کبھی نہیں ہوتا مگر سلام کے بعد امام کی متابعت ضرور نہیں،
البتہ جماعت کے ساتھ دعا مانگنا بہتر ہے کہ امید اجابت ہے۔ ____ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۲) ظہر و مغرب و عشاء کے فرض کے بعد امام کا دائیں یا بائیں جانب منہ کر کے دعا مانگنا ثابت ہے یا نہیں۔ کبھی
بعض حدیثوں سے اس انحراف پر دلیل لائے ہیں۔ ان حدیثوں میں بعض نماز کے ساتھ خصوصیت ظاہر نہیں ہے بلکہ تمام نمازوں کے حکم
عام معلوم ہوتا ہے یا نہیں ہم تنگ ہو ارشاد فرماتے ہیں علماء الذی ذکرنا من تخییرہ بین الانحراف والجلوس مستقبلا ...

[illegible] بیّنوا توجروا

الجواب [illegible] واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۱۲۰) [illegible] مرسلہ مولوی عبدالعظیم صاحب [illegible] ربیع الاول [illegible]

ماقولکم ایھا العلماء الکرام فی ھذہ المسائل رحمکم اللہ الملک العلام۔

[illegible] بیّنوا توجروا

مسئلہ (۱۲۱) [illegible] بیّنوا توجروا

الجواب [illegible] واللہ تعالٰی اعلم

الجواب [illegible]

میں اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ کسی غیر کے کلام میں اگر میں نے اس کو نہیں پایا۔ پھر اس کی ایک ضعیف سی توجیہ بھی کرتے ہیں مگر [illegible] نہیں تا آنکہ اس کی سنیت کا اخذ کیا ہے مجھے خیال ہے کہ بہار شریعت میں اسی درمختار کے حوالے سے [illegible] الصلوٰۃ [illegible] میں [illegible] تھا مگر انحضرت تمہارے لئے نکال دیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر الصلوٰۃ سنت کہا جائے تو شاید یا معنی ہو کر [illegible] نماز میں [illegible] ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ نماز جماعت میں ایک شخص [illegible] دوسرے کو کہتے الصلوٰۃ کہا کہ اس کے معنی حنفیہ یہ کہتے ہیں کہ الصلوٰۃ سے مراد [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۹۰) زیر ناف ہاتھ باندھنے کی کیا وجہ ہے۔ بیــــنوا توجــروا

الجواب ۔ نفس کو مغلوب کرنا ہے۔ ــــــــــــــــــــــــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۹۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ما بین سجدتین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ الخ پڑھنا آیا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ ما بین سجدتین افضل یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ [illegible] پڑھنا مسنون ہے اور حدیث [illegible] دعا وارد ہے، عند الحنفیہ نفل پر محمول ہے اور فرائض میں اگر منفرد ہو یا مقتدی [illegible] جو کہ امام پر گراں نہ ہوگا تو اس کے پڑھنے میں حرج نہیں بلکہ پڑھنا مستحب و مندوب ہے کیونکہ ائمہ حنفیہ نے اس کی کہیں ممانعت نہیں فرمائی احناف کے نزدیک اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہنا واجب ہے کہ بغیر اس کے نماز ہی باطل ہے اور علماء تصریح فرماتے ہیں کہ اگر اپنے مذہب کے خلاف [illegible] روایت اختلاف مستحب ہے یعنی اس طرح عمل کرے کہ دوسرے کے نزدیک باطل نہ قرار پائے [illegible] رد المحتار میں ہے قال ابو یوسف [illegible] رفع راسہ من الرکوع والسجود اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ قال یقول ربنا لک الحمد [illegible] [illegible] الخ [illegible] [illegible] من القراءۃ فی الرکوع والسجود [illegible] التسمیۃ بین الفاتحۃ والسورۃ [illegible] [illegible] ۱۶۱ [illegible]

[illegible]

بترکہ ھا معًا و لم ار من صرح بذالک عندنا لکن صرح باستحبابہ من ائمۃ الکف...

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۲۲۲) مرسلہ محمد حبیب [illegible] صاحب [illegible] ۲۰ جمادی الاولیٰ ۵۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

امام کے لئے بعد نماز فرض انحراف عن القبلہ یمین یا یسار ہو کر دعا مانگنا ہر ایک پنجگانہ فرض کے بعد مستحب ہے یا بعض کے بعد۔ زید کہتا ہے کہ ہر ایک پنجگانہ فرض کے بعد انحراف عن القبلہ کرنا مستحب ہے۔ خالد کہتا ہے کہ صرف فجر اور عصر کی نماز کے بعد مستحب ہے۔ دلیل میں فتاویٰ درمختار مطبع احمدی کی یہ عبارت پیش کرتا ہے [illegible] یستحب للامام التحول لیمین القبلۃ یعنی یسار المصلی لتنفل۔ نیز نور الایضاح [illegible] فتح القدیر شرح منیہ کبیری وغیرہ پیش کرتا ہے۔ عبارت مذکورہ بالا کا واضح مطلب [illegible] فقہائے کرام کا متفق [illegible] مع حوالہ کتب نقل عبارت کے تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ فرائض کے بعد سنن پڑھنے میں کچھ فاصلہ کرنا چاہئے۔ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام فصل کیا کرتے تھے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے [illegible] ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بذالک ان لا توصل صلوٰۃ حتی نتکلم او نخرج (رواہ مسلم) اور فرائض و سنن میں فصل طویل مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے ویکرہ تاخیر السنۃ الا بقدر اللھم انت السلام الخ [illegible] حنفیہ کا قول یہ ہے کہ احادیث میں جن اذکار [illegible] کے بعد اذکار و وظیفہ وارد ہوئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ [illegible] کے بعد [illegible] پڑھے جائیں۔ معلوم ہوا کہ فصل طویل مکروہ ہے [illegible] [illegible] فالاولیٰ تاخیر [illegible] علی الاتیان بہا [illegible] السنۃ بل یجعل بہا بعد ما [illegible] السنۃ [illegible] ۔ یہ بات کہ ان فرائض کے بعد جو اذکار [illegible] پڑھی جائیں، وہ قبلہ رو امام بیٹھے ہوئے پڑھے یا [illegible] انحراف عن القبلہ [illegible] انحراف کے متعلق [illegible] احادیث [illegible] کہیں یہ ثابت نہیں کہ صرف فجر و عصر میں [illegible] صحیح بخاری میں سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی صلوٰۃ اقبل علینا بوجہہ [illegible] مسلم شریف میں

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ۔ بلکہ بظاہر ان احادیث سے عموم سمجھا جاتا ہے بلکہ ابوداؤد کی ایک حدیث سے صراحۃً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس نماز کے بعد نوافل ہیں اس میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انحراف فرمایا ہے۔ ازرق بن قیس سے مروی کہتے ہیں صلی بنا امام لنا یکنی ابا رمثۃ قال صلیت ھذہ الصلوٰۃ او مثل ھذہ الصلوٰۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال وکان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شھد التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ فصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی رأینا بیاض خدیہ ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی نفسہ فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولیٰ من الصلوٰۃ یشفع فوثب عمر فاخذ بمنکبیہ فھزہ ثم قال اجلس فانہ لن یھلک اھل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلاتھم فصل فرفع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان کو منع کرنا اس وجہ سے تھا کہ انھوں نے فرض وسنت میں فصل نہ کیا اور اس کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصویب فرمائی۔ اگر وہ نماز فجر وعصر ہوتی تو نماز ہی سے ممانعت کی جاتی نہ کہ فصل کو منع کیا جاتا۔ اور یہ حدیث بیان کر رہی ہے کہ اس نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انحراف فرمایا تھا۔

پس معلوم ہوا کہ انحراف امام فجر وعصر کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اس حدیث کو امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی فتح القدیر میں ذکر فرمایا اور یہ بتایا کہ جو لوگ فرض وسنت میں وصل کے قائل ہیں۔ ان کا قول اس حدیث کے خلاف ہے۔ اور جو یہ کہتے ہیں کہ بقدر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ کے مکث کرے، ان کے قول پر اس حدیث سے اعتراض نہیں ہوتا کہ اس حدیث سے فصل طویل ثابت نہیں۔ فتح القدیر کی عبارت یہ ہے ولا یرد علی الثانی اذ یمکن الجواب بان قولہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ ومنک السَّلَامُ الخ فصل فمن ادی فصلا اکثر منہ فلیفعلہ۔ امام ابن ہمام کی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہمارے ذکر فجر وعصر کا غیر قرار دیتے ہیں۔ بعد بقدر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ پڑھنے کے بھی امام کو انحراف چاہیئے۔ منحۃ الخالق کے کلام نے یہ تصریح فرمائی کہ جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بعد سلام صرف بقدر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ توقف کرے جیسا کہ درمختار میں ہے ویکرہ تاخیر السنۃ الا بقدر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ۔ ان روایات فقہیہ سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ حالت انحراف پر بیٹھ جائے یہ کلمات کہے بلکہ فقہائے کرام نے انحراف کی جو علت بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ آنے والے کو شبہ نہ ہو کہ ابھی جماعت ختم

[illegible] ہے۔ اور دعا اقتداء کی نیت کر کے کہیں شامل ہو جائے ... امام کو ہر نماز میں انحراف ... جیسا کہ کتب
... میں فقہائے کرام کی تصریح ... کیا جائے۔ [illegible]
... نمازوں کے بعد ... حدیث سے ثابت ... اللّٰھم أنت السلام ومنک السلام ...
... امام ... کی تصریح ... لہٰذا ... امام ... کے بعد سلام کے ... مختصر ہے ...
... ذخیرہ سے نقل ... الصلوات ... [illegible]
... نقل ہے ... [illegible]
کا اصل ... اس جگہ سے ... [illegible]　　　واللّٰہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۷۰) مسئولہ ... صاحب ... بتاریخ ... محرم ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بعد نماز فرض ... لا الٰہ الا اللہ ... آواز سے ... کسی حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب سے ثابت ہے یا نہیں۔ اگر ثابت ہے تو ... کتب عبارت نقل فرمائیے۔

مسئلہ (۱۷۱) بعد ختم نماز فرض ... ذکر ... کا حکم آیا ہے ... کیا ... سنت ہوگا یا ... [illegible]

الجواب۔ ذکر جہری ... [illegible]
... [illegible]
... حضرت ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... [illegible]
... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... ان رفع الصوت بالذکر حین
ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال ابن عباس کنت اعلم اذا
انصرفوا بذلک اذا سمعتہ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب - [illegible]

مسئلہ [illegible] محرم الحرام [illegible]

[illegible]

الجواب - اگر [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible]

ہو سکتا ہے۔ ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۲۹) مرسلہ عبد الغفور صاحب ... انجمن اشاعت الحق ... شعبان المعظم ... ھ

عورتوں کے لئے نماز میں سجدہ کی حالت میں پیر اور پیر کی انگلیوں کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب۔ عورتوں کو بھی سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں لگانا چاہئے اس حکم پر عورتوں کا استثنا میری نظر سے نہیں گذرا ہے۔ ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۳۰) صف اور مصلیٰ بچھانے میں مصلیٰ کا کچھ حصہ صف کے اوپر رہتا ہے بعض اوقات نیچے بھی چلا جاتا ہے لہٰذا مصلیٰ کا کچھ حصہ صف کے اوپر رہنا چاہئے یا صف کے نیچے یا صف سے علیحدہ یا تمام طریقے جائز ہیں جس مصلیٰ کا ذکر ہے وہ چٹائی ہے جس پر امام کھڑا ہوتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ ہر طرح جائز ہے مگر امام مقتدیوں کی صف سے زیادہ فاصلہ پر نہ کھڑا ہونا چاہئے، مقتدی کے موضع سجود اور موضع قیام امام میں اگر فاصلہ ہو تو اتنا ہو کہ بکری کا بچہ گذر جائے ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۳۱) مسئولہ مولوی عبد الکریم صاحب طالب علم درجہ اولیٰ ... ربیع الاول شریف ...

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:

کلام مجید کو مخارج سے ادا کرکے نماز میں پڑھنا فرض ہے یا سنت یا مستحب۔

(۲) جو شخص مخارج کو ادا نہیں کرتا ہے اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں اور اگر وہ غلط پڑھتا ہو تو اس کی اقتدا کرنا چاہئے یا نہیں۔

(۳) اور جو شخص مخارج کے ادا کرنے کی سعی ہمیشہ کرتا رہتا ہے مگر ادا نہیں ہوتی تو اس کی نماز اور اس کی اقتدا جائز ہے یا نہیں۔

(۴) اور جس شخص میں اس قدر استطاعت و قدرت ہے کہ سعی و کوشش سے مخارج کو ادا کرے گا پھر وہ کوشش نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور شارع علیہ السلام کا کیا حکم ہے، جواب مع حوالہ کتب ہونا چاہئے۔ بینوا توجروا

بینوا توجروا

عہ [illegible]

الجواب (۱) قرآن مجید مطلقاً صحیح پڑھنا فرض ہے، نماز میں پڑھا جائے یا بیرون نماز، اس طرح کہ حروف مخارج سے نکلیں، اور وہ صفات جن سے ایک مخرج کے چند حروف باہم ممتاز ہوتے ہیں ان کی بھی رعایت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو، صحیح حروف تو بڑی چیز ہے، علمائے کرام تو تجوید کو بھی واجب کہتے ہیں، بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ترتیل کی تفسیر تجوید سے فرمائی، امام شمس الدین ابو الخیر محمد بن محمد جزری مقدمہ جزریہ میں فرماتے ہیں وَالْأَخْذُ بِالتَّجْوِيدِ حَتْمٌ لَازِمٌ مَنْ لَمْ يُجَوِّدِ الْقُرْآنَ آثِمٌ لِأَنَّهُ بِهِ الْإِلٰهُ أَنْزَلَا وَهٰكَذَا مِنْهُ إِلَيْنَا وَصَلَا تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا لازم حتمی ہے جو قرآن کو تجوید کے ساتھ نہ پڑھے گنہگار ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح قرآن کو نازل فرمایا اور اسی طرح قرآن ہم تک پہنچا۔ ان کے شاگرد نے تجوید کی رعایت کرنے پر شرح میں فرمایا ہے اذا المراد ذلک فکان فرضاً القرآن بلغة العرب والقرآن لیس کما انزله الله تعالیٰ ... علم تجوید ... ووجوبها من اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ... قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ۔ یعنی جس نے تجوید کی رعایت نہ کی اور کما حقہ زبان عرب میں قرآن پڑھا، حالانکہ قرآن عربی میں ہے، تو بظاہر قرآن پڑھتا ہے اور فی الحقیقت قرآن پڑھنے والا نہیں بلکہ داخل ہے اور اس کا نماز پڑھنا پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس طرح قرآن پڑھکر وہ ان لوگوں میں ہوا جن کی زندگی دنیا میں کوشش بیکار ہوگی، اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم نیک کام کرتے ہیں، اور ایسا پڑھنے والا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں داخل ہے بہت قرآن پڑھنے والے وہ ہیں جن پر قرآن لعنت کرتا ہے، اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جـ (۲) جو شخص مخارج سے نہیں ادا کرتا اس کے پیچھے اس شخص کی نماز نہیں ہو سکتی جو صحیح پڑھ سکتا ہے، اور خود اس کی نماز ہوگی یا نہیں، اس کی دو صورتیں ہیں جو مسئلہ اور نمبر کے جواب سے ظاہر ہوں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جـ (۳) جو شخص صحیح پڑھنے پر قادر نہیں اسے حکم ہے کہ پوری کوشش صرف کرے، اور زمانہ کوشش میں اس کی نماز ہو جائے گی، اور اس جیسا کوئی دوسرا ہو یعنی جو حرف یاد نہیں کر سکتا وہ دوسرا بھی اسی حرف کے ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کی امامت بھی کر سکتا ہے، اور اگر صحیح خواں کی اقتدا کر سکتا ہے یا بقدر فرض قرآن مجید کا وہ حصہ پڑھ سکتا ہے جس میں وہ حرف نہ ہو جسے ادا نہیں کر سکتا، یا کوشش نہیں کرتا، تو ان صورتوں میں جبکہ غلط پڑھے گا، تو خود اس کی نماز بھی نہ ہوگی، اور جب خود اس کی نہ ہوئی تو دوسرے کی اس کے پیچھے کیونکر ہوگی۔ واللہ تعالیٰ

میں ہے: ولا یصح اقتداء غیر الالثغ به ای بالالثغ علی الاصح کما فی البحر عن المجتبی وحرر الحلبی وابن الشحنة انه بعد بذل جهده دائما حتما کالامی فلا یؤم الا مثله ولا تصح صلاته اذا امکنه الاقتداء بمن یحسنه او ترک جهده او وجد قدر الفرض مما لا لثغ فیه هذا هو الصحیح المختار فی حکم الالثغ وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف۔ توتلے کی اقتدا اُس کے لئے صحیح نہیں جو توتلا نہ ہو، اصح مذہب یہی ہے، ایسا ہی بحر میں مجتبیٰ سے ہے، اور حلبی اور ابن الشحنہ نے یہ تحریر فرمایا کہ وہ الثغ اپنی ہمیشہ پوری کوشش کرنے کے بعد امی اَن پڑھ کے مثل ہے، وہ صرف اپنے ہی جیسے کی امامت کر سکتا ہے، اور اگر اچھا پڑھنے والے کی اقتدا کر سکتا ہے، تو اس کی اپنی نماز بھی نہیں ہوتی ہے، یا کوشش کرنا ترک کر دے، یا بقدر فرض ایسی آیتیں پڑھ سکتا ہو جن کو توتلے پن کے بغیر پڑھ سکتا ہو، یہی حکم الثغ کے بارے میں یہی صحیح اور مختار ہے، ایسا ہی حکم اُس شخص کا ہے جو حروف میں سے کسی حرف خاص کو صحیح ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔

رد المحتار میں فرمایا: قوله دائما ای فی آناء اللیل واطراف النهار فما دام فی التصحیح والتعلم ولم یقدر فصلاته جائزة وان ترک جهده فصلاته فاسدة کما فی المحیط وغیرها۔ قوله حتما ای بلا اختیار [illegible] قوله فلا یؤم الا مثله [illegible] فی الثانیة [illegible] الثانیة فی خصوص الالثغ فلا یقتدی من یلحن [illegible] العذر [illegible] ح قوله وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف [illegible] الرحمٰن الرحیم والشیطان الرجیم والعالمین [illegible] الانه تعم الصلاة به۔ ہمیشہ کوشش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دن رات کے اوقات میں کوشش کرے، جب تک کوشش کرنے میں لگا ہوا ہے اس زمانہ کی اُس کی نماز جائز ہوگی، اور اگر کوشش چھوڑ دے، تو اُس کی نماز فاسد ہے، ایسا ہی محیط وغیرہ میں ہے، یہ جو کہا گیا کہ وہ صرف اپنے ہی جیسے کی امامت کر سکتا ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مطلقاً الثغ میں اس کا مثل ہو، اس تقدیر پر وہ شخص جو راء کو غین پڑھے جیسے [illegible] ایسے کی اقتدا کر سکتا ہے جو راء کی جگہ لام پڑھے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خصوص الثغ میں اُس کا مثل ہو، اس تقدیر پر وہ الا اُس شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو راء کو غین پڑھتا ہو، یہی ظاہر ہے جیسا کہ دو معذور جن کے عذر مختلف ہوں، اُن میں بھی ایسا ہی ہے۔ الثغ کا حکم ہے، یہی حکم

اس شخص کا ہے جو حروف میں سے کسی حرف کے مخرج کو ادا نہ کر سکے جیسے کوئی پڑھے الرحمٰن الرحیم الشیطان الرجیم العالمین، وایاک نستعین، ولا الضالین، الصراط [illegible] تو ان سب کا حکم ذکر ہو چکا ہے جو گذر گیا کہ اگر وہ سیکھنے کی کوشش کرے تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔ فتاویٰ علامہ خیر الدین رملی میں ہے امامة الالثغ لغيره تجوز عند البعض [illegible] ذكره [illegible] من الصواب۔ وقلت [illegible] الدرر [illegible] امامة الالثغ بالفصيح فاسدة في الراجح الصحيح [illegible] الالثغ [illegible] صحيحة الامامة [illegible] والحالة [illegible] قوله لا تصح مطلقا اھ۔ نیز اسی فتاویٰ خیریہ میں ہے الراجح المفتی به عدم صحة امامة الالثغ لغيره ممن ليس به لثغة۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ج (۴۸) اس کا حکم سابق سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ خود اس کی نماز صحیح ہے [illegible] جب شریعت یہ حکم دیتی ہے کہ جو قدرت رکھتا ہو [illegible] کوشش کرے [illegible] نماز [illegible] وہ قدرت [illegible] نہیں کرتا، اس کی شامت [illegible] شخص [illegible] اور نماز ترک کرنے پر جو وعید ہے [illegible] ان کو صحیح سمجھنے کی توفیق دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۹) مسئولہ حافظ [illegible] صاحب [illegible] شوال [illegible]

علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں [illegible] دوسری رکعت میں سورة [illegible] پڑھی، [illegible] کیا اس [illegible] سے نماز ہو گئی یا نہیں [illegible] شامی کا حوالہ [illegible] اگر کسی [illegible] اور معنی بدل جائے، نماز جاتی رہے گی۔ شامی کے قول کو [illegible] امام صاحب [illegible] اور یہ بھی کہتا ہے کہ [illegible] کے مقابلے میں [illegible] حدیث [illegible] ہرگز نہیں مانوں گا۔ یہ جائز ہے یا نہیں۔

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا

الجواب — [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible] بینوا توجروا

الجواب — [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم

مسئلہ (۲۳۱) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible footnote text]

ثناء مثل تکبیر تکبیر میں فالفصل اولیٰ والا فالفصل اولیٰ مثل اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ اس کا کیا مطلب ہے؟

الجواب ۔ تسمیتین کو اخیر سے وصل کرنا جائز ہے۔ اور جب وصل کیا جائے تو ہمزہ کو ضرور ساقط کرنا ہوگا، کہ اللہ کا ہمزہ وصلی ہے، اور بصورت وصل اسکو باقی رکھنا لحن ہوگا۔ اور جب تسمیتین پر وقف کریں تو ہمزہ کو ضرور پڑھنا ہوگا ورنہ ابتدا بسکون ہوگا، اور یہ ممتنع ہے۔ آج کل عام طور پر پڑھنے والے سانس نہیں توڑتے اور آیت پر سکون کر دیتے ہیں اور اس کو وقف سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ وقف ہے نہ وصل، بلکہ اس کو سکتہ کہتے ہیں۔ اور مواضع سکتہ قرآن میں متعین ہیں، یہ انہیں سے نہیں۔ عبارت شامی کا مطلب یہ ہے کہ ختم قراءت جو ثناء پر ہو تو تکبیر کے ساتھ وصل کرنا اولیٰ ہے ورنہ فصل اولیٰ۔ لہٰذا سورۂ اخلاص کو تکبیر کے ساتھ وصل کرنا اولیٰ ہے۔ اور جو صورت سوال میں مذکور ہے اس طرح پڑھنا بہتر ہے۔ خود یہ فقیر بھی وصل کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اور اعلیٰحضرت قدس سرہ بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔ اور بہت سے اکابر نے تفصیل ہی کو اختیار کیا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے قال الشیخ الامام السعید الشہید ابوبکر اذا فرغت من القراءة وتريد ان تكبر للركوع ان كان الختم بالثناء فالوصل بالله اكبر اولى وان لم يكن بثناء فالفصل اولى كقوله تعالى اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ هكذا في التاتارخانية۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۳۷) از گرشکال ڈاک خانہ نرائن پیٹھ ریاست حیدرآباد دکن مرسلہ مولوی اسرار الرحمٰن [illegible]

۱۰ رجب ۱۳۴۶ھ

کتاب سیر الاولیاء مطبوعہ محب ہند دہلی فیض بازار کے صفحہ ۲۹۱ باب ہفتم سطر ۱ میں قراءت سورہ فاتحہ خلف الامام کی نسبت حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے یہ کتاب اہلسنت کے ہاں مستند ہے کیا اس پر عمل کیا جائے؟

الجواب ۔ حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عین شریعت تک واصل تھے اور ایسے حضرات اگرچہ مقلد ہوں مگر مجتہد بھی ہوتے ہیں اور بعض مسائل میں اپنے اجتہاد پر عمل کرتے ہیں اور ہمارے تو امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے [illegible] کی [illegible] پر ہم عامل ہیں اسی پر فتویٰ دیتے ہیں۔ درمختار میں ہے [illegible] والحکم والفتیا بالقول الذی رجع [illegible] ردالمحتار میں ہے [illegible] گو حضرت نے اس قول کو ترجیح دی اور اس پر عمل فرمایا مگر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کو غیر مقتدی میں قراءت حکمی پر محمول کیا کہ دوسری حدیث میں ہے من کان له امام فقراءة الامام قراءة له۔ اور بہت سی ایسی احادیث ہیں جن سے مقتدی کو قراءت کرنا ممنوع ثابت ہوتا ہے اور جب خود قرآن پاک میں ارشاد ہوا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا تو مقتدیوں کو انصات ہی واجب ہے۔ اور اس حدیث کو قراءت حکمی پر حمل کرنا ضرور

ورنہ حدیث آیت کے معارض ہوگی۔　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۲۹) مسئولہ مولوی سید رشید الدین صاحب بریلوی　　۱۴ر صفر ۱۳۴۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

مغرب کی اول رکعت میں سورۂ کافرون پڑھی اور دوسری میں سہوا اِذَا جَآءَ (سورۂ نصر) پڑھنا چاہتا تھا کہ سہوا اِنَّا اَنْزَلْنَا زبان پر جاری ہوگیا۔ اور لفظ اِنَّا اَنْزَلْنَا نکل گیا تو زید نے اسی سورت کو پڑھا اور ترک کرکے اِذَا جَآءَ وغیرہ بعد کی سورت نہیں پڑھی۔ اس صورت مذکورہ میں بکر کہتا ہے کہ نماز لوٹنا چاہئے نماز نہیں ہوئی۔ اس پر زید نے کہا کہ چونکہ سہوا زبان پر دوسری سورت اور پر کی جاری ہوگئی ہے اب اسی کو پڑھنا چاہئے اس کو ترک کرکے دوسری سورت اِذَا جَآءَ وغیرہ پڑھنے کا حکم نہیں ہے ہاں اگر قصداً و ارادۃً ایسا کرے تو البتہ نماز میں کراہت آتی اور نماز مکروہ ہوتی۔ اس کے جواب میں بکر نے کہا کہ قصداً ایسا کرے تو نماز ترتیب قرآنی کے خلاف ہونے کی وجہ سے بالکل نہ ہوگی۔ اور نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور سہوا جاری ہونے کی صورت میں بھی نماز بالکل مکروہ ہوتی۔ یعنی نماز واجب الاعادہ ہے۔ اور سہوا خلاف ترتیب زبان پر جاری ہونے کی صورت میں اس کو ترک کرکے بعد والی سورت کو پڑھنا چاہئے تھا اس بارہ میں بھی زید کا قول صحیح ہے یا بکر کا۔؟

اور علاوہ نماز قرآن شریف خلاف ترتیب پڑھنا چاہئے۔ آیت وغیرہ میں پڑھنا جائز ہے کیا ہے۔ اور نیز نوافل میں خلاف ترتیب پڑھ سکتا ہے یعنی نوافل میں رخصت اور اجازت ہے یا نہیں

الجواب ۔ ترتیب کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا واجب ہے اور خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ تحریمی۔ درمختار میں ہے ویکرہ الفصل بسورۃ قصیرۃ وان یقرأ منکوساً یعنی بیچ میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ دینا یا خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ ہے۔ ردالمحتار میں ہے بان یقرأ فی الثانیۃ سورۃ اعلی مما قرأ فی الاولی لان ترتیب السور فی القراءۃ من واجبات التلاوۃ یعنی منکوس پڑھنے کے یہ معنی ہیں کہ دوسری میں پہلے سے اوپر کی سورت پڑھے اور کراہت کی وجہ یہ ہے کہ قرأت میں ترتیب سور واجبات تلاوت سے ہے مگر یہ کراہت و ترک واجب اسوقت ہے کہ قصداً خلاف ترتیب پڑھا اور اگر بھول کر پڑھا یا پڑھنا چاہتا تھا زبان سے دوسری سورت جاری ہوگئی تو کراہت نہیں اور اسوقت حکم یہ ہے کہ جو سورہ شروع کر دی ہے اسی کو پورا کرے اسے چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے فالحنیۃ لوقرأ فی الاولی الکافرون وفی الثانیۃ الم تر او تبت ثم ذکر یتم یعنی پہلی رکعت میں سورۂ کافرون پڑھی اور دوسری میں الم تر یا تبت پڑھنی شروع کر دی پھر یاد آیا تو اسکو پورا کرے۔ ردالمحتار میں ہے افاد ان التکمیس اذا فصل بالسھو

[illegible] اذا کان بین سورتین [illegible] شرح المنیۃ [illegible] کراہیۃ [illegible]
[illegible] سورۃ [illegible] عالمگیری [illegible]
الفتح [illegible] یعنی صاحب درمختار کی عبارت سے معلوم ہوا کہ خلاف ترتیب یا فصل کرنا مکروہ
ہے جب قصداً ہو اور اگر سہواً ہو تو مکروہ نہیں [illegible] شرح منیہ میں ہے اور جب کراہت نہیں تو جب شروع کر دیا [illegible]
کرنا چاہئے [illegible] ایک سورت شروع کی [illegible] دوسری سورۃ [illegible] ایک یا دو آیت پڑھنے کے بعد [illegible]
اب [illegible] چھوڑ دے اور [illegible] پڑھے تو [illegible] مکروہ ہے [illegible] اگر چہ ایک ہی [illegible]
[illegible] مکروہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible] سورۃ [illegible]
[illegible] سورۃ [illegible] الفتح [illegible]
[illegible]
کا کمال [illegible]

عبارت بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جب ترتیب کے ساتھ پڑھنا واجب ہے تو اگر سہواً ترتیب فوت ہو جائے تو کیا سجدہ سہو واجب
ہوگا یا نہیں اس کے متعلق [illegible] ارشاد فرماتے ہیں کہ اس صورت میں سجدہ سہو لازم [illegible] اس لئے کہ
ترتیب واجبات نماز سے نہیں ہے [illegible] سجدہ سہو [illegible] واجبات نماز کے ترک میں ہے [illegible]
[illegible] واجبات [illegible]
[illegible] سورۃ [illegible] ترتیب واجب ہے [illegible] اگر قصداً خلاف ترتیب [illegible]
سجدہ سہو لازم نہیں اس لئے کہ ترتیب واجبات قرأت سے ہے واجبات نماز سے نہیں [illegible]
[illegible] واجب [illegible]
واجبات [illegible] واجب کے ترک سے لازم ہوتا ہے [illegible] واجبات نماز سے ہو [illegible] اگر ترتیب [illegible]
[illegible] واجب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible]
[illegible] اگر پہلی رکعت میں کوئی سورۃ پڑھی اور دوسری میں اس سے پہلے کی سورت پڑھی [illegible]
[illegible] عالمگیری [illegible]

فی فتاویٰ قاضیخان یعنی ایک سورت پڑھنا چاہتا تھا اور غلطی سے دوسری سورت پڑھ دی تو پھر دہرانا نہیں، ایسا ہی فتاویٰ قاضیخان میں ہے سہو کا حکم فرض کا ہے کہ قصداً خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ ہے اور نوافل میں خلاف ترتیب پڑھنے کی اجازت ہے۔ در مختار میں ولا یکرہ فی النفل شیء من ذلک یعنی نفل میں خلاف ترتیب پڑھنا یا درمیان سے ایک چھوٹی سورت کا چھوڑ دینا مکروہ نہیں۔ ہر رکعت [illegible] بھی اولیٰ ترتیب واجب ہے جیسا کہ اوپر کی عبارات سے ثابت ہے البتہ اگر تلاوت میں کچھ پڑھتے گئے رکوع کیا اور سکوت کے بعد پھر تلاوت شروع کی تو اس صورت میں ترتیب واجب نہیں یعنی پہلے جو کچھ پڑھا تھا اسکے اوپر کی سورت بعد میں پڑھ سکتا ہے یونہی پنج آیت اگر ایک شخص پڑھے تو ترتیب لازم ہے اور کئی شخص پڑھنے والے ہوں تو دوسرے پر لازم نہیں کہ پہلے کے بعد سے پڑھے بلکہ اسکو اختیار ہے جہاں سے چاہے پڑھے ۔۔۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۲۹) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے فرض کی نیت کی اور بھول کر دو رکعت کے [illegible] جہری پڑھ گیا تو اب چوتھی جہری پڑھے یا نہیں؟

الجواب ۔ چوتھی رکعت جہری پڑھنے کی ضرورت نہیں، نماز جائز ہو گئی اور سجدہ سہو بھی واجب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۳۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اگر نماز انگریزی، فارسی، اردو یا کسی اور زبان میں پڑھے تو کیا نقصان ہے۔ اگر یہ بات صحت ہے تو قرآن و حدیث سے ثابت کرو۔ اگر ترجمہ عربی نہیں آتی تو وہ کیا کرے؟

الجواب ۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے فاقرءوا ما تیسر من القرآن جو کچھ آسان ہو قرآن سے پڑھو اور قرآن نام ہے النظم الدال علی المعنی کا جیسا کہ اسکی تشریح فرمائی [illegible] کلام قرآن نہیں یعنی اگر وہ معنی [illegible] ادا ہو جائیں تو اس عبارت کو قرآن نہ کہیں گے اگرچہ وہ عربی ہی عبارت ہو اور اس عبارت کو خدا کا کلام کہیں گے کہ کلام خدا منزل ہے اور معجز ہے جیسا کہ قرآن میں فرمایا گیا [illegible] قرآنا عربیا [illegible] یہ عبارت نہ معجز ہے نہ منزل ہے نہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ جبرئیل علیہ السلام اسے لائے پھر کیونکر قرآن ہو سکتی ہے جب قرآن نہیں تو اس کا پڑھنا بوجہ فرضیت کافی ہو سکتا ہے۔ بس جبکہ عربی عبارت بھی [illegible] مطلب یہ کافی ہے قرآن نہیں ہو تو فارسی اور اردو انگریزی کیونکر قرآن ہو سکیں ۔ قرآن مجید میں ارشاد [illegible] [illegible] عربی ہی میں ہے پھر غیر عربی کس طرح قرآن ہو سکے گی، عربی دوسری زبان میں ترجمہ پڑھنے سے نماز نہ ہو گی کہ فرض کی تکمیل [illegible] ہاں اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اس کو عربی پر قادر نہ ہو تو وہ غیر عربی میں پڑھ سکتا ہے اس وجہ سے کہ اس نے قرآن پڑھا [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۴) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۶) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب - [illegible]

[illegible]

اداہوگیا۔ درمختار میں ہے یضم و قصر سورۃ کالکوثر ثم ادناہ مقامھا ثلث آیات قصار نحو ثم نظر ثم عبس وبسر ثم ادبر واستکبر وکذا لوکانت الآیۃ اوالآیتان تعدل ثلثا قصارا ذکرہ الحلبی۔ ردالمحتار میں ہے فلو قرأ آیۃ طویلۃ قدر ثلث آیات قصار ناویا لکون تلک الآیۃ قدر ثلث آیات ـــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۳) زید قرآن شریف چھوٹی سورتیں پڑھتا ہے اور ہمیشہ امامت میں سورۂ کوثر میں کوثر کے اوپر کوثر پر ٹھہرتا ہے اور وقف نہیں کرتا ہے بلکہ وانحر پر وقف کرتا ہے، لہٰذا ازروئے شرع قراءت کا کیا حکم ہے۔

الجواب ۔ اگر وقف نہیں کیا تو کوئی حرج نہیں، صحیح وانحر ہے۔ و نحر آپ نے غلط لکھا ـــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۴) ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ امام کو نہ چاہئے، نوافل تنہا پڑھے تو جمع کرسکتا ہے جیساکہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائی ہیں۔

مسئلہ (۱۰۵) ایک شخص نے فرضوں میں درمیان میں ایک سورہ چھوڑکر دوسری سورہ پڑھا، اس کو گناہ ہوا کہ ایسا نہ چاہئے اس شخص نے نہیں مانا اور دوسرے روز پھر اسی طرح پڑھا۔

الجواب ۔ اگر درمیان کی سورت بڑی ہے اس وجہ سے چھوڑ دی تو کوئی حرج نہیں۔ مثلاً پہلی میں والتین اور دوسری میں انا انزلنا پڑھی اور اگر بیچ والی سورت بڑی نہیں ہے تو قصداً چھوڑنا مکروہ ہے ـــــــــــ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۶) مسئولہ مولوی سردار احمد طالب علم مظفرپوری بہاری پتہ نیبیلی گلی لوہاراں مسجد بھرائی۔

رد تحریرات بہشتی (۱) وعلیہا الفتویٰ۔ اکثر علماء وبعض رضہ ورد بیہ وبعض کہ رضہ رد بیہ بقدر القراءۃ فیہ۔ [illegible]
سے نحو بقدر آیۃ ثم [illegible] منفصل [illegible]
[illegible] واجب [illegible] فرض ہے۔ [illegible] ایک چھوٹی سورہ [illegible] واجب [illegible]
ہے۔ وبعضہا فرض [illegible] فاتحۃ الکتاب وسورۃ واجب۔ ردالمحتار میں ہے [illegible]
[illegible] آیات قصار [illegible] قرآن مجید [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی
[illegible] ردالمحتار میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

[illegible]

علیہ وسلم فبامرہ وسکت فیما امرہ وما کان ربک نسیا۔ ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جہاں جہر کا حکم تھا جہر کیا اور جہاں آہستہ کا حکم تھا آہستہ پڑھا اور حضور جیسے ہوئے والا نہیں اور تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۶) مرسلہ محمد اسمٰعیل ولد الفوڈ شکر روڈ لاہوری دربار بوہرہ محلہ ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ بمبئی

لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے مولانا صاحب نے یہ کیا جواب دیا کہ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ جہاں پر خدا نے آپکو آہستہ کا حکم دیا آہستہ پڑھا جہاں جہر سے پڑھنے کا حکم دیا جہر کیا۔ مگر خدا نے آپ کو آہستہ پڑھنے کا حکم کس واسطے دیا۔

الجواب ۔ یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم کسی مصلحت سے ہوتا ہے، خواہ وہ مصلحت معلوم ہو یا نہ ہو۔ عوام کی توجہ اس طرف ہونی چاہیے کہ احکام شرعیہ کی پابندی کریں اس بحث میں نہ پڑیں کہ کیوں ہے۔ اور کس لئے ہے۔ جو کچھ جواب میں لکھا گیا وہ میرا نہیں بلکہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے علم وحکمت کے دقائق بیان کرنے کے لیے کوئی محل ہوتا ہے حکم شرع کے سامنے سر جھکانا چاہیے اور عمل کی کوشش کرنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۷) از نیشنل ... ضلع گوجرانوالہ صدر بازار مرسلہ محمد سعید ماسٹر ۶ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

بخدمت شریف حضرت مولانا صاحب دام اقبالہ۔ بعد سلام مسنون گذارش یہ ہے کہ یہاں گذشتہ جمعہ کو امام صاحب نے پہلی رکعت میں سورہ والتین شریف پڑھی اور دوسری میں سورہ اخیر چھوڑ کر اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ شریف پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو کراہت سے یا بلا کراہت۔ بہت جلد تحریر فرمایا جائے۔ تاکہ جمعہ میں لوگوں کو سنا دیا جائے۔

الجواب ۔ بلا کراہت نماز ہو گئی کہ پہلی رکعت میں ایک سورہ پڑھنا اور دوسری میں ایک سورہ چھوڑ کر قرأت کرنا اس وقت مکروہ ہے جبکہ وہ درمیان والی سورہ چھوٹی ہو۔ اور اگر بڑی سورہ ہو تو کراہت نہیں۔ درمختار میں ہے ویکرہ الفصل بسورۃ قصیرۃ۔ ردالمحتار میں ہے اما بسورۃ طویلۃ بحیث یلزم منہ اطالۃ الرکعۃ الثانیۃ اطالۃ کثیرۃ فلا یکرہ۔ اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے جد الممتار حاشیہ ردالمحتار میں تحریر فرمایا۔ اما بسورۃ طویلۃ الاکثر [illegible] الفتویٰ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۸) از پیر نیشنل گنج بازار سوداگران مرسلہ امام جامع مسجد ۸ ذیقعدہ ۱۳۴۲ھ۔

امام ایسا ہو کہ حافظ قرآن ہو یا عالم یا امام [illegible] قرأت [illegible] تعلیم [illegible] شخص

کلام الٰہی جان بوجھ کر پڑھا کرتا ہے۔ مگر قواعد کسی سے سیکھا نہیں ہے، قرأت غلط کرتے ہیں، علاوہ اس کے یہ بیان فرمائیے کہ الفاظ
صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ اور بعض کلمہ کو ادا کرتا۔ (۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے الحمد کا دال اور للّٰہ کا لام ایک جگہ ملا کر پڑھ
دیا۔ (۲) وَلَوْ تَرٰی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ سے [illegible] کا رب سے ملا کر ضرب کو مضموم کر دیا۔ (۳) اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے [illegible]۔ (۴) [illegible]
[illegible] کے کش۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ کے دال [illegible] کر دیا کرے شیاطین کے نام کو ملا کر دوسری کی قرأت کو غلط پڑھ دیا خواہ
اس کو [illegible] کیا اور شرع ہے اور اس کے اعلان کیا ہے یہ کیا حکم ہے علاوہ پڑھنے والوں کا اس کا [illegible] ارشاد فرمائیے جواب
باصواب بالتشریح عنایت فرمایا جائے۔

الجواب ۔ قرآن مجید کو صحیح طور پر ادا کرنا کہ ہر حرف اپنے مخرج سے صحیح طور پر ادا ہو اور ہر حرف دوسرے حرف سے صحیح
طور پر ممتاز ہو واجب ہے۔ قال اللہ تعالٰی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔ امام جزری نے اپنے رسالہ میں فرمایا والاخذ بالتجوید حتم لازم
من لم یجود القرآن اٰثم۔ اور اگر کسی نے قرآن مجید کی تلاوت میں غلطی کی ہے اور اس پر کسی نے بتایا تو حضرت کا تغافل کرنے والے
سے جھگڑا کیا جائے۔ مگر واقع میں وہ ٹھیک کرتا ہے تو ماننا چاہئے۔ اور اس کے سننے میں غلطی ہوئی ہے پڑھنے والے نے حقیقۃً صحیح
پڑھا ہے۔ تو اس سے یہ کہہ دینا چاہئے کہ میں نے غلط نہیں پڑھا جھگڑا کرنا کسی کی طرف سے بھی بہت بڑی چیز ہے۔ اور یہ کہنا کہ مسلمانوں
میں سات جگہ شیطان کا نام ہے یہ بالکل غلط ہے جس کو بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے، اور اس کا یہ مطلب [illegible]
سکتہ کرتے ہیں۔ الحمد کی کاف کو وقف کے بعد للّٰہ پڑھتے ہیں اور [illegible] یہ سب واہیات ہیں اور [illegible] کی کوئی وجہ
نہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۲۹) مسئولہ غلام نبی صاحب محلہ ذخیرہ بریلی ۱۸ ربیع الاول شریف ۱۳۴۰ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مسلمان نے کچھ کپڑا مثلاً دری یا چادریں وغیرہ بنائی ہیں وہ چونکہ ایک
شخص کے یہاں امانت اس واسطے رکھ آیا کہ کچھ دنوں کے بعد آ کر لے جاؤں گا۔ اور اسی کے بعد پھر کچھ روز کے بعد مال تقسیم
کرنے گیا مگر زید کو اس شخص نے نہیں دیا، پھر زید محلہ کی مسجد کے امام کو مذکورہ بالا باتوں سے آگاہ کر کے چلا آیا کہ یہاں مال تقسیم
کرو اور امام صاحب نے اس وقت تو مال لیا۔ پھر بتایا کہ میں نے تمہارا مال چوری کے مال کی طرح لے آئے اور اس کے اپنے مطالبہ
میں ایک یہ بیان کیا ہے اور چند اشخاص نے دیکھا کہ امام صاحب نے چوری کے مال کو استعمال کر لیا۔ اب دریافت طلب یہ ہے
کہ اگر یہ ثابت ہو جائے تو کیا حکم ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہوگا۔ تو ان امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور شرعاً

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۰) [illegible]

کیا فرماتے ہیں [illegible] ایک شخص [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۱) [illegible]

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ہے جو قوم سے قریشی ہے اور داڑھی کو پیچ دے کر
گانٹھ دیکر [illegible] مسائل سے بھی واقفیت رکھتا ہوگا مگر [illegible] پابندیوں سے [illegible] نہیں کرتا۔ اور جب کوئی ان عیبوں کی طرف توجہ
دلاتا ہے تو [illegible] ناراض ہو جاتا ہے۔ (۱) جب وضو کر کے مسجد میں [illegible] داڑھی پیچ دیتا [illegible]
اور اسی طرح نماز میں [illegible] (۲) نماز میں سجدۂ سہو [illegible] نہیں کرتا مثلاً ترک واجب یا تاخیر فرض وغیرہ (۳) وضو
کے بعد [illegible] (۴) قرأت اتنی طویل کرتا ہے کہ مقتدی پریشان ہو جاتے ہیں [illegible]
[illegible] تو کیا ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے اور [illegible] اس حدیث [illegible]
[illegible] ایسا شخص [illegible] کے تحت آتا ہے یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

بینوا توجروا

الجواب ۔ داڑھی میں گرہ لگانا [illegible] نسائی شریف میں رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا رویفع لعل الحیاۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس انہ من عقد لحیتہ او تقلد وترا او
استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بریٔ۔ اے رویفع شاید کہ تیری زندگی طویل
ہو تو لوگوں کو خبر کر دے کہ جو اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا [illegible] جانور کے پاخانہ یا ہڈی سے استنجا کرے
تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔ شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ لمعات میں فرماتے ہیں من عقد لحیتہ [illegible]
[illegible] عادۃ
[illegible]
[illegible]
[illegible] یعنی داڑھی میں گرہ لگانا [illegible] کا فعل ہے [illegible]
[illegible] نیز [illegible] مسجد میں [illegible]
اس شخص کا سجدۂ سہو [illegible] سجدۂ سہو واجب [illegible]
واجب [illegible]
[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۱۰۲۱) [illegible]

[illegible] بینوا توجروا

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۱۰۲۲) [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الجواب - [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نماز کے فرق کو بھی واضح فرمایا جائے۔

الجواب۔ جیسا کہ امامت مکروہ تنزیہی ہے جبکہ وہ جسے لوگ مسائل طہارت و نماز میں اس سے زائد واقف ہیں موجود ہوں اور اگر سب سے زائد یہی علم رکھتا ہو تو اس کی امامت میں اصلاً کراہت نہیں بلکہ اس صورت میں اسی کا امام بنانا بہتر ہے۔

بحر الرائق میں ہے [illegible] امامة [illegible] الا ان یکون [illegible] افضل [illegible]

[illegible] ناجائز نہیں ہوتی مگر اس سے بچنا بہتر اور کرنا برا ہے مگر گناہ نہیں۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۷) مرسلہ قاضی محمد یعقوب صاحب از [illegible] ۱۰ ربیع الاول شریف [illegible]

بکر [illegible] اپنی بیوی اور ایک خورد سالہ بچی کے ساتھ زید کے مکان پر آ بسا [illegible] بکر کی عورت کے ساتھ ناجائز تعلق پیدا کر لیا ہے [illegible] کہ زید بکر کی عورت کو اپنی زوجیت میں [illegible] [illegible] بکر کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی عورت زید کے مکان پر [illegible] بکر کے رشتہ داروں نے [illegible] [illegible] زید کے مکان پر [illegible] گورنمنٹ کے پاس [illegible] زید نے بکر کی عورت کی طرف سے [illegible] بکر کی عورت [illegible] زید کے قبضہ میں [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] حکومت [illegible] اور امامت بھی کرتا ہے [illegible] کی حیثیت سے مشہور ہے [illegible] تو کیا ایسے کو امام بنانا درست ہے، اور جن لوگوں نے [illegible] پڑھی ہے، ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ اور ایسا شخص [illegible] ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اگر واقع میں زید نے بکر کی زوجہ کو [illegible] فاسق و فاجر مرتکب کبیرہ مستحق عذاب نار [illegible] [illegible] گرفتار ہے۔ اور بکر کی عورت سے جو ناجائز تعلق [illegible] حکم ہے کہ اگر نکاح [illegible] نہیں کیا [illegible] کرتا ہے تو یقیناً دونوں زانی اور زانیہ [illegible] بہر حال اگر صورت واقعی یہی ہے، تو اس کو امام بنانا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۱) مسئولہ [illegible] اسلام پور ریاست [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۲) مسئولہ [illegible] صاحب بستی [illegible] جمادی الاولیٰ [illegible]

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

الجواب - قبرستان میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

یہود و نصاریٰ پر کہ انھوں نے قبور انبیاء کو مساجد بنالیا۔ نیز مسلم شریف میں جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انھاکم عن ذلک اگلے لوگوں نے انبیاء و صالحین کی قبور کو مساجد بنالیا خبردار تم قبروں کو مساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع فرماتا ہوں۔ ابوداؤد و ترمذی و دارمی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام۔ ترمذی و ابن ماجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ وقارعۃ الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظھر بیت اللہ۔ بحر الرائق میں ہے حکمۃ الصلوٰۃ فی معاطن الابل والمزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ والحمام والطریق وفوق سطح الکعبۃ ۔۔۔ المقبرۃ ۔۔۔ ردالمحتار میں ہے ۔۔۔ الا انہ ان کان فیھا موضع اعد للصلوٰۃ ولیس فیہ قبر ۔۔۔ اور قبر پر بیٹھنا حرام ہے اور قبر پر کھڑے ہونے یا اس پر چلنے کی ممانعت ہے اور قبروں پر بیٹھنے میں بھی یہی ہوگا اور یہ سب حرام، اطلاق نظر اس سے کہ اللہ کے نزدیک یہ حرمت ہے۔ خود ان افعال کا بھی ۔۔۔ اس سے مُردوں کو اذیت ہوتی ہے اور مُردوں کا ایذا دینا بھی حرام ہے جیسے زندوں کو تکلیف دینا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اذی المؤمن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ۔ مؤمن کو موت کے بعد ایذا دینا ویسا ہی ہے جیسا زندگی میں تکلیف دینا ۔۔۔ ان المیت یتأذی بما یتأذی بہ الحی ۔۔۔ حتی انہ یسمع خفق نعال الرجال جوتوں کی سخت آواز سے بھی مردے کو ایذا پہنچتی ہے اور جو کا جھگڑا اور یہیں پر قبر کے لوگوں کا اجتماع کس قدر قبرستان کا پامال اور مُردوں کی ایذا کا سبب ہوگا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر۔ آدمی کا آگ کی چنگاری پر بیٹھنا کہ کپڑے جلا کر جلد تک پہنچ جائے یہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ رواہ مسلم و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نیز فرماتے ہیں لان امشی علی جمرۃ او سیف احب الی من ان امشی علی قبر مسلم۔ آگ یا تلوار پر چلنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ رواہ ابن ماجہ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فتاویٰ عالمگیریہ و شرح تنویر و بدائع و بحر الرائق و درمختار و ردالمحتار وغیرہا عامہ اسفار میں ان ۔۔۔

کی امامت مذکور اسفیاء تفصیل درکار ہو تو امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کا رسالہ مبارکہ النہی الاکید ملاحظہ کریں اور بلا وجہ
شرعی جیسا کہ کی امامت قرار دینا امور کے مقابل میں ایک دوسری جماعت اس سے قائم کرنا کہ جماعت کے تفرقہ کا سبب ہو جائیگا
جماعت اور احیاء، وہ اسلامی شوکت کہ اجتماع میں تھی کم ہوتی ہے مگر سبب کرتا ہے اتحاد کی شیرازہ کو شوکت اسلام [illegible]
شعائر اسلام [illegible]
امور کا مکروہ اور مندر میں جانا بھی منع ہے، کہ وہ مجمع شیاطین ہے۔ [illegible] ویکرہ للمسلم
الدخول فی البیعة والکنیسة وانما یکرہ من حیث انه مجمع الشیاطین لا من حیث انه لیس له حق الدخول
قال فی البحر والظاهر انها تحریمیة لانها المراد عند اطلاقهم [illegible]
او فاذا حرم الدخول فالصلوة اولی [illegible]
داشتہ حرام ہے۔ احادیث اس بارہ میں بکثرت وارد، کہ تصویر بنانا حرام، اور قیامت کے دن ان پر نہایت سخت عذاب ہوگا
ان میں سے بعض یہ ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم
القیامة یقال لهم احیوا ما خلقتم۔ جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا ان سے کہا جائے گا جو تم نے
بنایا ہے اسے زندہ کرو۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما اور فرمایا ان اشد الناس عذابا عند الله
یوم القیامة الذین یضاهون بخلق الله۔ سب سے سخت تر عذاب خدا کے نزدیک روز قیامت انہیں ہوگا جو اللہ کے پیدا کرنے کے
ساتھ مشابہت کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے۔ ان من اشد الناس عذابا یوم القیامة الذین یصورون هذه الصور
جنکی ان لوگوں پر قیامت کے دن سخت تر عذاب ہوگا ان میں سے وہ لوگ ہیں جو تصویریں بناتے ہیں۔ اور ایک روایت
میں ہے ان اصحاب هذه الصور یعذبون یوم القیامة فیقال لهم احیوا ما خلقتم۔ وقال ان البیت الذی فیه الصور
لا تدخله الملائکة۔ ان تصویر والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائیگا جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ
کرو۔ اور فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ روی هذه الروایات البخاری ومسلم
عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها اور فرمایا کل مصور فی النار یجعل له بکل صورة صورها نفسا فیعذبه
فی جهنم۔ ہر مصور جہنم میں ہے۔ اور اس نے جتنی تصویریں بنائی ہیں ہر تصویر کے بدلے میں ایک نفس ہوگا جو اسے جہنم میں عذاب دیگا
رواہ البخاری ومسلم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما وفی روایة البخاری منه قال لا احدثک الا ما سمعت

عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمعتہ یقول من صور صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیہ الروح
ولیس بنافخ فیہا ابدا۔ جو تصویر بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیگا یہاں تک کہ اس میں روح پھونکے اور ہرگز کبھی نہ پھونک
سکے گا۔ نیز ارشاد فرمایا قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن ذهب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا شعیرۃ۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے اُس سے زیادہ ظالم کون جو میری بنائی ہوئی کی شکل پیدا کرنے چلے، وہ ایک چھوٹی چیونٹی تو بنا دیں، اور ایک جو تو پیدا
پیدا کر دیں۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرمایا لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ
کلب ولا صورۃ جس گھر میں کتا اور تصویر ہوتی ہے اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی
والنسائی وابن ماجہ عن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نیز حدیث میں آیا یخرج عنق من النار یوم القیامۃ لہا
عینان تبصر بہما واذنان تسمعان ولسان ینطق بہ یقول انی وکلت بثلاثۃ بمن جعل مع اللہ الٰہا اٰخر وبکل
جبار عنید وبالمصورین۔ روز قیامت جہنم سے ایک گردن نمودار ہوگی جس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھیں گی، اور کان ہوں
گے کہ سنیں گے، اور زبان ہوگی جس سے بولے گی، وہ کہے گی مجھے تین شخصوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے، ہر اس شخص کے لئے جس نے خدا کے ساتھ دوسرا
کو خدا مانا، اور ہر ظالم سرکش اور تصویر بنانے والے۔ رواہ الترمذی عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور ایک حدیث
میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اشد الناس عذابا یوم القیامۃ من قتل نبیا او قتلہ نبی او قتل احد
والدیہ والمصورون وعالم لم ینتفع بعلمہ۔ روز قیامت سب سے سخت عذاب اُسے ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا
یا اُسے کسی نبی نے قتل کیا، یا جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو قتل کیا، اور تصویر بنانے والے، اور وہ عالم جس نے اپنے علم سے
فائدہ نہیں اٹھایا۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ امام اگرچہ خود تصویر نہیں کھینچتا مگر جب
اس نے تصویر کھنچوائی تو اس حرام کا باعث ہوا اور اس گناہ میں وہ مصور کا شریک ہے اور معصیت پر اعانت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ اور جب وہ امام چندہ وصول کرنے کا عادی ہے تو
مندر میں جانے اور تصویر کھنچوانے پر کیا بس کرتا ہوگا، دیگر محرمات شرعیہ کا بھی علانیہ ارتکاب کرتا ہوگا لہذا وہ بھی فاسق معلن ہوگا

علیحدہ کرکے کسی صالح کو امام بنانا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب ۱۲۷: جبکہ محض دنیوی عداوت ہے اور زید قابل امامت ہے، تو بکر زید کے پیچھے نماز پڑھے کچھ کراہت نہیں بلکہ
محض دنیوی عداوت کی بنا پر اس کے پیچھے نماز چھوڑ دینے سے خود بکر پر الزام ہے، وہ گنہگار ہے، وہ تو ...

من عکرامة تفسادنیه اولانهما من بالاقامة کرہ له ذالک تحریما لحدیث ابی داؤد لا یقبل الله صلاۃ من تقدم قوما وھم له کارھون ... ھوا حق لا مامة منه ۔ اور دنیوی عداوت کی بنا پر بھی اس سے زیادہ بول چال اور قطع تعلق جائز بھی نہیں ہے کہ اس حد کی کہ جس مسجد میں وہ نماز پڑھے یہ شخص اس کے ساتھ بھی نماز نہ پڑھے، اس کی ... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام۔ آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے رہے، کہ دونوں ملیں تو یہ اس سے منہ پھیرے اور وہ اس سے منہ پھیرے، اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ کما اخرجہ مسلم عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور فرماتے ہیں: دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین۔ اگلی امتوں کی بیماری تمہاری طرف چلی یعنی حسد و عداوت یہ مونڈنے والی ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ بال مونڈتی ہے، لیکن وہ دین کو مونڈتی ہے، رواہ الامام احمد والترمذی عن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ باہمی عداوت کو دور کریں، اور مل کر رہیں کہ اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۰۸) مرسلہ مولوی سید رشید الدین امام مسجد جامع ضلع رنگھو پور (سی پی) ۲۹ رجب ۱۳۵۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل شہر نے جامع مسجد کے جملہ امور انتظامیہ کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی اور اس کمیٹی پر اعتماد کرتے ہوئے تمام اختیارات بھی اس کو سپرد کر دیے، چنانچہ ایک پیش امام عالم سنی حنفی مقرر موجود ہے لیکن چونکہ حافظ نہیں، البتہ حفظ کرنے کی کوشش کر رہا ہے، چنانچہ نصف قرآن سے زائد حفظ کر چکا، اور قرآن شریف درست و صحیح موافق تجوید و ترتیل بھی پڑھتا ہے، لیکن اب کمیٹی محض اس وجہ سے اس کو امامت سے علیحدہ کرنا چاہتی ہے کہ وہ پورا حافظ نہیں اور رمضان شریف میں بھی تراویح کے لئے دقت ہوتی ہے، حالانکہ حافظ درست خواں جو موافق تجوید پڑھتے ہیں، اور مخارج و صفات کا لحاظ کریں، اور متشابہ صورتیں اس طرح ذکر سکیں، یا کیا باب ہے۔ علاوہ ازیں بعض وہابیہ دیوبندیہ عقائد کے بھی ہیں، چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی جو امام لانا چاہتی ہے وہ دیوبندی وہابی عقائد رکھتے تھے، اگرچہ بعض عالم صاحب کچھ بھی تھے اور بعض مذہب کے کم علم اور غیر مذہب یا پورے طور پر واقف مذاہب سے بھی ناواقف تھے، مگر کمیٹی اس امامت کا کچھ پرواہ نہیں کرتی، کہ پیش امام کس عقیدہ کا ہے، اور کیسا ہے، صرف حافظ ہونا چاہیے، نیز وقت تقرری یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ چونکہ قرآن شریف پورا حافظ ہو...

رہ جاتا ہے اور دیکھے جاتے ہیں گے اور بعد حفاظ کے حق میں دینے پیچھے پڑھتے ہیں گے۔ اور ملت حفاظ کی بھی کوئی قید یا تعیین نہیں ہوتی تھی جس حالت میں کہ نیز باصحت حفاظ کرنے کی سبب سے عام مسلمانوں کو امامت سے برطرف کرنا صحیح اور درست ہے بلکہ یہ سنی درست قول ہے حفاظ رمضان شریف میں تراویح پڑھانے کے لئے مستقل کرنے کی وجہ داری ایسا ہے۔ تحریر بھی واضح فرمایا جائے کہ اس صورت میں یکینی مسلمانوں کی خیر خواہ ہے، بعد ازیں امامت سے قبل جو امام چند حسب قابلیت مذہب با اتفاقات ثلاثہ سے تا وقت، اور بغیر تجوید کے گئے تھے ہیں سب تمام مسلمانوں کی نماز فاسد و باطل ہوتی، ان کی ذمہ داری کیسی ہوتی یا نہیں، اور مقتدی و منفرد اس یکینی جو سب ہوگی یا نہیں۔ اور یہ امام ان کے پیچھے جو مذکور ہوئے، نماز درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: - احق بالامامۃ وہ ہے جو طہارت و نماز کے مسائل کا ان سب میں زیادہ علم رکھتا ہو، پھر وہ جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو، یعنی تجوید کے موافق پڑھتا ہو، درمختار میں ہے: والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاھرۃ ثم الاحسن تلاوۃ وتجویدا للقراءۃ۔ اور نفس تصحیح حروف کہ حرف دوسرے سے بدل جاوے یہ نماز کے شرائط امامت سے ہے کہ اگر اتنی تصحیح بھی نہ ہو تو وہ صحیح پڑھنے والوں کا امام ہو ہی نہیں سکتا، بلکہ اگر کوشش نہیں کرتا، اور یہ پڑھنا اس پر ممکن ہے تو خود اس کی بھی نماز نہ ہوگی، اور دوں کی اس کے پیچھے کب ہو۔ اور ہندوستان میں کثرت سے ایسا پائی جاتی ہے کہ اگر کوشش کریں اور خیال رکھیں تو صحیح ادا کر لیں، اور اگر کوشش کرنے پر بھی کسی خاص حرف کو صحیح ادا نہیں کر سکتا، تو خود اس کی ہو جائے گی، یا اس کے پیچھے ایسے کی نماز ہو جائے گی کہ یہ دوسرا بھی اس حرف کو صحیح ادا نہیں کر سکتا، مثلاً گرے ادا نہیں ہوتا دوسرے سے ذ ج ا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا، درمختار میں ہے: ولا یصح اقتداء غیر الالثغ ای بالالثغ علی الاصح، کما فی البحر عن المجتبی وحرر الحلبی وابن الشحنۃ انہ بعد بذل جہدہ دائما حتما کالامی فلا یؤم الا مثلہ ولا تصح صلاتہ اذا امکنہ الاقتداء بمن یحسنہ او ترک جہدہ او وجد قدر الفرض مما لا لثغ فیہ ھذا ھو الصحیح المختار فی حکم الالثغ وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف، رد المحتار میں ہے: وذالک کالرحمٰن الرحیم والشیطان الرجیم والآلمین وایاک نعبد وایاک نستعین والمغضوب والضالین فکل ذالک لا یا مرہ بتلک الجہد دائما والا فلا تصح صلاتہ بہ، اور امام مذکور کا حکم بھی یہی ہے، اور قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو تو محض اس بنا پر کہ حافظ نہیں اسے معزول کرنا جائز نہیں، آخر ہر کوئی کیسے حافظ ہو نا شرط امامت ہے کہ بغیر اس کی امامت صحیح نہیں، کیا جب اسے مقرر کیا تھا، اس وقت اس نے اپنا حافظ ہونا ظاہر کیا تھا اور حافظ سمجھ کر امام بنایا

لہٰذا کمیٹی کو امامت سے معزول کرنے کا شرعاً کوئی حق حاصل نہیں، رد المحتار میں بحر الرائق سے ہے: واستفيد من عدم صحة
عزل الناظر بلا جنحة عدمها لصاحب وظيفة في وقف بغير جنحة وعدم اهلية ۔ کمیٹی تو کمیٹی اگر بلاوجہ شرعی حاکم
اسلام معزول کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ فتاویٰ خیریہ میں ہے: قد صرح العلماء بانه لا يجوز عزل الناظر بلا عزل صاحب
وظيفة ما بغير جنحة وعدم اهلية لما لا يصح عزل بغير جنحة وللقاضي الجاهل على وظيفته ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اور جب اہل کمیٹی کو اتنی بھی واقفیت نہیں، کہ کون قابل امامت ہے اور کون نہیں، نہ اہلسنت و بدمذہب پہچان
سکیں، تو ان کو سرے سے باختیار خود عزل و نصب امام کا اختیار کیا نہیں، اور جہاں بوجہ قصداً نااہل کو امام بناتے اور
اور مسلمانوں کی نمازیں تباہ و برباد کرتے ہیں، تو حکم اور سخت ہے، ایسی حالت میں یہ لوگ ہرگز مسجد کی تولیت کے
قابل نہیں۔ اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ دیندار اور دیانتدار کو تولیت سپرد کریں، اور ایسوں کو معزول کریں کہ یہ لوگ
نااہلوں پر وقف کی آمدنی صرف کرتے، اور اہل کو بلاوجہ شرعی معزول کرتے، اور ایسوں کو امام بناتے ہیں، جن کے
پیچھے نمازیں بھی خراب ہوتی، در مختار میں ہے: وينزع وجوبا بزازيه لو الواقف درر فغيره بالاولى غير مامون او عاجزا او ظهر به
فسق رد المحتار میں ہے: وان كان الواقف غير مامون او عاجزا او ظهر به فسق ينزع من يده ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۵۹) مسئولہ جناب محمد حنیف صاحب مدرس مدرسہ نور الہدیٰ مقام پوکھریا ڈاکخانہ ... پور
ضلع مظفر پور، ۱۷ شعبان المعظم ۱۳۷۰ھ

داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے یا نہیں، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے یا کس قسم کی، اور وہ نماز
جو مکروہ تحریمی ہو جائے، عام ہے کہ کسی امام کے فسق کی وجہ سے یا رکن کے فوت سے وہ واجب الاعادہ ہے یا نہیں۔

الجواب - داڑھی ایک مشت سے کم کرنا حرام، حدیث میں ارشاد ہوا: احفوا الشوارب واعفوا اللحى ۔
در مختار میں ہے: يحرم على الرجل قطع لحيته، فتح القدير و بحر الرائق و شرنبلالیہ و در مختار میں ہے: الاخذ من اللحية
وهي دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال لم يبحه احد واخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الاعاجم
واليهود وبعض اجناس الافرنج یعنی ایک مشت سے کم کرنا کسی کے نزدیک حلال نہیں اور سب لے لینا یہ مجوسیوں
اور ہندوؤں اور بعض فرنگیوں کا فعل ہے۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں: حلق کردن
لحیہ حرام است وروش فرنج و ہنود و جوالقیان است کہ ایشاں را قلندریہ گویند۔ اس مسئلہ کی تفصیل درکار ہو تو

[illegible]

مسئلہ (۱۹۰) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] اس مسئلہ میں [illegible] (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ امام [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

جـ (۳) ۔ [illegible]

[illegible] واللہ اعلم

مسئلہ (۱۹۱) [illegible]

کیا مسئلہ بعد ذیل صورتوں میں زید کو مسجد کا امام مقرر کرنا اس کی اقتدا کرنا اور اس سے نماز جنازہ و نکاح پڑھوانا درست ہے؟ اگر نا جائز ہے تو اس مسجد کے نمازی اور متولی زید کی حرکات ذیل سے باخبر ہونے پر بھی اس کو امامت سے خارج نہ کریں تو شریعت مطہرہ ان پر کیا حکم لگاتی ہے۔ بینوا توجروا

(۱) زید نے مسجد کی سفیدی و صفائی کے لئے پیشہ ور طوائفوں کے حرام کمائی سے چندہ لیا۔

(۲) زید چند پیسوں اور گلوں کے لالچ میں بازاری رنڈیوں اور ساتھ کے تبرو نفقہ کو مسجد کا طاق بھرنے کے لئے برہنہ پاؤں اور بے طہارت مسجد کے اندر جانے دیتا ہے۔

(۳) زید جوان ہے اور اس کے گرد خاص میں اکثر مسلمان اور چند جوان عورتیں گنڈہ اور تعویذ لینے آتی ہیں اور علاوہ دیگر نسوانی امراض کے اکثر اولاد کی بھی چاہتی ہیں اور چند روز سے ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس میں اگر کسی عورت کا شوہر بانجھ ہو اور اولاد پیدا کرنے پر قادر نہ ہو تو عورت کسی اور شخص سے استقرار حمل کرا سکتی ہے۔

(۴) زید بلا اجازت شوہر اس کی منکوحہ کو کار خدمت کے حیلہ سے رکھ لیتا ہے اور اس کو شوہر کے پاس نہیں جانے دیتا ہے۔

الجواب۔ حرام مال مسجد میں صرف کرنا کہا گیا ہے، حدیث میں فرمایا ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب۔ زید نے ایسا کیا تو توبہ کرے اور چند بار کرنے پر توبہ نہ کرے تو امامت سے معزول کر دیا جائے۔ بازاری عورتوں کا طاق بھرنے جانا زید کا فعل نہیں، اگر زید قدرت رکھتا ہو تو روکے، کہ ان کا اس طرح آنا احترام مسجد کے خلاف ہے۔ زید کے یہاں عورتوں کا تعویذ کے لئے آنا یہ کوئی ایسا امر نہیں ہے کہ اس کے سبب امامت سے معزول کرنے کا حکم دیا جائے، اور چند روز سے یہاں نیوگ کا مسئلہ جو مذکور ہوا کہ جسم نہیں کرتا ویسے اوہام بعید و قابل التفات نہیں، مگر چونکہ ان عورتوں کے آنے سے لوگوں کو خاص سبب سے زید کی طرف شبہ ہوتا ہو تو چاہیے کہ عورتوں کا آنا روکے، حدیث میں ہے اتقوا مواضع التہم۔ دوسرے کی عورت کو کار خدمت کے لئے زید کا نوکر رکھنا کوئی جرم نہیں، اگر اس کے شوہر کو منظور نہ ہو تو حرج کیا سکتا ہے، ہاں اگر زید عورت مذکورہ کو بہکاتا ہو اور عورت کو ایسی باتیں سکھاتا ہو کہ وہ شوہر کے یہاں جانے نہ پائے، تو گناہ ہے ایسا ہے تو توبہ کرے۔ بہرحال امور مذکورہ ایسے نہیں کہ مطلقاً زید کے فسق کا حکم دیا جائے اور امامت سے معزول کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۱) مسئولہ حافظ نبی صاحب از نینی تال یکم ذی قعدہ ۱۳۳۱ھ ہجری۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید پیش امام ہے [illegible] اس کے پیچھے نماز پڑھتا ہے [illegible] اور [illegible] نماز [illegible] کے پیچھے [illegible] مسئلہ میں کیا حکم ہو؟

الجواب - [illegible] نماز [illegible] کے پیچھے [illegible] امام کے [illegible] شرط ہے [illegible] جبکہ [illegible] امام [illegible] کے پیچھے [illegible] تراویح [illegible] بالغ [illegible]

قال [illegible] (الزيادة) [illegible] بالسنة [illegible] المذهب [illegible]

مسئلہ (۱۱) (۳۴۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغ کے پیچھے نماز [illegible] جائز ہے یا نہیں۔

(۲) بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ مشائخ بلخ کی ایک روایت ہے کہ نابالغ کے پیچھے تراویح، سنت اور نفل جائز ہے، حقیقت حال سے مطلع فرمائیں۔

الجواب - بالغ کے امام کے لئے بالغ ہونا شرط ہے، [illegible] وشرط صحة الامامة للرجال الاصحاء ستة اشياء الاسلام والبلوغ والعقل والذكورة والقراءة والسلامة من الاعذار، لہذا نابالغ کے پیچھے بالغ کی [illegible] نماز درست نہ ہوگی [illegible] ولو في جنازة ونفل على الاصح [illegible] تراویح [illegible] اگر [illegible] مگر [illegible] کہ [illegible] نماز [illegible]

[illegible] الهداية [illegible] المختار [illegible]

مسئلہ (۲۱۳) مرسلہ عبدالستار صاحب پارچہ فروش سابق کارماں لین باندرہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پیش امام جامع مسجد کے متعلق کچھ لوگوں نے یہ عذر کیا کہ ہم امام صاحب کے پیچھے عید الفطر نہیں پڑھیں گے، چونکہ یہ امام صاحب قبروں کا طواف کرتے ہیں، اور مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں اور خلیفۃ المسلمین کے واسطے دعا نہیں مانگتے اور خطبہ نہیں پڑھتے۔ تو اس شک کو رفع کرنے کے لئے عید الفطر کے ایک روز قبل عیدگاہ میں مسلمانان باندرہ والی کا ایک جلسہ ہوا، اس جلسہ میں تقریباً تین سو آدمی جمع تھے، اس جلسہ میں ان آدمیوں سے دریافت کیا گیا کہ تم لوگوں کو امام صاحب کے پیچھے نماز عید الفطر ادا کرنے میں کیا عذر ہے، تو ان لوگوں نے وہی عذر پیش کیا جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد امام صاحب سے معلوم کیا گیا تو امام صاحب نے سوال اول کا یہ جواب دیا کہ ہم قبروں کا طواف نہیں کرتے بلکہ عرس کے موقع پر قرآن شریف پڑھ کر بزرگوں کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں، اور دوسرے سوال کا یہ جواب دیا کہ اس سے قبل مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے تھے اب نہیں سنتے ہیں، اور نہ ایسا عقیدہ ہے، تیسرے سوال کا جواب حاضرین نے یہ دیا کہ ہم لوگوں نے خلیفۃ المسلمین کے لئے دعا مانگنا مناسب ہے، چوتھے سوال کا جواب اہل جلسہ نے یہ دیا کہ خطبہ پڑھنا کوئی ضروری نہیں ہے، اس جلسہ میں دو مولوی بھی تھے، ان لوگوں سے بھی پوچھا گیا کہ اب اس امام صاحب کے متعلق کیا حکم ہے۔ تو ان دونوں مولویوں نے جواب دیا کہ بلا کراہت اس امام کے پیچھے نماز جائز ہے، اس کے بعد جو معترضین تھے تسلیم کر لیا اور وعدہ کیا کہ کل ہم لوگ اس امام صاحب کے پیچھے عید الفطر ادا کریں گے، مزید براں جن لوگوں کو اعتراض تھا ان لوگوں نے یہ کہا کہ امام صاحب توبہ کریں، امام صاحب نے مجمع کے سامنے توبہ بھی کیا، لیکن عید الفطر کے روز ان لوگوں نے جن کو عذر تھا اس امام صاحب کے پیچھے نماز نہیں پڑھی اور سب کے سب مذکورہ دو مولویوں کے ساتھ [illegible] پر عید الفطر ادا کی۔

الجواب۔ امام پر جو الزام جا بجا لگائے گئے امام نے اُن سے برأت ظاہر کی اور لوگوں کے کہنے سے اس نے توبہ بھی کی تو اب بھی اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا، اور مسلمانوں میں تفریق کرنے کے لئے جدید جماعت قائم کرنا ناروا ہے، خصوصاً نماز عید کہ اسکا امام ہر شخص نہیں ہو سکتا، اس کا امام وہی ہو سکتا ہے جو جمعہ کا امام ہو سکتا ہے، اور جمعہ کا امام بادشاہ اسلام ہوگا یا اس نے جسکو مقرر کیا ہو اور جہاں یہ نہ ہوں تو عوام نے جسکو امام مقرر کیا ہو وہ پڑھائے، در مختار میں ہے۔ ونصب العامة الخطيب غير معتبر مع وجود من ذكر اما مع عدمهم فيجوز للضرورة۔ اور ظاہر ہے کہ یہاں ضرورت نہیں کہ ایک امام موجود ہے اور وہ نماز پڑھا رہا ہے پھر بلا ضرورت شرعی اسکی مخالفت اور یہ دوسری جماعت قائم کی گئی، غرض یہ نئی جماعت عید جو قائم کی گئی، تنہا ان [illegible]

امام بنانا تو پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے ویکرہ الاکثر فی اماکن کثوب کعبۃ ورفع طریق۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۴۴) مرسلہ مولوی مصباح الحلیم صاحب رضوی از اورنگ آباد بلند شہر ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۲ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک غیر مقلد صاحب بیاست ہونے کی وجہ سے مسلمانان حنفی المذہب کو اپنی اقتداء پر بالجبر مائل کرتا ہے، اور جمعہ بھی پڑھاتا ہے، اور کپڑا لٹکا کر بھی کرتا ہے، علاوہ ازیں یہ شخص تقلید ائمہ اربعہ کا منکر ہے، اور مقلدین پر طعن کرتا ہے، اور نماز و غیر نماز میں ڈاڑھی نوچتا ہے، یہاں تک کہ ایک ایک رکن میں کئی کئی بار ڈاڑھی نوچتا ہے یہاں تک کہ نوچ نوچ کر یکدم صاف کر دیا ہے، اور نماز میں دونوں پاؤں پھیلا کر کھڑا ہوتا ہے، تو کیا ایسے کی امامت درست ہے۔

(۲) جس جگہ لوگ ایک مدت سے جمعہ پڑھتے رہے ہوں، اب وہاں ایک وہابی غیر مقلد بہ سبب ریاست کی وجہ سے جمعہ پڑھاتا ہو تو کیا سنی حنفی المذہب کے لئے یہ جائز ہے کہ کسی دوسری مسجد میں جمعہ قائم کریں۔

الجواب (۱) - فرقہ غیر مقلد گمراہ و بد دین مبتدع ہے اور اہل سنت سے خارج ہے۔ علامہ سید احمد طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں من شذ عن جمهور اهل الفقه والعلم والسواد الاعظم فقد شذ فيما يدخله في النار فعليكم معاشر المؤمنين باتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وحفظه وتوفيقه في موافقتهم وخذلانه وسخطه ومقته في مخالفتهم وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة وهم الحنفيون والمالكيون والشافعيون والحنبليون رحمهم الله تعالى ومن كان خارجا من هذه الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار۔ اور بدمذہب کو امام بنانا ناجائز و گناہ کہ امام بنانا تعظیم ہے اور اہل بدعت کی تعظیم حرام۔ حدیث پاک میں فرمایا من وقر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام جس نے بدمذہب کی توقیر کی، اس نے اسلام ڈھانے پر مدد کی۔ و فقہ شرح فقہ اکبر میں ہے المبتدع فاسق من حيث الاعتقاد وهو اشد من الفسق من حيث العمل لان الفاسق من حيث العمل يعترف بانه فاسق ويخاف ويستغفر بخلاف المبتدع۔ صغیری میں ہے یکرہ تقدیم الفاسق کراهة تحریم وعند مالك لا تجوز [illegible] عن احمد وكذا المبتدع۔ ردالمحتار میں ہے المبتدع تکرہ امامته بكل حال۔ طحطاوی علی الدر میں ہے الکراهة فيه تحريمية على ما سبق۔ اور اس غیر مقلد کا مقلدین پر طعن کرنا فسق کا ہے، اور فاسق کو امام بنانا ناجائز و گناہ۔ کما مر۔ یونہی اس کا ڈاڑھی نوچ کر صاف کر دینا بھی فسق ہے، کہ یہ اس کی عادت ہے، حدیث

میں فرمایا اصلحوا الشیء ... اور جس شخص کا گریبان بند ہو ... تو ایک ... کرے ...
اور اس پر ... اور وہ ... ہے ... تو جب امام کی نماز خود ہی نہ ہوئی تو اس کے پیچھے ...
کی کیونکر ہو ... درمختار میں ہے ... اقول من اختیار ...
... جمہور المشائخ ... اور جماعت کے پیچھے ... کی ... امامت ... ہے
جب اس کی جماعت مکروہ ... کہ پیچھے نماز ... ہوگی ... مکروہ ... والتحقیق
فی رسالۃ ... الصلاۃ ... مسئلۃ ... واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اور اگر ... ممکن ہو اُس کو امامت سے علیحدہ کریں ... اور کسی دوسری مسجد میں ...
پیچھے ... فتح القدیر میں ہے ... قول ... لانہ ... السبیل الی التحویل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۵) مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب امام مسجد ...
امام جی ... اگر امام ... ہو جائے ... تو قوم نے دوسرا امام مقرر کیا ...
... اور پہلے امام ... اگر جو پہلا تھا ... تو اس کے ...
... اب اُس مقرر کردہ امام ... کو ... کے امامت ... ہے یا نہیں۔

الجواب - جب امام نے گریبان اُس نے امامت سے دست برداری کرلی تو اُس کی امامت ختم ... کوئی ...
نہیں ... امامت جاری ... تیسرے امام کو ... شرعی ... جائز نہیں۔ ردالمحتار میں ہے ...
... صاحب ... واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۶) مسئولہ رحیم بخش صاحب ... تحصیل ... ضلع ... ربیع ...

(۱) بکر پیش امام کو ... کے لوگوں نے ... سے ... کی ...
پڑھانے سے روک دیا اور کسی دوسرے شخص کو امام بنایا۔

(۲) بکر پیش امام ... جمعہ ... پانچ آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھانے کے لئے ... جب ...

عہ ... واللہ تعالیٰ اعلم

کے لوگوں نے ہم لوگوں کو پکڑ کر بطور حراست ایک گھنٹہ بٹھایا۔ اور سب کے سب تائب ہو کر واپس ہو گئے۔ اس کے بعد کیا تم نماز
پڑھانے کے مستحق ہیں کیوں کہ تم شریعت کے خلاف ہو گئے یا نہیں

الجواب (۱)۔ چونکہ شرعی امام اول کو معزول کرنا اور اس کی جگہ دوسرے کو امام بنانا جائز ہے، اور امام کو لوگوں کو
بالزور منع کرنا ہے اور احکام شرعی کی خلاف ورزی کرتا ہے تو ایسے لوگ فتنہ کا سبب ہیں بلکہ
اور خوش ہونا چاہئے مگر جو لوگوں کے درپے ہیں خوف خدا و رسول نہیں ہے ان کو
احکام شرعیہ کا شکر کرنا چاہئے ان لوگوں پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی تکلیف دینا حرام ہے، حدیث شریف میں ہے من آذی مسلما فقد آذانی ومن آذانی
فقد آذی اللہ جس نے مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی
اور مسجد سے روکنا بھی حرام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ
وَسَعٰى فِي خَرَابِهَا اس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے روکا
اور ان کی بربادی میں کوشش کی یہ سب لوگ گنہگار ہیں توبہ ان پر فرض ہے اور امام سے معافی مانگنی ضروری ہے۔

مسئلہ (۱۲۷) ایک ایسا شخص جو پنجگانہ جماعت سے نہیں پڑھتا ہے اور جمعہ کے دن امام ہو کر جمعہ پڑھاتا ہو
تو کیا ایسے کی اقتدا درست ہے۔

الجواب۔ جماعت واجب ہے، اور اس کا تارک گنہگار، اور ترک کی عادت فاسق، اور چونکہ فاسق کو امام بنانا
اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، اور پڑھی ہو تو پھیرنی واجب۔ واجب ہے کہ دوسرے کو
امام مقرر کریں، اگر کسی وجہ سے اس کو معزول نہ کر سکتے ہوں تو دوسری جگہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۲۸) مسئولہ قاضی عبدالعزیز صاحب از فرید پور بریلی امر ڈویژن۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص مسجد کا امام ہو کر سود لیتا ہو کھاتا ہو اور جھوٹی گواہی
دیتا ہو اور جھوٹ بولتا ہو، کیا اس کے پیچھے نماز درست ہے، اور اس کا پڑھایا ہوا نکاح جائز ہے۔

الجواب۔ سود لینا اور دستاویز لکھنا حرام ہے، حدیث صحیح میں ارشاد فرمایا لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم آکل الربا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ سود کھانے والے اور کھلانے والے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت

[illegible]
[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
[illegible] شہادۃ الزور بالاشراک باللہ [illegible] فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا
قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۴۹) [illegible]

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

(۲) ایک شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۳) زید [illegible]
[illegible]
[illegible]

الجواب۔ [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) [illegible]
[illegible]

ہے تو اقتدا صحیح نہیں، اور اس صورت میں نماز ہوگی ہی نہیں، کہ جب کل یا بعض مقتدی میں نماز امام نماز ہی نہیں پھر اقتدا کیونکر ہو سکتا، کہ اقتدا کے معنی ہیں اپنی نماز کو نماز امام کے ساتھ مربوط کر دینا۔ تو جب امام کی نماز ہی نہیں تو ربط کس کے ساتھ ہوگا رد المحتار میں ہے: وکذا لو کانت صحیحۃ فی زعم الامام فاسدۃ فی زعم المقتدی لبنائہ علی الفاسد فی زعمہ فلا یصح بیشک مسلمان پر بدگمانی حرام ہے، مگر جبکہ کسی قرینہ سے اس کا ایسا ہونا ثابت ہوتا ہو، تو اب حرام نہیں، مثلاً کسی کو بھٹی میں آتے جاتے دیکھ کر اسے شراب خور گمان کیا، تو اس کا قصور نہیں اس نے موضع تہمت سے کیوں اجتناب نہ کیا، و کہا کہ یہ بدگمانی حرام ہے، بدگمانی نہ کرنا چاہئے، بیشک اگر کوئی وجہ نہ ہو جس کی بنا پر بدگمانی کی جا سکے تو یہ قول صحیح ہے، مگر جبکہ زید ثبوت پیش کرتا ہے، تو اس کے پیچھے نماز کیونکر پڑھے، اقتدا میں دل کے گمان کا اعتبار ہے اور اگر مجرد وہم ہو تو قابل التفات نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر اس کی عادت ایسی ہو، معلوم ہو کہ ایک انگلی کی جگہ میں بھی نہیں جاتا تو ضرور نماز صحیح ہے، اور کبھی جاتا ہے کبھی نہیں جب بھی اعادہ کر لینا چاہئے مسئلہ جانے والے شخص کو دخل کرنے کا اسے اختیار ہے اور بتانے میں اس کا لحاظ رکھے کہ فتنہ و فساد نہ ہو ورنہ اپنی نماز پھیر لے اور اس کے پیچھے پھر نہ پڑھے، اور امام کا عالم ہونا یا امام کا اس کے پیچھے پڑھنا اس کے اس فعل کو جائز نہ کر دے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۷۰) مسئولہ مولوی آفتاب الدین صاحب طالب علم مدرسہ اہلسنت بریلی شریف ۶ ربیع الاول

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص ذاتی مفاد کے خاطر اس نیت سے جھوٹ بولے کہ اصل مالک سے مال غصب ہو کر غیر مالک کو مل جائے اور دوسروں کو آزادہ و ہی کرے، تو ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے اور اس کی اقتدا کیسی ہے، اور جو اشخاص اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب - جھوٹی گواہی دینا حرام و کبیرہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑھی جب فارغ ہوئے کھڑے ہو گئے اور فرمایا عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ثلث مرات ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ اور دوسرے مسلمان کو ایذا دینا یہ دوسرا گناہ ہوا، بیشک یہ شخص فاسق ہے اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۷۱) مرسلہ مولوی محمد عبد الغفور صاحب از ... ضلع شاہ پور پنجاب ۶ ربیع الاول ...ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ہر روز عید الاضحیٰ احکام و فضائل قربانی بیان کرتا

ہوئے ذکر کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے امتحان کے بعد شام کی طرف سفر کیا۔ راستہ میں فرعون مصر کے ظالم نے حضرت
سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا امتحان لینا چاہا۔ مگر خدا پاک نے ظالم کے مکر کو پلٹ دیا اللہ اسے سزا دی پس اُس نے ایک خادمہ
ہاجرہ نامی عطا کی۔ پھر حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیدی جن سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ وہ
واقعہ بموجب صحاح خمسہ بخاری شریف مسلم، ترمذی، ابو داؤد وغیرہ بیان کیا فدعت اللہ الذی ... فقال انما اتیتنی
بشیطان ... فاخدمها هاجر ابراهیم علیه السلام
فاتته وهو قائم ... الحدیث اخرجه الخمسة الا ابن ماجه تیسیر الوصول
عمرو نے کہا کہ ہاجرہ بادشاہ مصر کی بیٹی تھی، خادمہ نہ تھی، عمرو کے بھائی بکر و خالد نے کہا کہ زید نے انبیاء علیہم السلام کو خصوصاً
حضرت اسمٰعیل اور سرور کائنات کو گالی دی اور توہین کی کہ زید لونڈی زادہ ہے، کافر ہے۔

پس دریافت طلب یہ ہے کہ زید پر کفر لازم آتا ہے یا نہیں۔ بموجب حدیث لا یرمی رجل رجلا بالفسوق و
لا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک عمرو و بکر پر توبہ لازم ہے۔ اور عمرو و بکر محض نفسانیت کی وجہ سے علیحدہ مسجد
جدید بنائیں تو اس میں نماز درست ہوگی یا نہیں اور اس مسجد پر مسجد ضرار کا حکم مرتب ہوگا یا نہیں۔

الجواب۔ زید نے ہرگز انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں کی، معاذ اللہ ایسی بدگمانی کسی کے سر توہین کا الزام رکھ کر
اُسے کافر کہنا، اور اس کے پیچھے نماز ناجائز سمجھنا شدید ظلم ہے۔ زید نے تو ایک حدیث صحیح بیان کی، خود حدیث کے الفاظ
یہ ہیں فاخدمها هاجر ... البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجمع البحار میں اس کے معنی یہ لکھے ای وہبها
خادما۔ کرمانی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ای وہب لها خادما اسمها هاجر و هی ام اسمٰعیل علیه السلام یعنی حضرت
سارہ کو اُس بادشاہ نے ایک خادمہ دی جس کا نام ہاجرہ ہے۔ اور وہ اسمٰعیل علیہ السلام کی ماں ہیں۔ زید کا بیان بالکل اسی عبارت
کرمانی کے موافق ہے، اور اگر فرض کیا جائے کہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بادشاہ مصر کی بیٹی تھیں، تو بھی زید کے بیان کے منافی
کب ہے اس لئے کہ اُس نے خدمت ہی کے لئے دی تھی، خادم کرنے کے معنی کی تھی کہ حدیث میں لفظ اخدم اسی معنی پر صراحۃً
دلالت کرتا ہے۔ پھر زید نے کیا توہین کی عمرو و بکر وغیرہ معترضین پر لازم کہ توبہ کریں اور زید سے معافی مانگیں اور جماعت مسلمین
بلا وجہ شرعی تفریق نہ کریں، اور فساد ذات البین و نفسانیت کو دور کریں، کہ فساد ذات البین دین کو تباہ کرنے والا ہے مسلمانوں
پر لازم ہے کہ رشتۂ اخوت کو مضبوط کریں، اور آپس کی نزاع سے دشمنانِ دین کو قوت پہنچانے کے سبب نہ بنیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۶۲) مسئولہ ستو شرف حسین منتظم مدرسہ اہلسنت بریلی شریف ۱۲ جمادی الاولیٰ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی بیبیاں یا ہمشیرہ یا لڑکی وغیرہ عام طور پر باہر نکلتی ہیں سینہ یا ... نکال کر غیر محرم سے خرید و فروخت کرتی ہیں تو کیا ایسی صورت میں زید قابل امامت ہے؟

(۲) بکر شریعت کے خلاف داڑھی رکھتا ہے، اس کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب (۱) جیسے کے ... عورتیں گھر پر ... کے ساتھ نکلتی ہیں یعنی منہ چادر یا برقع اوڑھ کر تمام بدن چھپا ہو یا صرف منہ اور ہاتھ کھلا ہے، باقی تمام بدن چھپا ہے، اس پر کچھ الزام نہیں، اور اگر کلائی پنڈلی وغیرہ اعضاء میں کھلا رہتا ہے ... فرض ہے ... غیر محرم کے سامنے ... اور ... روکتا ہے اور ممانعت میں پوری کوشش کرتا ہے جب بھی اس پر الزام نہیں کہ اس کے ذمہ جو تھا وہ کر چکا لا تزر وازرۃ وزر اخری۔ اور اگر منع نہیں کرتا، یا معمولی طور پر کہہ دیتا ہے پوری کوشش سے روک تھام نہیں کرتا، تو گنہگار ہے اور اسی وجہ سے فاسق ہے اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

(۲) اگر داڑھی ایک مشت سے کم کرانے کا عادی ہے تو فاسق معلن ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۶۳) مرسلہ عبد الحکیم صاحب محلہ ... بازار شہر کانپور ... رجب ...

(۱) زید ... لیکن فقیہ نہیں۔ اگر ایسی صورت میں ... فقیہ اور ... دیگر اقوام مسلم مصلی ہوں ... مسئلہ کس کو ہے۔

(۲) حق تعیین امام ... زید کو حاصل نہیں۔ علاوہ ازیں صرف شخص واحد زید کو بلا رضامندی جمہور مصلیان شرعاً حق تعیین امام کو حاصل ہے یا نہیں۔

(۳) نماز تراویح کے لئے کسی ایسے حافظ کا متعین کرنا جو ... اجرت لے کیسا ہے جبکہ خود نمازیوں میں ایسے حافظ بھی ہوں جو بلا کسی معاوضہ و اجرت کے نماز تراویح کے لئے تیار ہیں، نیز ... کا حق کس کو پہنچتا ہے۔

(۴) متولی مسجد کو ... اوقاف سے حافظوں کو ... اجرت دے کر تراویح پڑھوانا کیسا ہے۔

الجواب (۱) امامت کا زیادہ مستحق وہ ہے جو مسائل نماز و طہارت کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو بشرطیکہ فواحش سے بچتا ہو اگرچہ کسی قوم کا ہو۔ در مختار میں ہے والاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوۃ فقط صحۃ و فسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ ... اگر علم کو امام نہیں بناتے تو گنہگار ہوتے ہیں ... ہے۔

ولو قدموا غیر الاولی اساؤا بلا تحریم اگر اعلیٰ عالم آگیا تو حقدار امام راتب ہے، اگرچہ عالم نہیں جبکہ صالح لامامت ہو ـــــ تنویر الابصار میں ہے وصاحب البیت اولی بالامامۃ من غیرہ، در مختار میں ہے ومثلہ امام المسجد الراتب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) تعیین امام و مؤذن کا حق بانی مسجد یا اسکی اولاد کو ہے مگر جبکہ اہل محلہ نے ایسے کو منتخب کیا جو بانی مسجد کے منتخب سے بہتر ہے، تو اہل محلہ نے جسے پسند کیا وہ امام بنایا جائے اور اگر دونوں برابر ہیں تو بانی مسجد کا پسند کیا ہوا بہتر ہے۔ تنویر میں فتاوی جواہر وخلاصہ سے ہے ان تنازع البانی فی نصب الامام والمؤذن مع اھل المحلۃ ان کان من اختیارہ اھل المحلۃ اولی من الذی اختارہ البانی فمختار اھل المحلۃ اولی لان ضررہ ونفعہ عائد الیھم وان کان سواء فمختار البانی اولی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اجرت پر تراویح میں ختم پڑھنا جائز نہیں، اور جب ایک شخص بلا اجرت پڑھنے کو تیار ہے تو اجرت پر بدرجہ اولیٰ ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اجرت ناجائز، اور نذرانہ میں حرج نہیں، جبکہ المعروف کالمشروط کی حد کو نہ پہنچے، اور اگر پیشتر صراحۃً کہہ دیا تھا کہ کچھ نہ دیں گے پھر بعد میں نذر دی تو اب حرج نہیں لان الصریح یفوق الدلالۃ مگر مال وقف سے اسوقت دیا جاسکتا ہے جبکہ واقف نے یہ مصرف بھی وقف میں ذکر کیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۰) مسئولہ شفیق احمد صاحب از محلہ ملوکپور بریلی ۲۰ صفر [illegible]ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ یہاں معشوق اللہ صاحب کی مسجد میں ایک مولانا جو مزار شریف کے متولی بھی ہیں امامت کرتے ہیں، اُن کی یہ حالت ہے، کہ گنڈہ تعویذ کثرت سے کرتے ہیں، اور جو عورتیں گنڈہ تعویذ کرانے کو آتی ہیں ان سے مذاق کرتے ہیں، اور جو لڑکوں کے ستر جیسے ہیں، یعنی چھندہ، چلمن، سیتا، گرد، ناٹک اور لونا چماری کے نام آتے ہیں، پڑھتے ہیں اور ناٹک وسوانگ بھی دیکھتے ہیں، اور داڑھی مطابق شرع شریف کے نہیں رکھتے۔ جو شخص ان سے داڑھی شرع کے مطابق رکھنے کو کہتا ہے تو وہ اسکو یہ جواب دیتے ہیں کہ داڑھی ہی کے بڑھانے میں بزرگی ہے تو سکھوں کی داڑھی لمبی ہوتی ہے اُن کو بھی بزرگ ماننا چاہئے، اور یہ صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ مسجد اور مسجد کے متعلق جتنی چیزیں ہیں وہ میری ملکیت ہیں، باوجود اسکے کہ یہ صاحب ان ہی حرکات سے ایک دفعہ تائب ہو چکے ہیں پھر وہی حرکات کرتے ہیں اور یہ تمام مذکورہ باتیں اہل محلہ ثابت کرنے کو تیار ہیں۔

پس ایسی صورت میں اول ایسے افعال کے مرتکب پر کیا حکم شرعی ہے۔ دوم ایسا شخص امامت کے قابل ہے یا نہیں سوم مسجد اور مال مسجد کسی شخص مثلاً امام وغیرہ کی ملکیت ہو سکتی ہے یا نہیں، اور جو شخص مسجد اور مال مسجد کو اپنی ملکیت کہہ کر فروخت کر ڈالے اس پر کیا حکم شرع شریف ہے۔ چہارم ایسے شخص کو مسجد میں رکھنا چاہئے یا نہیں۔ پنجم ایسے شخص کو حقہ و پانی پلانا کھانا کھلانا اس سے اتحاد و اتفاق و دوستی رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ ششم اور جو شخص اس کی اعانت کرے اور اس سے دوستی رکھے اس پر کیا حکم شرعی ہے۔ ان تمام سوالات کا جواب بحوالہ آیات قرآنی اور احادیث سے تحریر فرمایا جائے۔

الجواب۔ جن منتروں میں الفاظ کفر و شرک ہوں یا شیاطین سے استعانت پر مشتمل ہوں وہ کفر ہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے لا یجوز الاستعانة بالجن فقد ذم الله الکافرین علی ذلک فقال وانه کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا۔ ایسے ہی تعویذات کی نسبت حدیث میں ارشاد ہوا ان الرقی والتمائم والتولة شرک۔ عورتوں سے [illegible] حرام ہے۔ [illegible] دیکھنا بھی حرام ہے [illegible] اور یہ حرام ہے۔ مرد عورتوں کی صورت بنتے ہیں اور [illegible] پر لعنت فرمائی لعن الله المتشبهین من الرجال بالنساء اور چوڑی وغیرہ پہن کر عورتوں کی شکل کرتے ہیں اور یہ حرام، حدیث میں فرمایا [illegible] کتب فقہ میں ہے [illegible]۔ اور جو تماشائی ان کی اعانت کرتا ہے کہ اگر یہ لوگ دیکھنے کو نہ ہوں تو یہ تماشے کیوں ہوں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ یہ شخص تکثیر سواد کرتا ہے۔ اور حدیث میں فرمایا من کثر سواد قوم فهو منهم۔ یہ شخص ایسے ناجائز کام میں اسراف کرتا ہوگا کہ [illegible] روپے برباد کر کے جاتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔ اور فرماتا ہے ان الله لا یحب المسرفین۔ علاوہ اس بے حرمتی کے [illegible] اور سوانگ تو ہندوؤں کی خاص [illegible] بات ہے جس میں [illegible] دیوتاؤں کی نقلیں بنائی جاتی ہیں [illegible] حرام ہے۔ [illegible] در مختار میں ہے [illegible] مسجد کسی کی ملک نہیں، قرآن مجید فرماتا ہے وان المساجد لله۔ یہ شخص غاصب اور مفتری ہے [illegible] مسجد وقف ہے اس کی ملک کیونکر ہو سکتی ہے، الوقف لا یملک، لہٰذا [illegible] فرض ہے [illegible] مسجد اور مال مسجد کسی کی ملک نہیں ہو سکتے، جو شخص ان میں مالکانہ تصرف کرے قابل سزا ہے

[illegible]

ایسے شخص کو مسجد سے فوراً علیحدہ کر دیا جائے کہ جب اپنی ایک کتاب [illegible] تو اسباب مسجد کو ضائع کرے گا۔ اس سے [illegible]
[illegible] اس کی امامت مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نمازی ہے [illegible]
[illegible] کبھی [illegible] کا ایک [illegible] اگر اس شخص سے [illegible]
[illegible] وہ شخص جواب دیتا ہے [illegible] بے اختیاری سے ہوتا ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے
یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب۔ جس شخص کو [illegible] وضو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۴) مسئولہ [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک [illegible]
[illegible]
(۲) [illegible]

الجواب۔ [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ——————— [illegible]

(۲) اگر [illegible] شرائط امامت [illegible]

امام [illegible] کیا جائے۔ [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ——————— [illegible]

مسئلہ (۱۶۸) از [illegible] مرسلہ مولوی عبداللہ صاحب ۲۸ ربیع الآخر [illegible] ھ۔

ٹوپی پہن کر امامت کرنی جائز ہے یا کیا اور فضیلت کس میں ہے؟

الجواب ۔ عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا افضل ہے حدیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمامہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ٹوپی پہن کر بھی جائز ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہاں ننگے سر نماز مکروہ ہے جب کہ بطور سستی و کسل ہو اور اگر بہ نیت عاجزی و تذلل ہو تو ننگے سر نماز پڑھنا مستحب ہے اور اگر بہ نیت اہانت ہو تو کفر ہے ردالمحتار میں ہے وکرہ صلوٰتہ حاسرا راسہ للتکاسل ولا باس بہ للتذلل واما للاہانۃ بہا فکفر۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ویکرہ ان یصلی حاسرا راسہ اذا کان یجد العمامۃ وقد فعل ذالک تکاسلا او تہاونا بالصلوٰۃ ولا باس بہ اذا فعلہ تذللا وخشوعا بل ہو حسن کذا فی الذخیرۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۶۹) از کاٹھیاواڑ [illegible] مرسلہ محمد ضیاء الدین صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اپنے مقررہ مستقل تنخواہ دار امام کے متعلق جو حسب ذیل افعال کا دیدہ و دانستہ مرتکب ہوا کرتا ہے۔

(۱) اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے میں غفلت برتتا ہو مصلیوں کی ناخوشنودی اور ان کی شکایت کی پروا نہ کرتا ہو اکثر مصلی اس کی نامشروع حرکات کی وجہ سے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھتے ہوں۔

(۲) انگریزی تعلیم کی وجہ سے مسائل دینیہ کو اپنے [illegible] کی وجہ سے خلاف شرع [illegible] خیال [illegible] [illegible] اور دوسروں کو ترغیب دیتا ہو اور [illegible] مکان آراستہ کرتا ہو۔

(۳) سنت رسول کے بجائے سنت انگلشیہ کا پیرو ہو یعنی سر پر انگلش [illegible] سوٹ کوٹ وغیرہ [illegible] لباس پہنتا ہو [illegible] اور [illegible] باوجود [illegible] نماز جماعت پڑھاتا ہو۔

(۴) سونے چاندی کے بٹن استعمال کرتا ہو۔

(۵) دونوں کان چھیدے ہوئے ہوں اور اس میں زنانہ قسم کے چاندی کی کیلیں پہنتا ہو۔

(۶) وَلَا الضَّآلِّيْنَ کو وَلَا الظَّآلِّيْنَ پڑھتا ہو یعنی ضاد کو مشابہ بصوت ظا [illegible] پڑھتا ہو۔ یہ افعال جائز

رکھیں یا منڈائیں کیا اس کے پیچھے مقتدیوں کی نماز بلا کسی نقصان و کراہت کے ہو جاتی ہے۔ بینوا توجروا

الجواب — امام مذکور کا سر حلق کرنا واجب، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی [illegible]، اور پھیری [illegible] عورتوں کی طرح بال رکھنا حرام، اور اس کی وجہ [illegible] حرام اور لوگوں کو ترغیب دینا [illegible] صحیح حدیث میں ارشاد ہوا لا یدخل الملٰئکۃ بیتا فیہ صورۃ۔ [illegible] کی وضع اختیار کرنا ناجائز۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کی مخالفت کا حکم دیا، اور ان کی مشابہت سے منع فرمایا۔ [illegible] مردوں کو [illegible] حرام۔ [illegible] پڑھنا ما انزل اللہ تعالیٰ کے خلاف پڑھنا ہے، اور [illegible] حرام اور بہت جگہ نماز بھی فاسد بلکہ اندیشہ کفر۔ اس کی کامل تحقیق اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ میں ہے۔ [illegible] جائز ہے [illegible] حرام۔ در مختار میں ہے [illegible] المذہب۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۸۰) از [illegible] مرسلہ [illegible] ۱۹ ذیقعدہ [illegible]

ذیل کے بارے میں علمائے شریعت کا کیا حکم ہے کہ [illegible] کے قریب ایک مسجد ہے جس میں نماز جمعہ [illegible] امام [illegible] کے پیچھے جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

غرض یہ کہ امام [illegible] واقفیت رکھتے ہیں اور امام [illegible] تو نماز جمعہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب — جب [illegible] صحیح نہیں پڑھتا تو اسے امام بنانا جائز نہیں، ضروری ہے کہ کسی دوسرے کو امام مقرر کیا جائے جو امامت کی اہلیت رکھتا ہو [illegible] اس کی امامت جائز [illegible] کے پیچھے نماز جائز نہیں یہ غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۸۱) از [illegible] مرسلہ [illegible] ۲۹ ذی قعدہ [illegible]

کیا حکم ہے مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں جو کہ [illegible] یا نہیں [illegible]۔

الجواب ۔ اگر مقتدی پیچھے کے دو طرف بیعت کی ہو نماز مکروہ ہے، وہ مقتدی سوکہ [illegible] امید [illegible]
[illegible] الصحيح الوجه لانه محل [illegible]
اگر کوئی مقتدی اس کے باخبر ہونے میں شک کر [illegible] مقتدی کو اس [illegible] معلوم ہو کہ باخبر نہیں
[illegible] امام کے پیچھے پڑھتا ہے تو کسی کی نماز نہیں ہوگی [illegible]
[illegible] کہ اس کے [illegible] مقتدی نے اپنے [illegible] قبلہ کی جہت کے خلاف [illegible] یا قبل از وقت
شروع کر دی [illegible] وقت سے پہلے [illegible] نماز نہیں ہوگی۔　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱) (۱۹۳) [illegible] مورخہ ۱۹ محرم الحرام [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص [illegible]
[illegible] لوگوں کو [illegible] ایک ہفتہ کے [illegible] کے ایک یا دو ماہ کے بعد [illegible]
[illegible]
[illegible] کرتا ہو اور اکثر [illegible] کی صحبت [illegible] کرتا ہو [illegible] نماز میں [illegible]
[illegible] لوگوں کو ضیع کرتا ہو [illegible] قرآن شریف غلط پڑھتا ہو، ن، ظ، ض، ص
س، ث، ط، ت، ح، ہ، [illegible] وغیرہ کا تلفظ [illegible] کوشش کرتا ہو [illegible]
[illegible] ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے اور ان کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) [illegible] نماز [illegible] لوگ [illegible] قربانی و نماز عید [illegible]
[illegible] لوگوں کو [illegible] ایک خطبہ عید [illegible] قربانی [illegible] کے پیچھے نماز نہیں ہوتی [illegible]
صحیح علم کیا ہے۔

الجواب (۱) ۔ [illegible] حدیث میں [illegible] فرمایا، ارشاد [illegible]
[illegible] (صحاح البخاری و مسلم [illegible])
[illegible] آیات قرآنیہ اس کی حرمت پر ناطق [illegible] احادیث [illegible] اس باب [illegible]
ایک حدیث اوپر مذکور ہوئی، دوسری حدیث کو بخاری و مسلم میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر رواہ الخمسۃ ظالموں اور بدمذہبوں سے میل جول رکھنا اور ان کی مدد کرنا اور ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا بھی حرام قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین وقال تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وقال تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی مسلمانوں کو دھوکا دینا اور ذلیل کرنا بھی ناجائز۔ حدیث میں ہے من غشنا فلیس منا اور جھوٹ بولنا کسے نہیں معلوم کہ سخت گناہ کبیرہ ہے یہاں تک کہ قرآن مجید میں اس پر لعنت وارد ہوئی اور جھوٹی قسم کھانا اس سے سخت تر گناہ ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم۔ حدیث میں فرمایا الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

غرض شخص مذکور متعدد وجوہ سے فاسق و فاجر ہے اسکو امام بنانا گناہ اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، حاشیہ طحاوی میں ہے فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب اھانتہ شرعا اور جبکہ قرآن مجید غلط پڑھتا ہو اور تصحیح حروف کی کوشش بھی نہیں کرتا تو خود اسکی نماز صحیح نہیں ہوگی اس کے پیچھے دوسروں کی کہاں ہو۔ ردالمحتار میں ہے فما دام فی التصحیح والتعلم ولم یقدر علیہ فصلاتہ جائزۃ وان ترک جھدہ فصلاتہ فاسدۃ کما فی المحیط وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اگر زید مالک نصاب نہیں تو صدقۂ فطر اس کو دینا اور اس کا لینا جائز ورنہ ناجائز اور چرم قربانی وغیرہ لینے میں اصلاً قباحت نہیں جس صورت میں اسے فطرہ لینا جائز ہو تو پھر کچھ الزام نہیں اور یہ کہنا کہ اس وجہ سے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں بالکل غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۰۹) از کراچی گارڈن روڈ مرسلہ محمد دین صاحب معلم عربک کیمپ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں:—

(۱) داڑھی کتروانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جبکہ حد شرع سے چھوٹی ہو (۲) جو امام بوقت سجدہ (پنجہ دونو) پاؤں اٹھا لیتا ہو (۳) جو امام چار یا پانچ مرتبہ کھیلتا ہو اور ٹل کے ساتھ کھیلتا ہو اور ڈسکٹ کے چین کھولتا ہو (۴) جو امام فرقہ نجدیہ کے ساتھ بیٹھتا ہو اور اس کی ناپاک حرکت پر خاموش رہتا ہو (۵) جو امام پاکستان سودخوار علماء کے گھروں

کی مدد کی گئی، ہو اور ان کی خوشامد کرتا ہو اور اگر مسجد میں آئے تو انکی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جاتا ہو (۶) جو امام بغیر کسی عذر کے مسجد میں نماز جنازہ پڑھاتا ہو اور منع کرنے پر جواب دیتا ہو کہ مکہ مکرمہ کی مسجد میں پڑھا جاتا ہے (۷) جو امام کہ اس کو طرح بد اسیر ہو تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، قرآن و حدیث و فقہ سے اس کا جواب دیا جائے۔

الجواب۔ سوال میں بعض وہ چیزیں ہیں کہ اگر وہ نماز میں پائی جائیں تو نماز فاسد ہو جائے تو جب امام کی نماز باقی نہیں تو مقتدیوں کی کیسے ہو سکتی ہے کہ مقتدیوں کی نماز کا صحیح ہونا امام کی نماز پر موقوف ہے مثلاً سجدہ کے وقت دونوں پاؤں کا زمین سے اٹھا رہنا کہ اس صورت میں سجدہ نہیں ہوتا جب سجدہ نہ ہوا تو نماز نہ ہوگی، سجدہ میں پاؤں کی ایک انگلی لگنا فرض ہے۔ درمختار میں باب صفۃ الصلوٰۃ میں ہے ومنها السجود بجبهته وقدميه ووضع اصبع واحدة منهما شرط۔ ردالمحتار میں ہے افاد انه لو لم يضعهما لم يصح السجود۔ بحرالرائق میں ہے حقيقة السجود وضع بعض الوجه على الارض مما لا سخرية فيه فدخل الانف وخرج الخد والذقن واما القدم فقد ذكر في السجود وانه مع رفع قدميه بالخلاف بل قدمه على التعظيم والاجلال۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجزيه ولو وضع احدهما جاز مع الكراهة ان كان بغير عذر كذا في الخلاصة ووضع القدم بوضع اصابعه وان وضع اصبعا واحدة۔ یعنی اگر ایک رکن کے اندر تین بار کھجایا یا تین بار کھجایا ہو تو عمل کثیر ہو اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، تمام کتابوں میں عمل کثیر کو مفسد نماز لکھا ہے اور شک کے ساتھ اگر فعل جب کرے تو کیا ایسا ہے تو مکروہ تحریمی اور دونوں عمل کثیر اور مفسد نماز۔ درمختار میں ہے ویکرہ عبثہ بثوبہ وجسدہ للنھی۔ ردالمحتار میں ہے وھی کراھۃ تحریم کما فی البحر۔ اور ایسی نماز مکروہ ہو اس کا اعادہ واجب۔ درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا۔ اور اگر داڑھی سے صرف میل جول وہ امام رکھتا ہے مگر خود اسمیں وہ معتقد نہیں تو گنہگار ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واما ینسینک الشیطن فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین اور اسمیں وہابیوں کے معتقد بھی ہیں تو واضح ہے اس کو امام بنانا بالکل نا درست ہے کی تعظیم و شرح کے حکم کرتا جب اسکی عادت ہو تو فاسق معلن اور فاسق معلن کو امام بنانا مکروہ اور اسکے پیچھے نماز مکروہ تحریمی۔ حاشیہ طحطاوی میں ہے فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً۔ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ فرض ادا ہو جاتا ہے مگر کراہت کے ساتھ لہٰذا امام بنایا جائے اسکے پیچھے نماز ضرور کرو وہ جو گی فرض ہی امام ضرور بنا اسے

معزول کیا جائے اور اس کی جگہ کسی صالح متقی مسلمان کو جو ارکان وواجبات کی قراءت کرتا ہو مقرر کیا جائے۔ اور
اگر وہ پیری کی وجہ سے معذور ہو گیا کہ ہر وقت طہارت باقی نہیں رہتی اگر اتنا کہ ایک وقت کامل کو گھیر لیا اور اسباب بھی کوئی پورا
وقت نماز کا ایسا نہیں گذرتا کہ اس میں ایک دفعہ بھی نہ ہو تو ایسا شخص معذور لوگوں کی امامت نہیں کر سکتا جو اس مرض سے
معذور نہیں۔ اور اگر یہ شخص معذور کی حد تک نہیں پہنچا تو امامت کر سکتا ہے جبکہ کوئی دوسری خرابی اس میں نہ ہو۔ نماز جنازہ
جامع مسجد میں پڑھنا مطلقاً مکروہ ہے، صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد
نبوی کے سامنے ایک جگہ تھی جس میں نماز جنازہ پڑھی جاتی تھی اگر مسجد اس کام کے لئے ہوتی تو اس کے پاس ہی جگہ کیوں مقرر کی
گئی۔ نیز دیگر احادیث میں وارد ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے کچھ ثواب نہیں یا اس کی نماز نہیں
ہوتی ہے وکرهت تحريماً وقيل تنزيهاً في مسجد جماعة هو أي الميت فيه وحده أو مع القوم واختلف في الخارج
عن المسجد وحده أو مع بعض القوم والمختار الكراهة مطلقاً خلاصة بناء على أن المسجد إنما بني للمكتوبة و
توابعها كنافلة وذكر وتدريس علم وهو الموافق لإطلاق حديث أبي داؤد من صلى على ميت في المسجد فلا
الدر المختار ... [illegible] ... في رواية ابن أبي شيبة ... [illegible] ...
[illegible] ... فلا شيء له۔ فقط واللہ اعلم

مسئلہ (۱۹۶) مرسلہ شیخ محمد شفیع صاحب ... [illegible] ...

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں باب کہ زید حافظ قرآن ہے اور اکثر تراویح میں قرآن شریف
ختم کرتا ہے لیکن یہ شخص معذور نہیں ... [illegible] ... کیا گیا تو کہے کہ خاص مرض کا حق
حالانکہ ظاہراً اس پر کسی مرض کا اثر نمایاں نہیں ... [illegible] ... کا ان کی تحقیق کی
ہے، اس وجہ سے مجبور ہوں۔ اور جس وقت وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے ... [illegible] ... ہوتی ہے ایسے شخص کے پیچھے
کیا حکم ہے اور ایسے شخص کی امامت ہے یا نہیں ... [illegible] ... کی امامت ہے۔
تراویح میں آخر قرآن کا سورہ فیل سے بعض جگہ پڑھی جاتی ہیں (الم تر کیف) سے الناس تک اور ... سورہ الناس
تک۔ اور بعض جگہ سورہ رحمٰن سے نماز ختم کی جاتی ہے، تو سب سے زیادہ فضیلت کس میں ہے۔ ... [illegible] ...
سے تحریر فرمائیں۔

الجواب۔ اگر واقعی وہ ایسا مریض ہو کہ [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۷) [illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

[illegible]

تو ایسے شخص سے یہ کام کیوں لیا جائے بلکہ اس سے میل جول بھی نہ کیا جائے قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۰) از بنارس محلہ باغ مرسلہ جناب نور الحق صاحب پسر منشی محمد حسن موہل صاحب مرحوم ۱۳ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

جو شخص شادیوں میں مردوں سے دف بجوائے خواہ تال کے ساتھ ہو یا بغیر تال کے ہو۔ اس قسم کی شادیوں میں جو شخص شرکت کرے تو اس کی امامت جائز ہے یا نہیں۔ اور اگر ناجائز ہے تو مکروہ تحریمی ہے یا نہیں۔ اور نماز واجب الاعادہ ہے یا نہیں اور اگر مکروہ تحریمی نہیں تو حکم شرعی کیا ہے۔

الجواب۔ شادیوں میں دف بجانا جائز بلکہ مندوب ہے، عید و شادی کے موقع پر دف بجانا حدیث سے ثابت ہے لیکن ان مواقع کے غیر میں بھی اگر دف بجایا جائے تو ناجائز نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے سئل ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ عن الدف اتکرهه فی غیر العرس بان تضرب المرأة فی غیر فسق للصبی قال لا اکرهه واما الذی یجیء منه اللعب الفاحش للغناء فانی اکرهه کذا فی محیط السرخسی ولا بأس بضرب الدف یوم العید کذا فی خزانۃ المفتین۔ [illegible]

مسئلہ (۲۲۱) از بانسی ضلع بستی ڈاکخانہ امیر گنج مرسلہ جناب کفایت حسین صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ضرورت سے یا بے ضرورت چشمہ لگا کر نماز پڑھانا یا امامت کرنا کیسا ہے۔ (۲) تمبا گھڑی لگا کر نماز پڑھنا یا امامت کرنا کیسا ہے۔

الجواب (۱) چشمہ لگا کر نماز پڑھنا جائز ہے ضرورت سے ہو یا بغیر ضرورت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ج (۲) اگر گھڑی چمڑے کے تسمہ یا فیتہ سے بندھی ہو تو باندھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر کسی تسمہ سونے چاندی کی چین وغیرہ سے بندھی ہے تو نماز مکروہ ہوگی اسے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] کراہت کی علت ہے کہ کسی وحالت کی [illegible] بانضمام اگر چہ گھڑی کے ساتھ [illegible] احکام شرعیہ [illegible] اور علم فقہی پر جیسی جو کہ نماز مکروہ ہے شرح نقایہ [illegible] تو بہ المربع رجلیہ ایضا الا بعذر وعلو [illegible] المصلی نفسہا [illegible] الرضویۃ [illegible] الانتزاع المربع بالا [illegible] الصلوۃ [illegible] الکراہۃ [illegible] اقول [illegible] وان کان من فضۃ لانہ [illegible] الرجل [illegible] [illegible] الخطب [illegible]

مسئلہ (۱۸۹) از مقام کرمانی ڈاکخانہ شہنشاہ گڑھ ضلع [illegible] پرگنہ مرسلہ محمد طاہر حسین صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عمرو مولوی قاضی وحنفی ومسجد کا امام ہے اور مالی حیثیت سے اہل نصاب ہے، ایسی حالت میں مال صدقات زکوۃ صدقۃ الفطر چرم قربانی غلہ وغیرہ خود لیا کرتا ہے اور کھاتا ہے اور جھوٹ بولنا اور گالی دینا، امانت میں خیانت کرنا، مسلمانوں کا مال دھوکا وفریب سے کھانا، اسلام کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا، وعدہ خلافی کرنا، چغلی کرنا، یہ تمام علامات نفاق اس کی ذات میں موجود ہیں، ایسے شخص کو امام مقرر کرنا چاہئے یا نہیں۔ اور اگر ایسا شخص امام مقرر شدہ ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب۔ جبکہ عمرو مالک نصاب ہے تو اسے زکوۃ وصدقات واجبہ مثلا صدقۂ فطر ونذر کا لینا ناجائز وحرام ہے اور اس کو دینے سے زکوۃ وصدقۂ فطر وغیرہ ادا بھی نہ ہوں گے، دینے والوں پر شرعی مطالبہ بدستور باقی رہے گا۔ قال اللہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ۔ اور چرم قربانی تو غنی کو بھی دے سکتے ہیں اس کے لئے صرف زکوۃ کی شرائط نہیں ہیں جب وہ شخص ان افعال کا مرتکب ہے جو سوال میں مذکور ہیں تو اسے امام مقرر کرنا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے کہ پڑھنا گناہ اور پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ واجب، وہاں کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو امامت سے معزول کردیں اور کسی لائق شخص کو امام بنائیں۔ ——— واللہ تعالی اعلم

مسئلہ (۱۹۰) از مقام [illegible] پوسٹ [illegible] ریاست [illegible] مرسلہ [illegible] خاں

[illegible] صفر المظفر [illegible] ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص کسی مسجد میں پنجوقتہ امامت کرتا ہے اس کے دو لڑکے جوان ہیں وہ علانیہ زنا کرتے ہیں، وہ امام صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ شامل ہوکر کھانا کھاتے ہیں اور تعلقات روزمرہ ضروریات کا اختلاط وابستہ رکھتے ہیں اور شامل رہتے ہیں، آیا ایسے امام کے لئے صورت مذکورہ بالا میں شرعا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ امام کو چاہئے کہ جب ان کے لڑکے ایسے کبیرہ شدیدہ کے مرتکب ہیں تو ان سے علیحدگی اختیار کریں۔ قال اللہ تعالی ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ اور حدیث میں ارشاد فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۱۹۱) از امام گڑھ ضلع بلند شہر مرسلہ مولوی حبیب الرحمن صاحب ۸ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص قرآن شریف غلط پڑھتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا ناجائز جیسا کہ ولا الضالین کی مد کھینچنا یا ض کو ظا پڑھنا غرضیکہ قرآن شریف غلط پڑھتا ہو۔

الجواب۔ غلطیاں بعض ایسی ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور بعض سے فاسد نہیں ہوتی۔ جو غلطی ایسی ہے کہ اس سے معنی فاسد ہو جائیں اس سے نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں، ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنے سے اگرچہ معنی فاسد ہو جاتے ہیں ولا الضالین میں بھی ایسا ہی ہے اور بعض جگہ نہیں، مگر یہ اس صورت میں ہے کہ بالقصد ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھا اور قصداً ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا قرآن کو بدلنا اور تحریف کرنا ہے اور یہ یقیناً حرام ہے بلکہ اس میں احتمال کفر ہے اور اگر ایسا شخص ہے کہ اس سے وہ حرف ادا نہیں ہوتے تو خود اس کی نماز ہو جائے گی بشرطیکہ کوشش کرتا ہے کہ صحت کے ساتھ ادا ہو اور کوشش ترک کرے تو خود اس کی نماز بھی نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے ولو زاد کلمۃ او نقص کلمۃ او نقص حرفا او قدمہ او بدلہ باٰخر ... لم تفسد ما لم یتغیر المعنی الا ما یشق تمییزہ کالضاد والظاء فاکثرھم لم یفسدھا ...
جو برابر دانی سے غلط پڑھتا ہو اور صحیح حروف کی کوشش نہیں کرتا اس کی اپنی نماز بھی نہ ہوگی وہ امامت کس طرح کر سکتا ہے۔
بالجملہ امام کے لئے بقدر ما تجوز بہ الصلوۃ تصحیح ضروری ہے اور غلط پڑھنے والے کے پیچھے صحیح خواں کی نماز نہیں ہوتی۔ درمختار

[illegible] ... لا یصح اقتداء ... [illegible]

... ان امکنہ الاقتداء بمن یحسنہ او ترک جھدہ ... [illegible] ... حاصلہ ... [illegible] ... یہ حکم حروف کی صحت اور غلطی کا ہے، اس کے علاوہ مد وشد وغیرہ ضروریات تجوید کا اگر لحاظ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اس کے پیچھے اقتدا صحیح ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۹۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے نماز فجر قبل جماعت اس خیال سے فرض پڑھ لی کہ جماعت سے فرض پڑھانے والے دوسرے شخص حافظ ... [illegible] ... کی جانب سے جماعت تھی لیکن بعد کو عمرو نے زید کو نماز پڑھانے کو کہا اور زید نے یہ عذر کیا کہ میں فرض پڑھ چکا ہوں بلکہ فرض پڑھا دیجئے ایسی حالت میں شرع شریف میں زید کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب۔ زید جبکہ فرض نماز پڑھ چکا تھا تو ہرگز اسے امام بننا جائز نہ تھا کہ اقتدا مفترض کی متنفل کے پیچھے فرض

والوں کی اقتدا صحیح نہیں، اس لئے لوگوں کی نماز نہیں ہوئی، ہاں اگر ایسا ہوتا کہ وہ نماز فرض پڑھ چکا تھا، اب اُسے نفل نماز پڑھنا
کی اجازت نہ تھی کہ وقت نفل نماز کا نہیں، زید توبہ کرے اور تمام مقتدیوں کو جو اس نماز میں شریک تھے خبر کرے کہ جب
ایسا ہوا تم لوگ اپنی نماز پھر پڑھو ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۳) از ریاست پالن پور موضع [illegible] مرسلہ جناب مولوی [illegible] صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک محلہ کی مسجد کا پیش امام ہے محلہ کے
چند اشخاص اس سے خوش نہیں ہیں [illegible] اور دوسرے محلوں کے تمام مسلمان [illegible] زید کے پیچھے
نماز نہیں پڑھتے۔ اور زید پر جھوٹ بولنے [illegible] اور لوگوں کو دھوکا بھی دیتا ہے، زید کے محلے کے ایک شخص کا انتقال ہو گیا ان کے
بچے یتیم ہو گئے، زید نے ان یتیموں کا مکان ایک وقت [illegible] خرید لیا اور دوسرے کے نام رجسٹری کرایا، محلہ میں جب
یہ ظاہر ہوا تو زید سے پوچھا گیا تو زید نے جواب دیا [illegible] حالانکہ [illegible] اسی مکان میں رہتا ہے [illegible]
کی وجہ سے محلہ میں ہر وقت فساد رہتا ہے اور تمام محلہ [illegible] چند اشخاص اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں
ہیں جو ان کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، [illegible] دوسری مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں، ایسے شخص کے پیچھے
ازروئے شرع شریف نماز پڑھنا کیسا ہے، اور ایسے شخص کو مسجد کی پیش امامت سے الگ کیا جائے یا نہیں۔

الجواب ۔ جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے [illegible] جھوٹ کی برائی اور قباحت سے کوئی ناواقف نہیں، اور جھوٹ بولنے والا
فاسق ہے اگر وہ علانیہ اس کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہے تو فاسق معلن ہے، اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز
مکروہ تحریمی، [illegible] وجب علیہم اہانتہ شرعاً [illegible]
ہوں تو ضرور ہے کہ دوسرے کسی صالح امامت کو امام بنائیں اور ایسی حالت میں اس کی امامت طرفداری [illegible] قال اللہ
تعالیٰ [illegible] اور پرہیزگاری پر باہم اعانت کرو گناہ اور
ظلم پر اعانت نہ کرو۔ اور چونکہ زید سے عموماً اہل محلہ متنفر ہیں اور یہ تنفر خود زید کی حرکات کے سبب ہے، تو ایسا امام کی امامت
حدیث میں ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] کہ ان کی نماز کانوں سے تجاوز
نہیں ہوتی (قبول نہیں ہوتی)، غلام بھاگا ہوا جب تک واپس نہ آئے اور عورت جو اس حالت میں رات گذارے کہ

اس کا شوہر ناراض ہے اور کسی قوم کا امام جبکہ وہ لوگ اسے کراہت کرتے ہوں (رواہ الترمذی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) دوسری حدیث یہ ہے کہ ارشاد فرمایا ثلثۃ لا تقبل منھم صلاۃ من تقدم قوما وھم له کارھون الحدیث تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ شخص ہے جو کسی جماعت کا امام ہو جائے اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں (رواہ ابو داؤد و ابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تیسری حدیث یہ ہے کہ ارشاد فرمایا ثلثۃ لا ترتفع لھم صلاتھم فوق رؤسھم شبرا رجل ام قوما وھم له کارھون الحدیث تین شخصوں کی نماز سر سے ایک بالشت بھی اونچی نہیں جاتی، ایک وہ مرد کہ کسی قوم کی امامت کرے اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں (رواہ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بالجملہ اگر زید کی یہی حالت ہے جو سوال میں مذکور ہے تو اس کو امامت سے جدا کر دیا جائے۔ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۷) از سورتی ہے پور کشن پور بازار مرسلہ جناب حامد حسن صاحب ۲۳ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ ایک مشہور عالم ہے جو نماز کی تکبیر تحریمہ (انتقال میں بجائے اللہ کے اللہ اکبر کہتا ہے حالانکہ دوسری جگہ (۲) صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ ہدایت کرنے پر کوئی التفات نہیں کرتا۔

(۲) زید رکعت اولیٰ کے سورۂ فاتحہ میں مَغْضُوْبِ کے (ض) کو مشابہ (ظاء) اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے (ض) کو مشابہ دال پڑھتا ہے۔ اور دوسری رکعت میں بجائے اول کی (ض) کو دال اور بجائے ثانیہ کے (ض) کو ظاء پڑھتا ہے حالانکہ قرآن پاک میں جتنی جگہ ض جہاں جو ہی پایا جائے گا پڑھے گا۔

(۳) زید آیات سجدہ کی تلاوت پر سجدہ نہیں کرتا اور دوران نماز جہریا بیرون نماز اور نماز میں قصداً آیت سجدہ پڑھی اور بعد اختتام آیت فوراً رکوع کر لیا۔ اور بیان کیا کہ رکوع کر دینے سے سجدہ باقی نہیں رہتا اور بیرون نماز اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ ہر چند دریافت کیا گیا مگر کوئی عبارت فقہ و حدیث دکھانے سے عاجز رہا۔ ایسی صورت میں نماز کے متعلق کیا حکم اور ایسے شخص کو امام بنانا چاہیے یا نہیں۔

الجواب (۱) اکبر کی (ر) کو دال پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی ——— واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ہر حرف کو صحیح طور پر ادا کرنا لازم ہے اور ایک حرف کی جگہ دوسرا پڑھنے میں اگر معنی فاسد ہو جاتے ہیں تو نماز نہ ہوگی اور قصداً پڑھنا بہر حال حرام و گناہ ہے کہ تحریف کلام اللہ ہے، غرض جب اس کی یہ حالت ہے تو امامت نہیں کر سکتا

(۳) سجدۂ تلاوت واجب ہے در مختار میں ہے یجب بسبب تلاوۃ آیۃ من اربع عشرۃ آیۃ۔ لہٰذا اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھی اور فوراً رکوع کر دیا اور رکوع ہی میں سجدہ کی نیت کر لی تو اس رکوع سے بھی سجدہ ادا ہو جاتا ہے اور اگر رکوع میں نیت نہیں کی اور رکوع کے بعد سجدہ کر لیا تو اس سجدۂ نماز سے سجدۂ تلاوت بھی ادا ہو گیا۔ در مختار میں ہے

[illegible] برکوع صلاۃ اذا کان الرکوع علی الفور من قراءۃ آیۃ او آیتین وکذا الثلاث [illegible] بالانقطاع [illegible]

ای کونہ الرکوع [illegible] الصلاۃ علی الفور [illegible] [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۵) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ ازروئے شرع شریف

اہلیت امامت مسجد میں توریث جائز ہے۔ اور باپ کے بعد بیٹے کو حق امامت بذریعۂ وراثت حاصل ہوتا ہے۔

(۲) زید جو امامت کی اہلیت نہیں رکھتا اپنے باپ کی امامت کے زمانہ میں ایک ریاست سے پانچ روپیہ ماہوار حق امامت مقرر کرا لیا ہے۔ باپ کے مرجانے کے بعد محض اس روپیہ کے لالچ میں خود امام مقرر ہو گیا ہے حالانکہ روز بھی اپنی نااہلی کی وجہ سے امامت نہیں کرتا اور اہل شہر اس کی اقتدا کرتے ہیں بلکہ زید اس رقم مقررہ میں سے کچھ معاوضہ دے کر ایک اجیر مقرر کر دیا ہے تاکہ وہ نماز پڑھائے۔ باقی کل روپیہ خود رکھ لیتا ہے جو کہ اصل امام کے لئے مقرر کیا گیا تھا پس اس کا اس روپیہ کو اپنے صرف میں لانا جائز ہے یا نہیں۔ اور ایسے شخص کی سعادت کرانے کا بھی پابند ہے جائز ہے یا نہیں

(۳) زید مذکور تارک صلوٰۃ وتارک جماعت ہے۔ اور ایک پیر سے لنگڑا ہے کہ حالت قیام میں ایڑی زمین سے نہیں لگتی اور ایک ہاتھ سے ٹوٹا ہے کہ نیت کے وقت اس کے ہاتھ کا انگوٹھا کان تک نہیں پہونچتا بائیں ہاتھ سے کھنا [illegible] لنگڑا یہ مستحق امامت ہے یا نہیں اور اسکو اپنی طرف سے اجیر مقرر کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔

(۴) چونکہ شہر [illegible] جیسے اشخاص باسعادت جو نماز پڑھانے کے اہل ہیں جو متقی پرہیزگار اور امامت کے اہل ہیں۔ محض روپیہ کی وجہ سے گریز کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں کسی اجیر کو بطور ملازم رکھکر نماز پڑھوانا اور بعض مصلیان کو اس امر میں ساعی رہنا کہ زید مذکور ہی فرضی امام رہے ازروئے شرع کیا ہے۔

(۵) زید مذکور جو اپنی طرف سے نماز پڑھانے کے لئے اجیر رکھتا ہے اس کی مقررہ تنخواہ اس وقت تک نہیں دیتا جب تک کہ مطالبہ باہمی سے گذر کر معاملہ حکومت تک نہ پہونچ جائے۔ پس زید کا نماز پڑھانے پر بھی اجیر رکھنا [illegible] کو مفسدہ مناسب نہیں قرار دیتا۔ ایسے شخص کو امامت سے علیحدہ کرنا چاہئے یا نہیں۔

(۲) زید نے بلا نقصان اپنا نابالغ لڑکا کہ جس کی عمر پانچ سال ہے، امام بنا دیا یعنی ایک دستاویز لکھ دیا کہ میری جامع مسجد کا امام و خطیب ہوں میں اپنی طرف سے اپنے لڑکے کو امام و خطیب اور متولی مقرر کرتا ہوں اور اس پر اہل شرع کے دستخط ہیں۔ اور اسی کے ساتھ ایک درخواست بھیجی گئی ہے جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ امامت کی مقررہ رقم اسی کو ملتی رہنی چاہیے جس پر شہر کے امراء و رؤساء کے دستخط ہیں، کیا ایسے لوگوں کی وہ بازی درست ہے یا نہیں جبکہ کاغذ میں امام جدید کی طرف سے ظاہر نہیں کی گئی ہے۔ کیا ایسا نابالغ بعد بلوغ کے اہل ہو تو امام ہو سکتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب(۱)۔ وراثت مال میں جاری ہوتی ہے، امامت مال نہیں جس میں وراثت جاری ہو۔ اگر امام کی اولاد میں بھی کوئی شخص اس دینی عہدہ کا اہل ہو گا کہ اس کا باپ امام تھا بلکہ باپ کے مرنے کے بعد اگر متولی و اہل مسجد نے اس کی اہلیت دیکھ کر امام مقرر کیا تو امام ہے اور دوسرے کو امام مقرر کیا تو دوسرا امام ہو گا۔ صرف امام کا بیٹا ہونا امامت کیلئے کافی نہیں۔ واللہ اعلم

(۲) جب زید کی نماز ٹھیک نہیں تو امام بھی نہیں اور امامت کی تنخواہ کا بھی مستحق نہیں کہ اجرت کے لئے عمل ضروری ہے اور کام کیا ہی نہیں تو تنخواہ کس چیز کی لے گا ——— واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جب وہ نماز ہی نہ پڑھاتا ہے تو یہ سوال فضول ہے، ہاں اگر مطلب یہ ہے کہ اس کا امام مقرر کیا جائے یا نہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ترک نماز کی وجہ سے فاسق ہے، اور فاسق کو امام مقرر کیا جانا نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) فرشی امام کی کوئی چیز نہیں، امام وہ ہے جو نماز پڑھاتا ہے اور مسجد کا فرش یا جو چیز کسی کو دیا گیا ہے اور اس کے سوا کسی کو بھی دیا جا سکتا ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جب زید امام ہی نہیں تو امامت سے علیحدہ کرنے کے کیا معنی، البتہ چاہیے کہ اس کو مسجد کا مہتمم بنا دیا گیا ہو تو علیحدہ کر دیا جائے۔

(۶) جبکہ لڑکے کی عمر پانچ سال ہے تو وہ کس طرح امام ہو سکتا ہے اور اس کو امام و خطیب مقرر کرنا اور اس کی تنخواہ کو دلانا جائز نہیں ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ(۱) (۱۴۹) مرسلہ جناب محمد یعقوب صاحب امام مسجد ... ضلع ... پرگنہ۔

ایک شخص بظاہر لوگوں سے نماز و طہارت کے مسائل زیادہ جانتا ہے اور علم بھی زیادہ ہے اور ایک کی صحبت کر چکا ہے۔ قرآن مجید بھی ٹھیک پڑھتا ہے، ساڑھے ستر برس کی عمر ہے، داڑھی وغیرہ بھی درست ہے، جہاں تک خیال کیا جاتا ہے متقی ہے۔ مسجد میں ایسا شخص امامت کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

(۲) امام اگر صاحب نصاب نہ ہو یا ہو مگر دین میں مستغرق ہے، اس کو صدقہ فطر یا زکوٰۃ کی رقم یا صدقہ میت دینا جائز ہے یا ناجائز، اور ان صدقات کے لینے سے اس کی امامت میں کوئی نقص واقع ہوگا یا نہیں، جبکہ امامت کا معاوضہ سمجھ کر نہیں لیتا، اور دینے والوں کا بھی ایسا خیال نہیں۔ بینوا توجروا

(۳) ایسا شخص جس کی صفات اوپر مذکور ہوئیں، اسپر جھوٹا الزام لگا کر امامت سے علیحدہ کرنے کی غرض سے اس پر کسی کے ساتھ زنا کا اتہام لگایا گیا، کیا حکم رکھتا ہے، اور اتہام لگانے والوں کی کیا سزا ہے، جس کا ثبوت شرعی تو درکنار، روایۃً و حکایۃً کے طور پر بھی ثابت نہ کرسکے، نیز شخص مذکور کی بیوی خود موجود ہے اور اس کا طلاق بھی، اور اس کی لڑکی سسرال میں منکوحہ ہو چکی ایک لڑکا پیدا ہوا، جبکہ اس کا شوہر گھر پر موجود ہے، اس کے بیان پر شکایت کا کوئی ذکر نہیں، اسپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ یہ لڑکا امام کے نطفہ سے پیدا ہوا ہے، گو ان سے زبردستی کہلایا جاتا ہے، گو ان لوگوں میں صرف ایک آدمی ہے وہ بھی صاف انکار کرتا ہے کہ ہم کچھ نہیں جانتے سب جھوٹ ہے، اور جو مولوی صاحبان اتہام لگانے والوں کی تائید کرتا اور سب سے دور کرتے اور خود بھی اس اتہام کے مرتکب ہوتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے، عند الشرع و عند اللہ دونوں کی کیا سزا ہے۔ بینوا توجروا

(۴) ایسے الزام کے ثبوت کے لئے ایک شخص کو گواہ بنانے پر آمادہ کرنا اور اگر وہ گواہی دینے سے انکار کرے تو اس کو دھمکی دیا گیا ہے، اور اگر گواہی دے ... کی نہ چشم دید ہو، تو کیا ایسی گواہی کی بناء پر ثبوت ہو جائیگا

الجواب (۱) امام کے لئے یہی چاہئے کہ مسائل نماز و طہارت سے واقف ہو، اور اسپر عامل ہو اور فاسق معلن نہ ہو، فاسق سے بچتا ہو، ایسا ہو تو اس کی امامت میں حرج نہیں، اور جب سب لوگوں سے یہی شخص بہتر ہو تو یہی مستحق ہے، واللہ اعلم

(۲) ایسا شخص صدقہ فطر اور زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اس کو امامت کی اجرت میں نہ دیا جائے، امامت میں اس کی وجہ سے کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) زنا کی تہمت لگانے والا جبکہ چار مردوں کو گواہ نہ پیش کرسکے جو چشم دید زنا کرتے دیکھنا بیان کریں، تو اسی قذف کا شرعی حق ہے اور وہ فاسق ہے اور اس کی گواہی ہمیشہ کے لئے نامقبول، اور گواہ بھی اسی سزا کا مستحق ہے جبکہ ... ہوں جب کہ حکم شرعی جاری نہیں ... تو مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے شخص سے مقاطعہ کریں، اس کے ساتھ کھانا پینا، ملنا جلنا چھوڑ دیں

(۴) جھوٹی گواہی پر آمادہ کرنا حرام اور گواہی دے تو یہ بھی اسی سزا کا مستحق ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۳) از کوہمری ضلع باشندگان کوہمری بذریعہ حکیم عبدالخالق صاحب ۲۰ جمادی الاولیٰ
۱۳۵۰ھ م ۲ اکتوبر ۱۹۳۱ء شام کوہمری آیریہ ضلع سندھ میں ایک جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا کہ کوہمری کی
بستی میں میران پنچایت کا انتخاب کیا جائے جہاں تقریباً ایک سو آدمی کا مجمع تھا، کام کے شروع میں مغرب کی اذان
ہوئی تو مولوی محمد سعید صاحب امام جامع مسجد اس مجمع میں موجود تھے جنھوں نے اذان کا کوئی خیال نہ کیا یہاں تک کہ
نماز کا وقت ضائع ہوگیا، پھر تو مسلمان اذان سن کر نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ امام مسجد موصوف کی بے توجہی کی وجہ
سے بھی باقی مسلمان جو وہاں موجود تھے ان کی نماز بھی قضا ہوگئی، سب مسلمان اسی خیال میں تھے کہ امام مسجد
اٹھیں تو ان کے ساتھ ہم بھی نماز ادا کریں، حالانکہ مولوی سعید صاحب کا اس اجلاس میں رہنا غیر ضروری تھا ان کا کوئی
ذاتی کام نہ تھا، بلکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ انھوں نے اپنی نماز بھی ضائع کردی اور ساتھ ہی باقی مسلمانوں کی قضا کرادی
آیا ایسا مولوی امامت کے لائق ہے یا نہیں، از روئے شریعت ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب ۔ نماز کا قضا کردینا بلا عذر شرعی سخت گناہ کبیرہ ہے، قرآن و حدیث میں اس کی سخت مذمت آئی ہے خصوصاً
ایسے کا قضا کرنا کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی قضا کردینے کا حیلہ مل گیا سب لوگوں پر توبہ لازم ہے اور امام اگر توبہ نہ کرے تو
امامت سے معزول کردیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۴) از دفتر الافتاء قلب پیر بنگلور ۱۰۲ مرسلہ سید عبدالحمید شاہ ۲۰ شوال ۱۳۵۳ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ قضاءت یا امامت موروثی ہے یا شرعی، اگر قاضی کا
بیٹا شخص بے علم ہو تو بھی قاضی شہر ہوسکتا ہے یا نہیں اور امام مسجد یا عیدین کا لڑکا بے علم ہو تاکہ صحت و فساد سے
واقف نہ ہو، قرآن مجید بھی غلط پڑھتا ہو اور مذہب سے بھی واقفیت نہ ہو تو ایسے شخص کو امام مسجد یا امام عیدین بنانا
جائز ہے یا نہیں۔ اگر کسی جگہ امام عیدین بے علم ہو اور نماز میں کراہت کے حد سے فساد تک کی نوبت پہنچ گئی ہو اور
لوگوں کی نماز خراب ہوتی ہو تو ایسے امام کو قائم رکھنا چاہئے یا بدل دینا چاہئے، اگر کوئی صاحب علم اہل فریقین کی وجہ سے
اس بے علم امام کی اقتدا کے علاوہ کسی جگہ شہر کی کسی مسجد اعظم میں نماز عید ادا کرے تو شرعاً درست ہے یا نہیں،
اور اگر کوئی کہے کہ ان دیہات سے بھی نماز عید مسجد میں مطلقاً جائز ہے تو یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ ہندوستان میں عام طور پر جن کو قاضی کہتے ہیں یعنی نکاح پڑھانے والے کو یہ کوئی قاضی نہیں ہے

[illegible]

پس سوال میں [illegible]

[illegible] واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

کی بابت ایک سنّی مولوی صاحب نے شیعہ بہاری نے بھی فاسد پر جرم عائد کیا کہ امام مسجد کو میٹنگ میں بھی نہیں بلانا
ہم قرآن و حدیث کے فیصلوں کو نہیں مانتے۔ اور فاسق بیان کر کے مولوی صاحب نے علماء کی تائید لی اور اس میٹنگ میں حق
علمائے کرام دستخط سے و العزم و مستغنی بلا وسعت ان کو ہم بھی مانتے تھے۔ اب حضرت نے گواہ اصحاب کا بیان دینے کے
لئے تیار ہیں کہ امام نے ہرگز ہرگز یہ الفاظ نہیں کہا اور فاسق کی علامت اثنائے کے لئے تیار ہو۔ بلکہ فاسق کی حقیقت قریب ہے
کہ اس وقت کی حالت میں ایک شخص اپنی بات پر بھی اپنی زبان سے یہ الفاظ نہیں نکال سکتے جو اپنے فاسق کہ مگر مولوی
صاحب شیعہ اور عوام کے کہنے پر دوست بن گئے کہ کسی نے شاید درگذار کر کے قرآن کے تیسوں پارے میں اٹھائیں،
بعد ازاں عید دوگانہ اور تیار کر کے وقت ہر شخص کو ایک ساتھ اپنا دستخط تھا۔ ان دونوں نے بھی یہ مطلق مولوی صاحب شیعہ
پیچھے کالی کچھ نہیں علامت اٹھائے۔ حضرت مولانا صاحب شافعی نے بھی فاسق کو ان تینوں شخصوں کے علامت
اٹھانے پر امامت سے معزول کر دیا اور مسئلہ اور گواہوں سے کسی قسم کی جرح نہیں کی۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا شریعت میں گواہ اور مدعی کو ایک مدعا علیہ اس مسئلہ میں حکم بنتا ہے۔ آج ان علماء
الشاہد ہے۔ خواہ علماء یا مذہب کتابوں اور مدعی علیہ کے دشمن ہے ہر حال میں معتبر ہی مانا جائے۔ بالفرض مدعی اور گواہ
کا قول کسی وجہ سے معتبر بھی ہو جائے تو کیا یہ ہر حال میں امام مذکور اور دیگر کسی امام کا امام نہیں ہو سکتا۔ اور گواہوں اور
مدعی کے علامت اٹھا لینے سے کسی مسجد کی امامت کر سکتا ہوں یہ مسئلہ ان ہو سکتا ہوں؟

الجواب ۔ مدعی یا گواہوں کے علامت اٹھا لینے سے قسم کا شرع سے ثابت نہیں علامت ہے اگر پر مواک کا ہے لیکن
حدیث کا مشہور البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ اس حدیث کا بھی ہے بلکہ یہ ہی ہے کہ فاسق کو ثابت ہے
اس کے ضمنے کے اثبات کو تذکر کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ جواب میں ہے والاصح الاکتفاء علی الحلف لا بطلان علی نفی التحقیق
علی علیہ حدیث الشہادۃ باللہ ما اتہامہ ولا ملتبس الخ حاکم۔ جیسا کہ کسی دعویٰ کے اثبات کے لئے گواہوں کی شرط
ہے ضروری ہے کہ گواہ دعوی کے ہیں اور اس میں ضروری ہے کہ گواہ قابل اعتماد ہوں اور عہدے گواہ جو مدعا علیہ پیش کئے
جاسکے ہیں اور وجہ سے متعلق ان کا اثبات کر سکتا ہے۔ ان گواہوں کا معتبر ہونا ضروری ہے۔ اور اس کا لحاظ بھی کیا جائے
کہ گواہوں اور مدعی یا مدعی علیہ میں کیسے تعلقات ہیں۔ اور دوسرے باپ کی بیٹے کے حق میں یا بالعکس شہادت نامقبول ہے۔
صورت مسئولہ میں گواہ اور مدعی علیہ کے درمیان ہوا کہ ایک زمانہ دراز سے عداوت چلی آئی ہے ایسی حالت میں گواہ

کہ خلاف دین کی گواہی نا مقبول ہے چہ جائیکہ امامت، حدیث میں ارشاد ہوا لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا مجلود حدا ولا ذی غمر علی اخیہ۔

بالجملہ اگر یقینی طور سے امام مذکور سے ایسے کلمات ثابت ہوں تو اس پر عدم جواز امامت کا حکم کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ اور جبکہ امام ان کلمات سے برأت ظاہر کرتا ہے اور ان کلمات کو کفر کا بتاتے ہوئے تبری کرتا ہے تو اس کی امامت میں کوئی حرج نہیں وہ اس مسجد کا بھی امام ہو سکتا ہے اور دیگر مساجد کا بھی ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۰) (۱) زنا کی امامت کیسی ہے۔ (۲) مخنث کی امامت کیسی ہے۔ بینوا توجروا

الجواب۔ ان کی امامت مکروہ تحریمی ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۱) عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل سو جائے تو کیا سو جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل امام سو جائے تو امام عشاء کی نماز پڑھائے گا یا وہ مقتدی جو سویا نہ ہو۔ بینوا توجروا ———

الجواب۔ قبل نماز عشاء قصداً سونا منع ہے مگر جو امام ہے وہ سو گیا تو امامت کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۲) مسلمان کو بھنگ یا دیگر نشہ آور چیز کی تجارت کرنی چاہئے یا نہیں یا جو مسلمان عالم دین ہے اس کو آپ کو مولوی کہا جاتا ہے وہ بھنگ کی تجارت کرے اس کو مولوی کہنا درست ہے یا اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز اس کی بات تسلیم کرنا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا ———

الجواب۔ بھنگ کی تجارت بایں معنی کہ دوا کے طور پر بیچتا ہے اور جو جاننے والوں کے ہاتھ بیچنا جائز ہے۔ شرعی تاجر کی وجہ سے اس کو امام بنایا جائے اور مولوی بھی کہا جائے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۳) از قصبہ ... ضلع مراد آباد ... مرسلہ اشرف علی ... ۔

ایک شخص حافظ قرآن ہے اس نے اپنی زوجہ کو کسی وجہ سے طلاق دے دی ... شوہر نے کہا کہ میرا اصل نہیں ہے، لہٰذا وہ عورت اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اور اسی اثنا میں دو تین سال تک ... لوگوں نے حافظ مذکور سے چند بار طور پر پنچایت کے کہا اپنی عورت کو گھر لے جاؤ ... اسی نے جواب دیا کہ ... میں نے اس کو طلاق دی ہے ... اس کو ... ہو کرے۔ اب محلہ والوں نے دو برس کے بعد اس ... کو اپنے مکان پر لے آیا ... ایک لڑکی ... اب وہ بغیر نکاح کے ... رکھتا ہے۔ از روئے شرع ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

لہ ترمذی ...

الجواب۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اور اس کو امام بنانا گناہ ہے ایسا شخص فاسق ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۳) مرسلہ مسلمانان فتحپور ہنسوہ۔

فتحپور کے فرقہ وہابیہ غیر مقلد چند لوگوں نے شہر میں یہ خبر شائع کر رکھی ہے کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حاجی قاری احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھا ہے کہ جولاہوں اور منہاروں کو مسجد میں نہ آنے دیا جائے اور ان لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہیئے، لہٰذا ہم مسلمانان فتحپور کی عرض ہے کہ اس قسم کا مضمون اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کسی کتاب میں تحریر فرمایا ہے یا نہیں۔ امید کہ جواب باصواب سے ہم مسلمانوں کی تسلی و تشفی فرمائیں گے انشاء اللہ ماجور ہوں گے۔

الجواب۔ امامت نماز کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں کہ اسی قوم کا آدمی نماز پڑھائے بلکہ اس کے لئے علم و تقویٰ اور کچھ دیگر شرائط ہیں کہ جس میں وہ شرائط پائی جائیں وہ امامت کر سکتا ہے، اگرچہ وہ کسی قوم کا ہو۔ اور جو شرائط نہ پائے جائیں تو امام نہ بنایا جائے خواہ وہ کوئی ہو۔ صحیح مسلم شریف میں ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یؤم القوم اقرؤهم لکتاب اللہ فان کانوا فی القراءۃ سواء فاعلمهم بالسنۃ فان کانوا فی السنۃ سواء فاقدمهم هجرۃ فان کانوا فی الهجرۃ سواء فاقدمهم سنا یعنی حاضرین میں مستحق امامت وہ ہے جس کو کتاب اللہ کا زیادہ علم ہو۔ اور اگر اس میں برابر ہوں تو وہ جو سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اس میں برابر ہوں تو وہ جس نے ہجرت پہلے کی ہو اور اس میں بھی برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو۔ دوسری روایت مسلم کی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: احقهم بالامامۃ اقرؤهم زیادہ حقدار وہ ہے جو زیادہ پڑھا ہوا ہو۔ ابو داؤد نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم تم میں اچھے لوگ اذان کہیں اور جو کتاب اللہ کے عالم ہوں امامت کریں۔ صحیح بخاری شریف میں عمرو بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا حضرت الصلاۃ فلیؤذن احدکم ولیؤمکم اکثرکم قرآنا جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی اذان کہے اور جس کے پاس قرآن کا علم زیادہ ہو وہ امامت کرے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ کہتے ہیں: لما قدم المهاجرون الاولون المدینۃ کان یؤمهم سالم مولی ابی حذیفۃ وکان اکثرهم قرآنا یعنی جب مہاجرین اولین مدینہ میں تشریف لائے تو سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے غلام آزاد کردہ سالم ان کی امامت کرتے تھے اور حضرت عمرؓ اور ابو سلمہ جیسے بزرگ بھی انہیں موجود تھے۔

ان چند احادیث سے یہ بات بخوبی واضح ہے کہ امامت کسی قوم کا خاص حق نہیں ہے نہ اس سے کوئی قوم محروم رکھی جا سکتی ہے بلکہ عہد نبوت میں یہ عہدہ غلاموں کو بھی دیا گیا ہے۔ اب ہم بعض کتب فقہ حنفی کی طرف توجہ کرتے ہیں تاکہ یہ ظاہر ہو سکے کہ ہمارے امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس باب میں کیا ارشاد ہے، فقہ کی نہایت معتبر و مستند کتاب ہدایہ میں ہے کہ اولی الناس بالامامة اعلمهم بالسنة فان تساووا فاقرؤهم لقوله عليه السلام يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله فان كانوا سواء فاعلمهم بالسنة واقرؤهم كان اعلمهم لانهم كانوا يتلقونه باحكامه فقدم في الحديث ولا كذلك في زماننا فقدمنا الاعلم فان تساووا فاورعهم لقوله عليه السلام من صلى خلف عالم تقي فكانما صلى خلف نبي فان تساووا فاسنهم لقوله عليه السلام لابني ابي مليكة وليؤمكما اكبركما سنا ولان في تقديمه تكثير الجماعة سب سے زیادہ امامت کے لئے بہتر وہ شخص ہے جس کو سنت کا علم زیادہ ہو اور اگر اس میں کئی آدمی برابر ہوں تو جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور حدیث میں اقراء کو اس لئے مقدم فرمایا کہ اس زمانہ میں قرآن کو احکام کے ساتھ سیکھنے کا طریقہ تھا، لہٰذا جس کو قرآن زیادہ یاد تھا وہی علم بھی زیادہ رکھتا تھا اور ہمارے زمانہ میں ایسا نہیں ہے لہٰذا ہم نے اعلم کو مقدم کیا اور اگر علم میں چند اشخاص برابر ہوں تو وہ امامت کا سزاوار ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے پھر وہ جس کی عمر زیادہ ہو۔ در مختار میں ہے والاحق بالامامة تقديما بل نصبا مجمع الانهر الاعلم باحكام الصلوٰة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة وحفظه قدر فرض وقيل واجب وقيل سنة ثم الاحسن تلاوة وتجويدا للقراءة ثم الاورع اي الاكثر اتقاء للشبهات والتقوى اتقاء المحرمات ثم الاسن اي الاقدم اسلاما فيقدم شاب على شيخ اسلم ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجها اي اكثرهم تهجدا زاد في الزاد لان كثرة صلوته بالليل يحسن وجهه بالنهار ثم الاشرف نسبا

مجمع الانہر

خلاصہ یہ ہے کہ حقدار امامت وہ ہے جو نماز کے احکام کو زیادہ جانتا ہو کہ کس صورت سے صحیح ہوتی ہے اور کب فاسد ہو جاتی ہے بشرطیکہ فواحش ظاہرہ سے اجتناب رکھتا ہو اور بقدر فرض بلکہ واجب بلکہ سنت قرآن یاد ہو اور اسی کو صاحب فتح نے اختیار کیا ہے اور یہی ظاہر ہے کذا فی الشامی، پھر وہ کہ قرآن کی تلاوت ٹھیک طرح موافق قاعدہ تجوید کرتا ہو پھر زیادہ ورع والا یعنی حرام تو حرام شبہات سے بھی بچتا ہو پھر وہ جس کی عمر اسلام میں زیادہ گذری ہو پھر وہ جس کے

[illegible]

پس معلوم ہوا کہ [illegible]

[illegible] ہو سکتی ہے۔

[illegible]

پر توجہ فرمائیں کہ اپنی گستاخیوں سے توبہ کرتے تائب کا شکر ادا کرتے اور شرم وہابیت پر افسوس کرتے اور اپنی بربادی پر آنسو بہاتے نہ کہ
کہ اگر یہ طلب حق سے متنفر ہو کر ان کو بہت رنج ہیں اور ان لوگوں کی وہابیت پر پردہ پڑ جائے مگر یاد رکھیں کہ مسلمان
اتنے غافل نہیں کہ وہابیہ کے ان کوگوں سے وہ ایک عالم ربانی اللہ و رسول سے محبت رکھنے والے سے بیزار ہو جائیں کیونکہ یہ وہ
تمام مسلمان جانتے ہیں کہ دین حق کا کام افترا کرنا نہیں بلکہ اس قسم کا افترا کرنا بے ایمان لوگوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن
مجید میں فرماتا ہے اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ جھوٹا افترا وہی کرتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔ مسلمان ایسے
لوگوں کی بیہودہ اور لغو باتوں کی طرف توجہ نہ کریں اور اسلام کے صحیح راستہ پر چلیں اور ایسے گمراہوں سے بچیں ایسوں ہی
کے لئے حدیث میں فرمایا اِیَّاکُمْ وَاِیَّاہُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ تم اپنے کو ان سے دور رکھو اور ان کو اپنے سے دور
کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں گمراہ کر دیں اور فتنہ میں ڈالدیں۔ اَللّٰہُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ ہٰؤُلَاءِ المفسدین الٰہی تو ہمیں ان گمراہوں
سے بچا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۵) (۱) مرسلہ محمد بخش صاحب ممبر مسجد بیگانہ پارہ وارڈ پارسی بی ۲۱ ربیع الثانی سنہ ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ مسجد بیگانہ پارہ وارڈ پارسی بی میں مقررہ پیش امام حافظ سید
رحمت الٰہی صاحب تھے سنہ ... میں ایک فارم انڈین نیشنل ایجنسی کمپنی کلکتہ سے شائع ہوا اس کا طریقہ یہ تھا کہ ایک فارم ایک
روپیہ چودہ آنہ میں خرید لیا جاتا تھا جس میں ڈاک خرچ وغیرہ شامل ہے ایک فارم خریدنے والے کو چار فارم کمپنی سے آتے تھے
ایک فارم کے پیچھے اس شخص کو جس کا نام فارم میں پہلے نمبر پر ہوتا تھا ایک روپیہ چند پیسے منی آرڈر روانہ کیا جاتا تھا۔ اسی طرح
وہ سلسلہ جاری رہنے سے ایک فارم خریدنے والے کو ایک ہزار چوبیس روپیہ ملتا تھا۔

معترض کہتا ہے کہ یہ جوا اور سود ہے جو کہ شریعت میں حرام ہے مگر خریدار مذکور یہ کہتا ہے کہ یہ فارم کی تجارت ہے
اور ایک روپیہ چودہ آنہ کا ایک ہزار چوبیس روپیہ ملنا محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا شریعت مطہرہ میں اس مسئلہ کے متعلق
کیا حکم ہے اور یہ فعل از قسم جوا اور سود ہے یا نہیں اور اس کے فاعل کی کیا سزا ہونی چاہئے۔

(۲) حافظ صاحب موصوف ملازم مسجد ہونے کے قبل ہی سے لاٹری کا بھی کام کرتے تھے وہ اس طرح کہ لاٹری کے ٹکٹ
فروخت کیا کرتے تھے اور فی ٹکٹ کمیشن مقرر تھا، اس کمیشن کی قیمت سے لاٹری کمپنی کے قاعدے کے موافق (یعنی ایک
کاپی میں چند ٹکٹ ہوتے ہیں اسے ٹکٹ اگر فروخت کریگا تو ایک ٹکٹ فروخت کرنے والے کا ہوگا) اب اس ٹکٹ

کو وہ پانی اپنے جاری کاٹنے یا فروخت کر کے اس کی قیمت رکھ لے) خرید چکے تھے اس کے بعد ایک تاریخ معین تک وہ تمام کا پیسہ کیش کر کے جمع کیا کرتی ہیں اور تاریخ مقررہ پر کمیٹی کا فرض کوئی تیسرے کسی کو پیش امام اور کسی کو دوسرا ملازم رکھیں کے جو ہے وہ شرکت کا حق ہے اور ہزار درہم اور کروڑوں طریقہ اور کہ تمام نہ نکلنے پر پھر [illegible] مسئلہ بالا صورت کو علمائے کرام جو ابتدا ہی سے مگر حافظ صاحب موصوف اس کو احداد یا ایسی فرماتے ہیں۔ لہذا مسئلہ بالا صورت جو کچھ ہے یا احداد باقی کی اور قاتل کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۳) امام صاحب یعنی حافظ صاحب موصوف نے سوال نمبر ایک میں اپنی شرکت کی کہ اوقات نماز جماعت وغیرہا کے بھی پابند نہ رہے اور جب جماعت شامل ہوئی تو حافظ صاحب نے جمعہ میں اعلان کیا کہ میرے اوپر ایک بڑی سوگ جس سے میں برابر نماز میں شریک نہیں ہوتا اور جماعت کو بھی شکایت ہوتی ہے اس لئے میں مستعفی ہوتا ہوں تاکہ جماعت کی شکایت دور ہو مسجد کمیٹی دوسرا انتظام کرے۔ لہذا کمیٹی نے ان کا عذر کر کے ایک سنی مولوی صاحب کو مقرر کیا بعد چند ماہ ان کو مستقل کر دیا کہ جب تک کوئی حافظ نہ مل جائے یا تعمیر مسجد مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک مولوی صاحب مستقل طور پر امامت کریں گے۔ اب اگر مولوی صاحب کو بلا عذر شرعی کمیٹی یا جماعت علیحدہ کر کے امام سابق کو مقرر کرے تو وہ شرعاً جائز ہوگا یا نہیں اور شریعت کس کی امامت کو ترجیح دیتی ہے۔

(۴) قیام کی کثرت ہونے کے سبب امام سابق کے قائم رکھنے میں کوتاہی اور خریداروں نے ایک ایک ہزار جو جیسے روپے طلب کر کے شروع کیا تو حافظ صاحب نے اس کام کو چھوڑ کر پھر امامت کی طرف رجوع کیا اور مسجد کمیٹی کو درخواست دی کہ میں اپنے افعال سے تائب ہو کر آیا ہوں کہ مجھے امامت کی جگہ دی جائے مگر مسجد کمیٹی نے اس کی درخواست مسترد کر دی کہ ہم کو آپ کی امامت کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ نے بہت خراب کام کیا ہے اور بہت سے لوگوں کا روپیہ لے کر بگڑ گیا ہو کہ تم کو اس مقام کے خریدنے سے ایک ہزار جو جیسے روپیہ ملے گا جس میں چند مسلمان بیوہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ نہ تو آپ نے ان کا روپیہ واپس کیا نہ روپیہ دیا۔ لہذا درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔ کمیٹی کی یہ کارروائی مطابق شریعت ہے یا نہیں۔

(۵) بعد نامنظوری درخواست امام صاحب نے بصورت اپیل جمعہ میں ایک مختصر سی تقریر کی اور آیت قرآنیہ پڑھ کر ترجمہ کر کے اللہ عزوجل اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے توبہ کر لینے پر معاف ہو جاتا ہے اور اس بندہ پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے لہذا میں اپنی جماعت کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ جماعت گواہ رہے کہ میں علی الاعلان آپ حضرات کے سامنے

اللہ پاک اور اس کے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار پاک میں توبہ کرتا ہوں اور استغفار کرتا ہوں اور جماعت کو بھی معافی چاہتا ہوں، امید ہے کہ جماعت میری اس توبہ اور معافی کو قبول فرما کر مجھے امامت کی جگہ جماعت کرانے کی اجازت دیگی میں چونکہ اہل فضل ذکر دل کا ممبر ہوں جماعت نے متاثر ہو کر اکثریت کے ساتھ یہ فیصلہ کیا کہ حافظ صاحب کو امامت کے لئے رکھا جائے مگر دو چار آدمیوں کو جو باجماعت نماز پڑھنے کے عادی ہیں، اختلاف تھا اور ہے، لہٰذا معترضین کو کس طرح خاموش کیا جائے اور جماعت کی یہ کارروائی جائز ہے یا نہیں، حافظ صاحب کا صرف توبہ کرنا اور معافی مانگنا کافی ہے یا شریعت کوئی اور سزا بھی دے گی۔

(۴) حافظ صاحب کی تقرری اور درخواست کو جماعت کی اکثریت نے منظور کر کے کمیٹی کے پاس اپنی تجویز بھیجی کہ جس پر کمیٹی کے سکریٹری نے کمیٹی کو طلب کیا اور حافظ صاحب کے تقرر کا معاملہ پیش کیا۔ درمیان بحث جناب ظہور بخش صاحب نے فرمایا کہ یہ جماعت کا معاملہ ہے، لہٰذا بہتر ہوگا کہ باہر کے کسی مستند عالم سے فتویٰ طلب کر لیا جائے اور جو حکم شریعت کا ہو اس پر کمیٹی اور جماعت عمل کرے کیونکہ حافظ صاحب نے دو گواہ حضرات کے روبرو اقرار کیا ہے ایک کے لئے تو بیس روپے دوسرے کو پانچ خریداروں کو روپیہ واپس کر دیا جائے امید ہے نزدیک ملی کی وقتاً افضل نہیں ہے، لہٰذا میں ان کی اقتدا نہ کروں گا مگر ان کے علاوہ تمام ممبران نے متفق ہو کر شریعت کے مسئلہ پر غور نہ کرتے ہوئے حافظ صاحب کا تقرر کر لیا۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ کمیٹی اور جماعت نے جائز کارروائی کی یا ممبر ظہور بخش صاحب کا کہنا درست ہے۔

امید کہ حضور براہ کرم نظام دینی اسلامیین کا خیال فرماتے ہوئے مندرجہ بالا سوالات کے جوابات مع حوالہ جات کتب جلد از جلد مرحمت فرمائیں تاکہ جمعہ کو ممبری سے استفتاء مع جوابات سنا دیا جائے کیونکہ حافظ صاحب کا تقرر کمیٹی کے فیصلہ کیا کہ ممبر سے شروع ہوگا اور وہ نماز باجماعت پڑھائیں گے۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب (۱)۔ ظاہر ہے کہ ملازم کی خریداری سے اس کاغذ کی خریداری مقصود نہیں کہ اس کاغذ کی کیا قیمت لگائی جائے، بلکہ یہ محض یادداشت کا پرچہ ہے، اور ایک روپیہ جو دے آنے میں جو چیز خریدی جاتی ہے وہ ایک ہزار جو تیس روپے کی کیونکہ اگر خریدار کو معلوم ہو جائے کہ ان داموں کے مقابل محض یہ کاغذ کا پرچہ ہے، تو ہرگز خریدنے کا قصد نہ کریگا جو کہ دستاویز کی خریداری میں مقصود اس روپیہ کی خریداری ہے جو اس دستاویز میں درج ہے نہ کہ اس کاغذ کی اسی طرح ٹکٹ میں ٹکٹ خریدا جاتا ہے وہ محض [illegible] بلکہ ریلوے کا جو [illegible] کرایہ ادا کر کے کی رسید ہے، اس وجہ سے جتنا کرایہ ہے اتنے کو

اتنا ہی ٹکٹ کی قیمت میں دیا جاتا ہو، اور اس صورت میں مقررہ رقم واپس ملتی ہو۔ اور مقررہ تعداد پر ٹکٹ واپس دیا جاتا ہے۔ یہ صورت سٹہ کی صورت میں اگر اس حد کو بیع شمار کریں تو یقیناً سود ہے کیونکہ دوبارہ دیا جاتا ہو مبلغ اس سے بہت زیادہ ہے، اور روپے کی روپے سے بیع میں مساوات شرط ہے۔ حدیث کا مشہور ہے الفضۃ بالفضۃ مثلاً بمثل یداً بید والفضل ربوٰ۔ یعنی چاندی کی چاندی سے بیع ہو تو برابر برابر ہوں، اور دست بدست ہوں، اور زیادتی سود ہے۔

دوسری وجہ سود کی یہاں یہ بھی ہے کہ یہاں تقابض بھی مجلس عقد میں ضروری ہے جیسا کہ حدیث مذکور کا لفظ یداً بید اس امر کو ظاہر کر رہا ہے۔ اور جس مجلس میں روپیہ دیا جائے اسی مجلس میں اس کے عوض کا روپیہ ملنا چاہئے۔ لیکن دونوں جانب سے مساوات بھی ہو تو بھی سود ہے کیونکہ چاندی کی چاندی سے بیع ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس مسئلہ کو واضح فرمایا ہے الربٰو فی النسیئۃ۔ اور اگر اس کو بیع قرار نہ دیں تو یہ جوا ہے، اور یہ بھی حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) لاٹری ایک قسم کا جوا ہے اس لئے ٹکٹ بیچنا بھی حرام ہے کیونکہ ٹکٹ بیچنے کا مطلب یہ ہے کہ شرکت کو جائز سمجھا جائے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو جوئے کی ترغیب دی جائے اور اس حرام کام پر آمادہ کیا جائے۔ اور یہ بحکم قرآن حرام ہے، قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جب امام موصوف بالاعلان یہ کرتا تھا تو کمیٹی پر لازم تھا کہ ایسے امام کو فوراً امامت سے معزول کر دیتی، یہ انتظار ہرگز جائز نہ تھا کہ وہ استعفا پیش کرے تو معزول کیا جائے کہ ایسے کو امام بنانا ناجائز و گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ۔ رد المحتار میں ہے فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم اہانتہ شرعاً۔ اس واسطے ضروری ہے کہ کمیٹی نے مستحق عالم کو امام مقرر کیا بہت خوب کیا اور اس جدید امام کو بلا وجہ شرعی امامت سے معزول کرنا درست نہیں۔ اوّل تو پہلا امام جب بوجہ شرعی معزول کیا گیا تو اس کا استحقاق ہی نہ رہا۔ دوم عالم کی امامت میں حاکم کو ترجیح ہے تمام کتب فقہ میں تصریح ہے کہ عالم احق بالامامت ہے۔ سوم مقرر کر دینے کے بعد کسی جرم میں معزول کیا گیا، رد المحتار میں ہے بحر الرائق سے ہے۔ واستفید من عدم صحۃ عزل الناظر بلا جنحۃ عدم صحۃ عزل صاحب وظیفۃ فی وقف بغیر جنحۃ و عدم اہلیۃ۔ کمیٹی نے ایسا کیا تو یہ کمیٹی کا صریح ظلم ہے۔ اس جدید امام کو ہی برقرار رکھنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) کمیٹی کا یہ جواب اور یہ کارروائی بالکل درست ہے۔ کہ دو فرقہ کو حق ہی نہیں کہ امام سابق نے درخواست

[illegible]
[illegible]
[illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]
[illegible]
[illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

الجواب — قرآن مجید [illegible]
[illegible]
[illegible]

یعنی فاسد ہو کر کچھ کا کچھ ہو جائے گا۔ لہٰذا اس کو اسی طور پر ادا کرنا لازم ہے جس کو قرآن کہا جائے اور اس کے لئے ضرور ہے کہ ہر حرف کی اس کے مخرج سے ادا کیا جائے، مثلاً ث۔ س۔ ص۔ ذ۔ ظ۔ ح۔ ہ۔ ء۔ ع کہ ان حروف میں اگر امتیاز نہ ہو تو وہ الفاظ کہ نہ رہا جو جبریل علیہ السلام نے پڑھا اور جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تلاوت فرمایا جس کی نسبت اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا [illegible]۔ حفاظ کا بیشتر اتفاق کرنا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ صحیح پڑھا کرتے ہیں اکثر حفاظ اور علما پڑھتے ہیں اور اپنے زعم باطل میں تصور کرتے ہیں کہ ہم نے صحیح پڑھا حالانکہ حرف غلط ادا کیا گیا وہ غلطی ہونا نہیں سمجھتے۔ بلکہ اگر غور سے سنا جائے تو حروف کھا جاتے ہیں۔ اول و آخر کے حروف پڑھتے اور بیچ کے دو ایک دو حرف حذف کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لوگوں کا اتفاق کر لینا اور اس پر صاحب کا ایک دلیل ہو سکتی ہے۔ اگر یہ لوگ صحیح پڑھا کرتے اس صورت میں علما نے اعتراض نہیں کیا ہوتا ہے اس وقت صحیح پڑھا ہو، کیونکہ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ صحیح پڑھنے پر قادر ہونے کے باوجود غلط پڑھ دے [illegible] کہ ان آیات میں وہ حروف غلط کو ادا نہیں کرتا ۔۔۔ بہر حال یہ کہنا کہ اعتراض اگر صحیح ہے یعنی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ حروف کو مخارج سے علیحدہ ادا کرنا، قرأت کی [illegible] درست نہیں بلکہ یہ لازم ہے کہ قرآن مجید صحیح پڑھے [illegible] امام جزری فرماتے ہیں [illegible]

حتم لازم [illegible] من لم یجود القرآن آثم۔ تنویر الابصار ودرمختار میں ہے [illegible] لا یصح [illegible] علی الاصح [illegible]

[illegible] المختار۔ ردالمحتار میں ہے [illegible] من الثاء الی السین الی الثاء [illegible] من [illegible]

[illegible] - زاد فی الفتاوی [illegible]

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ الثغ کے پیچھے غیر الثغ نہیں پڑھ سکتا۔ الثغ وہ ہے جو سین کی جگہ ثا پڑھے یا را کی جگہ غین [illegible] یا س پڑھے ۔۔۔ قاموس میں کہا کہ جو شخص ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھے وہ بھی الثغ ہے۔ ایسے شخص کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اپنی ساری کوشش تصحیح حروف میں صرف کرے اس کے بعد وہ اپنی کوشش ہو کہ اب وہ اپنے مثل کی امامت کر سکتا ہے اور اس کی خود نماز ہو گی جبکہ کوئی صحیح خواں ایسا دستیاب نہ ہو جس کے پیچھے نماز پڑھتا اور وہ ایسی آیتیں نہیں ہو سکے یا پڑھ ہو کہ صحیح ادا کر سکے، اور اگر صحیح خواں امام ملتا ہے یا بقدر فرض صحیح پڑھ سکتا ہے اور اس نے بغیر تصحیح حروف خود پڑھی تو اس کی اپنی نماز بھی نہ ہوگی، امامت کرنا در کنار۔ درمختار میں ہے [illegible]

[illegible]

فلا يصير الصحيح الطاهر في حكم الالثغ وكذا من لا يقدر على التلفظ بحرف من الحروف او لا يقدر [illegible]
الله [illegible]۔ لہٰذا جو شخص رحمٰن کو رحمان، رحیم کو رہیم، مرتکو کو سرات، الحمد کو الہمد [illegible] پڑھے اس کا یہ حکم
ہے جو ذکر کیا گیا کذا فی رد المحتار۔

ترتیل کے جو معانی مفسرین نے بیان کئے ہیں، ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا یعنی پڑھنے میں جلدی نہ کرے، اور تمام حروف و حرکات
کو صحیح کر کے پڑھنا۔ تفسیر جلالین حاشیہ جلالین میں خطیب سے نقل کیا ہے ای اقرأ بالترتیل، کو ثوۃ منہیہ من حسب [illegible]
بحیث یتمکن السامع من عدها [illegible] وبعض الترتیل [illegible] جلدی [illegible] اس طرح
ہو کہ حروف [illegible] جب تو سکے کہ نماز ہو گی یا نہیں اس کی خود نماز نہ ہوگی ان الامام [illegible] اور
کے حقوق ادا کرتا ہے تو اس کو امام ہونے کے لائق ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible]
[illegible] نیز اسی میں ہے لا ینبغی [illegible]
[illegible] نیز اسی میں ہے [illegible]
[illegible] امامت کے شرائط اور دیگر مسائل کی تفصیل بہار شریعت میں دیکھ کر
معلوم کی جائے ——————— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۰) از محلہ [illegible] مسئولہ [illegible] سید [illegible] صاحب ۔ ۲۰ شعبان المعظم [illegible]

کیا ارشاد ہے علمائے اہلسنت کا مسائل ذیل کے متعلق۔

(۱) ایک لڑکا حافظ قرآن ہے جو ۲۰ شعبان المعظم تک ساڑھے گیارہ سال نو ماہ چھ یوم کا ہو جائے گا، اس کے پیچھے تراویح
و نماز جائز ہے یا نہیں۔ نیز لڑکا و لڑکی کس عمر میں بالغ ہوتے ہیں۔ بینوا توجروا

(۲) حافظ کے پیچھے نماز فرض و تراویح کا کیا حکم ہے۔ نیز لڑکا و لڑکی کس عمر میں مراہق ہوتے ہیں۔ بینوا توجروا

الجواب (۱) لڑکے کا بلوغ کم سے کم بارہ سال کی عمر میں ہو سکتا ہے اور لڑکی کا بلوغ کم سے کم نو سال کی عمر میں، اس کے پیچھے
نماز فرض جائز ہے نہ تراویح نہ نوافل کیونکہ یہ لڑکا یقیناً نابالغ ہے ——————— واللہ تعالیٰ اعلم

جواب (۲) مراہق وہ لڑکا ہے جو قریب بلوغ کو پہنچ گیا، مراہقہ میں دونوں احتمال ہیں، یہ بھی احتمال ہے کہ وہ بالغ ہو اور یہ بھی
کہ نابالغ ہو۔ اگر مراہق کہے کہ بالغ ہو گیا ہوں اور ظاہر حال اس کی تکذیب نہ کرتا ہو تو اس کے قول کو مان کر بلوغ کا حکم دیا

یعنی اس صورت میں کہ اس لڑکے کے دوسرے لڑکے بالغ ہوگئے ہوں۔ درمختار میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱) (۱۹۰) از خانقاہ [illegible] برکت آباد محلہ برکت پورہ مقام [illegible] مرسلہ [illegible] عبدالرحمن

۱۸ ربیع الآخر [illegible]ھ

جمعہ کی نماز کیا مسافر پر واجب نہیں، مقتدی مسافر ہوں تو، امام مسجد کی موجودگی اور امام کی مرضی کے بلا اجازت نماز جمعہ پڑھا دیا تو نماز جمعہ ہوگی یا نہیں۔ اور امام کو کوئی عذر نہیں ہے۔

(۲) مسجد کا امام ہے وہ کلام پاک اس طرح پڑھتا ہے کہ کہیں مد ادا کرتا ہے کہیں نہیں، اور جہاں مد نہیں ہے وہاں مد کی طرح پڑھتا ہے، ایسے امام کی نماز ہوتی یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز کیسے ہوتی ہے ہم نے سنا ہے ایک عالم فاضل اور بزرگ سے کہ قرآن شریف سے [illegible] ایک حرف کا گھٹانا بڑھانا کفر ہے۔ اور فتاویٰ مجموعہ مولانا عبدالحی لکھنوی میں یہ بات لکھی ہوئی ہے دیکھا ہو تو آپ کی تحقیق میں جو ہو خلاصہ تحریر فرمائیں۔

(۳) مسجد میں ایک شخص آیا وہ امامت کر رہا ہے یا کرنا چاہتا ہے، اس کا عقیدہ [illegible] سنی ہے یا نہیں [illegible] معلوم کرنے کا کیا طریقہ ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے اس کی اقتدا درست ہے یا نہیں۔

الجواب (۱) جب امام کی اجازت سے اس نے نماز جمعہ پڑھادی، نماز ہوگئی۔ درمختار میں ہے [illegible]

[illegible]　　واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) قرآن مجید میں کسی حرف کو گھٹانا یا کم کرنا اگر بالقصد ہے تو تحریف و کفر ہے۔ مگر مد کے نہ ادا کرنے میں یہ حرف کی کمی زیادتی نہیں ہے، بلکہ حرف کی ادا میں آواز کا کم یا زیادہ کھینچنا ہے یعنی جو آواز جلد ختم کرنا تھا اس میں دیر کی، یا دیر تک چاہیے تھی جلد ختم کردی۔ اس طرح پڑھنا اگرچہ غلطی میں شامل ہے مگر اس سے کفر کا حکم نہیں دیا جائے گا بلکہ نماز فاسد ہونے کا حکم بھی نہیں دیا جائے گا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible]

ولا شک ان قراءۃ المقتدی [illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جب اس کا بدمذہب ہونا معلوم نہیں ہے تو فاسق کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کسی شخص کا بدمذہب ہونا جب ہی معلوم ہوسکتا ہے کہ اس سے کوئی ایسی بات پائی جائے جس سے عقیدہ کا حال معلوم ہوسکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۹۹) آمدہ از علاقہ ضلع گورداس پور براستہ شاہ پور مرسلہ سید عبد العزیز بخاری و سید عبد الغفور نقوی صاحبان

جس طعام پر اللہ تعالیٰ کا کلام پاک پڑھا گیا ہے، اگر اس کو کوئی حرام سمجھے اور خنزیر کے برابر کہے تو کیا ایسا شخص مسلمانوں کا امام ہوسکتا ہے۔

(۲) کیا ایسے شخص کے ساتھ یا پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔

الجواب (۱) ہرگز نہیں اسکے پیچھے نماز ناجائز بلکہ باطل محض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے حدیث میں ہے ولا تصلوا معهم اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا اپنی نماز کو باطل و برباد کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۰) از شیش گڈھ ضلع بریلی مرسلہ عبد اللطیف صاحب۔

جو شخص پیچھے جڑا ہوا سفر خیا کوٹ پہن کر نماز پڑھے یا پڑھائے تو اسکی نماز تام جائز ہے یا امام ہوسکتا ہے یا سیاہ خضاب کرکے امامت کرے تو امامت اسکی ناجائز ہے۔؟

الجواب۔ اگر وہ کوٹ اس قسم کا ہے جو کفار اور فجار کی خاص وضع میں شمار کیا جاتا، جب تو اس کو پہننے کر احتراز چاہیے، خصوصاً نماز میں وہ بھی حالت امامت میں۔ سیاہ خضاب کی ممانعت حدیث میں آئی ہے، فرمایا وغیروا هذا واجتنبوا السواد۔ اگر سیاہ خضاب کا عادی ہو تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۱) مرسلہ محمد یعقوب صاحب بنارس محلہ کن گڑھا ۱۰ ذی الحجہ سنہ [illegible]

[illegible]

زید ولد الزنا ہے اور بعد بلوغ زنا بالجبر میں مبتلا بھی ہوا مگر اب زید مولوی کی صورت میں ہے اور کچھ علم دین بھی حاصل کر لیا ہے۔ لہذا ایسی صورت میں زید امامت کے لائق ہے یا نہیں۔ اور اگر نماز پڑھا دے تو نماز درست ہے یا نہیں، دلیل ترجیح سے مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ ولد الزنا کی امامت کے متعلق فقہائے کرام نے فرمایا کہ اس کی امامت مکروہ ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ اس کو علم سیکھنے کا موقع نہیں ملتا، کیونکہ اس کا کوئی باپ نہیں، جو اس کو تعلیم میں مشغول کرے۔ اور جبکہ وہ شخص باوجود ولد الزنا ہونے کے علم حاصل کر چکا تو اس کی امامت میں کراہت نہیں مگر چونکہ زنا کے ساتھ متہم ہے تو جب تک تائب نہ ہو اسے امام نہ بنایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۲) مسئولہ عبد الغفور سکریٹری صاحب انجمن اشاعت الحق بازار سیماب شہر بنارس مرسلہ مدرسہ حمیدیہ قاور ل

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں جو شخص افیون کا عادی ہو اسکو امام بنانا کیسا ہے اور اس کے پیچھے نماز کیسی ہے اور اس نے نماز پڑھا دی تو اس کا مسجد میں اعلان کر دینا کہ ان کے پیچھے نماز نہ ہوئی دہرائی جائے کیونکہ افیون کھانے والے کے پیچھے کیسا ہے۔

(۲) تمباکو پان وغیرہ کھانے والے کو امام بنانا کیسا ہے اور اس کے پیچھے نماز کیسی ہوگی۔

(۳) ایک شخص عالم دین امامت کرتا ہے اگر کسی وقت ان کو پانچ منٹ وضو کرنے میں یا رفع حاجت کی وجہ سے یا کسی اور ضرورت سے دیر ہوگئی اور وقت میں کافی گنجائش ہو تو ان کا انتظار کیا جائے یا نہیں۔

(۴) جو لوگ نماز کے وقت میں وسعت ہوتے ہوئے عالم دین کی موجودگی میں صرف پانچ منٹ کی تاخیر کی وجہ سے ایسے شخص کو امام بناتے ہیں جو نماز کے مسائل سے پوری طرح واقف نہ ہو، قرآن پاک بھی صحیح نہ پڑھتا ہو، اسکو نماز پڑھانا اور پڑھوانا کیسا ہے۔

(۵) افیون کھانے والا یہ عذر کرے کہ ہم دوا کھاتے ہیں تو اس کا یہ عذر مقبول ہوگا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ افیون کھانا بلا ضرورت گناہ ہے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر۔ مگر کسی دوا میں اتنی قلیل کہ اس کا اثر ظاہر نہ ہو اور بعد تغیر تک نہ پہونچے، جبکہ کھانے والا اس کے کھانے کی عادت کرے تو یہ فسق و کبیرہ ہے اور اعلان کے ساتھ ہو تو وہ فاسق معلن۔ اسکو امام بنانا ناجائز اور

[illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) [illegible]

[illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) [illegible]

[illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۰۳) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں۔

(۱) [illegible]

[illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس جگہ کہ پیچھے تنہا کھڑا ہونا چاہئے یا نہیں۔

الجواب (١) ۔ اگر محراب کافی وسیع ہو کر اس میں امام کے پیچھے ایک صف ہو سکتی ہے اور امام محراب میں کھڑا ہو تو مقتدی بھی محراب میں کھڑے ہو سکتے ہیں [illegible] مکروہ ہے، اور ضرورت ہو کر آدمیوں کی کثرت ہے، اور محراب کے اندر امام کھڑا ہوگا [illegible] ایسی صورت میں امام کے تنہا کھڑے ہونے میں بھی کراہت نہیں، در مختار میں ہے [illegible] الامام على الارض [illegible] المحراب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور بلا ضرورت مقتدیوں کو دروں میں کھڑا ہونا مکروہ ہے کہ قطع صف ہے اور قطع صف ممنوع، حدیث میں ارشاد فرمایا: من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله۔

(٢) جب ایک مقتدی ہے تو امام کے برابر داہنی جانب کھڑا ہو، پھر جب دوسرا شامل ہو تو امام آگے بڑھ جائے یا مقتدی پیچھے ہٹ جائے، اور اگر یہ بھی امام کے برابر کھڑا ہو گیا، تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی، اور اگر قعدہ وغیرہ میں دوسرا مقتدی شامل ہونا چاہتا ہے، تو بائیں جانب بیٹھ جائے، کہ نہ امام آگے بڑھ سکتا ہے، نہ مقتدی پیچھے ہٹ سکتا ہے، اور اگر مقتدی اور شامل ہونا چاہتا ہے، اور امام کے دونوں جانب دو مقتدی ہیں، اور یہ بھی برابر میں کھڑا ہو تو مکروہ تحریمی ہے بلکہ اگر امام نہ آگے بڑھے نہ مقتدی پیچھے ہٹیں، تو یہ تنہا پیچھے کھڑا ہو جائے کہ مکروہ ہی ہے۔ در مختار میں ہے: ویقف الواحد محاذیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حررہ [illegible] محمود [illegible]

يتقدم الامام موضع سجوده كما في القهستاني [illegible] وفي القهستاني عن [illegible] المقتدي يتأخر عن
[illegible] الى خلفه [illegible] وفي الفتح [illegible] المقتدي [illegible] بعد التكبير
[illegible] التكبير لا يعتبر وقيل يتقدم الامام ام [illegible] يتأخر المقتدي
يتقدم الامام [illegible] المقتدي الاول [illegible] الثالث [illegible]
والاحوط [illegible] الثالث [illegible] ان المقتدي من يسار الامام [illegible]
[illegible] لانه متبوع [illegible] الامام من [illegible] الامام فالاول [illegible]
تأخر المقتدي [illegible] من صحيح مسلم قال جابر رضي الله تعالى عنه [illegible] مع النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم [illegible] فقام يصلي [illegible] حتى [illegible]
[illegible] حتى اقامني عن يساره [illegible] وهذا كله عند الامكان و
الا تعين الممكن [illegible] ايضا [illegible] في القعدة [illegible] من يسار الامام
لا تقدم ولا تأخر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۰۳) مسئولہ مولوی امام بخش طالب علم مدرسہ اہلسنت ۱۵ جمادی الاولیٰ [illegible]

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز فجر کا وقت موجود ہے، اور لوگ جماعت کے منتظر ہیں ایک شخص نے اس خیال سے کہ جماعت ہونے تک نماز کا وقت نہ رہیگا، تنہا فرض پڑھ لیا، اس کے بعد جماعت کھڑی ہوئی، وہ شخص جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) مسجد میں دو دفعہ جماعت میں شریک ہونا کیسا ہے۔

الجواب (۱) جب شخص نے فرض پڑھ لئے، تو اب جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں، کہ اب جو پڑھے گا نفل ہوگا اور نماز فجر کے بعد نفل ناجائز۔ درمختار میں ہے وكذا الحكم من كراهة نفل بعد طلوع فجر سوى سنته بلکہ حکم یہ ہے کہ وہ شخص مسجد سے چلا جائے، اگرچہ اقامت ہو چکی ہو کہ جماعت میں شریک ہو نہیں سکتا [illegible] وقت
ٹھہرنا مکروہ [illegible] درمختار میں ہے [illegible]

الا [illegible] الظهر والعشاء [illegible] الامام بالاتمام وفي [illegible]

لا یمکن اداؤ مکملہ بدون الاقتداء — واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) حالت شہد، اگر چہ رکعت باقی رہنے کا خیال ہو، اب جب کہ پڑھے اور حتی کرتیں (سجدہ) [illegible]

[illegible] کے پورا کرے، حدیث میں ارشاد فرمایا: اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوھا تسعون واتوھا تمشون وعلیکم

السکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا (مشکوٰۃ شریف باب ما علی الماموم من المتابعۃ ص ۱۰۲) [illegible]

[illegible] جب نماز کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ چل کر آؤ

اطمینان سے چلو، امام کے ساتھ جو ملے پڑھ لو اور جو باقی رہ جائے اسے پورا کرو، جب کوئی شخص نماز

کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہے — واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۳) مرسلہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] مدرسہ [illegible]

اگلی صف میں [illegible] مرد کھڑے ہیں اور لڑکے پیچھے صف میں کھڑے ہیں، اور جماعت شروع ہونے تک اور مرد آگئے

والے نہیں، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟ اگر لڑکے صف میں کھڑے ہیں [illegible]

جگہ خالی ہو [illegible] لڑکوں کے ساتھ پچھلی صف میں [illegible] تو لڑکوں

کو پیچھے ہٹا کر آگے لے لیا جائے یا کیا کرے۔

الجواب: لڑکے کی وجہ سے دوسری صف [illegible] آنے والے مرد صف پوری کر کے [illegible] جگہ ہو تو

اگر صف اول میں شامل ہو جائیں، اگر چہ لڑکوں کے بیچ میں کھڑا ہونا پڑے [illegible] لا فی الصف الاول [illegible]

[illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۴) مسئولہ جناب [illegible] صاحب [illegible] (فیض آباد) [illegible] المظفر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسائل میں بینوا بسند الکتاب وتوجروا [illegible]

(۱) - محراب کی کیا تعریف ہے۔

(۲) - امام جماعت [illegible] محراب کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے؟ نماز مکروہ ہوتی ہے یا نہیں۔

(۳) - بعد جماعت امام کو کس طرف رخ کر کے بیٹھنا چاہئے۔

(۴) - ایک مسجد میں تین شخص ہیں کہ ایک امام بنا، دو مقتدی، اور محراب کے نزدیک نماز ادا کرنے کے بعد [illegible]

یہ لازم واجب ہے کہ جب امام محراب کے نزدیک محراب کے سامنے ہو کر نماز پڑھتا ہے یا نہیں۔

الجواب (۱) حقیقۃً محراب وسط مسجد کا نام ہے، اور یہ طاق جو معروف ہے کہ وسط میں بنایا جاتا ہے اس طاق کو محراب کہتے ہیں مجازاً ... المحاريب ... وسط المساجد ... الامام ... [illegible] ... اصل مقصود یہ ہے کہ امام وسط صف کے مقابل ہو، لہٰذا محراب کے بیچ میں کھڑا ہونا ضروری نہیں بلکہ [illegible] وسط صف کے مقابل ہونا چاہئے [illegible]۔

فقط واللہ اعلم

(۲) صحن مسجد میں اگر جماعت صحن میں ہو تو امام کو اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ وسط صف کے مقابل ہو، عالمگیری میں ہے ... الامام ... وسط ... الصف ... [illegible] ... السنة ... ۔ اگر وسط میں محراب معروف کے مقابلہ میں کھڑا ہو تو یہی بہتر ہے ورنہ [illegible] کہ وسط میں قیام ہو، اور وسط میں قیام نہ ہوگا تو کراہت ہوگی ورنہ نہیں، اور کراہت بھی اسی صورت میں ہے کہ امام صاحب جماعت کثیر کے ساتھ [illegible] وسط میں ہو ... [illegible] ... کراہت ... [illegible] ... [illegible] ... الامام ... [illegible] ... الوسط ... [illegible] ... الامام ... [illegible] ... الامام ... [illegible] ... السنة ... [illegible] ... الكراهة ... [illegible]۔

فقط واللہ اعلم

(۳) سلام کے بعد امام کو چاہئے کہ اپنی جگہ سے ہٹ کر سنت یا نفل پڑھے، اور ... [illegible] ... عالمگیری میں ہے ... [illegible] ... الامام ... [illegible] ...۔

فقط واللہ اعلم

(۴) مسجد محلہ میں اگر کچھ لوگ امام راتب سے پہلے جماعت کر کے پڑھ لیں تو ان کی جماعت [illegible] جماعت اولیٰ ہے جو امام راتب پڑھائے گا، اور اس صورت میں محراب سے ہٹ کر امام کو کھڑا ہونا کچھ ضروری نہیں، بلکہ محراب

میں مکروہ ہو [illegible] الشامی [illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۷) مسئولہ سید فرزند علی صاحب محلہ ملوکپور بریلی ۸ رجمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو کوئی صف پوری ہونے کے بعد آئے تو وہ کسی دوسرے کو کھینچنا شریک کرے کا نیت باندھ کر یا بغیر نیت باندھے ہوئے۔ بینوا توجروا

الجواب جب صف پوری ہونے کے بعد کوئی شخص آیا تو انتظار کرے، اگر کوئی دوسرا آجائے تو دونوں صف کے پیچھے کھڑے ہو جائیں اور اگر کوئی دوسرا نہ آیا یہاں تک کہ رکوع کا وقت آگیا تو جماعت میں سے جس شخص کو کھینچنے کا اشارہ کرے جسے اس مسئلہ کا علم اس کے خیال میں ہو، وہ پیچھے ہٹ جائے تو اس کے ساتھ کھڑا ہو ورنہ تنہا کھڑا ہو جائے، ناواقف کو نہ کھینچے کہ وہ اپنی نماز کھو بیٹھے گا اور دوسرا [illegible] میں ہے وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتی یجیء آخر فیقفان خلفه وان لم یجئ حتی رکع الامام یختار اعلم الناس بهذه المسئلة فیجذبه ویقفان خلفه ولو لم یجد عالما یقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة اور اگر کسی کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا تو تکبیر تحریمہ سے قبل اور بعد دونوں صورتیں جائز ہیں، فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible] من بین یدی الامام [illegible] قبل ان یکبر [illegible] من الشرح [illegible] لا تفسد صلاته [illegible] قبل التکبیر اھ [illegible] کذا فی المحیط وفی الفتاوی العتابیة هو الصحیح کذا فی التاتارخانیة — واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۸) مسئولہ مولوی آفتاب الدین متعلم مدرسہ اہلسنت و جماعت بریلی شریف ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سجدہ سہو کے تشہد میں اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب اقتدا صحیح ہے کہ ابھی تک وہ امام نماز سے خارج نہیں ہوا بلکہ وہ سلام جو بعد سجدہ سہو واجب ہوا اگر بقصد خروج من الصلوٰۃ سلام پھیر دے جب بھی بالکل نماز سے خارج نہ ہوا بلکہ اس کا خروج موقوف ہے اگر سجدہ سہو کر لیا نماز میں آگیا ورنہ باہر ہو گیا جبکہ کوئی منافی صادر ہوا ہو، اور پہلی صورت میں اگر کسی نے اس کی اقتدا کی تو صحیح ہے۔ درمختار میں ہے سلام من علیه سجود سهو یخرجه من الصلوة خروجا موقوفا ان سجد عاد الیه [illegible] فیصح الاقتداء به [illegible] ویبطل وضوؤه بالقهقهة [illegible]

[illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۹) [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۱۰) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible] بینوا توجروا

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۱۱) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب ۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(ایسوں کے لئے تاخیر کچھ مفید نہیں کہ جو جلد آ نا اختیار نہ کریں گے، اور مقتدیوں پر انتظار گراں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۱۲) مسئولہ حاجی ابراہیم صاحب از قریہ ضلع ہوشنگ آباد ۳۰ رجمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ۔

نماز کا اعادہ کرنے والے کے پیچھے اقتدا درست ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اگر اعادہ نماز بر بنائے ترک واجب ہے یعنی نماز مکروہ تحریمی ہوئی ہے، تو تنہا مقتدی فرض پڑھنے والا اس کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا کہ امام کا فرض ادا ہو چکا ہے، مگر چونکہ ناقص طور پر ادا ہوا اس لئے اس نقصان کو دفع کرنے کے لئے اعادہ کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۱۳) از کلکتہ ذکریا اسٹریٹ ۱۲۲ مرسلہ مولوی عبدالعزیز خاں صاحب۔

(۱) فرض کی نماز کے بعد تبادر نفل ضرورت سے بغیر امام کے ہمراہ دعا مانگے چلا جا سکتا ہے، کیونکہ دعا میں شامل ہونے سے لوگ سنتیں شروع کر دیتے ہیں اور نکلنے کے لئے جگہ نہیں ملتی۔

الجواب۔ امام کے ساتھ دعا میں شریک ہونا کچھ ضرور نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ دعا کی جائے، کہ بہ نسبت تنہا دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے، اگر ضرورت ہو تو مختصر دعا کے بعد چلا جائے، ختم دعا تک انتظار کی حاجت نہیں۔

مسئلہ (۲۱۴) از امروہہ محلہ کوٹ [illegible] مرسلہ محمد عبدالشکور صاحب ۲۹ رجمادی الاخریٰ ۱۳۳۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد، ما قولکم ایہا العلماء الکرام فی ان المولوی امیر علی صاحب المرحوم المتوفی مترجم الہدایۃ والفتاوی العالمگیریۃ کتب فی ترجمۃ الہدایۃ [illegible] الصلوٰۃ ممکنۃ [illegible] الصلوٰۃ التی ادیت مع الکراہۃ التحریمیۃ ولا یجوز اقتداء الذی لم یکن مع الامام ابتداء [illegible] صحۃ الصلوٰۃ المختلف [illegible] لانہ [illegible] من کتب الفقہ [illegible] اجرکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

الجواب۔ اعلم ان الاقتداء ہو ربط صلوٰۃ المقتدی بصلوٰۃ الامام فلا بد من ان تکون صلوٰۃ الامام [illegible] المقتدی بان تکون صلاتہما متحدۃ او تکون صلوٰۃ الامام متضمنۃ لصلوٰۃ المقتدی کاقتداء المتنفل بالمفترض [illegible] فان الفرض [illegible] والنفل مطلق داخل فی المقید، واذا عرفت ہذا فاعلم ان الاعادۃ ہی فعل الشیء مع [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۱۵) [illegible] رجب [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible] متعدد جماعتیں نہیں ہوسکتیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۰۱۶) [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible]

متعلق کسی نے بھی مرسل ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تحقیق کے بارے میں ایک حدیث صحیح جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے [illegible] عن ام سلمۃ [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] الحیت [illegible] [illegible] [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] فتح [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے متعلق سمجھا اس وقت کوئی حدیث یاد نہیں ہاں وہ کام بھی دیکھی ہے جو تحقیق کا ہے۔ ــــــــــــــ واللہ اعلم

مسئلہ (۲۱۷) از بنارس محلہ [illegible] مرسلہ نور الحق ولد منشی حاجی محمد حسن صاحب ۱۲ محرم الحرام [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں

کہ فتاویٰ رضویہ جلد دوم [illegible] میں بحوالہ شرح [illegible] لکھا ہے کہ در بعض جماعت اختلاف مکان سے [illegible] بیجا ہے نہیں تو [illegible] اگر یہ مسئلہ کسی اور کتاب میں یا اسی کتاب میں لکھا ہو تو عبارت سے مطلع فرمایئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کل مسجد ایک ہے اس لیے یہ ہے غلط۔

الجواب - امام و مقتدی کا مکان واحد ہونا شرط صحت اقتدا ہے یعنی اگر امام ایک مکان میں ہو اور مقتدی دوسرے مکان میں تو اقتداء صحیح نہیں۔ مسجد مکان واحد ہے مگر اس کے ایک حصہ میں امام ہو اور دوسرے میں مقتدی تو اس کو حقیقۃً اختلاف نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ مانع صحت اقتدا ہے گو یہ کلام جواز و عدم جواز کے متعلق ہے۔ رہا یہ کہ ایسا کرنے میں کراہت بھی ہے یا نہیں اس سے اس کو تعلق نہیں کہ عدم صحت اقتدا سے یہ لازم نہیں کہ کراہت بھی نہ ہو۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کل مسجد ایک ہے مگر اس کا مطلب یہ ہے کہ مکان واحد ہے اس کے ہر حصہ میں اقتدا ہو سکتی ہے تو یہ صحیح ہے اور یہ مطلب ہو کہ اگر امام ایک درجہ میں ہو اور تمام مقتدی دوسرے درجہ میں تو اس میں کراہت بھی نہیں کہ یہ درجات کا اختلاف اصلاً معتبر نہیں۔ تو غلط ہے کہ گو یہ حقیقۃً اختلاف مکان نہیں کہ مانع اقتدا ہو مگر اختلاف مکان سے اس کو مشابہت ہے اور یہ سبب کراہت ہو [illegible] میں ہے [illegible] [illegible] یہ [illegible] اہل الکتاب [illegible] تخصیص [illegible] محراب مسجد اگرچہ اس حصہ مسجد میں ہے پھر اس کو تخصیص مکان قرار دے کر مکروہ فرمایا تو اگر بالکل دوسرے درجہ میں ہو تو بدرجہ اولیٰ تخصیص مکان ہوگی اور یہ صورت بھی مکروہ ہوگی۔ کتاب شرح وقایہ میں قال شمس الائمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] انتہیٰ

عــه [illegible] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حدیث مذکور کے تحت ہے [illegible] الخصوص والحبیب [illegible] الی [illegible] (محدث [illegible])

اذا دخل الطاق يصير ممتازا عن القوم في المكان لان الطاق في معنى بيت آخر وذلك صنيع اهل الكتاب والاشتباه مكروه والسبب الثاني ما اشار اليه الفقيه ابو جعفر رحمه الله تعالى لانه يشتبه حال الامام على من في يمينه وعن يساره وقال شمس الائمة السرخسي رحمه الله تعالى من اختار الطريقة الثانية لم يكره اذا لم يكن [illegible] الاشتباه [illegible] عن مقام الامام في الطاق بان كان على جانبي الطاق فرجة ومن اختار الطريقة الاولى قال يكره في الوجهين جميعا وقال هذا هو الوجه۔ [illegible] الوجه الاول [illegible] علامہ شامی [illegible]

[illegible] رحمہ اللہ تعالیٰ محراب میں کھڑا ہونا سبب کراہت نہیں کہتے بلکہ اس وقت کہ وہ کہتے ہیں جب دو جگہ [illegible] کر صاحب بحر نے اس پر اعتراض کر دیا کہ ظاہر روایت میں مطلقاً محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے اور وجہ صاحب فتح نے بیان کی تھی اس پر صاحب بحر نے [illegible] امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] ذکر [illegible] وجہ قرار دیا کہ بعض صورت میں کراہت ہوا اور بعض صورت میں نہیں [illegible] نیز انہوں نے [illegible] میں دو مسئلے بیان فرمائے ایک محراب میں کھڑا ہونا دوسرا [illegible] تو اگر صاحب فتح کی توجیہ [illegible] کو مسئلہ محراب کا ذکر بے فائدہ ہوگا کہ وجہ کراہت محراب سے [illegible] کا مسئلہ جب [illegible] محراب [illegible] کی کیا حاجت۔ لہٰذا محراب میں کھڑے ہونے کی [illegible] تخصیص من حيث المكان [illegible]

بالكراهة [illegible] واختلف المشائخ في سببها فقيل كونه يصير ممتازا عن القوم في المكان لان المحراب في معنى بيت آخر وذلك صنيع اهل الكتاب [illegible] في الهداية واختاره الامام السرخسي وقال انه الاوجه وقيل اشتباه حاله على من في يمينه ويساره [illegible] الاول [illegible] وعلى الثاني لا يكره عند عدم الاشتباه [illegible] الثاني في الفتح بان امتياز الامام مطلوب [illegible] الثاني [illegible] في الحلية [illegible] لكن [illegible] ظاهر الرواية [illegible] مطلقا [illegible] امتياز الامام [illegible]

قال في الولوالجية [illegible] الامام لا ينبغي له [illegible] لانه يشبه تباين المكانين [illegible] بين [illegible] اختلاف المكان [illegible] الجواز [illegible] الاختلاف [illegible] الكراهة والمحراب [illegible] ومن [illegible] الاختلاف [illegible] المحراب [illegible] قيام الامام [illegible] في داخله فهو وان كان من بقاع المسجد لكن اشبه مكانا آخر

وانہ بحث الکراہۃ ۔ تبیین الحقائق میں ہے و لما کان لا نفیہ من التشبہ باھل الکتاب من حیث تخصیص الامام بالمکان فجعلہ و ھذا لان المحراب ... اختلاف المکانین فقصہ یہ کہ قیام امام اندرون محراب مکروہ ہے اور وجہ کراہت جابر قول منصور یہ ہے کہ محراب اگرچہ مسجد ہے مگر اختلاف مکان سے اسے مشابہت ہے لہذا اس میں کھڑا ہونا مشابہ اہل کتاب ہوا اسی وجہ سے مکروہ ہوا اور اگر وجہ یہ ہو تو اس میں بھی یہی علت موجود تو خلاف سنت ہوا [illegible] مگر نہ مسئلہ کے لئے یہ عبارت کافی ہے، واللہ الموفق و منہ السبیل [illegible]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۱۸) از [illegible] مرسلہ جناب غلام نبی [illegible] ربیع الاول شریف [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ جذامی یا سفید داغ کو جماعت میں شامل ہونے سے کوئی صورت تو نہیں حکم کیا ہے۔

الجواب ۔ جذامی یا سفید داغ والے کو مسجد میں آنا مکروہ ہے اور اگر آجائیں اور جماعت میں شامل ہوں تو نماز میں کوئی خرابی نہیں، رد المحتار [illegible] بلا اتفاق۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۱۹) کھانسی یا دمہ والا جو منہ سے [illegible] آتی ہو جس کی وجہ سے قریب کے [illegible] کو دشوار ہو ایسے شخص کو جماعت میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

الجواب ۔ کھانسی یا دمہ والے کو جماعت میں شامل ہونے سے روکنا اس کا کوئی جزئیہ نظر فقیر سے نہیں گزرا

مسئلہ (۲۲۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے مکان سے مسجد [illegible] بلاعذر جماعت ترک کرتا ہو اور مکان میں نماز پڑھ لیتا ہے، اس کی نماز ہوتی ہے یا نہیں، شرع شریف کا کیا حکم ہے۔

الجواب ۔ جماعت واجب ہے اور اس کا ترک بلا وجہ شرعی گناہ خصوصاً ایسے شخص کے لئے کہ مسجد در دولت پر ہو اسے مسجد ترک کرنا بہت معیوب ہے ایک حدیث میں آیا ہے لاصلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد لیکن اس کا [illegible] نہیں۔ مکان میں نماز ہو جاتی ہے باطل نہیں ہوتی، مگر ترک جماعت کا گناہ ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ (۱۴۲۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد میں اس قدر آدمی ہوں کہ گنجائش باقی نہ رہے ایسی حالت میں اور در میں جماعت کر سکتی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور جب خارج مسجد سمجھا جاتا ہے تو جب تک کہ مسجد بھر نہ جائے در میں نہیں کھڑے ہو سکتے اور بلا وجہ امام در میں کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب ۔ در میں کھڑے نہ ہوں کیونکہ مکروہ ہے ہاں اگر مصلیوں کی کثرت ہے کہ مسجد بھر گئی اور جگہ باقی نہیں تو در میں کھڑے ہونے میں کچھ کراہت نہیں اور وسعت ہے اور یہ حکم ضرورت مستثنیٰ ہیں اور خارج مسجد نہیں ہے اسی لئے کھڑا ہونا اس وجہ سے مکروہ و ممنوع ہے کہ صف قطع ہوتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ امام کو در میں کھڑا ہونا خلاف سنت ہے اور نماز ہو جائے گی ———— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۴۲۲) از [illegible] مرسلہ حکیم عبد [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] جمادی الثانی [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص باوجود عالم ہونے کے قصداً المغضوب علیہم میں (ض) کے [illegible] کو [illegible] بدل دیکر [illegible] والضالین میں (ض) کے [illegible] تبدیل کر دیتا ہے اور اسکو مفہوم پڑھتا ہے۔ دریافت کرنے پر [illegible] کہ (ض) اصل مخرج سے نکالنا [illegible] اور جو لوگ (ض) کو اصل مخرج سے ادا کرنے پر قادر نہیں [illegible] حالانکہ شخص مذکور تجربہ سے ناواقف ہے۔ اسی طرح وہ عالم دین ہونے کے باوجود جماعت ثانیہ کو ناجائز کہتا ہے حالانکہ مسجد شارع عام پر ہے اور دلیل میں علمائے [illegible] پیش کرتا ہے کہ جماعت ثانیہ قطعاً [illegible] ہے اور ایسی مسجد میں جو شارع [illegible] پر واقع ہے [illegible] ہر وقت آتے جاتے رہتے ہیں [illegible]

الجواب ۔ بالقصد قرآن مجید کو غلط پڑھنا تبدیل کلمات اللہ ہے اور یہ حرام و سخت حرام بلکہ کفر ہے اور اس کا یہ کہنا کہ جو لوگ (ض) اصل مخرج سے ادا کرنے پر قادر نہیں بلکہ [illegible] پڑھتے ہیں بالکل غلط ہے۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ (ض) اگر صحیح ادا نہ ہو سکتا [illegible] لہٰذا ایسے [illegible] غلط ہے تو قرأت متواترہ کو غلط [illegible] اور [illegible] ساتھ جماعت ثانیہ کی [illegible] مکروہ ہے اور [illegible] مسجد میں جس مسجد میں امام و مؤذن مقرر نہ ہوں [illegible] جماعت [illegible] مکروہ نہیں [illegible]

[illegible] وان صلی [illegible] فی مسجد علی قارعة الطریق [illegible] فی مسجد لا امام له ولا مؤذن [illegible] فتاوی عالمگیری

[illegible]

کی مسجد جہاں لوگ ہر وقت آتے جاتے رہتے ہیں، اس میں جماعت ثانیہ مکروہ نہیں، لیکن اس مسجد میں جماعت ثانیہ اذان واقامت کے ساتھ مکروہ ہے، افضل یہ ہے کہ مسجد محلہ میں بھی اگر بغیر اذان واقامت جماعت ثانیہ محراب سے ہٹ کر قائم کی جائے تو کراہت نہیں، رد المحتار میں ہے، ویکرہ تکرار الجماعة باذان واقامة فی مسجد محلة لا فی مسجد طریق [illegible] فیه اولا [illegible] فی مسجد له امام ولا مؤذن [illegible] مسجد طریق [illegible] [illegible] المسجد [illegible] [illegible] وفی مسجد المحلة [illegible] الامام [illegible] [illegible] اما [illegible] المسجد [illegible] ۔ [illegible] فقط واللہ اعلم

مسئلہ (۲۲۲۳) زید کہتا ہے کہ تکبیر کہہ چکے ہوں اور جماعت کھڑی ہو گئی ہو تو فجر کی سنت پڑھنا چاہئے مگر مسجد میں اگر فرض کی جماعت ہو رہی ہو تو [illegible] کہ وہ اس کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب۔ مسجد میں فرض پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور جماعت واجب ہے [illegible] کر لے [illegible]۔ فقط

مسئلہ (۲۲۲۴) فجر کی سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اس وقت بھی پڑھی جاتی ہیں جب جماعت ہو رہی ہو یا ہر سنت کا۔

الجواب۔ یہ حکم فجر کی سنت کا ہے دوسری سنتوں کا نہیں کہ جماعت ہوتے ہوئے پڑھ سکتے ہیں، ہاں جب جماعت کھڑی ہو جائے اور گمان غالب ہو کہ سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو سکتا ہے، تو فجر کی سنت دوسری جگہ علیحدہ پڑھ کر جماعت میں شامل ہو، اور دوسری نمازوں میں سنت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ شامی جلد اول۔ فقط واللہ اعلم

مسئلہ (۲۲۲۵) مقتدی امام کے پیچھے نیت کر کے کھڑا ہوا جب مقتدی بیٹھنے لگا امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی شامل جماعت ہوا یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب۔ بیٹھنے سے قبل سلام پھیر دیا تو شامل جماعت نہ ہوا۔ فقط واللہ اعلم

مسئلہ (۲۲۲۶) محمد حبیب حسین صاحب [illegible]

مقتدی امام کے [illegible]

مستحب اور ضروری ہے یا کسی نقشہ مثلاً صف بندی کی درستگی کی بنا پر ضروری اور مستحب نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب۔ فقہائے کرام نے یہ حکم امام و مقتدی کے لئے مطلقاً بیان کیا ہے اس قسم کی کوئی تقیید نہیں کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اور تسویہ صف میں کوئی منافات نہیں ہے اور بڑے بڑے شہروں اور بڑی بڑی مسجدوں میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اس حکم پر عمل کرنا تسویہ صف کے لئے مانع نہیں ہے۔ میں نے خود کلکتہ کی بڑی مسجد میں بارہا دیکھا ہے مقتدیوں کو چاہیے کہ پہلے سے درست ہو کر بیٹھیں، کہ دونوں حکموں پر عمل ہو۔ ہاں اگر تسویہ صف نہ ہوا ہو تو اس کی اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے تسویہ صف کیا جائے اور اسکو ہرگز ترک نہ کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۲) مسئولہ مولوی عبد الکریم صاحب چترالی از دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف [illegible] جمادی الاولیٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسبوق جو قعدہ اخیرہ میں شامل ہوا اور تشہد پورا کرنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا تو تشہد پورا کر کے اٹھے یا فوراً اور تشہد پورا کرنے کی کیا دلیل ہے کتاب سے جزئیہ کی تصریح چاہئے۔ بینوا توجروا

الجواب۔ پورا تشہد پڑھ کے اٹھے کہ ہر قعدہ بقدر تشہد اور قعدہ میں پورا تشہد واجب ہے تو جب واجب ہو چکے بعد کو نہ ساقط ہوا اگر کہا گیا کہ ساقط ہو، قعدہ اولیٰ میں باوجود اس کے کہ متابعت امام واجب تھی، مگر چونکہ دوسرے واجب سے معارض ہوئی، ساقط ہوئی، حالانکہ قعدہ اولیٰ کا وجوب خود مختلف فیہ ہے۔ اگرچہ راجح وجوب ہے، پھر بھی تشہد پورا کرنے کا حکم ہے، تو قعدہ اخیرہ کہ فرض ہے اصلاً فرض میں امام کی متابعت واجب، لہٰذا یہ قعدہ اگرچہ بظاہر اس پر نہ تھا مگر متابعت امام سے واجب ہو گیا، اور ہر قعدہ میں تشہد واجب جیسا کہ کتب فقہ سے ظاہر، تو بغیر تشہد پورا کئے اٹھنا ترک واجب ہوگا کما ہو الظاہر، اور قعدہ اخیرہ میں تو فوراً اٹھنا سنت بھی نہیں، اگرچہ تشہد پڑھ چکا ہو، بلکہ مستحب یہ ہے کہ تاخیر کرے کہ ممکن ہے کہ امام کو سہو ہوا ہو اور سجدہ سہو کرے، اور جب یہ ہے تو بغیر تشہد پورا کئے کیونکر اٹھنا جائز ہوگا۔ مسئلہ بہت واضح ہے مگر آپ جزئیہ چاہتے ہیں لہٰذا جزئیہ نقل کرتا ہوں۔

شلبی علی الزیلعی میں ہے [illegible] الامام [illegible] التشہد [illegible] المسبوق [illegible] الامام من قراءة التشہد [illegible] التشہد [illegible] الامام [illegible]

[illegible footnotes]

الامام ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... رد المحتار میں ہے ... [illegible] ... التشہد ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... التشہد ... [illegible]

[illegible] ... جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے کہ تشہد واجب ہے

تو اس کا ترک مفسد نماز نہیں بلکہ نماز ... مکروہ تحریمی ہوگی ... [illegible]

[illegible] ... مع کراہۃ التحریم ... [illegible]

[illegible] ... اس کا جواب دیا ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... باللہ التوفیق ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible] ۔ مسئولہ آفتاب الدین طالب علم مدرسہ اہلسنت ۲۴ جمادی الاخریٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام تشہد پڑھ رہا تھا اس صورت میں ایک شخص ... جماعت میں

... تشہد کے بیٹھنے کے ... امام نے سلام پھیر دیا ... اس شخص کی اقتدا درست ہوئی یا نہیں

الجواب ۔ اگر ... امام نے سلام پھیر دیا ... اقتدا صحیح ... نماز میں شامل

... درمختار میں ہے ... [illegible] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible] از قصبہ ... ضلع ... ۱۲ رجب [illegible]

تنہا آدمی یا مسبوق اپنی باقی نماز جہر سے پڑھے یا آہستہ۔

الجواب ۔ منفرد آدمی جہر سے پڑھ سکتا ہے بلکہ اولیٰ ہے کہ اگر دوسرا شخص آگیا تو اس کے ساتھ شریک ہو جائیگا اور دونوں کو جماعت کا ثواب ملے گا۔ مسبوق جہر سے نہ پڑھے کہ دوسروں کو دھوکا ہوگا اور اسے منفرد سمجھ کر شریک ہو جائینگے

مسئلہ (۲۲۹) از چوری پٹی ، دیناج پور مرسلہ جناب حاجی شیخ حکیم اللہ انصاری صاحب بکیران مشیخ فصیح اللہ عاشق علی انصاری ۵ رصفر المظفر ۱۳۳۸ھ ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسبوق نے چار رکعت والی فریضہ نماز کی آخری رکعت میں شرکت کی دریں صورت امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو تین رکعت نماز ادا کرنی ہے ان میں کے رکعتوں میں بعد سورہ فاتحہ سورہ ضم کریگا، موافق حکم خدا و رسول وا صح طریق پر بیان فرمائیں۔

الجواب ۔ ان تین میں سے دو پہلی میں ضم سورہ واجب ہے اور ان میں کی پہلی کے بعد قعدہ کرے کہ قعدہ بعد رکعت پر ہوگیا ہے اور اسکی دو رکعتیں ہو چکیں، فتاوی عالمگیری میں ہے ويقضى اول صلاته في حق القراءة واخرها في حق التشهد حتى لو ادرك ركعة من المغرب قضى ركعتين وفصل بقعدة فيكون بثلث قعدات وقرأ في كل فاتحة وسورة ولو ترك القراءة في احدهما تفسد ولو ادرك ركعة من الرباعية فعليه ان يقضى ركعة يقرأ فيها الفاتحة والسورة ويتشهد ويقضى ركعة اخرى كذلك ولا يتشهد ـ　　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۳۰) اگر مسبوق امام کو رکوع میں پائے تو کس طرح تکبیر تحریمہ کہکر رکوع ادا کرے اور اگر رکوع فوت ہونے کا خوف ہو تو کس طرح امام کی متابعت کی جائے۔

الجواب ۔ اگر امام کو رکوع میں پایا تو سیدھا کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اگر تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم ہوئی کہ حد رکوع تک پہنچ گیا یعنی ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں تو نماز جاتی رہی پھر سے ادا کرے کذا فی الدر المختار وغیرہ ۔　　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۳۱) مرسلہ عزیزی مولوی غلام یزدانی سلمہٗ از جود صیف ریواڑی ۵ رصفر ۱۳۳۹ھ ۔

فرض نماز میں نقصان آیا اور نماز اعادہ کی گئی اس نماز میں وہ شخص شریک ہو سکتا ہے یا نہیں جس نے فرض نہیں پڑھا یعنی نیا مقتدی شامل ہو سکتا ہے یا نہیں اور بہ نیت نفل پڑھی جائیگی یا اسکی سب رکعتیں بھری پڑھی جائیں، اور جہری

نماز ہو اور جماعت کے ساتھ اعادہ کیا جائے تو جبر کیا جائے یا نہیں۔

مسئلہ (۲) ۔ نماز عیدین میں جس مسبوق کی ایک رکعت چھوٹ گئی وہ جب اپنی پڑھے گا تو پہلے تکبیر کہے گا یا قراءت کرے گا، علامہ شامی کی عبارت سے اس امر کی ترجیح ہوتی ہے کہ پہلے قراءت کرے گا۔ کلیہ مشہورہ اس امر کا مقتضی ہے کہ پہلے تکبیرات کہی جائیں اگرچہ صاحب ... سے اس کی تائید ثابت نہیں لیکن آیا اور قول کا نہ ہونے سے نفی کا ثبوت نہیں ہوتا اور توالی تکبیرات میں بھی کوئی قباحت متصور نہیں ہوتی، البتہ علامہ شامی نے نفی کی تائید میں حضرت مولی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول پیش فرمایا ہے جس سے یہی اولی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تکبیر کہی جائے مگر حضور نے بہار شریعت میں اس مسئلہ کو مجمل ذکر فرمایا ہے کہ جب وہ اپنی پڑھے گا ... جس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ قراءت کے بعد کہے یا اس امر کا ... ہو کہ پہلے کہے۔ تو دریافت طلب یہ ہے کہ حضور کے خیال مبارک میں کون صورت راجح ہے۔

الجواب (۱) ۔ مفترض اس شخص کی اقتدا نہیں کر سکتا جو بوجہ نقصان نماز کا اعادہ کر رہا ہے خواہ یہ اعادہ واجب ہو یا مستحب۔ شق دوم میں وجہ ظاہر ہے کہ امام متنفل ہے اور مقتدی مفترض، مفترض متنفل کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ صورت اولی کہ اعادہ واجب ہے یہ بھی اس وقت ہے کہ جب اصل فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ہو ترک واجب یا فعل کراہت تحریمی کی وجہ سے اعادہ کا حکم ہوا۔ تو یہ شخص مفترض نہیں کہ فرض پڑھ چکا اور یہ اعادہ جبر نقصان کے لئے ہے نہ کہ ادائے فرض کے لئے ورنہ اسے اعادہ نہ کہتے بلکہ ادا کہا جاتا۔ تو جب یہ شخص فرض نہیں ادا کرتا ہے بلکہ فرض کی تکمیل کر رہا ہے تو مفترض اقتدا نہیں کر سکتا کہ اقتدا کے لئے اتحاد نماز شرط ہے، در مختار میں ہے ولا مفترض بمتنفل ... رد المحتار میں ہے

قال فی البحر والاتحاد ان یمکنہ الدخول فی صلاتہ بنیۃ صلاۃ الامام فتکون صلاۃ الامام متضمنۃ لصلاۃ المقتدی ام فصل اقتداء المتنفل بالمفترض لان صلاۃ المفترض علیہ لو نوی صلاۃ الامام المفترض صحت نفلا و لان النفل مطلق والفرض ... والمطلق جزء المقید فلا ینافیہ کما فی شرح المنیۃ۔ اعادہ میں نماز اسی طرح پڑھی جاتی جس طرح فرض پڑھتے ہیں یعنی دونوں دوسری رکعت میں بھی قراءت کے ساتھ ... کر یہ نماز نفل نہیں بلکہ اسی فرض کی تکمیل ہے۔

واللہ تعالی اعلم

(۲) ۔ نماز عیدین میں اگر پہلی رکعت جاتی رہی اور جب اس کو ادا کرے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے قراءت کرے بعد میں تکبیرات کہے اگرچہ اس امر کو مقتضی نہیں کہ پہلے تکبیر کہی جائے۔ پہلی رکعت میں تکبیرات کا تقدم اس وجہ سے تھا کہ تکبیر تحریمہ سے اس کا اتصال

بہ نسبت تکبیر رکوع کے اولیٰ تھا۔ بحر الرائق میں ہے فی الرکعۃ الاولیٰ تخللت القراءۃ بین تکبیرۃ الافتتاح وتکبیرۃ الرکوع فوجب الضم الی احدھما فالضم الی تکبیرۃ الافتتاح اولیٰ لانہا سابقۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ الاصل فیہ تکبیرۃ الرکوع لاغیر فوجب الضم الیہا ضرورۃ کذا فی المحیط۔ اس عبارت سے بھی یہی ثابت کر دیا ہے کیونکہ مسبوق کی اس رکعت میں تکبیر افتتاح نہیں ورنہ اصل اس رکعت میں تکبیر رکوع ہے لہٰذا اسی کے ساتھ ضم کیا جائے۔ جب قیاس اس امر کو مقتضی ہے کہ قراءت کے بعد کہی جائیں تو اس کے ترک کے لئے صحابہ کرام کا قول یا فعل درکار تھا اور جب یہ موجود نہیں بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول قیاس ہی کا موید ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا اور علامہ شامی اور ائمہ کی عبارت کا مطلب واضح ہو گیا اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں رکعتوں کی قراءت میں موالات مندوب ہے۔ علامہ شامی منحۃ الخالق میں ہے والموالاۃ بین القراءتین اولیٰ من الموالاۃ بین التکبیرات خلاف اجماع ہے۔ غنیہ ذوی الاحکام میں ہے ان البدائۃ بالتکبیرات توافق الیٰ الموالات بین التکبیرات وھو خلاف الاجماع اسی وجہ سے صاحب در مختار نے قراءت کو مقدم کرنے کی یہی وجہ لکھی ولو سبق برکعۃ یقرأ ثم یکبر لئلا یتوالی التکبیر۔ اور بحر الرائق میں بھی یہی کہا کہ یصیر موالیا بین التکبیرات اور علامہ شرنبلالی نے تکبیرات کو موخر کرنے کو ظاہر الروایۃ کہا اور مقدم کرنے کو نوادر کی روایت بتایا اور ظاہر ہے کہ ظاہر الروایۃ کو نوادر پر مقدم و ترجیح ہے ان کی عبارت غنیہ میں یہ ہے وتوالی بین القراءتین الخ۔ لان یکون مسبوقا برکعۃ دیبدی ای ابن مسعود فیقرأ اولا ثم یکبر تکبیرات العید وفی النوادر یکبر اولا (الی ان قال) وجہ الظاہر الخ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۲۲) مسئولہ یاد علی صاحب وارثی مہنداول ضلع بستی ۸ محرم ۱۳۷۳ھ۔

زید ظہر کے وقت جماعت میں اسوقت شامل ہوا جبکہ امام پہلی رکعت پڑھ چکا تھا یعنی دوسری رکعت میں شامل ہوا اب امام قعدہ اخیرہ میں تشہد و درود و دعا ماثورہ پڑھکر سلام پھیرے تو زید اسوقت صرف تشہد پڑھکر بیٹھا رہے یا امام کی اقتدا کرے یعنی درود شریف و دعا ماثورہ بھی پڑھے اور جب امام دوسری جانب سلام پھیرے اسوقت اٹھکر اپنی پہلی رکعت جو چھوٹ گئی تھی پوری کرے۔ بجواب بحوالہ کتب لکھئے۔

الجواب ۔ مسبوق یعنی جسکی کوئی رکعت چھوٹ گئی ہے وہ امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں درود و دعا نہ پڑھے کر وہ خود جب اپنی پڑھے گا تو قعدہ اخیرہ میں یہ چیزیں ادا کرے گا اور یہ قعدہ اسکی نماز کا اخیر قعدہ نہیں۔ عالمگیری میں ہے ان المسبوق ببعض الرکعات یتابع الامام فی التشہد الاخیر حتی اذا اتم التشہد لا یشتغل بما بعد من الادعیۃ

یعنی مسبوق تشہد سے فارغ ہونے کے بعد تشہد کے سوا کسی چیز میں مشغول نہ ہو۔ رہا یہ کہ امام کے قعدہ اخیرہ میں
مسبوق کیا کرے۔ اس میں فقہاء کے متعدد اقوال ہیں۔ بعض یہ فرماتے ہیں کہ ٹھہر ٹھہر کر تشہد کے الفاظ ادا کرے کہ
امام کے درود و دعا سے فارغ ہونے تک یہ اپنا تشہد ختم کرے۔ اور بعض فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ مسبوق اپنے تشہد
سے فارغ ہونے کے بعد کلمہ شہادت یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کی تکرار کرے
یہاں تک کہ امام سلام پھیر دے۔ اور بعض فقہاء یہ بھی فرماتے ہیں کہ سکوت کرے۔ در مختار میں ہے ولما المسبوق
فیترسل لیفرغ عند سلام امامه وقیل یتم وقیل یکرر کلمة الشهادة۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے عن ابن شجاع
انه یکرر التشهد ای قوله اشهد ان لا اله الا الله وهو المختار کذا فی الغیاثیة والصحیح ان المسبوق یترسل فی
التشهد حتی یفرغ عند سلام الامام کذا فی الوجیز للکردری وفتاوی قاضیخان وهکذا فی الخلاصة وفتح القدیر
اور بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹھہر ٹھہر کر مسبوق تشہد پڑھے اور باوجود اس کے امام کے فارغ ہونے سے پہلے اگر تشہد
سے فارغ ہو گیا تو کلمہ شہادت کی تکرار کرے کہ ذکر بے مقصد ہی نہ کہ یوں بیکار رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۴۳) از جودھپور مرسلہ محمد حسین صاحب امام مسجد ۱۱ شعبان سنہ ...
اگر امام مقیم درمیان نماز میں بے وضو ہو جائے اور کسی مسافر کو خلیفہ کرے تو وہ مسافر امام قصر کریگا یا نہیں۔

الجواب ۔ مسافر نے جب مقیم کی اقتدا کر لی تو اب اسے چار رکعت پڑھنا فرض ہے امام اگر اسے خلیفہ
بنائے جب بھی چار ہی پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۴۴) مسئولہ محمد اسد اللہ طالب علم مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف ۱۰ جمادی الاولیٰ [illegible]
اگر نماز میں جنت کی یاد سے یا کسی درد سے آواز بلند کرو کہ تو فقہاء کے نزدیک نماز باطل ہو جائیگی یا نہیں
اور اگر اس صورت میں نماز کی جگہ سے ہٹ جائے تو جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ ذکر جنت و نار پر اگر گریہ طاری ہوا اور آہ، اُف وغیرہا الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد
نہ ہوگی اور اگر ایک دو قدم اسی حالت میں آگے یا پیچھے ہٹ گیا جب بھی حرج نہیں۔ در مختار میں ہے لا یفسد [illegible]
[illegible] در مختار میں ہے لان الانین [illegible]
[illegible]　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٢٢٥) ١٢ شعبان ١٣٢٨ھ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ امام کو نماز جہریہ میں سہو ہو جانے کی حالت میں مقتدی کو قرأت میں صحیح اصلاح دینا جائز ہے یا نہیں، دیگر لقمہ دینے کی صورت میں کس کی نماز باطل ہوگی۔ بینوا توجروا

الجواب۔ مقتدی نے امام کو صحیح لقمہ دیا اور امام نے لے لیا تو نہ مقتدی کی نماز فاسد ہوگی نہ امام کی، در مختار میں ہے بخلاف فتحہ علی امامہ فانہ لا یفسد مطلقاً لفاتح وآخذ بکل حال۔ ہاں اگر امام نے قرأت میں غلطی کی تو اولیٰ یہ ہے کہ فوراً لقمہ نہ دے، انتظار کرے کہ امام خود ہی صحیح کرلے یا دوسری جگہ کی آیت پڑھ کر نماز کی تکمیل کرے، جبکہ اگلی آیت کو اس کے ساتھ ملانے میں معنی فاسد نہ ہوں، یا اتنی آیت کی قدر پڑھ چکا ہے تو لقمہ کی حاجت نہیں امام کو رکوع کرلینا چاہئے، اور اگر غلطی اس قسم کی ہے جس سے معنی فاسد ہوتے ہیں، اور نماز فاسد ہوجاتی ہے تو لقمہ دینا چاہئے خواہ کچھ ہی پڑھ چکا ہو۔ رد المحتار میں ہے ویکرہ ان یفتح من ساعتہ کما یکرہ للامام ان یلجئہ الیہ بل ینتقل الی آیۃ اخری لا یلزم من وصلہا ما یفسد الصلوٰۃ او الی سورۃ اخری او یرکع اذا قرأ قدر الفرض [illegible] الصلوٰۃ [illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٢٢٦) مسئولہ حافظ [illegible] صاحب از [illegible] ذیقعدہ ١٣٢٨ھ۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید حافظ کلام اللہ شریف ہے، رمضان المبارک میں تراویح پڑھ کر فارغ ہوگیا، ایک دوسری جگہ تراویح ہو رہی ہے، زید نفل کی نیت سے جماعت میں شریک ہوگیا، جماعت کے حافظ کو متشابہ لگا، زید نے بتایا کیا ایسی صورت میں نماز میں فساد آگیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ چونکہ زید نے نماز میں شرکت کرلی تو لقمہ بھی دے سکتا ہے، اگر دینے کے بعد امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا ہو، یہ شرط نہیں کہ جس قسم کی امام کی نماز ہو اسی قسم کی مقتدی کی بھی ہو، در مختار میں ہے بخلاف فتحہ علی امامہ فانہ لا یفسد مطلقاً لفاتح وآخذ بکل حال۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٢٢٧) از مقام [illegible] مولا بخش صاحب امام مسجد [illegible]۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عورت ننگے سر نماز پڑھے یا دوستار [illegible]

الجواب۔ ننگے سر بھی نماز ہوجائیگی جبکہ ستر چھپا ہوا ہو مگر یہ ہندوؤں کا لباس ہے مسلمان کو اس سے

اہتمام کریں نماز درمیان نماز [illegible] پڑھنے کی عادت رکھیں۔　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۰۰) [illegible]

۱۔ [illegible]

سے نماز [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] واجب ہے

اگر [illegible] نماز [illegible]

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

نماز پڑھنے [illegible] ہے۔

۲۔ اول [illegible] قرات

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے نماز

ہو جاتی ہے۔

۳۔ نماز [illegible] نماز پڑھیں [illegible]

[illegible] ہے۔

الجواب۔ آپ نے مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو۔　　واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ (۲۲۰) [illegible] ربیع الاول شریف۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب: نماز میں اگر کوئی شخص مشغول ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۱) [illegible]

جس مکان میں آئینے [illegible] اس مکان میں نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: آئینہ سامنے ہو تو نماز میں کراہت نہیں کہ سبب کراہت تصویر ہے [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۲) از سکندر پور ضلع بلیا [illegible]

[illegible]

نماز میں قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا عبادت اور عمل اہل اعتبار ہونے کے سبب مفسد نماز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اگرچہ مصحف شریف کی طرف نظر کرنا عبادت ہے مگر اس میں دیکھ کر پڑھنا خارج سے تعلم ہے اور یہ منافی نماز، جیسے زبان سے ملقن نماز نہیں اور الموت یا شاید ان کا لقمہ لینے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ یہ ملقن عبادت ہی ہے، مگر چونکہ منافی نماز ہیں، لہٰذا نماز فاسد، یوہیں کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا وغیرہ وغیرہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۳) از ضیاء گنج مرسلہ جناب شیخ رحمت حسین [illegible] ۱۰ رجب ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چند اشخاص ایک جگہ نماز ادا کر رہے تھے اور ایک شخص آگے امام ہو کر نماز پڑھا رہا تھا اتفاق سے امام کے سامنے سے ایک کتا یا ایک عورت چلی گئی مقتدیوں میں سے ایک نے آواز بلند نیت توڑ کر کہا کہ امام صاحب نیت توڑ دیجئے سامنے سے کتا یا عورت چلی گئی اور وہ شخص علیحدہ ہو کر نماز پڑھنے لگا لیکن امام اور بقیہ مقتدیوں نے نماز پوری کی، لہٰذا ان میں سے کس کی نماز ہوئی اور جس نے علیحدہ ہو کر نماز پڑھی اس پر کفارہ ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مصلی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے حدیث میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ یعنی اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا گزرنے سے بہتر جانتا۔ رواہ البخاری ومسلم [illegible] کعب احبار کہتے ہیں لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یخسف بہ خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ یعنی اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہوتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنسا دیا جانا گزرنے سے بہتر جانتا مگر اس کے گزر جانے سے مصلی کی نماز باطل نہیں ہوتی، ہاں مکروہ ہو جاتی ہے حدیث شریف میں ہے لا یقطع الصلوٰۃ شیء وادرءوا ما استطعتم فانما ہو شیطان یعنی کسی چیز کے گزرنے سے نماز نہیں جاتی اور جہاں تک ہو سکے اسے دفع کرو کہ وہ شیطان کا کام کرتا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابو داؤد و نسائی نے فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی وہ کہتے ہیں اتانا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ونحن فی بادیۃ لنا ومعہ عباس فصلی فی صحراء لیس بین یدیہ سترۃ وحمارۃ لنا وکلبۃ تعبثان بین یدیہ فما بالی ذلک، ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم اپنے گاؤں میں تھے اور حضور کے ہمراہ حضرت عباس بھی تھے حضور نے صحرا میں نماز پڑھی اور سامنے کوئی

سترہ بھی نہ تھا اور حمار یعنی گدھی اور کتیاں حضور کے سامنے کھیل رہی تھیں مگر حضور نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ نیز
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان
ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد یعنی گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اس وقت میں قریب بلوغ تھا اور صف
کے بعض حصہ سے گزر کر پھر میں اترا اور گدھی کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی اور میں صف میں داخل ہو گیا کسی نے مجھ پر انکار
نہ کیا۔ نیز صحیح بخاری و مسلم میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کنت انام بین یدی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا قام بسطتھما قالت والبیوت یومئذ
لیس فیھا مصابیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں حضور کے سامنے سوئی ہوتی تھی اور میرے پاؤں حضور کے
قبلہ میں ہوتے سجدہ کرنا چاہتے اشارہ فرماتے میں سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے میں پاؤں پھیلا لیتی اور اس وقت مکانوں میں
چراغ نہیں ہوتے تھے نیز انہیں سے بخاری شریف میں مروی کہتی ہیں۔ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی
وانی علی السریر بینہ وبین القبلۃ مضطجعۃ فتبدو لی الحاجۃ فاکرہ ان اجلس فاوذی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانسل
من عند رجلیہ نیز دیکھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، نماز پڑھتے ہوتے اور حضور اور قبلہ کے درمیان میں لیٹی ہوتی تھی پھر
اگر کوئی حاجت پیش آتی میں بیٹھنا پسند نہ کرتی تھی کہ حضور کو تکلیف ہوگی حضور کے پاؤں اقدس کی جانب سے سرک جاتی
تھی۔ ان روایات سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ عورت سامنے ہو تو اس سے نماز نہیں جاتی، درمختار میں ہے لایفسدھا مرور مار
بین یدیہ مطلقا وان اثم المار۔ جب نماز نہیں باطل ہوئی تو اس کو قصداً نماز توڑنی اور جماعت کے خلاف اپنی الگ
پڑھنا جائز نہ تھا غلطی ہوئی اس نے ایسا کیا۔ ممکن ہے اسکو کسی نے ایسا ہی بتایا ہو یہ مسئلہ بتا دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱) (۲۲۳) از بردو ضلع [illegible] مرسلہ حاجی عبد اللطیف صاحب [illegible]

امام کو علاوہ قراءت کے سجدوں میں سہو مثلاً کر جاتا ہے تھا جبکہ بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا تو مقتدی تسبیح یا تکبیر
کہہ کر متنبہ کر سکتا ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کرنے پر مقتدی کی نماز فاسد ہوگی یا نہیں۔

(۲) جو مقتدی پچھلی صف میں ہو بلا عذر کسی پاؤں کی ایک انگلی کا بھی پیٹ زمین سے نہ لگا تو کیا اس کی نماز باطل ہوگئی یا کیا

عــہ اس صورت میں نماز نہ ہوگی، اسے پھر پڑھنا ضروری ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی

اگر ہوگی تو ایسا مقتدی امام کو لقمہ دے اور امام لقمہ لے تو مقتدی نماز کا لقمہ لینا ہو تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد ہوگی یا نہیں۔

الجواب (۱) ۔ مقتدی کو ایسے موقع پر جبکہ امام کو تشہد کرنا ہو سبحٰن اللہ یا اللہ اکبر کہنا جائز ہے تاکہ امام کو خیال ہو جائے اور نماز کو درست کرے کہ بخاری شریف وغیرہ کی حدیث ہے [illegible] من نابه شیء فی صلاته فلیسبح فانه اذا سبح التفت الیه وانما التصفیق للنساء اس صورت میں نماز فاسد ہونا کیا ذکر بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) سجدہ میں ایک انگلی کا پیٹ لگانا فرض ہے اور سجدہ نہ ہوگا، درمختار میں ہے [illegible] وضع اصبع واحدۃ منهما شرط نیز [illegible] [illegible] بعد جب ہوا نماز نہ ہوئی مگر یہ شخص نماز سے باہر نہیں ہوا ہے جب تک سلام کلام منافی صلوٰۃ کوئی کام نہ کرے اس صورت تک نماز ہی میں ہے کہ اگر صحیح طور پر اس کے بعد سجدہ کرے نماز ہو جائے گی یعنی فرض ادا ہو جائے گا لہٰذا اگر یہ امام کو لقمہ دے اور امام لے تو یہ خارج نماز کا لقمہ دینا نہیں اور لقمہ لینے سے امام کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

مسئلہ (۲۲۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی ہمشیرہ یا ماں یا بیوی کے برابر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب ۔ اگر نماز میں تحریمہ واداء مشترک ہیں اور تمام وہ شرائط جو اس صورت میں نماز فاسد ہونے کے لیے ہیں پائے جائیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، عورت کا محرم ہونا یا اجنبیہ ہونا اس باب میں کوئی اثر نہیں رکھتا درمختار میں ہے [illegible] ردالمحتار میں فرمایا [illegible] ولو محرما له او زوجته [illegible] اھ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۵) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ اگر فرض نماز میں آیت صحیح ہو اور باقی آیتوں میں زیر و زبر کی غلطی ہو جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔

الجواب ۔ جس غلطی سے فساد معنی ہو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور جس سے معنی فاسد نہ ہوں، نماز فاسد

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی

ہو گی دونوں صورتوں میں نیت تحریمہ سے قبل ہو یا بعد اس میں فرق نہیں دونوں کا ایک حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۶) از ... مرسلہ جناب عبدالرحمن صاحب ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قرأت کو راگنی کے ساتھ پڑھنا اور قرأت میں بہت غور ... کیسا ہے اور غلط پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب۔ راگنی سے پڑھنے کے یہ معنی کہ راگ بنانے میں حروف کم و بیش کرتا ہے حرام ہے اور معنی فاسد ہوں تو نماز میں نماز بھی فاسد ہے اور اگر راگنی کا یہ مطلب ہو کہ آواز بنا کر پڑھتا ہے کہ پڑھنے سننے میں اچھا معلوم ہو تو حرج نہیں بلکہ بہتر ہے غلط پڑھنے میں معنی فاسد ہوں تو نماز نہ ہوئی ورنہ ہو جائے گی جبکہ قصداً نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۷) مرسلہ سید ظہیر الدین صاحب از الٰہ آباد ۱۰ جمادی الآخری ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر ... دھوتی ... ہو مگر ... پہن کر نماز ہو گی یا نہیں۔ اور ایسی حالت میں جب کوئی مسلمان دھوتی پہنے ہو بلا دھوتی کے کچھ کو ... ہوئے جبکہ ... تنگ ہو نماز پڑھی تو نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب۔ اگر دھوتی ایسی بندھی ہے کہ ایک ران کی چوتھائی کھلی ہوتی ہے یا دونوں میں اتنی کھلی ہے کہ مجموعہ چوتھائی کی مقدار ہے اور ایسی حالت میں نماز شروع کر دی یا اثنائے نماز میں بقدر تین تسبیح یہ مقدار کھل رہی جب تو نماز بالکل نہ ہوئی ... اگر ایسا نہیں بلکہ اس طرح بندھی ہے کہ ستر چھپا ہوا ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی کہ کفِ ثوب ہے حدیث میں ہے ولا نکف ثوبا۔

مسئلہ (۲۲۸) از پورنیہ ... مرسلہ جناب مولوی شمس العلماء صاحب ۲۰ رجب ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ ذیل میں کہ مقتدی نے مسافر کی اقتدا کی امام نے چار رکعت پڑھی مقتدی نے بھی ساتھ دیا۔ مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب۔ مقتدی مقیم نے اگر چار رکعتی فرض میں امام مسافر کی متابعت کی تو مقتدی کی فرض نماز باقی رہی کہ امام ان رکعتوں میں متنفل ہے، اور وہ مقتدی مفترض اور مفترض متنفل کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ درمختار وغیرہ میں ہے ولا یصح اقتداء مفترض بمتنفل۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ[1] (۲۲۹) فرض نماز میں امام بھولا اور مقتدی نے لقمہ دیا۔ فرض ہوا یا نہیں۔ اور اگر لقمہ نہ دیا اور امام غلط پڑھتا چلا گیا تو فرض ادا ہوا یا نہیں۔

مسئلہ (۲۵۰) فرض میں امام نے مقتدی کا لقمہ نہ لیا اور رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب [1]۔ فرض میں بھی لقمہ دینا جائز ہے لقمہ دینے والے اور سننے والے دونوں کی نماز درست ہے، اور اگر امام نے لقمہ نہ لیا اور غلطی پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ حق قاری ہی تھا تو بھی کسی کی نماز نہ جائے گی۔ نہ ہوئی اور اگر امام کی غلطی نہیں بلکہ حقیقۃً قاری ہی سے خطا ہوئی تو صرف لقمہ دینے والے کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جب امام غلط پڑھ کر رکوع میں چلا گیا اور مقتدی کا لقمہ نہیں لیا تب بھی وہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۱) انگریزی بوٹ جوتے پہن کر مسجد میں جانا جائز ہے تو اس کے واسطے نماز کا کیا حکم ہے کہ وہ اتار کر پڑھ سکتے ہیں یا پہنے ہوئے بھی پڑھ سکتے ہیں، اور خاص ضرورت کے وقت یا عام حالت میں پڑھ سکتے ہیں۔

الجواب۔ انگریزی بوٹ جوتے پہن کر مسجد میں جانا جائز ہے جبکہ وہ ایسے ہوں کہ ان سے گندگی کا اندیشہ نہ ہو کہ ان پر جوتوں کی تعریف صادق آتی ہے واجب اور کیا ان کو پہن کر نماز جائز ہے یا نہیں، اگر ان کے پنجے اتنے نرم ہوں کہ سجدہ میں انگلیاں قبلہ رو دب سکیں پیٹ لگا سکیں اور دبی ہوں تو نماز ہو جائے گی اور اگر انگلیاں بالکل کھڑی رہتی ہوں تو سجدہ نہ ہوگا اور نماز بھی نہ ہوگی کہ سجدہ میں ایک انگلی کا پیٹ لگانا شرط و فرض ہے اور اگر بعض سخت ہوں تو اگر بیا اوپر ہو جائے کے پاؤں دھو کر نماز فرض ہوگا کم انقص نماز کا ہے مگر جو پہن کر مسجد میں جانا بہر حال مکروہ ہے کہ خلاف ادب مسلمین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۲) پاخانہ پھرنے کے بعد ڈھیلوں سے استنجا کر لیا اور پانی سے استنجا کرنا بھول گیا اور نماز پڑھ لی تو نماز ہوئی یا نہیں، بینوا توجروا — اگر ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد پاخانے کے مقام کو ہاتھ سے نہ دیکھا کہ تر ہے یا نہیں اس صورت میں بغیر پانی سے استنجا کئے نماز پڑھ لی ہوئی یا نہیں۔ یعنی پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے سے استنجا کر لیا اور پانی سے غسل کیا اور نماز پڑھ لی، تو نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب۔ اگر مخرج سے نجاست متجاوز نہ ہو تو پانی سے استنجا مستحب ہو اور درہم سے کم متجاوز ہو تو سنت اور بقدر درہم متجاوز ہو تو واجب، پہلی صورت میں نماز میں بالکل حرج نہیں۔ دوسری میں خلاف سنت، تیسری میں واجب الاعادہ اور درہم سے زیادہ ہو تو ہوگی ہی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۳) مسئولہ مولوی شفاء الرحمن طالب علم مدرسہ اہلسنت بریلی ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

ٹاٹ کے بچھے ہوئے یا بنی ہوئی چٹائی پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں، بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

واللہ اعلم

مسئلہ (۲۰۲) مرسلہ سید غلام جیلانی صاحب [illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

واللہ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible] واللہ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

خدمت اقدس میں عرض ہے کہ ہمارے یہاں ایک مولانا صاحب دیوبندی یہ کہتے ہیں کہ ہمارے مولانا اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے نماز اور خطبہ سب ریڈیو سے سننا جائز ہے۔ آپ کے مولانا صاحب [حاشیہ] کو کسی دلیل سے ریڈیو سے خطبہ سننا جائز کیا
کچھ خلاصہ جواب دیا۔ حضور اسی واسطے میں نے دوبارہ سوال لکھا ہے ان لوگوں نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔

الجواب ۔ جمعہ کے لئے خطبہ فرض ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ تمام حاضرین خطبہ سنیں۔ اگر جماعت کثیر ہے اور امام کا خطبہ دور والوں نے نہیں سنا جب بھی نماز ہو جائے گی۔ یہ نہیں کہ جنہوں نے خطبہ سنا اور ان تک آواز پہنچی [illegible] [illegible] ان کی نماز نہ ہو [illegible] اور ان کو اس کے ذریعہ سے آواز آئی [illegible] امام سے خطبہ نہیں سنا اور ہم نے بیان کر دیا کہ جس نے خطبہ نہیں سنا اس کی بھی نماز ہو جائے گی۔ جو لوگ ناجائز کہتے ہیں ان کو ناجائز ہونے کی دلیل بیان کرنی چاہئے ان سے دلیل مانگئے کوئی دلیل نہیں۔ آپ ان سے پوچھئے کہ جس نے امام کی آواز دور تک کے ذریعہ سے اس کے کان میں آواز آئی اس کا خطبہ کیوں نہیں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۶) از اشرف گنج برہان علاء الدین نواز مرسلہ احمد یار خان۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ زید کہتا ہے کہ ایک شخص نے عمر بھر نماز پڑھی اور پڑھیگا۔ اور اس نے ایک وقت کی نماز قصداً ترک کر دی تو اس کی عمر بھر کی نمازیں بیکار ہو جائیں گی اور کوئی نماز قبول نہ ہوگی۔ اس کی تشریح فرمائیے۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ ایک وقت کی قصداً نماز ترک کرنا بھی گناہ کبیرہ ہے مگر میری نظر میں کوئی ایسی حدیث نہیں جس کا یہ مضمون ہو کہ اس کی ساری نمازیں اکارت اور برباد ہوگئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۷) مرسلہ مولوی غلام رشید صاحب از نانگید مومن پور ۱۰ ربیع الاول سنہ [illegible]۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سورہ لم یکن کی دو آخری آیتیں یعنی [illegible] اور [illegible] کو کسی نے ترتیب بدل کر یعنی آخر والی کو مقدم اور مقدم کو مؤخر کر دیا تو اس شکل میں

[illegible] صاحب [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] مولانا [illegible]
جلد [illegible] — [illegible]

[illegible] خطبہ [illegible] کے قریب [illegible] صحن [illegible] خطیب کی آواز سننا [illegible]
واللہ تعالیٰ اعلم — [illegible]

نماز ہو جائے گی یا نہیں اور ترتیب میں اس طرح کی غلطی موجب فساد ہے یا نہیں [illegible]
[illegible] کے لئے کسی قسم کا سہارا لینے کی گنجائش باقی نہ رہ جائے۔

الجواب ـ سورہ زلزال [illegible] ترتیب [illegible] نماز [illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۴) مرسلہ جناب عبد اللطیف خاں صاحب [illegible]

[illegible] شوال [illegible] ہجری

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] خطبہ [illegible]
[illegible]
[illegible] یا نہیں [illegible]

الجواب ـ خطبہ کی حالت میں [illegible] نماز [illegible] امام [illegible]
[illegible] تکبیرات [illegible]

مسئلہ (۲۵۵) مرسلہ عبد اللطیف [illegible]

عید گاہ میں [illegible] کی وجہ سے [illegible] امام [illegible] سلام
[illegible] تکبیرات [illegible]
[illegible] ۔

الجواب ـ امام کے سلام پھیرنے کے وقت [illegible]
[illegible] نمازیں [illegible]
[illegible]
[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۶) مرسلہ حافظ عبد المجید صاحب [illegible]

عــه [illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اگر بوقت فجر یا ظہر یا عصر یا عشاء کسی وقت اگر امام سنت نہ پڑھے بغیر سنت پڑھے نماز پڑھا دے جبکہ وقت تنگ ہو تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب ۔ اگر وقت تنگ ہے کہ سنت میں مشغول ہوگا تو وقت جاتا رہے گا اور نماز قضا ہو جائے گی تو اس حالت میں امام پر سنت ترک کرکے فرض نماز ادا کرے، اور اگر اتنا وقت ہے کہ سنت پڑھ کر فرض وقت کے اندر پڑھ لے گا تو سنت مؤکدہ کو ترک نہ کرے۔ درمختار میں ہے السنۃ المؤکدۃ قریبۃ من الواجب فی لحوق الاثم کما فی البحر ویستوجب تارکہا التضلیل واللوم کما فی التحریر ای علی سبیل الاصرار بلا عذر کما فی شرحہ ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۶) مسئولہ علی بخش صاحب ۷ ربیع الآخر [illegible]ھ

ہرن کے چمڑے پر نماز پڑھتے ہیں سجدہ اس چمڑے کے کس حصہ کی طرف کرنا چاہئے یا سر کے حصہ کی طرف یا دم کی طرف

الجواب ۔ اختیار ہے سر کے حصہ کی طرف سجدہ ہو یا اس کا عکس ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۷) مسئولہ عبدالعزیز صاحب از لکھنؤ ضلع فیض آباد ۲۰ ذی الحجہ [illegible]ھ

شریعت کا کیا ارشاد ہے کہ تہبند کے یا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب ۔ لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے[ع] ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۸) مسئولہ حافظ علی احمد صاحب از جھولی بریلی ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کل کپڑے موجود ہوتے ہوئے [illegible] ہونے کی صورت میں نیم آستین کی بنڈی یا بنیان پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے، جبکہ کہنیاں کھلی ہوں۔

الجواب ۔ جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم آستین یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تنزیہی ہے، اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں [illegible] اور اگر کرتے یا اچکن کی آستین چڑھا کر نماز پڑھتا ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے۔ درمختار میں ہے وکرہ کفہ ای رفعہ ولو لتراب کمشمر کم او ذیل وصلاتہ فی ثیاب بذلۃ یلبسہا فی بیتہ ومہنتہ ای خدمتہ ان لہ غیرہا والا لا ——— واللہ تعالیٰ اعلم

ع لنگوٹ میں اگرچہ کپڑا ستر چھپا ہوا ہو [illegible] مگر [illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم (امجدی)

مسئلہ (۲۴۰) مرسلہ حافظ سید محمد اکرم الدین صاحب امام مسجد [illegible]

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ امام مسجد کے دالان کے اندر [illegible] برآمدہ میں، اور وہ دالان برآمدے سے آٹھ انگل اونچائی پر ہے تو کیا ایسی صورت میں امام کی اقتداء درست ہے۔

(۲) امام کے پاس جگہ خالی ہو اور مقتدی کے پاس کچھ نہ ہو تو کیا اس حال میں امام کی اقتدا ہو سکتی ہے۔

(۳) امام مسجد کے دالان کے درمیان ہو اور مقتدی باہر ہوں تو کیا حکم ہے۔

(۴) جو کوئی سورۃ پڑھا جاتا ہو [illegible] جو وضو کے وقت کیا کہے اور اس کی اقتدا کیسی ہے۔

الجواب۔ امام کا دروں [illegible] مکروہ ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] بلند جگہ پر ہو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

واللہ اعلم

(۲) اگر امام بلا عذر [illegible] کر مقتدی کے پاس جگہ نہ ہو [illegible] [illegible] [illegible]

(۳) اقتدا ہو جائے گی اگرچہ کراہت ہے جیسا کہ جواب سوال اول میں مذکور ہوا۔ واللہ اعلم

(۴) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] مستحب [illegible]۔ واللہ اعلم

مسئلہ (۲۴۱) مرسلہ [illegible] از [illegible] [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام صاحب نماز کے وقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الجواب: اگر مقتدی کے سر پر عمامہ ہے امام کے نہیں تو اس کی وجہ سے نماز میں کوئی کراہت نہیں اور مقتدی کو نماز کا اعادہ کیا لازم ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۲۴۲) مسئولہ [illegible] احمد صاحب [illegible] ربیع الآخر [illegible]

مقتدیوں کو امام کی تابعداری سے جماعت میں امام سے پہلے سجدہ یا رکوع میں جانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: امام سے پہلے کسی رکن میں جانا [illegible] سلام پھیرنا [illegible] امام کے ساتھ [illegible] کراہت [illegible] اور اگر امام کے [illegible] سے پہلے [illegible] بعد سلام امام [illegible] مقتدی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible] ولا بالقیام [illegible] نیز فرماتے ہیں [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا یا جھکاتا ہے اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۲۴۳) از [illegible] مرسلہ [illegible] صاحب ۱۲ محرم الحرام [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں [illegible] بہار شریعت جلد سوم [illegible] امام کا اتنا بلند ہونا [illegible] کراہت [illegible]

الجواب: [illegible] امام کا تنہا [illegible] مکروہ ہے [illegible] تین قول ہیں [illegible] قول اول [illegible] امام طحاوی [illegible] امام ابو یوسف [illegible] قول دوم [illegible] ظاہر الروایۃ ہے [illegible]

ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن میں نماز پڑھانے کے لیے بلند جگہ کھڑے ہو گئے اور تمام مقتدی نیچے تھے حضرت
حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتار لائے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا الم تسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ام الرجل القوم فلا یقم فی مکان ارفع من مقامہم او نحو
ذلک فقال عمار لذلک اتبعتک حین اخذت علی یدی کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ جب تم
کا امام جماعت سے اونچی جگہ نہ کھڑا ہو۔ عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا اسی وجہ سے میں نے اتباع کیا جب تم نے میرا ہاتھ
پکڑ کر کھینچا۔ فتح القدیر میں ہے واختلفوا فی مقدار الارتفاع الذی تتعلق به الکراہۃ فقیل قدر قامۃ وقیل ما یقع به
الامتیاز وقیل ذراع کالسترۃ وهو المختار والوجه الثانی اوجه لان الموجب وهو شبهة الازدراء یتحقق
فیه غیر مقتصر علی قدر الذراع۔ درمختار میں ہے وقدر الارتفاع بذراع ولا باس بما دونه وقیل ما یقع به
الامتیاز وهو الاوجه ذکره الکمال وغیره۔ رد المحتار میں ہے قوله وقیل الخ وهو ظاهر الروایۃ کما فی البدائع قال فی
البحر فالحاصل ان التصحیح قد اختلف والاولی العمل بظاهر الروایۃ واطلاق الحدیث اھ وکذا رجحه فی الحلیۃ
جیسا کہ ظاہر الروایۃ ہے اور یہی اطلاق حدیث کا مقتضیٰ ہے اور پھر اسی میں احتیاط بھی ہے تو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اس لئے
کہ صرف امتیاز کو مقدار کراہت بتایا گیا ہے تو اس کی تحدید بیان کے ساتھ نہیں کی جا سکتی بلکہ وہ مقدار قلیل بھی کراہت کا
ہو کراہت کے لئے کافی ہے خواہ تین چار انگل کی بلندی ہی قابل امتیاز ہے یہ بھی مکروہ ہوگی۔　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۱۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ قالین یا دری جو اکثر مسجدوں
کے بیاں سے بنکر آتی ہے۔ اگر وہ خشک ہو اور اس کا نجس ہونا ثابت نہ ہو تو بھی اس پر نماز نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ
بھی اگر اور کوئی کپڑا جو پاک ہو یا ناپاک ہو اور بالکل خشک ہو جماعت قائم ہو امام کے نیچے نہیں بچھ سکتا ہے، مقتدی نیچے
ہٹ سکتے ہیں اور نیچے کپڑا یا گھاس ہو چاہے وہ خشک ہو اس کا نجس ہونا معلوم نہیں ہے۔ اور اگر مقتدی پیچھے رہتے تو
امام کے داہنے بائیں پانچ چھ آدمی ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی حالت میں بعض اسی خیال سے کہ نا پاک ہو گا مقتدی پیچھے اور
امام کے برابر تین آدمی داہنی طرف اور دو آدمی بائیں طرف کھڑے ہو گئے ایسی حالت میں نماز ہوگی یا نہیں۔ اور یہ نہ
نماز مکروہ ہوگی تو نماز اور نمازیوں کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ مکرر یہ کہ کسی چیز پر شبہ کر کے کہ یہ نجس ہوگی
جائز ہے یا نہیں۔

الجواب ۔ اشیائے طاہرہ میں نجاست چونکہ عارضی ہے لہٰذا جب تک کسی چیز کا نجس ہونا معلوم نہ ہو نجس نہیں قرار دے سکتے۔ کافر یا مشرک کے یہاں کی کوئی چیز ہونا اس کے نجاست کے لئے مستلزم نہیں، ہاں اگر معلوم ہے کہ یہ چیز نجس ہے کہ اس نے خود دیکھا ہے یا معتبر خبر سے نجس ہونا ثابت ہوا تو بیشک نجس ہے مگر خواہ مخواہ یہ سمجھ لینا کہ نجس ہوگی عند الشرع معتبر نہیں۔ اور اگر اس کی نجاست میں شک ہے تو بھی نجس نہیں کہہ سکتے، ایسی چیز کا دھو لینا بہتر ہوگا اور اس کے بغیر نماز پڑھی جب بھی ہو جائیگی۔ درمختار میں ہے ما یخرج من دار الحرب کسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر او بنجس فنجس وان شك فغسله افضل۔ ردالمحتار میں ہے لان الاخذ بما هو الوثيقة في موضع الشك افضل قاله في البحر ح د من ههنا قالوا لا باس بلبس ثياب اهل الذمة والصلوة فيها الا الازار والسراويل فانه يكره الصلوة فيها من موضع الحدث وتجوز لان الاصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين في الصلوة بثياب الغنائم قبل غسلها وتمامه في الحلية۔ زمین اگر نجس ہو خشک ہو کر پاک ہو جاتی ہے مگر کپڑا یا تخت یا قالین نجس ہو جائیں تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوں گے بلکہ پاک کرنے کی ضرورت ہوگی۔ یہ اس وقت ہے جب نجس ہو ورنہ صرف یہ وہم کرنا پاک ہوگا قابل اعتبار نہیں نہ اس بنا پر نجاست کا حکم دیں گے۔

دو مقتدی ہو تو امام کے پیچھے کھڑے ہوں ان کو امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے، اور دو سے زائد ہوں تو ان کے لئے امام کے پیچھے کھڑا ہونا واجب ہے اور امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی، اگر تنگ جگہ ہو تو امام آگے بڑھ جائے ورنہ مقتدی پیچھے ہٹ جائیں۔ درمختار میں ہے والزائد يقف خلفه فلو توسط اثنين كره تنزيها وتحريما لو اكثر۔ ردالمحتار میں ہے افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب كما افاده في الهداية والفتح۔ اور جب نماز مکروہ تحریمی ہوئی تو اعادہ واجب۔ درمختار میں ہے كل صلوة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۶۵) از بنسس برائے اشرف ڈاکخانہ ابریٹ نگر ساکن ... مرسلہ جناب کفایت حسین صاحب
کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دریافت کرتا ہے کہ ہاتھ میں گھڑی لگا کر نماز پڑھنا یا امامت کرنا کیسا ہے۔

الجواب ۔ اگر گھڑی چمڑے کے تسمہ یا فیتہ سے بندھی ہو تو باندھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کسی دھات سونے چاندی پیتل وغیرہ سے بندھی ہے تو نماز مکروہ ہوگی اسے اتار کر نماز پڑھنی چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۶۶) از موضع برصول ڈاکخانہ سانگھ ضلع سلطان پور مرسلہ جناب خدا بخش صاحب
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ منبر شریف پر ٹوپی رومال خیر والی چادر وغیرہ
رکھ کے ننگے سر نماز پڑھنا خلاف ادب ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب - منبر پر ٹوپی وغیرہ رکھنے میں حرج نہیں مگر برہنہ سر نماز پڑھنا اگر بقصد عجز و انکسار نہ ہو لوگ دیکھا
یا جبکہ ہر وقت کے پہننے کے کپڑوں میں پائی کہ شاید بدلے ہیں نماز پڑھنا جبکہ دوسرے اچھے کپڑے موجود ہوں مکروہ ہے واللہ

مسئلہ (۲۶۷) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید بوڑھا ہے ایک سجدہ کرنے کے بعد
اچھا طریقہ پر بیٹھ نہیں سکتا جب تک پالتی مار کر نہ بیٹھے زیادہ دیر پہلے سجدے کے بعد جھکا رہتا ہے دوسرے سجدے میں
جیسے سجدہ کی کرتا ہے ایسی حالت میں نماز ہوئی یا نہیں۔ لیکن اگر جلسہ ادا کر سکتا ہے البتہ امام کا ساتھ دینا مشکل ہے اگر تنہا
بھی اگر اسطرح سے پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب - پہلے سجدہ سے اٹھنے کے بعد جبتک سیدھا بیٹھ نہ لے دوسرے سجدے میں نہ جائے حدیث ہے کہ جبتک
اطمینان سے بیٹھ نہ جائے دوسرا سجدہ نہ کرے بغیر اطمینان کے ساتھ بیٹھنے کے بعد جو نماز پڑھتا ہے گنہگار ہوتا ہے اور
نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے اور امام کا ساتھ نہ دے سکے تو نہ دے اگر سجدہ حاضر نہ بیٹھے کہ امام کی معیت کے
لئے واجبات نہیں ترک کئے جائیں گے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۶۸) از ڈیرہ ریاست پالن پور مرسلہ جناب [illegible] صاحب پیش امام [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پیش امام کو ٹوپی پہنکر امامت کرنا حرام ہے یا مکروہ تحریمی
یا مکروہ تنزیہی۔ اور امام کے لئے کسی مخصوص ٹوپی کی ضرورت ہے یا ہر ٹوپی کا ایک ہی حکم ہے۔

الجواب - صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا نہ حرام ہے نہ مکروہ تحریمی نہ مکروہ تنزیہی البتہ ٹوپی پر عمامہ باندھنا
زیادہ ثواب ہے۔ اور جو نماز عمامہ کے ساتھ پڑھی جائے وہ اس نماز سے افضل ہے جو بغیر عمامہ پڑھی گئی اور اس حکم میں
امام و مقتدی دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ امام کے لئے ٹوپی کی خصوصیت نہیں ہے کہ امام کے لئے زیادہ تاکید ہو مقتدیوں
کے لئے کم ہر قسم کی ٹوپی جائز ہے مگر جو ٹوپی کفار و فساق کی علامت ہو اسکو نہ پہننا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۶۹) صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نماز ادا کی، نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب - صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا [illegible]
[illegible]
[illegible] ______ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۷۰) [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ —
نماز میں جماعت کی حالت میں [illegible]

الجواب - [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۷۱) امام [illegible]
[illegible]

الجواب - [illegible]
[illegible] ______ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۷۲) از [illegible]
امام کو کسی غلطی پر [illegible]
میں کوئی نقصان تو نہیں واقع ہوتا۔

الجواب - کوئی حرج نہیں ______ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۷۳) از [illegible] ______ [illegible] ہجری
شیروانی کے بٹن کھول کر امام کو نماز جماعت پڑھانا درست ہے یا نہیں [illegible]

[illegible]

تو واقع نہیں ہوا۔

مسئلہ (۱۲۴۲): امام [illegible] نماز پڑھ [illegible] مقتدیوں کی نماز [illegible] جائے گی یا نہیں۔

الجواب: شرح [illegible] کہ اگر تمام [illegible] نماز [illegible] کراہت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

جب بھی نماز ہو جائے گی [illegible] کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۱۲۴۳): بنارس [illegible] جمادی الاولیٰ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] کہ امام [illegible] مقتدی [illegible] حالت میں نماز [illegible] ہوگی۔

الجواب: اگر صرف تنہا امام [illegible]

مسئلہ (۱۲۴۴): بنارس [illegible] جمادی الاولیٰ [illegible]

نماز [illegible] ہوگی۔

الجواب: اگر [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۱۲۴۵): [illegible] ۱۴ شوال [illegible]

[illegible]

اگر کوئی شخص رمضان میں عشاء کی نماز مکان میں پڑھ چکا ہو تو وہ شخص وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے یا نہیں

الجواب - جو شخص نماز عشاء رمضان میں تنہا پڑھے وہ جماعت وتر میں شریک ہو سکتا ہے اسے پا ہے [illegible] پڑھے درمختار میں ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۶) مرسلہ [illegible] صاحب [illegible] ضلع [illegible] ۱۴ جمادی الاولیٰ [illegible]

اگر کوئی شخص [illegible] دعائے قنوت [illegible] پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے [illegible]

الجواب - دعائے قنوت وتر میں واجب ہے [illegible] اس دعا کا پڑھنا سنت ہے اور اگر کوئی [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

[illegible]

[illegible] باب الوتر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۰۷) مسئولہ [illegible] مرسلہ [illegible] ربیع الاول شریف [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ [illegible] اور اگر [illegible]

ہے۔ اور [illegible]

الجواب - بعد سلام وتر سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ [illegible]

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ [illegible]

[illegible] سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۸) از [illegible] مرسلہ مولوی [illegible] صاحب　　۱۰ ذی قعدہ [illegible]

[illegible] رمضان شریف میں [illegible] وتر واجب [illegible] جماعت سے ادا کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب۔ جس کو یہ بھروسہ ہو کہ آخر شب میں اٹھ جائے گا اُسے وتر آخر شب میں تہجد کے بعد پڑھنا بہتر ہے ورنہ اول شب ہی میں سونے سے پہلے پڑھ لے رمضان وغیر رمضان کا کچھ فرق نہیں رمضان میں بھی آخر شب میں پڑھنا بہتر ہے اور تراویح کے بعد پڑھ لینا بھی جائز ہے، درمختار میں ہے [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۰۹) وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ وسورہ اخلاص پڑھنے کے دونوں ہاتھ بالکل نیچے زانو تک چھوڑ کر بعد اٹھا کر کانوں تک لے جا کر ہاتھ باندھنا ثابت ہے یا اوپر ہی سے اٹھا کر کانوں تک لے جا کر پھر باندھ لے۔

الجواب۔ ہاتھ لٹکانا ثابت نہیں بلکہ ہاتھ کھول کر کانوں تک لے جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۱۰) مرسلہ محمد حسین صاحب امام مسجد [illegible] محرم الحرام [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ وتر کی تین رکعتیں دو پڑھنا مستقل ہیں یا ایک پڑھنا بھی جائز ہے [illegible] پڑھنا بھی درست ہے اس مسئلہ کو بصورت صحیح طور سے کس طرح سمجھا جائے۔

الجواب۔ وتر کی تین یا پانچ رکعتیں ہیں احادیث اس باب میں بکثرت ہیں صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث یہ ہے [illegible] ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا فقلت یا رسول اللہ اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشۃ ان عینی تنامان ولا ینام قلبی رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی ام المومنین نے فرمایا کہ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے چار رکعت پڑھتے ان کی خوبی اور درازی کی بابت نہ پوچھ پھر چار پڑھتے ان کی خوبی اور درازی کی نسبت نہ پوچھ پھر تین رکعت پڑھتے ام المومنین کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا [illegible] اس حدیث سے تین رکعت وتر کی [illegible]
[illegible]

یں پڑھی جاتی ہے یعنی نماز تہجد تراویح کو رمضان کے ساتھ خصوصیت ہے نماز تہجد غیر رمضان میں کہاں پڑھی جاتی ہے تراویح کی آٹھ رکعات پر حدیث دلالت بھی نہیں کرتی مگر اس باب میں تراویح کے آٹھ رکعت ہونے میں یہ حدیث غیر مقلدین کے نزدیک قابل اعتبار و حجت ہے لہٰذا آٹھ کے بعد تین رکعتوں کا وتر ہونا اس حدیث سے صاف اور واضح طور پر سمجھا جاتا ہے جس امر میں اختلاف ہو بخاری قابل اعتبار نہیں یعنی غیر مقلدین کے نزدیک۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۸۲) مرسلہ ملا محمد اسمٰعیل پنجابی ضلع تھانہ ۸ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ۔

وتر واجب تین رکعت ہے دو رکعت مع سورت اور تیسری رکعت میں الحمد اور قل ھو اللہ شریف پڑھ کر کان تک ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے۔

الجواب - تکبیر قنوت میں ہاتھ اٹھانے کی یہ وجہ ہے کہ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔　　واللہ تعالیٰ اعلم

رسالہ مبارکہ

التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل

مسئلہ (۲۸۳) مسئولہ مولوی محمد صدیق صاحب مدرس مدرسہ غوثیہ [illegible] ضلع [illegible]

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بلا و مصیبت کے زمانہ میں علماء حنفیہ نے جو نماز فجر میں قنوت پڑھنے کی اجازت تحریر فرمائی ہے یہ قنوت قبل الرکوع ہے یا بعد الرکوع ہے۔ علامہ شامی علیہ الرحمہ نے بعد الرکوع ہونے کو ظاہر بتایا مگر بہار شریعت میں اس قنوت کو قبل الرکوع پڑھنا تحریر فرمایا ہے۔ نیز اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز نے بھی فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۳ میں فرمایا طریقہ اس کا یہ ہے کہ دوسری رکعت میں الحمد و سورت کے بعد اللہ اکبر کہہ کر دعائے قنوت

[illegible] عبارات [illegible] ثابت [illegible] کا [illegible] داخل نہیں [illegible] ساتھ [illegible] میں [illegible] قرأت [illegible] بعد میں [illegible] قنوت [illegible] کا حکم ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

پڑھے اور مقتدی آہستہ آہستہ دعا مانگے یا آمین کہیں۔ اس مسئلہ کی تفصیل بیان کیا جائے تاکہ اطمینان ہو۔

(۲) یہ دعا نماز فجر میں ہاتھ باندھ کر پڑھی جائے یا دعا کے وقت ہاتھ چھوڑ دے۔

(۳) یہ دعائے قنوت جہر کے ساتھ پڑھی جائے یا آہستہ۔

(۴) امام جہر سے پڑھے یا آہستہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ دعائے قنوت میں امام حنفیہ و شافعیہ کے مابین چند اختلافات ہیں۔ اول یہ کہ یہ دعا قبل رکوع ہے یا بعد رکوع۔ دوسرے یہ کہ وتر میں قنوت آیا ہمیشہ سال بھر ہے یا صرف ماہ رمضان کے نصف اخیر میں۔ تیسرے یہ کہ وتر کے غیر میں دعائے قنوت پڑھنا کیسا ہے یا نہیں۔ وتر میں [illegible] کا قبل رکوع ہونا ظاہر ہے۔ ابن ماجہ نے ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع۔ اور نسائی کی روایت [illegible] قبل الرکوع۔ [illegible] ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] قبل الرکوع [illegible] روایت کی [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] قبل الرکوع۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دعائے قنوت کا محل قبل رکوع ہے۔ مگر سب احادیث [illegible] ہیں کہ نماز وتر میں دعائے قنوت کا محل قبل رکوع ہے۔ بعض شافعیہ قنوت بعد رکوع [illegible] تعالیٰ عنہ سے استدلال کیا [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] کیا ہے [illegible] تعالیٰ عنہ [illegible]۔ بخاری شریف میں عاصم الاحول نے روایت کی [illegible]

[illegible]

[illegible] بعد رکوع [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] قنوت [illegible]

[illegible]

[illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا کہ حضور نے ترک کر دیا یا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا [illegible] کی تصریح
سے مراد قنوت فجر کا منسوخ ہونا نہیں، بلکہ مصیبت شدیدہ کی صورت میں پڑھا اور جب وہ مصیبت جاتی رہی پڑھنے کی
علت نہ رہنے کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ حنفیہ کے دونوں قولوں میں یہ تطبیق دی جاتی ہے کہ جو لوگ قنوت کا انکار کرتے ہیں ان کی
مراد مداومت سے انکار ہے۔ اور اگر صورت نازلہ میں پڑھا جائے اس کی ممانعت نہیں اور جس کے منسوخ ہونے کا مطلب
یہ ہے کہ نازلہ نہ ہونے کی صورت میں منسوخ ہے نہ یہ کہ عدم نازلہ کی صورت میں [illegible] منسوخ ہے۔ [illegible]
اور بعض ائمہ نے یہی فرمایا کہ جو [illegible] نماز فجر میں قنوت کا ذکر آیا ہے وہاں قنوت سے مراد طول قیام ہے کہ اس لفظ
کے معنی یہی ہیں بلکہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا افضل الصلوٰۃ طول القنوت۔ اور [illegible]
ہے [illegible] قنوت کا ذکر کیا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت یہی ہے کہ [illegible]
علیہ وسلم [illegible]۔ اس سے یہی ثابت ہو [illegible] نماز میں [illegible]
پڑھا مگر اس [illegible] کا بعد [illegible] ایک مہینہ [illegible] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
نماز فجر میں قنوت پڑھنا [illegible] ثابت ہے کہ قنوت [illegible]
[illegible] اس کے بعد ترک فرما دیا اور جب کہ حنفیہ اس قنوت کو [illegible] پر محمول کرتے ہیں۔ [illegible]
ثابت [illegible] قنوت [illegible]
[illegible] قنوت سے انکار کیا۔ [illegible] قنوت [illegible]
[illegible] قنوت [illegible] علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
[illegible]۔ اور [illegible] قنوت [illegible]
[illegible] علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] فرمایا اور [illegible]
[illegible]
[illegible] قنوت [illegible] اگر [illegible] حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] کے ارشادات سے ثابت [illegible] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] قنوت
[illegible] صورت میں بھی قنوت [illegible]

ہوگیا قنوت پڑھنے کے بعد پھر رکوع کرے، [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قنوت [illegible]

[illegible] قنوت [illegible]

فرمایا۔ نیز یہ کہ اگر مقتدی نے شافعی کے پیچھے نماز فجر میں اقتداء کی [illegible]

اس مقتدی کے لئے اس صورت میں امام کی متابعت ہی قنوت پڑھنے میں [illegible]

اقوال ہیں۔ تعجب ہے کہ [illegible] چھوڑ کر [illegible] فراموش کر گزرا [illegible] کتب [illegible]

[illegible] قنوت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس عمل پر اس مسئلہ کو علی الاطلاق تنزیل کرتے بلکہ خود علامہ سید احمد طحطاوی و علامہ سید ابن عابدین شامی انکو تخریجاً
بعد الرکوع کہتے ہیں وہ بھی اس موقع پر خاموش گزر جاتے ہیں نازلہ کی تخصیص نہیں فرماتے ہدایہ میں ہے ملاحظہ
ولو صلی خلف امام یقنت فی صلوٰۃ الفجر یسکت عند ابی حنیفۃ و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ وقال ابو یوسف رحمہ اللہ یتابعہ لانہ
تبع لامامہ والقنوت مجتہد فیہ ولہما انہ منسوخ ولا متابعۃ فیہ ثم قیل یقف قائما لیتابعہ فیما تجب متابعتہ وقیل
یقعد تحقیقا للمخالفۃ لان الساکت شریک الداعی والاول اظہر۔ فتاویٰ خانیہ برحاشیہ عالمگیری ص ۱۲۳ میں ہے ولو
صلی خلف من یقنت فی صلوٰۃ الفجر لا یقنت لان القنوت فی صلوٰۃ الفجر منسوخ وقال ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ یقنت ـــــ
بحر الرائق جلد دوم ص ۴۸ میں ہے قولہ لا الفجر ای لا یتبع المؤتم امامہ اذا قنت فی صلوٰۃ الفجر عند ابی حنیفۃ ومحمد
وقال ابو یوسف یتابعہ لانہ تبع لامامہ والقنوت مجتہد فیہ ولہما انہ منسوخ ضار کما لو کبر خمسا فی الجنازۃ فیسکت
لا یتابعہ فی المخالفۃ فقیل یقف قائما تحقیقا للمخالفۃ لان الساکت شریک الداعی [illegible] الامام
فی الدعاء [illegible] المشارکۃ ([illegible]) علامہ شامی کا یہ فرمانا کہ قنوت فجر میں جو حدیثیں وارد
ہوئی ہیں ان کو بعض علما نے نوازل پر محمول کیا ہے۔ اور نوازل کی حدیثوں میں قنوت بعد الرکوع آیا ہے یہ علی الاطلاق
صحیح نہیں، قنوت نازلہ کی بعض حدیثیں وہ ہیں جن میں قنوت کا قبل رکوع ہونا مذکور ہے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قنوت
کی حدیث کے راوی ہیں، اور وہ رکوع کے بعد زیادہ سے زیادہ ایک ماہ قنوت پڑھنا بیان کرتے ہیں پھر اس کا ترک
فرمانا ذکر کرتے ہیں، اور بعض حدیثوں میں اس ایک ماہ کے سوا قبل الرکوع قنوت کا ہونا بیان کرتے ہیں۔ اس قنوت کو بھی
بعض علما نے نازلہ ہی پر محمول کیا ہو۔

اور امام ابو جعفر طحاوی عبد الرحمن ابن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان عمر قنت فی صلوٰۃ الغداۃ قبل الرکوع
بالسورتین۔ نیز طحاوی [illegible] سے راوی [illegible] صلوٰۃ الصبح فلما فرغ من القراءۃ قبل الرکوع قنت
[illegible] اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قنوت نازلہ ہی کی صورت میں تھا جس کو امام ابو جعفر طحاوی نے
شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے۔ نیز امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عبد الرحمن سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی انہ کان یقنت فی صلوٰۃ الصبح قبل الرکوع یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز صبح میں رکوع سے قبل قنوت پڑھتے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہ قنوت نازلہ و جنگ ہی کی وجہ سے تھا۔ پس جب کہ ہمارا مذہب قنوت قبل الرکوع کا ہے

تو صورت مذکورہ نماز فجر میں اگر قنوت پڑھنا ہے تو اس کو قبل رکوع ہی پڑھنا چاہئے۔　　　واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب - دعائے قنوت نازلہ کی صورت میں ہاتھ باندھے ہوئے پڑھی جائے جس طرح قنوت وتر ہاتھ باندھ کر پڑھتے ہیں کیونکہ احناف کے یہاں ہاتھ باندھنے یا چھوڑنے کے مسائل کتب فقہ میں یہ قاعدہ کلیہ ذکر فرمایا ہے کہ جس قیام میں ذکر طویل مسنون ہو اس میں ہاتھ باندھے جائیں اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں ارسال کرے۔ اسی وجہ سے نماز عید میں پہلی تکبیر کے بعد کہ ثنا پڑھی جاتی ہے ہاتھ باندھ لئے جاتے ہیں، اور اس کے بعد کی تکبیروں میں نیز رکعت ثانیہ کی تمام تکبیرات زوائد میں ہاتھ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ہدایہ میں فرمایا ثم الاعتماد سنة القيام عند ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله تعالى حتى لا يرسل حالة الثناء والاصل ان كل قيام فيه ذكر مسنون يعتمد فيه وما لا فلا هو الصحيح فيعتمد في حالة القنوت وصلاة الجنازة ويرسل في القومة وبين تكبيرات الاعياد۔ درمختار میں ہے [illegible] لا في قيام بين ركوع وسجود لعدم القرار ولا بين تكبيرات العيد لعدم الذكر۔　　　واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب - دعائے قنوت کو جہر کے ساتھ یا آہستہ پڑھنے میں علمائے مذہب کے مختلف اقوال ہیں، مختار یہ ہے کہ آہستہ پڑھی جائے کہ دعا میں اخفا مناسب ہے [illegible] اور [illegible] بدائع الصنائع جلد اول صفحہ ۲۷۴ میں ہے ومنها صفة القنوت من الجهر والمخافتة (الی ان قال) واختار مشائخنا [illegible] الاخفاء في دعاء القنوت [illegible] حتى الامام والقوم جميعا لقوله تعالى ادعوا ربكم تضرعا وخفية وقول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خير الدعاء الخفي۔ بحر الرائق جلد دوم صفحہ ۴۴ میں ہے وصحح في البدائع المخافتة [illegible] قال في الذخيرة واستحسنوا الجهر في بلاد العجم للامام ليتعلموا كما جهر عمر رضي الله تعالى عنه بالثناء حين قدم عليه وفد العراق وصحح في الهداية انه يخفي في المحيط انه الاصح وفي البدائع [illegible]۔ درمختار میں ہے [illegible] على الاصح مطلقا [illegible] خير الدعاء الخفي۔　　　واللہ تعالیٰ اعلم

عہ اس کا جواب مسئلہ میں دیکھ لیا جائے۔　　　واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible] مسئولہ متعلمین مدرسہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ۔

عہ اگرچہ یہ تفصیل وتر کے قنوت کے بارے میں ہے، مگر یہی حکم قنوت نازلہ کے لئے بھی ہے [illegible] وتر کے قنوت کے [illegible] ہے۔ اور یہی حکم [illegible] پڑھیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم امجدی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نوازل کی صورت میں مذہب حنفی کے نزدیک فرض نمازوں میں قنوت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ قنوت صرف جہری نمازوں میں ہے یا جہری اور سری دونوں میں اور سب جہری نمازوں میں یا کچھ یا صرف فجر ہی میں؟ حدیث و فقہ سے مستند و مدلل جواب تحریر کیا جائے کتابوں کے صفحات اور عبارتوں کے ترجمے بھی ضرور تحریر کردئے جائیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ الحمد لله حق حمده ... والصلاة والسلام على سيد ... محمد المصطفى صاحب الآيات البينات وعلى آله واصحابه المنتخبين ... ۔

اما بعد! حضرت امام اعظم اور ان کے صاحبین امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ سے کتب میں نازلہ وحادثہ کی صورت میں قنوت پڑھنے کی کوئی روایت منقول نہیں ... متون میں یہ تصریح ہے کہ ... وتر کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھا جائے مگر بکثرت احادیث سے نماز فجر میں قنوت پڑھنا ثابت ہے بلکہ بعض میں مغرب یا عشاء میں بھی قنوت پڑھنا آیا ہے ... ہم ان حدیثوں کو ذکر کرتے ہیں ... سب فرض نمازوں میں قنوت کا ذکر ہے ان کے بعد ... کے اس باب میں ارشادات و بیانات کے جائیں گے۔ تو نازلہ میں قنوت پڑھنے کے متعلق حضرت انس بن مالک و ابوہریرہ و عبد اللہ بن عمر و عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن مسعود و براء بن عازب و خفاف بن ایماء و عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیثیں مروی ہیں۔

حدیث (۱) صحیح بخاری شریف جلد اول ص ۱۳۶ میں ابو ... محمد بن سیرین سے روایت کی قال سئل انس ... اقنت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصبح قال نعم فقیل له اوقنت قبل الرکوع قال بعد الرکوع یسیرا ... انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھا ہے فرمایا ہاں پھر پوچھا گیا کیا قبل رکوع قنوت پڑھا فرمایا رکوع کے بعد تھوڑے دنوں تک۔ اس حدیث کو مسلم ... نے بھی صحیح میں اور نسائی نے سنن میں روایت کیا۔ بعض ... کے معنی بیان کیے کہ رکوع کے بعد تھوڑی دیر تک ... اور بعض نے یہ معنی بیان کیا کہ چند دنوں تک قنوت پڑھا ہے ... عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد سوم ص ... میں ہے قال الکرمانی ... لا ... الاصل ... فیکون المراد ... القنوت ... باستعمال ... گویا یہ ہوا کہ ... قنوت پڑھنا بعد رکوع

نسبت یہ کہا جائے گا کہ محمد بن سیرین کی زیادت ہے اور ثقہ کی زیادت مقبول ہوا کرتی ہے بلکہ ابوداؤد نے محمد بن سیرین سے
اسی حدیث انس کو ان الفاظ روایت کیا ہے: عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شھرًا ثم ترکہ۔ ایک
احتمال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اس روایت میں بھی لفظ شھرًا ہی تھا مگر ناسخ کی تصحیف سے بجائے شھرًا کے یسیرًا ہو گیا اور کتابت
میں اس قسم کی تصحیفات کا ہو جانا کچھ مستبعد نہیں مگر تصحیف کا قول کرنے کی ہمیں کچھ حاجت نہیں روایت بالمعنی کا دروازہ
بہت وسیع ہے کسی نے شھرًا کہا اور کسی نے یسیرًا کہا بلکہ بعض روایتوں میں عشرین یومًا اور بعض میں ثلاثین صباحًا
واقع ہوا۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد سوم صفحہ ۳۴۹ میں فرمایا: وفی ھذا الحدیث، وفی حدیث انس من وجوہ مختلفۃ ذکرھا
فرواہا اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عنہ انہ قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثین صباحًا یدعو علی رعل
وذکوان وعصیۃ ... وروی قتادۃ عنہ نحوًا من ... وروی حمید عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قنت
عشرین یومًا وروی عاصم عنہ انہ قنت شھرًا وانہ قبل الرکوع۔ اور اسی حدیث انس رضی اللہ عنہ کو امام بخاری نے اپنی صحیح
جلد اول صفحہ ۱۳۶ میں محمد بن فضیل سے وہ عاصم احول سے روایت کرتے ہیں: عن انس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شھرًا حین قتل القراء فما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حزن حزنًا قط اشد منہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قراء شہید
کئے گئے ایک مہینہ تک قنوت پڑھا میں نے حضور کو اس سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔ اس روایت میں بھی بجائے یسیرًا کے
لفظ شھرًا واقع ہوا۔ نیز امام بخاری نے صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ... میں حدیث انس کو روایت عبد الواحد عاصم احول سے ذکر کیا
قال سألت انس بن مالک عن القنوت فی الصلاۃ فقال نعم فقلت کان قبل الرکوع او بعدہ قال قبلہ قلت فان فلانًا اخبرنی
عنک انک قلت بعدہ قال کذب انما قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شھرًا انہ کان بعث قومًا یقال لھم
القراء وھم سبعون رجلًا الی ناس من المشرکین وبینھم وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد قبلھم فظھر ھؤلاء
الذین کان بینھم وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد فقنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شھرًا
یدعو علیھم۔ میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نماز میں قنوت سے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا ہاں میں نے
عرض کیا رکوع سے پہلے ہوا یا بعد میں فرمایا رکوع سے قبل میں نے کہا فلاں آپ ہی سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر
دی ہے کہ آپ نے رکوع کے بعد قنوت کا ہونا بیان فرمایا ہے۔ حضرت انس نے فرمایا اس نے غلط کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت پڑھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو جن کو قراء کہا جاتا تھا اللہ

[illegible] مشرکین کے کچھ لوگوں کی طرف [illegible] تھا اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] تو حضور نے رکوع کے بعد ایک مہینہ تک قنوت پڑھا [illegible]
[illegible] حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ذکر فرمایا۔ [illegible]
[illegible]

[illegible]

حدثنا اسمٰعیل [illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی نماز قریب کر دوں گا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]
[illegible]
[illegible] حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] کتاب التفسیر [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی [illegible] کسی قوم کے [illegible]
[illegible] رکوع کے بعد قنوت پڑھتے [illegible]
ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، اے اللہ مضر پر سختی [illegible]
جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانے میں [illegible]
[illegible]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]

ابی حمزہ حدیث (۳) امام بخاری نے اپنی صحیح جلد دوم صفحہ ۵۸۲ میں سالم سے وہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکوع من الرکعۃ الاخیرۃ من الفجر یقول اللّٰھم العن فلانا وفلانا وفلانا بعد ما یقول سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد فانزل اللہ لیس لک من الامر شیء الی قولہ فانھم ظالمون) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سنا جبکہ حضور فجر کی پچھلی رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہنے کے بعد یہ کہتے کہ اے اللہ فلاں اور فلاں اور فلاں پر لعنت کر تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ لیس لک من الامر شیء سے فانھم ظالمون تک نازل فرمایا۔ یہ روایت زہری کی ہے اور اسی کے مثل امام بخاری نے کتاب التفسیر صفحہ ۶۵۵ میں بھی زہری کی یہ روایت ذکر کی ہے اور کتاب الاعتصام صفحہ ۱۰۹۳ میں اور نسائی نے صفحہ ۱۶۴ میں یہ روایت ذکر کی ہے اس میں فلانا وفلانا کے بعد من المنافقین کا لفظ زیادہ کیا ایسا ہی امام ابو جعفر طحاوی نے بھی شرح معانی الآثار جلد اول صفحہ ۱۴۲ پر ذکر کیا اور حنظلہ بن ابی سفیان کی روایت سالم سے یوں ہے قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی صفوان بن امیۃ وسھیل بن عمرو والحارث بن ھشام فنزلت لیس لک من الامر شیء الی قولہ فانھم ظالمون) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کی ہلاکت کی دعا کرتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی (لیس لک من الامر شیء الی قولہ فانھم ظالمون)

حدیث (۴) صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۲۳۷ وسنن ترمذی ونسائی وابوداؤد وبیہقی وغیرہ میں امام ... میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وھذا لفظ مسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الصبح والمغرب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔ ترمذی نے اس حدیث کی روایت کے بعد کہا (حدیث البراء حدیث حسن صحیح واختلف اھل العلم فی القنوت فی صلوۃ الفجر فرای بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم القنوت فی صلوۃ الفجر وھو قول الشافعی وقال احمد واسحاق لا یقنت فی الفجر الا عند نازلۃ تنزل بالمسلمین فاذا نزلت نازلۃ فللامام ان یدعو لجیوش المسلمین) یہ حدیث حسن صحیح ہے نماز فجر میں قنوت کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نماز فجر میں قنوت کے قائل تھے اور یہی امام شافعی کا قول ہے اور امام احمد واسحاق یہ فرماتے ہیں جب تک نازلہ نہ ہو فجر میں قنوت نہ پڑھے جب کوئی حادثہ پیدا ہو تو امام کو لشکر اسلامیین کے لئے یہ اختیار ہے کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کے لئے دعا کرے۔ امام ترمذی نے کہا کہ امام احمد نے فرمایا لا یقنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا فی الحرب الا فی ھذہ البلدۃ ... یعنی نماز مغرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سے قنوت پڑھنا صرف اسی حدیث میں مروی ہوتا مگر ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ مغرب میں قنوت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے جس کو امام بخاری اور امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا۔

حدیث (۵) صحیح مسلم شریف جلد اول ص۲۳۷ میں خفاف ابن ایماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ اللھم العن بنی لحیان ورعلاً وذکوان وعصیۃ عصوا اللہ ورسولہ غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یہ کہا کہ اے اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل و ذکوان و عصیہ پر جنہوں نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور مسلم کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضور نے رکوع سے سر اٹھا کر یہ فرمایا خفاف ابن ایماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کو امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی متعدد طریقوں سے شرح معانی الآثار جلد اول ص۱۴۳ میں ذکر فرمایا ہے۔

حدیث (۶) امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار جلد اول ص۱۴۲ میں عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا یدعو علی ... یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک قنوت پڑھا اس حدیث کو بزار نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے معجم میں اور عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں بھی روایت کیا ہے۔

حدیث (۷) امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار جلد اول ص۱۴۳ میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع راسہ من الرکعۃ الآخرۃ قال اللھم انج ... ثم ذکر مثل حدیث ابی ہریرۃ۔ اور ان کی روایت میں یہ زائد ہے فانزل اللہ عزوجل لیس لک من الامر شیء قال فما دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد بعد یعنی اس آیۃ کریمہ کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کسی کی ہلاکت کی دعا نہیں کی۔

حدیث (۸) ابوداؤد نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہراً متتابعاً فی الظھر والعصر والمغرب والعشاء وصلوٰۃ الصبح اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ من الرکعۃ الآخرۃ یدعو علی احیاء من بنی سلیم علی رعل وذکوان وعصیۃ ویؤمن من خلفہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر و عصر و مغرب و عشاء و صبح میں ایک مہینہ تک پے در پے قنوت پڑھا اس میں بنی سلیم کے چند قبائل رعل و ذکوان و عصیہ کی ہلاکت کی دعا کرتے اور مقتدی آمین کہتے۔ ان احادیث میں قنوت سے متعلق یہ احادیث ذکر کی گئیں ہیں ان میں سے بعض حدیثوں میں یہ تصریح بھی مذکور ہے کہ آیۃ کریمہ لیس لک من الامر شیء کے نزول کے بعد پھر حضور نے دعا نہیں کی اور بعض حدیثیں اس سے ساکت ہیں۔

ائمہ مجتہدین قنوت کے بارے میں مختلف ہیں، امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ ہمیشہ نماز فجر میں قنوت پڑھا جائیگا یہاں تک کہ [illegible]
اس کے ترک پر سجدۂ سہو کے قائل ہیں جیسا کہ نووی شرح صحیح مسلم [illegible] میں فرماتے ہیں [illegible] القنوت فی الصبح [illegible]
[illegible] علامہ عینی نے قنوت فجر کے بارے میں صحابہ و ائمہ مجتہدین کے مذاہب کے بیان میں یہ تحریر فرمایا [illegible]
[illegible]
[illegible] امام شافعی و امام احمد [illegible]
یہ لوگ رکوع کے بعد قنوت کے قائل ہیں اور [illegible] ابوبکر صدیق و عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حکایت کرتے ہیں
کہ ان کا بھی ایک قول یہی ہے بہت سے صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین قنوت فجر کے قائل نہیں ہیں امام اعظم ابوحنیفہ [illegible]
مذہب ہے علامہ عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] امام اعظم ابوحنیفہ [illegible] کے نزدیک قنوت صرف وتر میں ہے [illegible]
نے حضرت عمر و حضرت علی و ابن مسعود و ابوموسیٰ اشعری و براء بن عازب و ابن عمر و ابن عباس و انس و عمر بن عبدالعزیز [illegible]
[illegible]
[illegible] دوسری روایت یہ ہے [illegible]
[illegible] قنوت پڑھا [illegible] کے بعد [illegible]
غائب ہونے کے بعد قنوت پڑھنا ترک فرمادیا اور خود عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

نیز عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہی فرمایا [illegible] میں نے کسی کو قنوت پڑھتے نہیں دیکھا [illegible]
اور حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
اس حدیث میں ہے کہ اپنے والد سے روایت کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور حضرت ابوبکر و حضرت
عمر و حضرت عثمان کے پیچھے اور حضرت علی کے پیچھے [illegible] تقریباً پانچ برس کیا یہ حضرات قنوت پڑھتے تھے اور انھوں نے کہا
اے بیٹے یہ بدعت ہے۔

اس حدیث کو امام ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اور امام ابو حنیفہ کے سوا اصحاب ستہ نے روایت کیا ... [illegible]

روایت کیا ہے۔ راویان حدیث قنوت میں صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو قنوت فجر کے قائل ہیں ... [illegible]

[illegible] قنوت کے منسوخ ہونے کا ... [illegible]

مداومت کرنے ... شرح معانی الآثار میں ہے ... [illegible]

[illegible]

[illegible] قنوت پر ابو ہریرہ کے مداومت کرنے میں احتمال ہے کہ ان کو اس آیت کے نزول کی خبر نہ پہنچی ہو ... [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے لئے دعا کرتے۔

چنانچہ اسی ایک حدیث ... [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible] انما القنوت ... [illegible] قنوت کی ... [illegible]

[illegible] حدیث قنوت ... (جس کا ذکر ... ہو چکا ہے)

[illegible] قنوت ... [illegible]

ایک ماہ (شہر) ... [illegible]

[illegible]

[illegible] قنوت نہیں ہے ... [illegible]

[illegible] قنوت ... [illegible]

[illegible]

ایک روایت ... امام ابو جعفر نے شرح معانی الآثار میں ... [illegible]

[illegible] نے مسند میں ذکر کیا۔

ربیع بن انس کہتے ہیں کہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ایک مہینہ قنوت پڑھا تھا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ نماز میں قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔

[illegible]

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ذکر کیا اور ان دونوں حضرات نے اس کا نسخ بیان کیا ہے لہٰذا ان کی روایت میں اگرچہ ذکر نسخ نہیں ہے مگر یہ بھی منسوخ ہی ہے اور براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں فجر کے ساتھ مغرب کا بھی ذکر ہے اور مغرب میں قنوت بالاجماع منسوخ ہے جیسا کہ امام طحاوی فرماتے ہیں: [illegible] ۔ پس ثابت ہوا کہ جس طرح قنوت مغرب منسوخ ہے قنوت فجر بھی منسوخ ہے۔

یہاں تک کلام احادیث قنوت کے متعلق تھا، اب ہم بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اقوال و افعال قنوت کے بارے میں ذکر کرتے ہیں۔ اوپر ہم ابو مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کی حدیث ذکر کر چکے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو حضور نے قنوت نہیں پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے قنوت نہیں پڑھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے قنوت نہیں پڑھا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے قنوت نہیں پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے قنوت نہیں پڑھا اور انھوں نے اس کو بدعت بتایا۔

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتاب الآثار میں روایت کی: عن حماد عن ابراهيم عن علقمة قال لم يقنت ابوبكر ولا عمر ولا عثمان ولا على حتى حارب اهل الشام فكان يقنت۔ علقمہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھا اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھا اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھا اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنوت نہ پڑھا یہاں تک کہ جب اہل شام سے محاربہ ہوا تو قنوت پڑھنے لگے۔

امام ابن ہمام نے فتح القدیر جلد اول صفحہ [illegible] میں نقل کیا: وعن الصديق رضى الله تعالىٰ عنه انه قنت عند محاربة الصحابة مسيلمة وعند محاربة اهل الكتاب۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہوا کہ انھوں نے مسیلمہ کذاب اور اہل کتاب کی جنگ کے وقت قنوت پڑھا۔ یونہی حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت پڑھنے کے متعلق مختلف آثار مروی ہیں۔

عبید بن عمیر کہتے ہیں: صليت خلف عمر صلاة الغداة فقنت فيها بعد الركوع۔ یہی عبد الرحمن بن ابزی نے بھی بیان کیا مگر ان کی ایک دوسری روایت یہ بھی ہے [illegible] کہ نماز فجر میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبل رکوع قنوت پڑھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نماز فجر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قنوت پڑھنا بیان کیا ان کی روایت

میں قبل رکوع یا بعد رکوع کا ذکر نہیں۔ ابورافع کہتے ہیں صلیت خلف عمر بن الخطاب صلوٰۃ الصبح فقرأ بالاحزاب فسمعت قنوتہ
وانا فی اخر الصفوف میں نے عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے نماز صبح پڑھی انہوں نے اس میں سورۃ احزاب پڑھی پھر میں نے ان کا قنوت سنا
اور میں پچھلی صف میں تھا۔ طارق بن شہاب کہتے ہیں صلیت خلف عمر صلوٰۃ الصبح فلما فرغ من القرأۃ فی الرکعۃ الثانیۃ کبر ثم قنت
ثم کبر فرکع یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے میں نے صبح کی نماز پڑھی دوسری رکعت میں جب قراءت سے فارغ ہوئے تکبیر کہی
پھر قنوت پڑھا پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قنوت پڑھنا بیان کیا۔ اسود کہتے ہیں ان عمر کان لا یقنت فی صلوٰۃ الصبح عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ
نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ نیز اسود و عمرو بن میمون کہتے ہیں صلینا خلف عمر الفجر فلم یقنت ہم نے عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے
پیچھے نماز فجر پڑھی انہوں نے قنوت نہیں پڑھا۔ علقمہ و مسروق کہتے ہیں کنا نصلی خلف عمر الفجر فلم یقنت ہم عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے نماز فجر
پڑھا کرتے تھے انہوں نے قنوت نہیں پڑھا۔

امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی مسند میں روایت کی عن حماد عن ابراہیم عن الاسود قال صحبت ابن الخطاب ستین شہرا فلم اره
قانتا فی صلوٰۃ الفجر یعنی اسود فرماتے ہیں کہ میں چھ مہینے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صحبت میں رہا ان کو نماز فجر میں قنوت پڑھتے
نہیں دیکھا۔ نیز ابن جریر طبری نے تہذیب الآثار میں اسود سے روایت کی قال صحبت عمر بن الخطاب فی السفر والحضر فما کان یقنت
فی الصبح میں نے عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ سفر و حضر میں بہت زمانہ تک نمازیں پڑھیں وہ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

ان روایتوں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قنوت کے بارے میں مختلف عمل ثابت ہوتا ہے قنوت پڑھنا بھی اور نہ پڑھنا بھی معلوم
ہوتا ہے کہ کبھی پڑھتے تھے اور کبھی نہیں، اس اختلاف عمل کی کیا وجہ ہے اس کو اسود نے بیان کیا کان عمر اذا حارب قنت واذا لم یحارب
لم یقنت کہ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ جب جہاد کرتے قنوت پڑھتے اور جس زمانے میں جہاد نہ ہوتا قنوت نہ پڑھتے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک آیت کریمہ لیس لک من الامر شیئ عدم محاربہ کی صورت میں
قنوت فجر کی ناسخ ہے اور محاربہ کی صورت میں قنوت فجر منسوخ نہیں۔ ابو عبدالرحمن نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ
وہ نماز فجر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا کرتے تھے اور عبداللہ بن معقل نے کہا کہ حضرت علی و ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی
عنہما نماز فجر میں قنوت پڑھا کرتے تھے اور ابراہیم نے فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے
سب سے پہلے اس نماز میں قنوت حضرت علی نے پڑھا۔ نیز ابراہیم نے کہا انما کان علی رضی اللہ تعالٰی عنہ یقنت فیہا لانہ کان

کان علی والکان یدعوان ... حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نماز فجر میں ان پر ... سے قنوت پڑھتے تھے کہ وہ محارب تھے قراءۃ ضرب میں قنوت کے اندر چند شخصوں کی ہلاکت کی دعا کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قنوت پڑھنا جنگ کی وجہ سے تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عمل ہم اوپر ذکر کر آئے کہ وہ فجر میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے اور ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ صلیت مع ... قبل الرکعۃ میں نے ابن عباس کے ساتھ نماز فجر پڑھی انھوں نے رکوع سے قبل قنوت پڑھا۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں صلیت خلف ابن عمر وابن عباس فکانا لایقنتان فی صلاۃ الصبح میں نے ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کے پیچھے نماز صبح پڑھی وہ دونوں حضرات نماز صبح میں قنوت نہیں پڑھتے تھے، نیز انھیں سے مروی کان ابن عباس لایقنت فی صلاۃ الفجر کہ ابن عباس نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ عمران بن حارث کہتے ہیں صلیت مع ابن عباس فی دارہ الصبح فلم یقنت قبل الرکوع ولابعدہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ ان کے گھر میں صبح کی نماز پڑھی تو انھوں نے نہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھا نہ بعد میں۔ ابن ابی شیبہ نے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا قنوت پڑھنا بیان کیا ہے وہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ بصرہ میں حضرت علی کی طرف سے والی تھے اور سعید بن جبیر نے جو ان کا قنوت نہ پڑھنا بیان کیا ہے یہ اس وقت کا واقعہ ہے کہ جب حضرت ابن عباس مکہ میں تھے جس کا حاصل یہ ہوا کہ محاربہ کی صورت میں انھوں نے قنوت پڑھا اور عدم محاربہ کی صورت میں نہ پڑھا۔ اسود بن قیس کہتے ہیں کہ لقیت ابا الدرداء بالشام فسألتہ عن القنوت فلم یعرفہ میں نے ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے شام میں ملاقات کی ان سے قنوت کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے اس کو نہیں پہچانا یعنی ان کے نزدیک قنوت پڑھنا ثابت نہیں تھا۔

طحاوی نے ابن عمر سے روایت کی کان لایقنت فی شیئ من الصلوات کہ وہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ عمر بن ... فرماتے ہیں کان عبداللہ بن الزبیر یصلی بنا الصبح بمکۃ فلا یقنت عبداللہ بن زبیر مکہ میں ہم کو نماز فجر پڑھاتے تھے اور قنوت نہیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ زمانہ وہ تھا جبکہ وہ خلیفہ ہوگئے تھے اور ان کے زمانے میں مخالفین سے لڑائیاں بھی ہوئی تھیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے یہ آثار ذکر کئے گئے، ان میں سے اکثر آثار وہ ہیں جن کو امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شرح معانی الآثار جلد اول باب القنوت میں ذکر کیا ہے اور بعض کو امام مالک نے مؤطا میں اور بیہقی نے سنن میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

پس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات تو وہ ہیں جو اس قنوت کے بالکل قائل نہیں [illegible] غیر نازلہ کسی حالت میں بھی وہ قنوت پڑھنے کے قائل نہیں اور بعض حضرات وہ ہیں کہ نازلہ کی حالت میں اس کا پڑھنا جائز سمجھتے۔ فقہاء حنفیہ کے اقوال سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ قنوت مطلقاً منسوخ ہے خواہ نازلہ میں ہو یا غیر نازلہ میں [illegible] کی وہ تخصیص نہیں کرتے۔ متون کی عبارت یہی ہے کہ فجر کے سوا کسی نماز میں قنوت نہیں۔ صاحب ہدایہ امام علم الہدیٰ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل میں ایک مقام پر فرماتے ہیں لهما انه منسوخ۔ اور بحر الرائق میں ہے لهما انه منسوخ۔ اور [illegible] فی صلوۃ الفجر منسوخ۔

اسی طرح اس کی تصریح کثرت کتابوں میں مذکور ہے امام ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں قنوت سے متعلق تمام حدیثوں پر کلام کرنے کے بعد فرماتے ہیں [illegible] لا ینبغی القنوت فی الفجر [illegible] ومن هذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالٰی جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ فجر میں قنوت نازلہ کے وقت میں پڑھنا چاہئے اور نہ اس کے غیر میں یہی مقتضائے قیاس ہے اور یہی امام ابوحنیفہ و محمد و ابو یوسف کا بھی قول ہے۔

اس عبارت میں تصریح ہے کہ حنفیہ کے نزدیک کسی حالت میں قنوت نہ پڑھنا چاہئے مگر جب ہم شراح کے کلام کی طرف نظر کرتے ہیں تو ان کے کلام سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک صرف وہی قنوت منسوخ ہے جو بلا نازلہ فجر میں بعض مجتہدین پڑھنے کے قائل ہیں خواہ وہ رکوع سے پہلے پڑھتے ہوں جیسا کہ شافعیہ کا مذہب ہے یا قبل رکوع جیسا کہ مالکیہ کا مذہب ہے بلکہ خود امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کلام جو آئندہ ذکر کیا جائے گا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نازلہ کی صورت میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا مذہب ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ امام ابن ہمام حنفی فتح القدیر جلد اول صفحہ ۳۰۹ میں بعض صحابہ کرام کے حالت جنگ میں قنوت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں [illegible]

[illegible] القنوت عند النازلة مستقر لم ینسخ وبه قال جماعة من اهل الحدیث [illegible] الدنیا [illegible] حدیث [illegible] لم یزل یقنت حتی فارق الدنیا [illegible] ولکنه حدیث ابی حنیفة [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم [illegible]

بعدھا نتیجۃ الاجتہاد بان یظن ان ذالک امر دعوتہم وقوع النازلۃ . بعدھا باستقلال القنوت فتکون شرعیتہ مستمرۃ وھو محمل قنوت من قنت من الصحابۃ بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم وبان یظن ان رفع الشرعیۃ لقنوت الی سبب ترکہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو انہ کما نزل قولہ تعالٰی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ترکہ واللہ سبحانہ واعلم .

یہاں سے ہم کو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نوازل کے لئے قنوت مستمر ہے منسوخ نہیں ہوا اسی کو محدثین کی ایک جماعت نے کہا اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث کہ حضور ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے یعنی نوازل کے وقت میں اور ہم نے جو خلفائے راشدین کی حدیثیں ذکر کی ہیں وہ بھی اس قنوت کے تقرر پر دلالت کرتی ہیں کہ انھوں نے حضور کے بعد اس کو کیا ہے اور وہ جو ہم نے ابی مالک اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور باقی صحابہ کی حدیثیں ذکر کیں وہ اس کے معارض نہیں بلکہ اس سے صرف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فجر میں ہمیشہ یہ چیز سنت نہیں سوا حدیث ابی ہریرہ کے کہ انھوں نے کہا کہ اس کے پہلے بھی قنوت نہیں پڑھا اور بعد میں بھی نہیں پڑھا اور ایسا ہی ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔ تنہا منسوب ہے کہ قنوت کا نوازل میں پڑھنا ایک مجتہد فیہ مسئلہ ہے اور یہ یوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں کہ اس کے بعد نازلہ میں قنوت نہیں بلکہ اس کے بعد محض قنوت نہ پڑھنا مروی ہے۔

لہٰذا اب یہ اجتہاد ہوسکتا ہے کہ گمان کیا جائے کہ اس واقعہ کے بعد کوئی نازلہ نہ آیا جس کی وجہ سے قنوت پڑھا جاتا اور لہٰذا اس کی مشروعیت مستمر ہوئی اور جن صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قنوت پڑھا ان کے قنوت کا یہی محمل ہے اور یہ بھی گمان کیا جاسکتا ہے کہ اس کی مشروعیت ہی اٹھ گئی جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کا سبب یہ قرار دیا جائے کہ جب آیت کریمہ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ نازل ہوئی حضور نے ترک فرمایا۔

بحرالرائق جلد دوم صفحہ میں ہے وفی شرح النقایۃ معزیا الی الغایۃ وان نزل بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوٰۃ الجہر یعنی اگر مسلمانوں کو کوئی حادثہ پیش آئے تو جہری نماز میں امام قنوت پڑھے ۔ علامہ شامی نے منحۃ الخالق علی البحر میں حلبی کا قول نقل کیا کہ وہ فتح القدیر کی عبارت کا خلاصہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں فتکون شرعیتہ مستمرۃ وھو محمل قنوت من قنت من الصحابۃ بعد وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مذھبنا وعلیہ الجمہور وقال الحافظ ابوجعفر الطحاوی انما لایقنت عندنا فی صلوٰۃ الفجر من غیر بلیۃ فاذا وقعت فتنۃ او بلیۃ فلا باس بہ فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نوازل کے وقت میں قنوت پڑھنے کی مشروعیت باقی ہے یہی ہمارا اور جمہور کا مذہب ہے اور امام حافظ ابوجعفر طحاوی نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک

نمازِ فجر میں بغیر مصیبت کے قنوت پڑھنا نہیں اور جب فتنہ پایا جاوے یا واقع ہو تو اس میں حرج نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔ جس کے بعد علامہ شامی فرماتے ہیں: ومقتضى هذا أن القنوت لنازلة خاص بالفجر عند العامة وذكر في الأصل عن الغاية من أنه في صلاة الفجر ونحوه وهو قول الثوري وأحمد ونحوه في حاشية مسكين وكذا في الأشباه وكذا في شرح الشيخ إسماعيل لكن في الغاية الحلبي ما يفيد خلافه والمسئلة فيها اختلاف فتتبع عليه غاية المرجح تتبع ولكن نقل عن البناية من أنه إذا وقعت نازلة قنت الإمام في الصلاة الجهرية وقال الطحاوي إنما لا يقنت عندنا في صلاة الفجر من غير بلية وأما إذا وقعت فلا بأس به اھ

امام حلبی کے اس قول کا مقتضا یہ ہے کہ قنوت نازلہ فجر کے ساتھ خاص ہے اور صاحب بحر نے غایہ کی طرف نسبت کر کے فی صلوٰۃ الجہر جو فرمایا شاید یہ لفظ فجر کی تحریف ہے اور یہی نے حاشیہ مسکین میں بھی اسی لفظ کو پایا ہے فی صلوٰۃ الفجر ایسا ہی اشباہ میں ہے اور شیخ اسمٰعیل نے شرح میں یہی عبارت کہا لیکن انہوں نے اس کو غایۃ البیان کی طرف منسوب کیا اور میں نے غایۃ البیان میں اس مسئلہ کو نہیں پایا شاید شیخ اسمٰعیل کو غایۃ البیان اور غایۃ السروجی میں اشتباہ واقع ہو گیا لیکن بنایہ سے انہوں نے یہ نقل کیا کہ جب کوئی نازلہ واقع ہو تو جہری نماز میں امام قنوت پڑھے اور امام طحاوی نے فرمایا ہمارے نزدیک نماز فجر میں بغیر مصیبت کے قنوت نہیں اور جب مصیبت ہو تو حرج نہیں۔

امام طحاوی کی عبارت سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ نماز جہر کیا فجر میں بھی قنوت نہیں۔ علامہ شرنبلالی حاشیہ غرر میں فرماتے ہیں: وإن نزل بالمسلمين نازلة قنت الإمام في صلاة الفجر وهو قول الثوري وأحمد وقال الحافظ أبو جعفر الطحاوي إنما لا يقنت عندنا في صلاة الفجر من غير بلية فإن وقعت فتنة أو بلية فلا بأس به فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر السيد الشريف في مجموعه اگر مسلمانوں پر کوئی حادثہ پیش آئے تو امام نماز فجر میں قنوت پڑھے اسی کو سفیان ثوری اور امام احمد نے فرمایا حافظ ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارے نزدیک نماز فجر میں قنوت پڑھنا بغیر مصیبت نہیں ہے اگر فتنہ پایا جاوے تو قنوت پڑھنے میں حرج نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کیا ہے اور سید شریف صاحب نے اس کو اپنے مجموعہ میں ذکر فرمایا اسی طرح علامہ سید احمد طحطاوی نے حاشیہ در مختار جلد اول ص۳۳۸ میں امام ابو جعفر طحاوی کا قول نقل فرما کر یہ کہا وعلمه في الحلبية أنه يقنت قبل الركوع أو بعده أو السجود قلت والذي يظهر لي أن المقتدي يتابع إمامه إلا إذا جهر فيؤمن وأنه يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل أن ما استدل به الشافعي على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماؤنا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالي في مراقي الفلاح صرح بأنه بعده واستظهر الحموي أنه قبله والأظهر ما قلناه واللہ اعلم اس کا ظاہر یہ ہے کہ اگر فجر میں بلا کی وجہ سے

قنوت پڑھے اور رکوع سے پہلے پڑھے اس کو ابن مسعود نے حنفی سے نقل کیا۔

جیسا کہ ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا بھی وارد ہوا اس کو امام مالک نے کہا اور رکوع کے بعد بھی وارد ہوا اس کو امام شافعی نے کہا لہٰذا مقتضائے نظر یہ ہے کہ پہلے یا پیچھے پڑھنے میں اختیار ہے اور علامہ شرنبلالی نے بھی رکوع کے بعد قنوت پڑھنے جیسے ایک فتویٰ میں اس قنوت کو قبل رکوع جیسے کو ثابت کیا۔ ... کا اطلاع ... ہوا

در مختار میں فرمایا الا اذا وقعت نازلۃ فیقنت الامام فی الجہریۃ وقیل فی الکل۔ وتر کے سوا کسی نماز میں سو قنوت نہ پڑھے مگر کسی حادثہ کی وجہ سے امام جہری نمازوں میں قنوت پڑھ سکتا ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ سب نمازوں میں۔

علامہ سید احمد طحطاوی اس کی شرح میں بحث کے پر فرماتے ہیں قولہ فیقنت الامام فی الجہریۃ نقلہ فی البحر عن شرح النقایۃ بالمعنی وفی الغایۃ وکذا الکلام [illegible] عن الغایۃ فیقنت الامام کما فی الجہر والتدنی فی ابی السعود من القرح ولا ذکر فی ان قول بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوٰۃ الفجر وہو قول الثوری من قول الطحاوی انما لا یقنت عندنا فی صلوٰۃ الفجر لما فیہ بلیۃ امام الا اذا وقعت بلیۃ فلا باس بہ ... فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ قنت ... فی صلوٰۃ الفجر ... الذی ... فی قولہ فی الجہر وہو قول بالمسلمین نازلۃ قنت الامام فی صلوٰۃ الجہر ... من الشارح ... وہو صلوٰۃ الفجر۔ اس کو بحر میں شرح نقایہ سے فایہ کی طرف نسبت کر کے نقل کیا اور یہی شرنبلالی نے لفظ جہر جیسا کہ بحر میں ہے غایہ سے نقل کیا اور ابن ابی السعود نے شرح مکا سے یہ نقل کیا کہ اگر مسلمانوں کو کوئی حادثہ پیش آئے تو امام نماز فجر میں قنوت پڑھے اور امام طحاوی کے قول سے بھی یہی مستفاد ہے کہ جمارے نزدیک بغیر بلا کے نماز فجر میں قنوت پڑھنا نہیں ہے لیکن اگر کوئی بلا واقع ہو تو کوئی حرج نہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کی وجہ سے صرف نماز فجر میں قنوت پڑھا۔

جو کچھ کہ ظاہر ہو رہا ہے یہ ہے کہ بحر میں جو لفظ جہر واقع ہوا ہے وہ تحریف کاتبین ہے ... کہ ... لفظ فجر کے فجر میں بلکہ علامہ سید احمد طحطاوی نے حاشیہ مراقی الفلاح میں بحر کی یہ عبارت نقل کی ہے الذی فی البحر عن الشمنی فی شرح النقایۃ معزیا الی الغایۃ واذا اتفق بالمسلمین نازلۃ قنت فی صلوٰۃ الفجر وہو قول الثوری واحمد۔ اس عبارت سے معلوم ہو گیا کہ بحر کے جس نسخہ میں جہر ... اس وقت تھا لفظ فجر واقع ہے۔ پھر اس کے بعد علامہ سید احمد طحطاوی نے حاشیہ درمختار میں فرمایا ... فی صلوٰۃ الفجر ... [illegible]

[illegible] علیہ قنوت من قنت من الصحابۃ بعد ... صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

کہ اس سب باتوں کو [illegible] نماز فجر میں نازلہ واقع ہونے کے وقت قنوت منسوخ نہیں ہوا بلکہ باقی ہے [illegible] ثابت ہے اور
اس پر دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ میں سے بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے قنوت پڑھا تو نسخ کا
حکم کیسے ہو [illegible] ہمیشہ قنوت پڑھنا نماز فجر کا [illegible] منسوخ ہے۔

اس کے بعد فرمایا [illegible] قال فی [illegible]
[illegible]
[illegible] یہ مذہب ہے [illegible]۔

ان سب عبارات سے معلوم ہوا کہ [illegible] قول محقق یہ ہے کہ [illegible] نماز فجر میں قنوت پڑھا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نوازل میں قنوت کی
[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قنوت پڑھا [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔۔۔ [illegible]

[illegible] ۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

بحمد اللہ تعالیٰ قنوت نازلہ کا یہ مسئلہ [illegible]

ایک رسالہ کی قدر ہوگئے اس کا نام التحقیق الکامل فی حکم قنوت النوازل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔

اللہ تعالیٰ اس [illegible] کو قبول فرمائے [illegible] آمین ۔۔۔ [illegible]

[illegible] وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی [illegible] وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

اَجْمَعِیْنَ [illegible] یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔

مسئلہ (٢٠٩) مرسلہ حکیم ابو محمد عبد الرزاق صاحب آروی امام مسجد از محلہ [illegible] ١٠ رمضان

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو نماز چاشت کے بعد نفلیں پڑھی جاتی ہیں یا ان کو اللہ تعالیٰ بیٹھ کر پڑھنا چاہئے یا کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے، زید بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا افضل بتاتا ہے، عمر کہتا ہے اگر کوئی عذر کھڑے ہونے سے مانع ہو تو مضائقہ نہیں، مگر زید اپنے قول بلا دلیل شرعی پر اصرار کرتا ہے کیا کوئی حدیث سوائے بعد وتر کے ہے اگر ہو تو رقم فرمائیے اور بلا دلیل شرعی اصرار کرنا کیسا ہے۔

دوسرے یہاں علی العموم لوگوں کا اعتقاد ہے کہ جب نماز کے لئے مسجد میں جائے تو وضو کر کے بیٹھ جائے اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز کی نیت کرے، اور اس اعتقاد میں لوگ ایسے پختہ ہیں کہ واجب اور فرض کی طرح اس کے ترک کو گناہ سمجھتے ہیں بلکہ ترک کرنے والوں کو برا کہتے ہیں، تو کیا کہیں اس کا ثبوت ہے۔

الجواب (١) بغیر عذر نماز نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے، اور بیٹھ کر پڑھنا جائز، بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملے گا۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہے صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة یہ حکم تمام نفل کو مطلقاً شامل ہے، بعد وتر کے نوافل جو پڑھے جاتے ہیں ان کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھ کر پڑھنا حضور کے خصائص سے ہے، لہٰذا اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں خود حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضور کے لئے ہے، دوسروں کے لئے نہیں، صحیح مسلم شریف میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة قال فاتیته فوجدته یصلی جالسا فوضعت یدی علی راسه فقال ما لك یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انك قلت صلاة الرجل قاعدا علی نصف الصلاة وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم۔ حدیث [illegible] کر پڑھنا نہیں، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس حکم میں حضور داخل نہیں، اور یہ حضور کے خصائص سے ہے، اسی لئے شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

یعنی هذا الذی ذکر من ان صلاة الرجل قاعدا علی نصف صلاته حکمه جار فی حق الامة واما انا فخارج من هذا الحکم فقبل الله تعالیٰ صلاتی قاعدا مقدار صلاتی قائما او هو من خصائصه لما فیه من غایة التنزیه [illegible] علی [illegible]

در مختار میں ہے ویتنفل مع قدرته علی القیام قاعدا [illegible] النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

علی النصف الا بعذر ۔ ردالمحتار میں ہے ہو لما اخرجہ ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]
مع القدرۃ علی القیام کما فی الفتح تاملؔ ۔

بالجملہ زید کا بیٹھ کر پڑھنا قابل الزام نہیں کہ اس میں کچھ گناہ نہیں صرف ترک افضل ہے مگر اس کا یہ کہنا کہ افضل بیٹھ کر پڑھنا ہے، غلط و بے اصل ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب (۲) بیٹھنے کی کچھ ضرورت نہیں مسجد میں بیٹھ کر اگر تحیۃ نماز پڑھنا چاہیں پڑھیں، اور وقت مکروہ نہ ہو، تو تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد پڑھیں بلکہ تحیۃ المسجد میں بہتر یہ ہے کہ قبل جلوس ہو اگرچہ جلوس سے ساقط نہ ہوگی۔ حدیث میں ہے اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتی یصلی رکعتین ۔ ردالمحتار میں ہے ... [illegible] ... مراقی الفلاح میں ہے سن تحیۃ المسجد برکعتین قبل الجلوس ۔ نیز تحیت کی شان یہی ہے کہ ابتداءً ہو نہ یہ کہ بیٹھنے کے بعد ادا کی جائے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۹۰) محمد حبیب حسین صاحب ... [illegible] ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ

نوافل کا کھڑے ہو کر پڑھنا تو یقیناً بیٹھ کر پڑھنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ لیکن کسی وقت کے نفل کو بیٹھ کر پڑھنے میں کھڑے ہو کر پڑھنے جیسا ثواب ملتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ بلاعذر نفل بیٹھ کر پڑھنے میں وہ ثواب نہیں جو کھڑے ہو کر پڑھنے کا ہے۔ اور اس حکم میں تمام نوافل کا اشتراک ہے۔ بعض لوگوں نے وتر کے بعد کے نفل کا اس حکم سے استثنا کیا ہے۔ مگر صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۹۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید نے فرض ظہر کے بعد دو رکعت سنت پڑھنے کی نیت کی بجائے سلام پھیرنے کے کھڑا ہو گیا یہ خیال کر کے کہ دو رکعت نفل اور پڑھنا ہے دو ہی ... شامل کر لیں گے ایسی حالت میں نماز سنت و نفل دونوں ہو گئیں یا نہیں۔

الجواب ۔ بہتر یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیرے اگر سلام نہ پھیرا اور ... [illegible]

مسئلہ (۲۹۲) مرسلہ مولوی سرفراز احمد صاحب اندور ... یکم ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

سے یعنی سنت ظہر اور نفل دونوں ادا ہو گئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ نماز تراویح دو دو رکعت بیک سلام مسنون و متفق ہے یا چار چار اور آٹھ آٹھ رکعت بیک سلام پڑھنا بھی جائز ہے۔ عمرو نماز تراویح کو دو دو رکعت بیک سلام ادا کرنا مسنون و متفق قرار دیتا ہے اور اپنے قول کی تائید میں عبارت فتاویٰ عالمگیری وهي خمس ترويحات كل ترويحة أربع ركعات بتسليمتين اور فتاویٰ قاضی خاں والسنة أن يصلي ... عشرين ركعة ... خمس ترويحات بعشر تسليمات ... اور علامہ طحطاوی کی عبارت جو شرح میں ہے ... وهو التراويح پیش کرتا ہے مگر اس کے برخلاف زید چار چار اور آٹھ آٹھ رکعت بیک سلام ادا کرنا مسنون بتلاتا ہے اور اسی پر عمل کرنا ٹھیک سمجھتا ہے اور اپنے قول کی تائید میں منیۃ المصلی کی یہ عبارت ... فصل في التراويح ... في الجملة الزيادة ... العبادة التي ... على ما هو ... والسنية ... الزيادة ... ركعات ... ثم الأفضل ... پیش کرتا ہے۔

اب دریافت طلب یہ ہے کہ زید کا استدلال قابلِ تسلیم ہے یا عمرو کا۔ جواب مشرح بحوالہ کتب مرحمت ہو۔

الجواب۔ تراویح میں سنت یہ ہے کہ ہر دو رکعت پر سلام پھیرا جائے۔ کتب معتبرہ مذہب میں اسی کی تصریح کر اور اسی پر عمل درست ہے۔ ہدایہ میں ہے یستحب أن یجتمع الناس في شهر رمضان بعد العشاء فيصلي بهم إمامهم خمس ترويحات كل ترويحة بتسليمتين ويجلس بين كل ترويحتين مقدار ترويحة ... الاستحباب ... تنویر الابصار میں ہے وهي عشرون ركعة بعشر تسليمات۔ در مختار میں ہے ... ترويحات ... حاشیہ شرنبلالی میں ہے ... جیسا کہ امام شہید میں کہ یہ جامع کتب ظاہر الروایہ ہے۔ اس کی سنیت کی تصریح ہے اور جو میں اس کو ثابت فرمایا پھر اب زیادہ تصریحات کی کیا حاجت۔

نیز بعض عبارات اور سنئے۔ بحر الرائق کی عبارت یہ ہے ... بالعشرین ان تکون ... التراويح ... على رأس كل ركعتين۔ امام ملک العلماء ابو بکر بن مسعود کاشانی رحمۃ اللہ تعالیٰ بدائع الصنائع میں سنن تراویح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ... کل رکعتين ... امام شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ مبسوط میں فرماتے ہیں الأفضل ... على ... تسليمة.

[illegible] کی تصریحات [illegible] کے بعد یہ مسئلہ بالکل واضح [illegible] ہو گیا کہ [illegible] درست ہے [illegible]

[illegible] اگرچہ [illegible] ہے مگر [illegible]

[illegible]

[illegible] قال [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] اور اگر کتب فقہ کی طرف مراجعت کیجئے تو بہت سے احکام میں سنت و نفل مطلق کے درمیان فرق معلوم ہوگا۔

[illegible]

[illegible] بلکہ [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۹۳) [illegible]

تراویح کی [illegible] ہے۔

الجواب [illegible]

[illegible] تسبیح و قرأۃ و سکوت و صلاۃ [illegible] ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۹۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تراویح [illegible]

[illegible] ہی پڑھے۔

الجواب ۔ ہر دو رکعت پر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۴۹۵) نماز تراویح میں ہر ترویحہ کے [illegible]

[illegible]

الجواب ۔ ترویحہ میں ذکر [illegible] قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ[1] (۴۹۶) [illegible]

[illegible]

[illegible]

اس سال یہ معلوم ہوا کہ [illegible]

[illegible]

[2] [illegible]

[illegible]

[3] [illegible]

[illegible]

بھی نفل ہے اس لئے بجائے بیس رکعت تراویح کے بارہ یا چوبیس رکعت بھی پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ تو ایسے شخص کس عقیدہ کا سمجھا جائے گا۔ اور کیا تراویح کو نفل مان کر کمی بیشی کرنے کا کسی حدیث سے ثابت ہے۔

مسئلہ (۲) نماز تراویح میں کس عمر کا لڑکا قرآن شریف سنا سکتا ہے اور امامت کر سکتا ہے۔

مسئلہ (۳) ایک اعتراض ہے کہ شبینہ سہ روزہ دہ روزہ شبینہ نہیں ہے کیونکہ اس کو ایک شب میں ہونا چاہئے یہ جو کہ ایجاد کیا ہوا ہے اس لئے یہ بدعت ہے۔ بینوا توجروا

الجواب (۱)

جب امام نے نماز تراویح پڑھادی ہے تو اب اس کو بہ نیت امامت دوسری جگہ تراویح پڑھانا مکروہ ہے مگر مقتدی کی نماز بلا کراہت درست ہے ان کو اپنی نماز لوٹانے کی کچھ حاجت نہیں۔ محیط میں ہے کذا فی البحر و رد المحتار میں ہے وکما افتی الامام الجلیل القسمی فیمن صلی العشاء والتراویح والوتر فی منزلہ ثم ام قوما اخرین فی التراویح ونوی الامامۃ کرہ لہ ذالک لا للمؤتمین ولو لم ینو الامامۃ وشرع فی الصلوۃ فاقتدی بہ الناس لم یکرہ واحد منہما اھ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب (۲) تراویح کے متعلق کہ اس کا وقت کب ہے تین قول ہیں۔ ان میں ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا وقت مابین نماز عشاء و وتر ہے اس قول کی بناء پر وتر کے بعد تراویح نہیں پڑھی جا سکتی ہے۔ رد المحتار میں ہے۔ الثانی انہا بین العشاء والوتر فلو صلاہا قبل العشاء او بعد الوتر لا تکون تراویح وفی غایۃ البیان بانہ المأثور المتوارث مگر قول جمہور یہ ہے کہ اس کا وقت بعد نماز عشاء ہے خواہ وتر کے پہلے پڑھے یا بعد یعنی اگر کسی کی کچھ رکعتیں باقی تھیں اور امام نے تراویح ختم کر کے وتر شروع کر دیا تو وتر کی جماعت میں شریک ہو جائے اور تراویح کی باقی رکعتیں بعد میں پڑھے۔ در مختار میں ہے ووقتہا بعد صلوۃ العشاء قبل الوتر و بعدہ فی الاصح فلو فاتہ بعضہا وقام الامام الی الوتر اوتر معہ ثم صلی مافاتہ۔ اس قول کی بناء پر وتر کے بعد تراویح پڑھی جا سکتی ہے مگر یہ حکم کہ وتر کی جماعت میں شریک ہو جانا بہتر ہے مقتدی کے لئے کہ اگر وہ تراویح پڑھنے لگے تو وتر کی جماعت جاتی ہے اور صورت سوال اس سے جدا ہے کہ امام بلا وجہ تراویح کی دو رکعت چھوڑ کر پڑھتا ہے حالانکہ ان کا آخر میں پڑھنا بہتر تھا۔

لہٰذا صورت مستفسرہ میں بنابر قول جمہور اگرچہ وتر کے بعد تراویح کی نماز ہو سکتی ہے مگر امام کو یہی چاہئے کہ وتر کی افضلیت تاخیر کو ترک نہ کرے اور تراویح پوری کرنے کے بعد وتر پڑھے کہ اس میں خلاف سے بچنا بھی ہے اور بلا وجہ وتر کی تقدیم بھی نہ ہوگی۔ مگر ایک بات قابل ذکر یہ بھی ہے کہ جو شخص دو جگہ تراویح پڑھاتا ہو یہ کرنے یہ چاہئے کہ دوسری جگہ کے لئے پوری تعداد یعنی بیس رکعت باقی رکھے مثلاً ایک جگہ آٹھ دوسری جگہ بارہ یا ایک جگہ تیرہ دوسری جگہ کے لئے پوری تعداد بھی جائز ہے اگر ایک جگہ اقتداء دوسری جگہ واجب

والمستحب کے خلاف ہے۔ عالمگیری میں ہے [illegible] والمستحب

[illegible] فی الصحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب (۱۳)۔ نفل کے دو معنی ہیں، کبھی نفل فرض و واجب کے مقابل میں بولا جاتا ہے اس معنی کے لحاظ سے سنت مؤکدہ وغیر مؤکدہ سب کو نفل کہتے ہیں۔ اور اسی کے لحاظ سے فقہاء اپنی کتابوں میں باب الوتر والنوافل لکھتے ہیں اور اس باب میں سنن مؤکدہ کو بھی ذکر کرتے ہیں۔ اور کبھی نفل [illegible] سنت کے مقابل میں آتا ہے۔

امام کا یہ کہنا کہ نماز تراویح نفل ہے اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے [illegible] کہ تراویح سنت نہیں کیونکہ [illegible] تراویح کی سنیت کا انکار [illegible] کے بعد [illegible] جماعت [illegible] عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

جواب (۱۴)۔ [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

جواب (۱۵)۔ [illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible]

رواہ الخمسۃ ای ابوداؤد والترمذی عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ لمعات حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے ظاہر النہی
عن ختم القرآن فی اقل من ثلاث المنع ولکنھم قالوا قد اختلفت عادات السلف فی مدۃ الختم فمنھم من کان یختم
فی کل شھر ختمۃ وآخرون فی کل شھرین وکل عشر وفی اسبوع علی الربع واکثرھم فی یوم ولیلۃ وجماعۃ ثلث ختمات فی یوم
ولیلۃ وختم بعض ثمانی ختمات فی یوم ولیلۃ والحق ان ذلک یختلف باختلاف الاشخاص۔

اس زمانہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے بمقتضائے حدیث کم از کم تین راتوں میں ختم کرنا مناسب ہے۔ تنبیہ شرعی لغو
نہیں ہے کہ قرآن مجید کا ایک رات میں پڑھنا سنت اور اس سے زیادہ میں پڑھنا سنت سے مزاحم ہو کر بدعت ہو جائے بلکہ
یہ طریقہ اس سے بہت زیادہ اچھا ہے جو ایک رات میں قرآن مجید ختم کیا جا سکتا ہے اس کو اس کا مخالف بتا کر بدعت کہنا
سخت غلطی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ[1] (۲۴۷) از دا سیدیا نی گولہ کیاڑ و ضلع بہرائچ مرسلہ جناب سید شہاب الدین و سید ظہیر الدین

۱۵ رجمادی الاخری ۱۳۵۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ بہار شریعت حصہ چہارم نماز کے بیان صفحہ ۹۰ پر لکھا ہے کہ ایک
بار بسم اللہ شریف جہر سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ[2] - متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ احد پڑھنا مستحب کہا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن پچھلی
رکعت میں الٓمّٓ سے مفلحون تک پڑھے۔

الجواب - تسمیہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے جو فصل سورہ کے لئے نازل کی گئی ہے نہ فاتحہ کا جز ہے نہ کسی دوسری
سورت کا البتہ سورہ نمل میں اس کا جز ہے مگر وہ پوری آیت نہیں بلکہ جز آیت ہے۔ در مختار میں ہے وھی آیۃ واحدۃ
من القرآن کلہ نزلت للفصل بین السور فما فی النمل بعض آیۃ اجماعاً ولیست من الفاتحۃ ولا من کل سورۃ۔

پس جبکہ یہ ایک آیت ہے اور تراویح میں ختم سنت ہے اور جب جماعت سے ہو تو جہر بھی ہو، تاکہ پورے قرآن کا ثواب تو کم
مقتدی بھی پورا قرآن نماز میں سن لیں۔ لہٰذا ایک بار اس کا جہر مسنون ہوا اور چونکہ اوائل سور میں جو تسمیہ ہے اس میں اختلاف
ہے کہ جز سورت ہے یا نہیں۔ اگرچہ ہمارا مذہب یہی ہے کہ جز نہیں۔ تاہم خلاف سے بچنے کے لئے پڑھنا بہتر ہے تاکہ خلاف
سے خروج ہو۔ اور اس میں اپنے مذہب کی مخالفت بھی نہیں کیونکہ ہمارے یہاں کراہت اس میں نہیں ہے اگرچہ سنت بھی

نہیں ہے۔ درمختار میں ہے لا تسن الفاتحة فی الاخریین وسنة ... ولا یکرہ الا لذلک اس وجہ سے مستحب کہا اور ترتیب ... یہ وجہ ہے کہ عوام دھوکے میں نہ پڑیں کہ یہ جزو سورت ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

جواب۔ سورۂ اخلاص چونکہ ثلث قرآن کے برابر ثواب رکھتی ہے اس لیے اس کو تین بار پڑھنا مستحب بتایا کہ پورے قرآن کا ثواب حاصل ہو جائے ختم کے روز آخر رکعت میں مفلحون تک پڑھے۔ درمختار میں ہے ویکرہ الفصل بسورة قصیرة وان ... الا بالجہر ... ختم فیہ الی ... [illegible]

ردالمحتار میں ہے قال فی شرح المنیة وفی الولوالجیة من یختم القرآن فی الصلٰوة اذا فرغ من المعوذتین ... البقرة ... النبی علیہ الصلٰوة والسلام قال خیر الناس الحال المرتحل ای الخاتم المفتتح۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۲۹۸) از دانا پور شاہ پیر رحمۃ اللہ علیہ جنت گلی ... مرسلہ سید محمد صاحب جعفری ... ربیع الآخر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سورہ والضحیٰ سے آخر قرآن تک ہر ختم سورہ پر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ... ہے۔ تراویح میں ایسا کرنا ... جائز ہے یا نہیں۔ دوسرے بسم اللہ شریف ہر سورہ کے اول میں تراویح میں بالجہر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ موافق روایت حفص کے جو روایت ہندوستان میں رائج ہے۔ بسم اللہ پڑھنا ہر سورہ کے اول میں ضروری ہے یا جزو سورت ... صورت میں بسم اللہ پڑھنا ... کی روایت کے مطابق قرآن پورا ہوگا یا نہیں اگر بالجہر پڑھا جائے تو ختم ... قرآن کیسے پورا ہوگا۔ دونوں مسئلوں کو مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۔ تراویح اور دوسری نمازوں میں اس کو پڑھنا ... جبکہ ایک رکعت میں چند سورتیں ... جو ... پڑھے جیسا ... جاہلوں کو ... اختیار ... کا ... ترتیب ... جو اس سے ... کی گئی ہے کہ وہ ان سورتوں میں فصل کے لیے لکھی جائے۔

جامع ... امام رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب میں یہ کسی سورت کا جزو نہیں ہے سوائے سورۂ نمل کے کہ اس کا جزو بعض آیت ہے ... امام کسی ایک سورت کے اول میں اس کو جہر سے پڑھ دے کہ سامعین ... اور ... ختم ... ہر سورت کے اول میں جہر سے نہ پڑھے۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ... صلیت مع ... وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالٰی عنہم فکانوا یستفتحون بالحمد للہ رب العٰلمین ... نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وابوبکر وعمر رضی اللہ تعالٰی عنہما الحمد للہ رب العٰلمین سے شروع کرتے تھے یعنی قرأت جہر یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ ...

[illegible] پڑھنا ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٢٩٩) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں [illegible]

[illegible] شروع ہو سکے۔

الجواب ۔ [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٣٠٠) [illegible]

[illegible]

[illegible] موافق کر دو۔

الجواب ۔ [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٣٠١) مرسلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز عصر کی نیت کی اور تین رکعت کی نیت کی جب دوسری رکعت میں پہنچے سلام پھیر کے کھڑے ہو گئے: اب ان کو دو رکعت پھر دو رکعت کی نیت کریں اور پہلے دو رکعت کے چار رکعت کی نیت سلام پھیرا۔ کیا اس کی نماز ہوئی یا دوبارہ دو رکعت اور پڑھے۔

الجواب۔ پھر سے نہیں بلکہ صرف ... دو قول ہیں ایک یہ کہ وہ دو رکعت پر سلام پھیر ... دوسرا یہ کہ ... دو رکعت پر قعدہ کیا ہے اور تشہد پڑھا ہو۔

مسئلہ (٢٠٢) مسئولہ ... صاحب ساکن ... ضلع ...

اس مسئلہ میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں کہ یہاں ایک ... ایک مکان ... ایک ... کی ایک کاشتکار کے کھیت میں ... اس وجہ سے ... نماز ... لوگوں سے کہا کہ اب ... نماز ... ٹوٹی ... اور ... اس میں نماز پڑھتے ہیں ... قرار دی ہے ... کاشتکار کی ... چوڑائی ... نماز پڑھ لیا کرے۔

الجواب۔ ... کاشتکار کے کھیت میں ... امام ... جماعت ... دست بردار ... کاشتکار ... اگر ... لوگوں ... نماز ... مسجد ... ہیں ... اور ... [illegible]

قرآن مجید میں ... [illegible]

... مسجد ... اگر ... امام ... ہے ... ایک ... نماز ... مسجد ...

پھر اس افتراق سے اور کیا نکلتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٣٠٣) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

[illegible]

مسئلہ (٣٠٤) [illegible]

ایک شخص مسجد میں [illegible]

[illegible]

الجواب۔ مسجد میں کھانا پینا [illegible]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٣٠٥) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible]

[illegible]

الجواب۔ [illegible]

[illegible]

اسلام و مسلمین کی ہیبت کم ہوگئی۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۳۰۶) مرسلہ مولوی محمد جلال الدین صاحب [illegible] ۲۰ ذیقعدہ [illegible]

یہ دو بجے ظہر کی ہوتی ہے پاس کی مسجد میں ساڑھے تین کا پہلے قریب وہ [illegible] کا مسجد جامع میں مگر پہلے سے نماز ادا ہو کر جلا میں دو شخصوں کے درمیان سخت تنازع ہے ایک کہتا ہے کہ [illegible] دوسرا شخص کہتا ہے کہ جامع مسجد میں [illegible] رکعت پڑھیں۔ ان دونوں اقوال میں کس کا قول درست ہے جواب مفصل تحریر فرمائیے تاکہ فیصلہ ہو جائے۔

الجواب - شرع کا مطلب صاف ہے کہ مسجد جامع میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پانسو کا ثواب ہے اور مسجد محلہ میں ایک [illegible] ہے اگر مسجد میں [illegible] کے قریب ہے [illegible] کے باب میں ایک روایت ہے کہ وہ تنہا پڑھنے سے [illegible] سے افضل ہے۔ مگر یہ مسجد محلہ کے بارے میں کوئی روایت ستائیس کی جو جس [illegible] نہیں۔ مسجد کے بارے میں ابن ماجہ کی یہ حدیث ہے [illegible] صلاۃ الرجل فی بیتہ بصلاۃ وصلاتہ فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمسمائۃ صلاۃ وصلاتہ فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلاۃ وصلاتہ فی مسجدی بخمسین الف صلاۃ وصلاۃ فی المسجد الحرام بمائۃ الف صلاۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ (۳۰۷) مسئولہ [illegible] صاحب [illegible] ۲۳ ربیع الآخر شریف [illegible]

مسجد کے اندر مقتدیوں کا آپس میں روزانہ دل لگی مذاق کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب - مسجد میں مباح دنیا کی باتیں بھی [illegible] کو کھا جاتی ہیں کہ کسی مصلحت شرعیہ کے [illegible] فتح القدیر میں ہے الکلام المباح فیہ مکروہ یاکل الحسنات۔ مدارک میں ہے الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البہیمۃ الحشیش۔ مسجد میں بات کرنا نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے چوپایہ گھاس کو کھا جاتا ہے۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان سے کچھ کام نہیں۔ [illegible] صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم [illegible] الحدیث [illegible]

جب مباح بات کے لئے [illegible] صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا یہ حکم ہے تو دل لگی مذاق کا کیا ذکر [illegible]

[illegible]

[illegible]

ناجائز نہ ہوگا۔ ان لوگوں کو حدیث کا یہی ارشاد سنانا چاہیے۔ [illegible] یعنی مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں

مسئلہ (۳۰۸) جس جگہ آدمی نماز پڑھتے ہوں وہاں قرآن شریف با آواز بلند پڑھنا کیسا ہو۔

الجواب۔ جب لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو وہاں بلند آواز سے تلاوت کرنے میں ان کے خیالات منتشر ہوں گے بعض پر قیامی صورت میں سہو ہو جائے گا، قرأت میں غلطی ہو جاتی ہے لہٰذا چاہیے کہ آہستہ پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۰۹) مسجد کے اندر جماعت تراویح ہو رہی ہے اور اندر اتنی جگہ ہے کہ نمازی جماعت میں ہو سکتے ہیں، لیکن کچھ لوگ گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر پڑھیں تو جائز ہے یا کروہ، اگر کروہ ہو تو تحریمی ہو یا تنزیہی۔

الجواب۔ مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ اور جب جگہ نیچے موجود ہے تو نیچے ہی نماز پڑھی جائے۔ ردالمحتار میں ہے [illegible] وعلی سطح المسجد [illegible] ایضاً [illegible]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۱۰) مرسلہ مولوی [illegible] صاحب بنگالی [illegible] دارالعلوم [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بعد نماز جمعہ مسجد میں بیٹھ کر چند آدمی کا بصیغہ آواز سے درود شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ قائل کہتا ہے کہ یہ بدعت سیئہ ہے۔ قائل کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ قرآن اور درود شریف مسجد میں صرف قاری پڑھنا جائز ہے چونکہ مسجد برائے ادائے صلوٰۃ موضوع ہے اور درود شریف اور تلاوت نماز میں نہیں ہے۔ لہٰذا مسجد میں تلاوت قرآن شریف اور درود شریف پڑھنا جائز نہیں بدعت سیئہ ہے مگر با وجود اس کے کوئی شخص بدعت سیئہ کے قائل قول ہذا کے شریعت مطہرہ کیا حکم رکھتی ہے اور قائل مذکور کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب۔ بلاشبہ مسجد میں تلاوت قرآن مجید اور درود شریف پڑھنا جائز و مستحسن ہے احادیث سے اس کا جواز ثابت اور جماعت بدعت کو خود ہی حق ہے ہاں اگر لوگ نماز میں مشغول ہوں تو اتنی بلند آواز سے نہ پڑھے کہ نمازیوں کو انتشار خاطر ہو حدیثیں اس بارہ میں بکثرت ہیں بعض ذکر کی جاتی ہیں۔ صحیح مسلم شریف میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم صحن میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم [illegible]

[illegible]

الى العقيق فيأتي منه بناقتين كوماوين في غير اثم ولا قطع رحم فقلنا يا رسول الله نحب ذلك قال افلا يغدو احدكم الى المسجد فيعلم او يقرأ آيتين من كتاب الله عز وجل خير له من ناقتين وثلاث خير له من ثلاث واربع خير له من اربع ومن اعدادهن من الابل) تم میں کون پسند کرتا ہے کہ صبح کو بطحان یا عقیق کو جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں لائے بغیر گناہ اور بغیر قطع رحم ہم نے عرض کی تو ہم سب پسند کرتے ہیں فرمایا تو مسجد کو کیوں نہیں جاتا کہ کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھے یا پڑھے جو دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چار سے بہتر قرآن مجید اور درود شریف بھی اذکار الٰہی سے ہیں آیات و احادیث سے ایسا ذکر جو ثابت اور مسجد میں ذکر کرنا حدیث سے ثابت ہے بلکہ اگر ہیں کے ساتھ ذکر ہو اور درود شریف ذکر ہو تو ملائکہ پر فخر فرمایا ہے صحیح مسلم شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے (قال خرج معاوية على حلقة في المسجد فقال ما اجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله قال آلله ما اجلسكم الا ذاك قالوا آلله ما اجلسنا الا ذاك قال اما اني لم استحلفكم تهمة لكم وما كان احد بمنزلتي من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اقل عنه حديثا مني وان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خرج على حلقة من اصحابه فقال ما اجلسكم قالوا جلسنا نذكر الله ونحمده على ما هدانا للاسلام ومن به علينا قال آلله ما اجلسكم الا ذاك قالوا آلله ما اجلسنا الا ذاك قال اما اني لم استحلفكم تهمة لكم ولكنه اتاني جبريل فاخبرني ان الله عز وجل يباهي بكم الملائكة)

ایک روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب چلو جنت کے باغوں میں تو چرو (اذا مررتم برياض الجنة فارتعوا قيل يا رسول الله وما رياض الجنة قال المساجد قيل وما الرتع يا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر) (ترمذی) جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں، عرض کی آپ کو چرنا کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا جو دوسرے کے ساتھ کی طرف دیکھے۔

مسجد میں تلاوت قرآن شریف اور درود شریف سے منع کرنا حرام ہے خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه) اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں کو ان کے نام ذکر کئے جانے سے روکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں جاتے درود شریف پڑھتے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے (كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا دخل المسجد صلى على محمد وسلم۔)

سے رواہ الترمذی و احمد وابن ماجۃ عن فاطمۃ بنت الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ - مشکوٰۃ باب المساجد

[illegible] واللہ اعلم

مسئلہ (۲۱۱) [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۱۲) [illegible]

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۱۴۳) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

۴۔ [illegible]

الجواب ۔ اگر واقعی اس مسجد کے [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب: [illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جواب: [illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب عرض یہ ہے کہ تفسیر سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا مسجد میں انگوٹھی دینا اثناء صلوٰۃ میں بحالت رکوع ہے، باعث مدح خلائق ہے۔ اگر سائل کو مسجد میں دینا منع ہے تو آیت قرآن اس فعل کو موقع مدح میں کیوں ذکر کر رہی ہے اور جب مسجد میں سائل کو دینا بحکم آیت مذکورہ باعث مدح خالق ہے تو علماء اس فعل کو ممنوع کیوں فرماتے ہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب - مسجد میں سوال کرنے کے متعلق علمائے حنفیہ کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ مطلقاً ناجائز۔ دوسرا یہ کہ چار شرطوں کے ساتھ جائز ہے اور یہ شرطیں نہ ہوں تو ناجائز۔ شرط اول یہ کہ مصلی کے آگے سے نہ گزرے، دوم یہ کہ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، سوم یہ کہ الحاف کے ساتھ سوال نہ ہو۔ چہارم یہ کہ ضرورت کے لئے سوال کرتا ہو۔ قول دوم کو تنویر و در مختار وغیرہما میں اختیار فرمایا اور صاحب در مختار نے بھی کتاب الحظر میں اسی قول کو ذکر کیا۔

رد المحتار میں ہے قال فی النہر والمختار ان السائل ان کان لا یمر بین یدی المصلی ولا یتخطی الرقاب ولا یسأل الحافا بل لامر لابد منہ فلا بأس بالسؤال والاعطاء اھ ومثلہ فی البزازیۃ وفیہا ولا یجوز الاعطاء اذا لم یکونوا علی تلک الصفۃ المذکورۃ قال الامام ابو نصر العیاضی ارجو ان یغفر اللہ تعالی لمن یخرجہم من المسجد وعن الامام خلف بن ایوب لو کنت قاضیا لم اقبل شہادۃ من یتصدق علیہم اھ وسیأتی فی باب المصرف انہ لا یحل ان یسأل شیئا من لہ قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کالصحیح المکتسب ویأثم معطیہ ان علم بحالہ لاعانتہ علی المحرم۔

خلاصہ یہ ہے کہ سائل میں اگر وہ شرائط نہ پائے جائیں تو سوال بھی جائز نہیں اور دینا بھی ناجائز۔ امام ابو نصر عیاضی فرماتے ہیں کہ جس کو مسجد سے نکال دے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور امام خلف ابن ایوب فرماتے ہیں کہ اگر میں قاضی ہوتا تو ان لوگوں کی شہادت قبول نہیں کرتا جو ایسے سائل کو دیتے ہیں اور باب المصرف میں ذکر کیا جائے گا کہ جس کے پاس اس دن کے کھانے کے لائق ہو یا وہ اس کے کمانے پر قادر ہو جیسے تندرست ہو کہ کما سکتا ہو اسے سوال حلال نہیں اور دینے والا اگر اس کے حال پر مطلع ہو کر دیگا تو وہ بھی گنہگار ہوگا کہ حرام پر اعانت کرتا ہے۔ اور قول اول کو صاحب در مختار نے کتاب الصلوٰۃ میں ذکر فرمایا قول دوم لفظ قیل سے تعبیر کیا۔ عبارت یہ ہے ویحرم فیہ السؤال ویکرہ الاعطاء مطلقا اور یہاں قول اول کو ذخیرہ میں احوط فرمایا

اس کی عبارت یہ ہے ویعلم مما تقدم حرمۃ السؤال فی المسجد لانہ کالحرص التجارۃ والبیع وغیرہ وکراہیۃ الاعطاء لانہ یحمل علی السؤال وقیل لا اذا لم یتخط الناس ولم یمر بین یدی مصل والاول احوط۔

نیز ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:-

ويدخل فى هذا كل امر لم يبن له المسجد من البيع والعمل ... [illegible]

على السائل المتعرض فى المسجد۔ اس کے بعد اسی اخیر میں یہ قول ذکر کیا کہ سائل کو دینے میں حرج نہیں کیونکہ حدیث میں ہے

کہ حضور نے فرمایا هل منكم احد اطعم اليوم مسكينا فقال ابو بكر دخلت المسجد فاذا انا بسائل ... [illegible]

... [illegible] یعنی کسی نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں

مسجد میں داخل ہوا تو مجھے ایک سائل ملا اور میں نے عبدالرحمن کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا دیکھا اس سے لیکر سائل کو دے دیا

جس سے معلوم ہوا کہ سائل کو مسجد میں دیا جاتا ہے۔ اس استدلال کے جواب میں ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ

[illegible]

[illegible] ... یعنی اس حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ وہ سائل تھا اور کلام سائل میں ہے

اور بعض سلف فرماتے ہیں کہ مسجد میں سائل کو دینا حلال نہیں اس لئے کہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ روز قیامت منادی ندا کرے گا

جو شخص اللہ کے نزدیک مبغوض ہو کھڑا ہو جائے تو مسجد کا سائل کھڑا ہو جائے گا۔

اقول۔ اس استدلال کا جواب ... [illegible] ... مسجد میں داخل ہوا

[illegible] ... سائل ... [illegible] ... مراد ہے۔

[illegible] ... اگر یہ شبہ کیا جائے کہ حدیث مذکور ... [illegible]

پھر ملا علی قاری کا یہ کہنا ... [illegible] ... کہ حدیث سے صرف اتنا

معلوم ہوا کہ وہ سائل تھا ... [illegible] ... کہ جو سائل مسجد میں سوال

کرے اُسے دینا حلال نہیں ... [illegible] ... فرق ظاہر ہو۔

پھر ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ قول ذکر کیا کہ بعض ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible] ... یعنی جو سائل لوگوں کی گردنیں پھلانگے یا نمازی کے آگے سے

گزرے ... [illegible]

کہ حضور کے زمانہ میں لوگ مسجد میں سوال کرتے تھے جب تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible]
[illegible]

۔ اس قول کے جواب [illegible]
[illegible]
[illegible] الجواب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس سے معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اس عبارت سے شیخ القرآن کے قریب قریب ایک حدیث مواہب سے نقل فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے

رونا کت کریں گے اور مسجد میں باتیں کریں گے اور میرے پر شاق ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کا
علی حضرت سوال ہیں پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے اور کسی کو قیام میں اور کسی کو رکوع میں پایا اور ایک سائل کو
ملاحظہ فرمایا۔ اس سے فرمایا کسی نے تجھے کچھ دیا، اس نے عرض کی ہاں چاندی کی ایک انگوٹھی اس نے، فرمایا کس نے دی اس نے کہا
قیام کرنے والے نے اور ہاتھ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کیا حضور نے فرمایا کس حالت میں دی اس نے کہا
حالت رکوع میں، اس پر حضور نے تکبیر کہی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب حضور نے سائل سے دریافت کیا تھا اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قیام میں تھے رکوع میں نہ تھے اگرچہ دینا رکوع ہی میں تھا، مگر شیخ القرآن کے اس لفظ سے کہ اس رکوع کرنے والے نے دیا یہ
شبہ پیدا ہوتا ہے کہ اسی وقت دیا ہے جبکہ ابھی رکوع ہی میں تھے اور یہ رکوع مسجد میں تھا لہٰذا مسجد میں دینا ثابت ہوا اگرچہ لفظ
یہ لفظا اس ثبوت کے لئے کافی نہیں مگر توہم پیدا ہوتا ہے اور جبکہ خود علامہ نے بھی روایت مسلم وغیرہ سے نقل کی جس میں اس وقت
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قائم ہونا مذکور ہے تو وہ توہم بہت بعید ہو گیا۔

حاصل کلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بحث کے آخر میں دونوں مقولوں میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اختلاف احوال
زمانہ کا ہے، اختلاف حجت و برہان کا نہیں۔ یعنی علماء میں یہ اختلافات زمانہ کے اختلاف پر مبنی ہیں کہ قرون اولیٰ میں سائلین
آداب مسجد کی رعایت کرتے تھے اور ضرورت پر سوال کرتے تھے اور اس طرح سوال نہ کرتے تھے کہ ممنوع ہو، اور اس زمانہ کے سائل
ایسے نہیں اگر ان کو اجازت دیدی جائے تو کسی امر کی پرواہ نہ کریں گے، لہٰذا مکروہ و ناجائز کا خیال نہ رکھیں گے اس لئے ان کے لئے
حکم یہی ہے کہ سوال سے روکا جائے وغیرہ ذلک۔ یہ اختلاف باختلاف الزمان ہے۔

پس چونکہ صاحب بحر نے مطلق ممانعت کو اختیار فرمایا اور ملا علی قاری نے اس حکایت کو اختلاف زمانہ پر محمول کیا انہوں
نے اسی قول کو اختیار کیا اور اسی کو بہار شریعت میں ذکر کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

مسئلہ (۲۰۴) از رانی کھیت جامع مسجد مرسلہ قاری خلیل الدین احمد صاحب ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں :-

دو مساجد مجوزہ کی تعمیر یہ غالطتہ یا دراہی یا کوئی اور دوسرے کسی خاص فرقہ کی ہو اس پر احکام مساجد جاری ہوں گے

نہیں یا نہیں۔

(۲)۔ مقامی لوگ مدارس مساجد کے اندر دور تعلیم قرآن مجید فرقان حمید اور تعلیم دینیہ کو احترام مساجد کے خلاف تصور کرتے ہوئے مانع تعلیم (دینی) ہیں اور مساجد کے اندر تعلیم کو بدعت اور بے حرمتی مساجد شمار کرتے ہیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ تعلیم جائز ہے۔ اور قرون اولیٰ میں مساجد کے اندر تعلیم دینیہ دی جاتی تھی یا نہیں؟ بیان فرمائیں مع دلائل و براہین سے مطلع فرمائیں۔

الجواب ۔ (۱) وہ گروہ فرقہ جن کی گمراہی حد کفر تک پہنچ چکی ہے جیسے قادیانی وغیرہ ان کو بغرض نماز ان کی [illegible] مسجد میں [illegible]۔ قال اللہ تعالیٰ انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) مسجد کے اندر علم دین کی تعلیم جائز ہے اس کے جواز پر قرآن و حدیث شاہد ہیں قال اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] تعلیم سے مسجد کی کوئی بے حرمتی نہیں ہے تعلیم کو احترام کے خلاف کہنا غلط ہے۔ البتہ اگر پڑھنے والے بچے ناسمجھ ہوں مسجد کی بے حرمتی کرتے ہوں تو ان کو اس سے منع کیا جائے اور روکا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۴۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بعض مکانات میں کسی عذر کی وجہ سے مسجد کے اندر پانی پیکر [illegible] فعل [illegible] شرع کیا ہے۔

الجواب ۔ مسجد میں پانی پی لینا اور [illegible] نے ادب کے خلاف قرار دیا ہے [illegible] شرعاً [illegible] کتب فقہ میں [illegible] ضرورت [illegible] اجازت ہے مگر [illegible] لوگ مسجد کے اندر [illegible] پانی [illegible] تاکہ [illegible] کراہت [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ (۱۰۲) مرسلہ جناب حاجی محمد عظیم اللہ صاحب ایڈیٹر [illegible] ۱۲ صفر المظفر ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جامع مسجد کے دو آئینے ایک سامنے اور ایک دائیں جانب متصل منبر لگے ہیں جن کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک فٹ ہے ان کے نیچے فانوس کی ایک شاخ بھی نکلی ہے جو جلنے کے کام نہیں آتی محض زیبائش کے لئے ہے نیز آئینے میں مصلیوں کا چہرہ بصورت تمام بخوبی نظر آتا ہے پس صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے آیا مسجد میں ایسا کرنا درست ہے یا نہیں اگر یہ ناجائز ثابت ہو تو ان کو پیچھے کر دیتے یا اس پر کپڑا ڈالنے میں کوئی حرج تو نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ آئینہ میں جو صورت نظر آتی ہے یہ تصویر کے حکم میں نہیں ہے ورنہ جس طرح تصویر کا رکھنا حرام ہے اس کا رکھنا بھی حرام ہوتا اور تصویر کے تمام احکام اس کے لئے بھی ثابت ہوتے مگر ایسا نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ آئینہ کی صورت تصویر نہیں۔ لہٰذا اگر مصلی کے آگے آئینہ ہو تو نماز مکروہ تحریمی نہیں ہوگی۔ اگرچہ نمازی کو اپنی صورت نظر آئے کہ آئینہ میں حقیقۃً صورت منتقش نہیں ہوتی بلکہ آئینہ کی صفائی کی وجہ سے خطوط شعاعی منعکس ہوتے ہیں اور دیکھنے والا اگر خود اس دیکھنے پر پڑتے ہیں اور دیکھنے والا اپنے کو دیکھنے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ آئینہ میں میری صورت ہے جسے میں دیکھتا ہوں حالانکہ صورت کچھ نہیں بلکہ اپنے کو دیکھتا ہے اس پر دلیل یہ ہے کہ آئینہ دیکھنے والے کو بائیں اور بائیں کو داہنا دکھاتا ہے۔ لہٰذا ایسی جگہ نماز پڑھنا منع نہیں ہے جہاں انعکاس شعاع کے باعث کوئی چیز نظر آئے۔ یہ حکم نفس آئینہ کا ہے کہ مصلی کے آگے ہونے میں نماز مکروہ تحریمی نہیں رہا مسجد کی دیوار قبلہ میں آئینہ نصب کرنا جس میں مصلی کو اپنی صورت نظر آتی ہے۔ مکروہ ہے کہ اس سے نمازی کا دل بٹتا ہے اور خشوع میں کمی آتی ہے اور ایسی چیز دیوار قبلہ میں نہیں لگانا چاہئے در مختار میں ہے ولا باس بنقشہ خلا محرابہ فانہ یکرہ لانہ یلھی المصلی و یکرہ التکلف بدقائق النقوش ونحوھا خصوصا فی جدار القبلۃ قالہ الحلبی وفی حظر المجتبی وقیل یکرہ فی المحراب دون السقف والمؤخر انتھی وظاھرہ ان المراد بالمحراب جدار القبلۃ لہٰذا وہاں سے آئینہ جدا کر دیا جائے یا اس پر کپڑا ڈال دیا جائے کہ نمازی کا خشوع جاتے رہنے کا سبب نہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عہ نمازی کے آگے تصویر ہونے سے نماز میں کراہت کا سبب یہ ہے کہ بت پرستی کے مشابہ ہے۔ اور پرستش تصویر کی ہوتی ہے آئینہ میں جو صورت نظر آتی ہے اس کی کوئی پرستش نہیں کرتا اس لئے اس کے مکروہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ابوالبرکات

مسئلہ ۸۰۸ — مرسلہ جناب قاضی محمد اکبر ... صاحبان جامع مسجد [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ترکی ٹوپی سے امامت جائز ہے کہ نہیں
جو شخص تارک جماعت ہے اس کی نماز ہوگی یا نہیں مسجد میں ادھر تو جماعت ہو رہی ہے ادھر وہ اپنی الگ نماز پڑھے بعد
میں زور زور سے وظیفہ پڑھتا ہے جماعت ہو رہی ہے منع کرنے سے نہیں مانتا ایسے شخص کے واسطے کیا حکم ہے مسجد
میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کرنا مسلمانوں کی غیبت کرنا علماء دین کی شان میں گالیاں دینا قرآن پاک کی نقل کرنا اس
کے بارے میں کیا حکم صادر ہے!

الجواب — ترکی ٹوپی بشکل عام طور پر مسلمانوں میں رائج ہے صلحاء متقی و فساق سب پہنتے ہیں لہذا اس کا
استعمال جائز ہے اور پہن کر نماز پڑھتے ہیں کوئی ممانعت نہیں بغیر جماعت بھی نماز ہو جاتی ہے مگر وہ شرعی ترک جماعت
کا گنہگار ہے اس پر بیجا اصرار اور زیادہ وبال ہے کہ جماعت ہو رہی ہے اور وہ شخص اپنی الگ پڑھتا ہے پھر بعد ختم
جماعت زور زور سے وظیفہ پڑھ کر مصلیوں کو پریشان کرتا ہے ایسے شخص کو مسجد سے نکال دینا چاہئے مسجد کے اندر
دنیا کی باتیں کرنا ناجائز ہے ایک روایت میں ہے کہ نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ غیبت
یا گالی دینا خصوصاً علماء دین کو حرام اور سخت حرام ہے اور مسجد میں ایسی باتیں اور زیادہ حرام۔ قرآن پاک کی
نقل کرنے سے کیا مراد ہے اگر قرآن مجید کے ساتھ تمسخر کرتا ہے تو یہ یقیناً کفر ہے اور اگر کسی کے پڑھنے کی نقل کرتا
ہے اور مقصود اس شخص کا تمسخر کرنا ہے جب بھی ناجائز ہے بلکہ مسجد ان کاموں کے لئے نہیں ہے اولاً ایسے شخص کو منع
کیا جائے، نہ مانے تو مسجد سے روکا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۰۹ — از الہ آباد محلہ مستقیم گنج مرسلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے محلہ میں مولوی [illegible] صاحب
جو اپنے کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے پیرو اور خلیفہ بتاتے ہیں عرصہ سات سال سے ایک مکان بنا کر
مقیم ہیں۔ یہ مولوی صاحب مذکور فاتحہ میلاد شریف گیارہویں شریف وغیرہ کو بدعت و ناجائز وغیرہ کہا کرتے
ہیں۔ عرس اولیاء اللہ کو بدعت و حرام قرار دیتے ہیں۔ انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنے کو شرک بتلاتے ہیں۔ [illegible]
نام رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن کر انگوٹھے چومنے کو بدعت کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ اور یا غوث کہنے کو شرک [illegible]

کی عبادت و ریاضت کے ذریعہ رسول اقدس کے برابر ہو سکنے کا قائل کہے گئے ہیں۔ جماعت ثانی کرنی ایک مسجد میں ناجائز کہے گئے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص مسجد جماعت خانہ مروجہ میں امامت کرتے ہیں اور دوسری جماعت کرنا چاہتا تو جماعت کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور جماعت ثانی نہیں ہونے دیتے۔ اور اسی قسم کی بہت سی باتیں جو عقائد اہلسنت کے خلاف ہیں تبلیغ فرمایا کرتے ہیں۔ اور مولوی صاحب مذکور سات سال سے برابر اپنے عقائد کی تبلیغ فرما رہے ہیں۔ اور کچھ ہم خیال علماء مثلاً مولوی عبد المجید صاحب بھواری وغیرہ کو بلا کر جلسہ وعظ وغیرہ کیا کرتے ہیں۔ اور مولوی صاحب مذکور نے سات سال کے اندر ہمارے محلہ کے سات آٹھ سو لوگوں کو اپنا ہم عقیدہ اور ہم خیال بنا لیا ہے اور اب تبلیغ کے ذریعہ جماعت کو شخص کے ساتھ لوگوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانا چاہتے ہیں۔ اور مولوی جمیل صاحب کا اس محلہ میں اثر بہت ہے اور غیر دیوبندی امام بھی ہیں جن کو سنی مسجد میں نہیں ہم عقیدہ ہے اور مولوی صاحب مذکور ہر زمانہ کے بعد اپنے تبلیغات فاسدہ کی تکمیل کرتے رہیں اس کا یقینی ان لوگوں کو بھی بد مذہب ہو جانے کے اندیشہ اور جنگ و فساد کا خوف ہے۔ بنا بریں مذکورہ بالا باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے اور جھگڑے اور فساد کو روکنے اور اپنے کو ان کے اندر جذب ہونے سے بچانے کے غرض سے ہم لوگوں نے علیحدہ جماعت قائم کر لی ہے۔ اور ایک سنی ہو ایک امام باڑہ میں واقع ہے اور امام باڑہ کے نام سے موسوم ہے۔ اور متکلم حال کے بزرگوں کی بے نمازی جماعت نماز پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اس جماعت میں وہ سنی مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ اور روزانہ ۔۔۔ آدمی کی جماعت ہو جاتی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ یہ جگہ باقاعدہ مسجد بنا دی جائے اور سب نے (الا مولوی جمیل صاحب کی جماعت کے) امام باڑہ کو مسجد ہونے کی اجازت دے دی ہے اور امام باڑہ کے متعلم نے بلکہ دوسرا زمین تعزیہ داری کے لئے علیحدہ مخصوص کر دی ہے جیسا کہ اس کے بزرگوں نے کیا تھا یعنی وہ خود بھی تعزیہ داری کرتے تھے اور محلہ کے لوگ بھی ان میں شریک ہو جاتے تھے۔ لہٰذا حسب ذیل باتیں دریافت طلب ہیں؟

الف :۔ مذکورہ امام باڑہ کی زمین پر واقعات حاضرہ کے لحاظ سے نماز با جماعت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ب :۔ امام باڑہ پر نماز پڑھنے والوں کو جن کی جماعت مولوی جمیل صاحب کی جماعت سے کچھ زیادہ ہے، جماعت کا ثواب حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟

ج :۔ محلہ کا امام باڑہ کہ جس کی رضا مندی وغیرہ حضرات نے دے دی ہے مسجد بنانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان میں صاف اور کھلے لفظوں میں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے جس کی بنا پر اکابر علماء ہندوستان و علماء حرمین شریفین نے باتفاق اس کی تکفیر کی اور
فرمایا جو اس کے قول پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ مانے خود کافر ہے اس کے معتقد جو اس کے قول پر مطلع ہیں ان کا بھی
وہی حکم ہے اور ایسوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے بلکہ ان کے پاس بھی نہ جانا چاہئے حدیث میں ہے ایاکم وایاھم
لا یضلونکم ولا یفتنونکم تم ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں وہ تمہیں
فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ اور جب کہ وہ شخص وہابیہ کے عقائد باطلہ کی تحریری تبلیغ کرتا ہے۔ اور وہاں جانے میں فتنے کا
اندیشہ ہوتا تو اس کی گمراہی کیا کم تھی ایسی صورت میں مسلمانوں کو وہاں ہرگز نہ جانا چاہئے۔ اور ...
نے دوسری جگہ جماعت کا انتظام کر لیا یہ بہت اچھا کیا ان کو ایسا ہی کرنا چاہئے تھا ... انشاء اللہ تعالیٰ جماعت
کا ثواب ملے گا۔ اور اس کا ثواب ہے کہ وہ ... نماز پڑھنے جاتے ... نمازوں کو ثواب نہ دیا
اگرچہ ان کی جماعت ... مسجد ... کی زمین ... اجازت سے
مسجد بنا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳ ... صاحب ... مسجد ... اسلام ... کی بابت ... کرام ...
کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد ... حاجت ... ہے
... اب ... شہید ہو گئی تھی کہ اس کا کوئی نشان باقی نہ رہا اب ... کی طرف ... جانے کے بعد ... کا
... کرنے ... کیا ... دوسری مسجد ... جا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب جب اگر ... اس ... ہے کہ وہاں دوبارہ مسجد بنائی جا سکتی ہے تو ... اس
مسجد میں لگائی جائیں۔ اور اگر ... مسجد بنانے کا ... نہ ہو ... دوسری مسجد میں لگائی جا ... واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ... (الف) احکام شریعت حصہ اول میں ... حضرت ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد ... کی
صورت ... کیا ہے ... اگر ... مسجد ... لازم ... ہے ... سوال ... ہے
... شریعت ... حضرت ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... مسجد ... ہے ...
... مسجد ... شمالی ... مسجد ... قول ... سا
اقول ... ہے ... اگر ... کا ... ہے ...

الجواب: (الف) اس قسم کے سوالات آپ کسی اور کتاب کے صفحات بھی لکھ دیا کریں تاکہ جواب تحریر کرنے
میں کتابوں کی تلاش میں وقت صرف نہ ہو ورنہ جب مجھے اتنا وقت نہ ملے کتابوں کی ورق گردانی کی جائے جواب بھیجے
لکھنا ہے مسجد کبیر کے متعلق دو قول ہیں ایک یہ کہ چالیس ذراع ہے تو کبیر ہے اور اس سے کم ہو تو صغیر۔ دوسرا قول یہ ہے
کہ جامع خوارزم کبیر ہے۔ اور اس سے چھوٹی مسجد یں سب صغیر احکام شریعت میں ساٹھ گز ہو اور [illegible] گز کو کبیر لکھا ہے
وہ خود اعلیٰحضرت کی رائے نہیں ہے بلکہ علامہ شامی نے بھی اس کی مقدار چالیس گز لکھی ہے اس کے متعلق یہ بیان کیا کہ
یہاں گز سے گز مساحت مراد لینا چاہئے اور اس کی مقدار بیان کر کے یہ تحریر فرمایا کہ اس رقم علامہ پر اگر جب کہ مقصد
مطلب یہ ہے کہ علامہ شامی کے اس قول کو لیا جائے اور گز سے گز مساحت مراد لیا جائے تو ساڑھے چودہ [illegible] کبیر ہے
پھر آگے چل کر اسے رد کر دیا کہ یہ علامہ کو جواہر الفتاویٰ کی عبارت سے شبہ گذرا اور جواہر الفتاویٰ میں مسجد صغیر و کبیر
کی یہ مقدار نہیں لکھی ہے بلکہ دار صغیر و کبیر کی یہ مقدار ہے۔ احکام شریعت کی اس عبارت میں کوئی تناقض نہیں بلکہ اس
میں صاف طور پر مذکور ہے کہ جامع خوارزم کی مثل مسجد کبیر ہے اور اسی کو اختیار فرمایا اور اسی کے بیان کو پہنچ [illegible]
قول کیا [illegible] فتاویٰ شریعت میں ہم رسم گز لکھا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر یہ حقیقتاً تحریر نہیں۔ ممکن ہے
کہ اصل سوال ایسا آتی بڑی مسجد کے متعلق سائل نے دریافت کیا ہو اور علامہ شامی والا قول آسانی کے لئے اختیار
فرما کر اسے بڑی مسجد فرما دیا کہ جب چالیس ذراع کبیر ہے تو [illegible] بدرجۂ اولیٰ کبیر ہوگی۔ لہٰذا یہ کوئی
تیسرا قول نہیں۔ مگر جیسے جہاں تک علم ہے اعلیٰحضرت کا قول مختار وہی ہے جو احکام شریعت میں ذکر فرمایا اور کسی بار کسی
نے خود دریافت کیا جواب میں یہی فرمایا کہ مسجد خوارزم کبیر ہے اور اس سے چھوٹی صغیر ہے۔ شامی کی عبارت
ہے جو اعلیٰحضرت نے نقل فرمائی لیکن گز شامی کا ہے یہ سنے نہیں رکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

الجواب : [illegible] ہندوستان [illegible] اگر [illegible] مسجد [illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ — [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] مسجد [illegible] جائز [illegible]

[illegible] نماز پڑھنا [illegible] افضل ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] نماز پڑھنا افضل ہے۔

الجواب : [illegible] نماز [illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible] باب الصلوٰۃ [illegible]

[illegible] نماز [illegible]

[illegible] — واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ — [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible]

[illegible] نماز پڑھنا چاہئے

[illegible]

[illegible] نماز پڑھنا جائز [illegible]

[illegible]

[illegible] نماز پڑھنے [illegible]

[illegible]

الجواب:۔ بول و براز سے مسجد کو گندہ کرنا سخت گناہ ہے اور نجاست درحقیقت نجاست ہے حضرت شیخ [illegible] کر
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گذر فرمایا اس وقت ارشاد فرمایا یعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدہما
فکان یمشی بالنمیمۃ واما الاخر فکان لا یستتر من البول۔ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا
ہے بلکہ معمولی بات پر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک چغل خور ہے اور دوسرا پیشاب سے نہ بچتا تھا۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہوا ہے استنزہوا من البول
پیشاب سے بچو۔ ظاہر ہے کہ پیشاب سے بے احتیاطی کرنا اور اس کی چھینٹوں سے اجتناب نہ کرنا سبب عذاب ہے تو ان کا
قصداً مسجد کو بول و براز سے آلودہ کرنا کس قدر قبیح ہوگا خصوصاً ان افراد کی ایسی حرکت انجام دینا [illegible]
[illegible] مسلمانوں کو روزانہ اپنے گرد [illegible] سامنے ذلیل صورت میں پیش کریں خصوصاً ایسی حالت میں کہ [illegible]
مسلمان کے لئے کھلا ہوا ہے جب گندگی کے ساتھ [illegible] تو اسے [illegible] منع کیا جا سکتا ہے [illegible] پاک صاف ہو کر مسجد میں
آ سکتے ہیں۔ [illegible] بول و براز [illegible] تو اگر [illegible] ہاتھ میں نجاست لگی ہو تو
[illegible] مسلمانوں کو [illegible] سے مزید کراہت پیدا ہوگی۔ اور ان کو چاہئے کہ
اس [illegible] ترک کریں۔ اور کوئی دوسرا جائز [illegible] اختیار
کریں خصوصاً ایسی حالت میں کہ دوسرے مسلمان ان کی خیر خواہی کی طرف متوجہ ہیں ان کی اعانت کے لئے تیار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۴۴) جمعہ مسجد میں ایک رکعت پڑھنے کا جو ثواب ہے یہ صرف فرضوں کے لئے ہے یا سنت اور
نفل سب کا ثواب [illegible] مسجد میں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ نوافل گھر میں پڑھنا مناسب ہے بہتر ہے گر [illegible] مسجد کے ساتھ مخصوص ہو جیسے تحیۃ المسجد یا مسجد میں
پڑھنا امر کے متعلق آیا ہو جیسے نماز سفر [illegible] مسجد میں پڑھ سکتے ہیں مگر نسبت گھر کے زیادہ ثواب نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۴۵) مسجد میں داخل ہوتے وقت اور نکلتے وقت السلام علیکم کہنا چاہئے یا نہیں؟ [illegible]
سوا [illegible] مشغول نماز و اذکار ہوں گے وہ جواب نہ دیں گے [illegible]

الجواب:۔ حاضرین پر سلام کہنا ہو تو اس وقت کہے جب وہ جواب دے سکتے ہوں لیکن نماز و ذکر میں مشغول نہ
ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۳۰۰) [illegible]

علماء دین [illegible] کیا فرماتے ہیں [illegible] مسلمان حلال خور [illegible] دیکھا [illegible]
[illegible] نماز [illegible] قبرستان [illegible]
[illegible] اور ایک
عورت [illegible] کام کرتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] مسجد [illegible] جماعت [illegible]
مولانا [illegible] صاحب خطیب جامع عالمگیری [illegible] صاحب [illegible]
مولانا [illegible] صاحب [illegible]
صاحب مولانا حکیم [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] صاحب فاضل [illegible]
[illegible]
[illegible] حلال خور [illegible] کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں [illegible] صاحب خطیب جامع عالمگیری [illegible]
صاحب [illegible] مسجد [illegible] نماز پڑھنے کا
حکم دے چکا ہے۔

باوجود ان تمام باتوں کے کچھ مسلمان ان کے [illegible] خلاف ہیں [illegible]
[illegible] شریعت کے حکم کے مطابق
[illegible] مسجد [illegible] فقط۔

الجواب [illegible]
[illegible]
[illegible]

سے نوجوان آدمی کی امامت درست ہے اگر چہ بالغ نہ ہو [illegible] سے کی کوئی فرق نہیں البتہ جماعت و تحقیق و بیان کے بعد معلوم ہوا
کہ اگر وہ چیز ہے کہ احترام مسجد کے خلاف ہے بچہ جب کہ اس کا طہارت و نظافت کے ساتھ مسجد میں آنا ہو تو [illegible]
(الحدیث) اور اگر ایسے ہے کہ بچہ کا خیال کیا جائے کہ تو [illegible] داخل کیا ہے [illegible] پاک مسجد میں آنا ہو
کہ جائز ہے ورنہ اگر اس کو مسجد سے منع کیا جا سکتا ہے اور وہ جماعت میں شریک ہو سکتا ہے [illegible]
کیا ہے [illegible] پاخانہ [illegible] کرنا [illegible] دوسرے [illegible]
بعض [illegible] کرتا ہے [illegible] اس صورت میں [illegible] اور ان [illegible]
جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں [illegible] منع نہیں کیا جا سکتا البتہ ان کو [illegible]
کی جائے کہ ان کو [illegible] اور شرارت کیا جائے [illegible] حرام ہے [illegible]
شرارت نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۲۸) نمازی جماعت نماز پر اپنا رومال رکھنا چاہئے یا نہیں اور جوتا وغیرہ مسجد میں [illegible]
بیچ میں بھی رکھ سکتے ہیں۔

الجواب: جائے نماز پر رومال رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ مسجد میں جوتا یا لکڑی لانے میں حرج نہیں۔ اگر جوتا
سامنے یا بغل کے دائیں جانب نہ رکھیں اور اگر رکھنا ہو تو اس سے رومال وغیرہ سے چھپا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۲۹) مسئلہ لبس البرنوت ساتھ ہی ساتھ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغ لڑکے کا نماز کے واسطے مسجد میں آنا جائز
ہے یا نہیں جب کہ وہ بچہ نمازی ہے۔

مسئلہ جماعت کے ساتھ لڑکا نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں جب کہ اس کی عمر ۱۰ سال ہے اور اکیلا
[illegible] اور روزانہ کلام پاک کی تلاوت کرتا ہے کپڑے وغیرہ ہر وقت پاک و صاف رہتا ہے۔ نیز [illegible]
اہلسنت والجماعت ہے اور اس لڑکے سے یہی کہا گیا ہے کہ مسجد کے لوٹے سے وضو نہ کرو گھر سے وضو کر کے آؤ۔
ایسی صورت والے لڑکے کو اور ایسے پاک و صاف [illegible] نمازی کو گھر سے وضو کرنا چاہئے یا مسجد میں۔ اگر وہ مسجد میں وضو
کرتا ہے تو جائز ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۳۲۱) اللہ تعالیٰ کے واسطے احکام شرعیہ کی بابت جنہوں نے بچے کو مسجد میں آنے سے منع کیا۔
اور بچہ کا کتبہ لوا مسجد میں آنا حرام ہے اور تم مسجد میں مت آؤ اور اس کے دل کو صدمہ پہنچایا۔

الجواب: سات برس کا بچہ جو نماز پڑھتا ہے جیسا کہ سال ... مذکور ہے مسجد میں آئے گا درباعت ... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے ... کا ... عمل ہے۔ وہ صحابہ کرام جنہوں نے ... بچپن میں ... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جماعت میں شریک ہوتے تھے بخاری شریف وغیرہ ... شامی میں ... اہتمام کیا ہے ... کہ نابالغ لڑکے مردوں کے پیچھے کھڑے ہوں ... اور ... ایسی ... ہو سکتا ہے۔ اس ... مسجد کا ... نہیں۔ البتہ ... جس سے بچہ کا ... ہونے کا گمان ہے ... مسجد میں ... حدیث میں ہے ... ایسے بچے نماز کے لئے ... فقہ ... کے ... ہیں۔ ... سمجھ ... مسجد کا احترام ... حرام ہے ... قائل ہو کر ... فرض ہے۔ ... شخص کو ... کہ ... مسجد ... وضو ... کے لئے ہے وہاں ... وضو کر ... نابالغ لڑکا ... وضو کر سکتا ہے ... منع نہیں کر سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۲۲) مرسلہ ... صاحب ... خطیب ...
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد میں دنیاوی معاملات کی بابت گفتگو کرنا یا شور و غل کرنا اور آواز بلند یا باجماعت تکبیر ... کیا حکم ہے نیز آداب مسجد کیا ہیں مفصل کر کے اصل عبارت از رسالہ ... مشکور فرمائیں۔

آداب مسجد بہت ہیں ان کی تفصیل درکار ہو تو ہماری کتاب بہار شریعت حصہ سوم دیکھنا چاہئے۔
دنیا کی بات کرنا مسجد میں ... نیکیوں کو ... کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ... فرمایا ...
... زمانہ ... لوگ دنیا کی باتیں مسجد میں کریں گے تو لوگ ان کے ساتھ نہ بیٹھو کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی پرواہ نہیں
... رضی اللہ تعالیٰ عنہ ... روایت کرتے ہیں ...
... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے قریب

کہ ایک چبوترہ سامنے اور یا مقابلہ مسجد بنا دیا گیا جس کو بے کار باتیں کرنی ہوں یا شعر پڑھتا ہو یا آواز بلند کرتا ہو وہ اس چبوترہ پر
بیٹھ جائے یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ شریف میں موجود ہیں، امام ابن الہمام نے فتح القدیر میں فرمایا ہے الکلام المباح فیہ مکروہ یاکل
الحسنات مسجد میں مباح گفتگو بھی منع ہے ایسا کلام نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ محمد خان ... ڈاکخانہ ضلع بانس بریلی۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شعر مندرجہ ذیل جو تحریر ہے اس کو مسجد میں لگانا چاہئے
اور یہ شعر صحیح ہے یا غلط، بے نمازی کیسا ہے۔ شعر یہ ہے:

شیطان ہزار درجہ بہتر ز بے نماز　　کو سجدہ پیش آدم و ایں پیش حق نکرد

اس کا مفصل جواب باصواب عنایت کیا جاوے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نماز کو قصداً چھوڑنا بہت سخت گناہ اور کبیرہ ہے اور بے نمازی فاسق ہے مگر یہ بہت کہ وہ کافر
نہیں ہے جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا مذہب ہے اور شیطان کا سجدہ نہ کرنا انکار تھا اور نص قرآنی ہے کہ وہ
متکبر و منکرین ہے۔ بے نمازی اگرچہ نماز نہیں پڑھتا مگر اس کی فرضیت سے انکار نہیں کرتا، اور شیطان نے حکم الٰہی سے انکار
کیا اور اپنے کو بڑا بنایا، پس بے نمازی کو شیطان کے برابر بھی نہیں کہا جا سکتا نہ کہ اس سے ہزار درجہ بدتر، یہ شعر صحیح نہیں۔ اور
اس کو مسجد میں نہ لگایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ مرسلہ عبد الرحمن صاحب ... مورخہ ...

۱۰ ربیع الاول کو جو استفتاء آپ کو روانہ کیا تھا وہ آپ کو ملا یا نہیں اگر ملا ہے تو کب تک جواب دیں گے۔
مرض ... سے ... اس کے ساتھ
کھانا ... اور ان کے بدن سے بدن ملانا اور ان کو ... کے اندر ... سے
سے روکنا وغیرہ شرعاً درست ہے یا نہیں، شرعاً کیسا ہے، نیز حق ہے کہ ایسے لوگوں سے اگر مسجد کے اندر داخل ہوں
تو نماز کو ... ہوتی ہے، نیز کا کہنا آپ کی تحقیق میں صحیح ہے یا غلط۔
آپ کو بھیجا ہوا استفتاء ... اس کا جواب ... اس
... کے ساتھ ... روانہ کرتا ہوں۔ ... اور ... ایک ساتھ ڈاک میں روانہ ہوں گے۔

مجذوم یا ابرص سے میل جول اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا ناجائز نہیں۔ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے مجذوم کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور فرمایا کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ ہاں جو لوگ کمزور عقائد کے ہوں جن کو ان کے ساتھ میل جول سے
یہ خیال پیدا ہونے کا اندیشہ ہو کہ یہ بھی مبتلا ہو جائیں گے۔ ایسوں کے لئے بطور سد ذرائع بدعقیدگی یہ بھی فرمایا گیا ہے فر
من المجذوم کما تفر من الاسد اور اسی قبیل سے ان کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا کہ ان کے آنے سے بعض مصلیوں
کو پریشانی ہوگی رد المحتار میں ہے والمجذوم والابرص اولی بالالحاق مگر یہ لوگ اگر شریک جماعت ہو گئے تو نماز
میں کراہت اور وہ بھی تحریمی کہنا غلط ہے۔ کراہت تحریم کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۵) از قصبہ بیگم پور ضلع بریلی مرسلہ جناب عبدالغفور صاحب انصاری۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے مسجد کی اینٹیں ناپاک جگہ پاخانہ میں
لگائیں اور مسجد میں حقہ پیا کرتا ہے اور پیتا رہا ہے لہٰذا شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: مسجد کی اینٹوں کو پاخانہ میں ہرگز نہ لگانا چاہئے۔ علماء ومشائخ نے فرمایا کہ مسجد کا کوڑا نجاست کی جگہ
نہ پھینکا جائے جب کوڑے کے متعلق شریعت میں یہ ادب تحریر فرمایا گیا تو اینٹوں کو خاص پاخانہ میں لگانا کیونکر ٹھیک
ہو سکتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ وہ اینٹیں مسجد کی دیوار یا فرش میں لگی ہوئی تھیں اور اگر مسجد کی افتادہ سے یہ مراد
ہے کہ مسجد کی فک تھیں اور اس شخص نے ان کو خرید کر پاخانہ میں لگایا تو کوئی حرج نہیں۔ مسجد میں حقہ پینا نہیں چاہئے۔
خصوصاً وہ حقہ جس میں بدبو ہوتی ہے اس سے ملائکہ کو ایذا ہوتی ہے حدیث شریف میں ارشاد فرمایا من اکل من
هذه الشجرة الخبيثة فلا يقربن مسجدنا۔ کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت فرمائی اور یہ فرمایا فان
الملائكة تتاذى مما يتاذى منه بنو آدم کہ جس چیز سے انسان کو اذیت ہوتی ہے ملائکہ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی
ہے لہٰذا حقہ پینے والے کے منہ میں اگر بدبو ہو تو جب تک اسے زائل نہ کرے مسجد میں داخل ہونے کی اسے اجازت نہیں۔
پس خاص مسجد کے اندر حقہ پینے کی کیونکر اجازت دی جا سکتی ہے خصوصاً ایسی صورت میں کہ اہل عرف کے نزدیک یہ عزت احترام
مسجد کے خلاف ہے جس طرح کہ پہلے زمانے میں مسجدوں کے اندر لوگ جوتے پہن کر آیا کرتے تھے مگر جب عرف نے اس کو
خلاف ادب قرار دیا عالمگیری میں جوتے پہن کر مسجد میں آنے کو مکروہ فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۶) مرسلہ جناب عبدالغفور صاحب سکریٹری انجمن اشاعت الحق بنارس ۱۰ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کیا مسجد میں علم دین کی تعلیم دینا جائز ہے یا نہیں۔ بعض لوگ جو یہ حدیث سنا دیا کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور کا رومال کہیں چھوٹ گیا دوبارہ جب آپ لینے کے لئے تشریف لے گئے تو خداوند قدوس نے فرمایا کہ اے میرے پیارے حبیب کیا مسجد کسی عبادت کا گھر ہے۔ یہ حدیث سنا کر بعض لوگ کہتے ہیں کہ علم کی تعلیم بھی مسجد میں نا جائز ہے یہ حدیث موضوع ہے یا نہیں۔

مسجد میں علم دین کی تعلیم جائز ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں مسجد نبوی میں علم دین کی تعلیم دی جاتی تھی اور اسی وقت سے لے کر اب تک دونوں حرم محترم میں علم دین کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے حدیث سے اس کا جواز ثابت ہے۔ صحیح مسلم شریف میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم صفہ میں تھے ارشاد فرمایا ایکم یحب ان یغدو کل یوم الی بطحان او الی العقیق فیاتی بناقتین کوماوین فی غیر اثم ولا قطع رحم فقلنا یا رسول اللہ کلنا نحب ذلک قال افلا یغدو احدکم الی المسجد فیعلم او یقرأ آیتین من کتاب اللہ خیر له من ناقتین وثلث خیر له من ثلث واربع خیر له من اربع ومن اعدادهن من الابل۔

یہ حدیث جو سوال میں مذکور ہے میری نظر سے نہیں گزری۔ بظاہر یہ موضوع معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ اگر کسی کی کوئی چیز مسجد میں چھوٹ جائے تو اس کے لینے کے لئے خود کوئی جا سکتا ہے اور اپنی چیز مسجد سے لا سکتا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ اگر مسجد میں کوئی چیز رہ جائے تو اپنا کو وہاں سے لانا منع نہیں ہے۔ یہ البتہ ہے کہ مسجد میں اپنی گمی ہوئی چیز کو پکار پکار کر لوگوں سے دریافت کرنا منع ہے۔ اور حدیث میں اس کی ممانعت آئی۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا ردها اللہ علیک فان المساجد لم تبن لهذا۔ جو شخص کسی کو مسجد میں اپنی گمی ہوئی چیز کو پکارتا ہوا سنے کہے کہ خدا اس کو تیرے پاس نہ لوٹائے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔ بہرحال مسجد میں تعلیم جائز ہے مگر پڑھنے والوں اور پڑھانے والوں کو مسجد کا احترام ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب قضاء الفوائت

مسئلہ (۳۳۷) مرسلہ جناب محمد رمضان صاحب از کوکرور ڈاکخانہ ... ۵ جمادی الآخر سنہ ...ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر جماعت کی وجہ سے ظہر کی چار رکعت سنت چھوٹ جائے تو کب پڑھے زید رسالہ رکن دین کا حوالہ دیتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ فتویٰ اسی پر ہے کہ فرض کے بعد فوراً پڑھے بکر کہتا ہے کہ صورت مذکورہ میں فرض کے بعد کی سنتوں کے بعد پڑھنا چاہئے اگر ایسا نہ کریگا تو ترتیب جاتی رہے گی بہتر یہی ہے کہ بعد کی سنتوں کے بعد پڑھے اور یہ رسالہ رکن دین کو جیسا مانا جب تک علمائے اہلسنت تصدیق نہ کر دیں کہ اس کے کل مسائل حنفی مذہب کے مطابق ہیں کیونکہ اکثر لوگوں نے مسائل خلاف مذہب بھی درج کئے ہیں اور رسالہ تیسری کتاب ہے لہٰذا حقیقت حال سے مطلع فرمائے۔

بینوا توجروا۔

الجواب ظہر کی پہلی سنتیں جب کہ جماعت کی وجہ سے فوت ہو جائیں تو فرض کے بعد پڑھی جائیں گی۔ رہا یہ امر کہ پہلے پڑھی جائیں یا سنت بعدیہ، اس میں روایتیں مختلف ہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے بعد والی پڑھ لیں پھر چار قبل والی پڑھیں کہ قبلیہ تو بہر حال اپنی جگہ پر نہ رہیں بعدیہ کو کیوں بلا وجہ اپنی جگہ سے ہٹائیں گے، نیز حدیث سے بھی یہی ثابت ہے امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ فتح القدیر میں فرماتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وکذا فی جامع قاضی خان۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۳۸) مسئولہ عبد الکریم از ضلع رہنگہ ڈاکخانہ ... موضع ...۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں زید کہتا ہے جس کو سنت فجر نہ ملی ہو وہ فرض کے بعد فوراً ادا کرے اس لئے کہ اکثر مرد و مستورات کو چھٹی ہوتی رہتی ہے تو سنت ہو جائے، اور عمرو کہتا ہے کہ طلوع آفتاب کے

بعد پڑھے اس لئے کہ اس سے قبل کوئی نماز نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ لڑکے فرض پڑھے کیونکہ سنت فجر بعد فرض قبل طلوع آفتاب نہیں پڑھ سکتا، اگرچہ آفتاب طلوع ہونے میں دیر ہو۔ ہاں بعد بلندی آفتاب اگر چاہے تو پڑھ لے بہتر ہے مگر اب سنت مؤکدہ نہ رہیں۔ معترض کا قول صحیح نہیں۔ اگر عذر یا کسی وجہ سے بعد بلندی آفتاب نہ پڑھ سکا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ نہ سنت کا مطالبہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۳۹) کسی پر ایک دن کی نماز قضا باقی رہ گئی ہو تو بعد وفات پانچ وقتوں کا فدیہ نصف صاع گیہوں دینا چاہئے یا وتر سمیت چھ وقتوں کا۔

الجواب:۔ ہر روز کی چھ نمازوں کا فدیہ دینا چاہئے پانچ فرض اور ایک وتر کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۰) مسئولہ حاجی [illegible] صاحب۔ از [illegible] ضلع [illegible] آباد۔

زمانہ ناواقفیت میں جو نمازیں پڑھی گئیں ان میں واجب ترک ہوتا رہا، مثلاً قومہ نہ کرنا یا حالت سجدہ میں دونوں پاؤں کے تین تین انگلیوں کے پیٹ نہ لگانا تو ان نمازوں کا اعادہ واجب ہے یا نہیں۔

اسی طرح جو شخص فرض ترک کرتا رہا مثلاً جیسے وہ قرات غلط کرتا ہو، بعد میں اس نے تصحیح کرلی تو کیا گزشتہ نمازوں کی قضا فرض ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ جو نمازیں اس طرح پڑھیں کہ واجب ترک ہوا، ان کا اعادہ کرے۔ در مختار میں ہے کل صلوٰۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا اور فرض ترک کیا تو نماز ہوئی ہی نہیں، فرض ذمہ پر باقی ہے۔ اور جانتا تھا نہیں۔ اور قرات اگر غلط پڑھتا تھا اور صحیح پڑھنے کی کوشش برابر کرتا رہا تو اس زمانہ کی نمازیں ہوگئیں اور اگر صحیح پڑھنا نہ پڑھنے کی کوشش کی تو نہ ہوئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۱) از قصبہ [illegible] ضلع [illegible] مرسلہ محمد [illegible] صاحب۔ ۱۳ رجب [illegible]

وقت کی نماز ادا کرنے کے بعد قضا یاد آئی تو کیا کرے۔

الجواب:۔ ادا کرنے کے بعد قضا یاد آئی تو کوئی حرج نہیں اور درمیان میں یاد آئے اور وقت میں گنجائش ہو تو صاحب ترتیب کی نماز جاتی رہے گی۔ اور صاحب ترتیب نہ ہو تو اس میں بھی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عہ صاحب ترتیب وہ شخص ہے جس کے ذمہ پانچ وقت سے زائد نمازیں نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ایضاً)۔

مسئلہ (۲۳۲) از [illegible] صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] وقت کی نماز قضا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible] صاحب ترتیب کے لئے لازم ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۳۳) از [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین [illegible] مسئلہ ذیل میں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: جتنی نمازیں قضا ہوئی ہوں ہر ایک نماز کی ایک ایک نماز پڑھنا فرض ہے۔ مثلاً اگر پانچ وقت کی نماز نہ پڑھی ہو تو قضا میں بھی پانچ نماز پڑھنا فرض ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک نماز سے عمر بھر کی قضا ادا ہو جائے [illegible] قضا کے معنی تسلیم مثل الواجب ہیں اور ظاہر ہے کہ پانچ نمازوں کی مثل ایک نماز نہیں۔ درمختار میں قضا کی یہ تعریف مذکور ہے [illegible] تو ایک نماز پڑھنے سے ایک واجب کا مثل ہوا تو ایک ہی کی قضا ہوئی عمر بھر کی تمام قضا کے عوض میں ایک نماز نہیں ہو سکتی۔ اس تعریف کی بنا پر جتنے واجبات ذمہ میں ہوں سب جب تک نہ پڑھے جائیں سب کی قضا نہ ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible] یہ خیال محض لغو ہے کہ ایک نماز سے عمر بھر کی نمازوں کی قضا ادا ہو جائے گی اور قضائے عمری کی نیت سے جو نماز پڑھی ہے وہ عمر بھر کی قضاؤں کے قائم مقام ہو جائے نہیں مگر اس سے ایک نماز ذمہ سے ساقط ہوگی یا نہیں اگر اس کے ذمہ متعدد قضا نمازیں ہیں اور قضا عمری میں یہ نیت ہے کہ عمر بھر کی مثلاً ظہر کی قضا نمازیں پڑھتا ہوں کسی خاص دن کی ظہر کی نیت نہ کی تو اس نیت سے پڑھنے میں ایک وقت کی بھی قضا نہ ہوگی کہ قضا میں تعیین نماز کی نیت شرط ہے۔ مثلاً فلاں دن کی فلاں نماز۔ اور مطلق ظہر میں تعیین و تخصیص نہیں ہے لہٰذا فرض ذمہ سے ساقط نہیں۔ درمختار میں ہے [illegible] اگر کسی کے ذمہ متعدد نمازیں ہوں اور دن یاد نہ ہوں تو قضا میں یہ نیت کرے کہ سب سے پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے وہ پڑھتا ہوں کہ اس صورت میں تعیین و تخصیص ہو گئی۔ ہر نماز میں یہی نیت کرے کہ جو پڑھ چکا اب اس کے بعد والی سب میں پہلی یا پچھلی ایک ہی ہوگی۔ درمختار میں ہے [illegible] اگر اس نے تعیین کر لی [illegible] نماز جماعت سے ہو تو ہو سکتا ہے کہ امام نے بھی خاص دن کی نماز کی نیت کی۔ اس خاص نماز کی [illegible] مثلاً اس روز کی نماز اس کے ذمہ باقی نہیں رہی یا [illegible] اس کی نیت نہیں کی بلکہ اس سے دوسرے دن کی نماز کی نیت کی ہے تو اگرچہ اس نے خاص دن کی نیت کی مگر چونکہ اقتدا کے لئے اتحاد نماز شرط ہے اور یہ شرط مفقود

[illegible]

لہٰذا اس کی نماز نہ ہوئی۔ درمختار میں نفل اقتداء [illegible] ہے [illegible]

غیر مذہب بالجملہ صورت مذکورہ میں ہوگا کہ قضا ادا کی ہیں امام اور تمام مقتدیوں نے ایک ہی دن کی نماز کی نیت باندھی ہو اور جب

افساد ہو تو یہ تمام نماز نفل ہوگی جس کو جماعت سے ادا کرتے ہیں اور نماز نفل باجماعت تداعی کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے اور تداعی

کے معنی یہ ہیں کہ چار یا چار سے زیادہ مقتدی ہوں۔ درمختار میں ہے [illegible]

ہوا جیسا کہ اسے فقہائے کرام صلاۃ الرغائب کہ رجب کی پہلی شب جمعہ میں نماز نفل باجماعت پڑھتے ہیں مکروہ کہتے ہیں یوں ہی

شب برات یا شب قدر میں نوافل باجماعت تداعی کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ درمختار میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] البتہ ہر شخص [illegible] ان میں کثرت عبادت مرغوب ہے تنہا نوافل

پڑھیں اور جماعت سے پڑھیں تو چار مقتدی سے زیادہ نہ ہوں یا دیگر امور خیر کریں، تلاوت قرآن مجید، درود شریف، ذکر الٰہی، وعظ و تذکیر

وغیرہ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

باب سجود السہو

مسئلہ (۱۰۴۴) [illegible] صاحب [illegible] تحصیل [illegible]

چوں مقتدی را [illegible] امام سہواً ترک واجب کرد و سجدہ سہو را نکرد، بنا بر آنکہ فقہائے کرام فرمودہ۔

[illegible] ایا بسبب ترک واجب و نقصان [illegible] لازم شدہ است اعادہ نماز بر مقتدی لازم آید

الجواب: چوں از مقتدی سہواً ترک واجب واقع شد، نہ بر او سجدہ سہو واجب است، نہ اعادہ نماز اعادہ

در آں صورت واجب است کہ عمداً ترک واجب کند یا از جانب شرع بسجدہ سہو مامور بود و نکند، خواہ

ترک و [illegible] از سہو بود یا بقصد یا واجب بود مگر بسبب عدم صلاحیت وقت ساقط شد، و ایں جا سببے از اسباب

اعادہ متحقق نشدہ۔ [illegible] مذکور است [illegible] اعلم [illegible]

[illegible] اقول

[illegible]

مسئلہ (۲۲۵) مسئولہ مولوی احمد علی صاحب طالب علم مدرسہ اہلسنت بریلی ۱۰ جمادی الاولی [illegible]
اگر نماز جہری میں آہستہ پڑھ جائے تو سجدہ سہو ہوگا یا نہیں۔

الجواب:- سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے کہ ایک آیت کے قدر پڑھ لیا ہو۔ ترک واجب ہے اور اس صورت میں یہ ہے کہ سہواً ایسا ہوا اور قصداً ایسا کیا تو اعادہ واجب کہ سجدہ سہو اسی وقت کافی ہوتا ہے جب سہواً ترک واجب ہو اور قصداً ترک واجب میں سجدہ سہو نقصان کو پورا نہیں کر سکتا۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۲۶) مسئولہ [illegible] ۲۲ شوال [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ واجبات نماز سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگانا واجب ہے جیسا کہ بہار شریعت میں ہے لیکن اگر سجدے کے وقت انگلیاں نہ لگیں تو ترک واجب پر سجدہ سہو کرنا چاہئے یا نہیں نیز ایک انگوٹھا یا دونوں انگلیوں کا سرا زمین سے لگے تو کیا حکم ہے۔

الجواب:- واجبات نماز سے جو واجب کے ترک کا یہ حکم ہے کہ اگر سہواً ہو تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر سجدہ سہو نہ کیا یا قصداً واجب کو ترک کیا تو نماز کا اعادہ واجب ہے۔ درمختار میں ہے [illegible] نماز میں دونوں پاؤں کی ایک ایک انگلی کا پیٹ لگانا فرض ہے۔ درمختار میں ہے [illegible]

مسئلہ (۲۴۸) [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۴۹) [illegible]

نماز [illegible]

(۲۴۹) نماز [illegible]

[illegible] جائے گی۔

الجواب: نماز [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۵۰، ۲۵۱)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں۔

۱۔ امام نے قنوت [illegible]

۲۔ امام نے نماز [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

کہ یہ بات بیان [illegible] سورۃ [illegible] واجبات [illegible]۔ کر

ہو لیکن یہ واجبات تلاوت سے ہے واجبات نماز سے نہیں۔ لہٰذا نماز واجب الاعادہ نہ ہوگی کہ اعادہ نماز کا وجوب ترک

واجبات صلاۃ کے سبب ہے۔ ہاں قصداً ایسا کرے تو گنہگار ہوگا اور سجدہ سہو [illegible] نہیں بلکہ [illegible] یاد آیا تو اب

دوسرے [illegible] درمختار میں ہے [illegible] ردالمحتار میں فرمایا [illegible]

[illegible] اگر یہ واجبات [illegible] ہوتا تو سجدہ ترک [illegible]

سجدہ سہو لازم ہوتا مگر وہ نہیں تو اعادہ بھی واجب نہیں کہ اعادہ کا حکم اسی میں ہے [illegible] ردالمحتار میں ہے [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible] تین آیت کے [illegible] نماز [illegible]

ہے [illegible] نماز ہو جاتی ہے [illegible] صورت میں نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۵۲) از سکندر پور [illegible]

دریافت طلب یہ امر ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں بعض حضرات یہ دعا پڑھا کرتے ہیں اللھم اغفر لی

وارحمنی [illegible] مگر جناب نے اس کو بہار شریعت میں نہیں لکھا ہے بلکہ شاید دونوں سجدوں کے درمیان [illegible]

ایک بار کہنے کی مقدار [illegible] اگر اس سے زیادہ دیر ہوگی تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ اگر درست ہو تو براہ کرم دوبارہ

تحریر ہو۔

الجواب: قومہ اور جلسہ میں بقدر ایک تسبیح کے ٹھہرنا سنت ہے۔ اور امام ابن ہمام کے نزدیک واجب اور امام ابو یوسف

کے نزدیک فرض۔ درمختار [illegible] واجبات میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] فرض ہے [illegible] نماز کے قومہ و جلسہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible] اور ردالمحتار میں ہے

قال [illegible] ... [illegible]

[illegible] قول [illegible]

[illegible] الركوع والسجود [illegible]

[illegible]

[illegible] نیز [illegible] مذکور [illegible]

المشائخ فی الفوائد و فی الرکوع و السجود و صح [illegible] فی القومۃ و الجلسۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] سوال میں مذکور ہے یہ حدیث ابو داؤد میں ہے [illegible] سجدۂ سہو واجب نہیں کہ کرو وجوب ثابت نہیں۔ وھو تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۵۳) از قصبہ [illegible] ضلع [illegible] مرسلہ [illegible] ۲ ار رجب [illegible]

قرأت میں نماز کے اندر کسی نے کوئی لفظ دو بار یا سہواً دہرا دیا تو کیا سجدۂ سہو کرے گا یا درمیان قرأت میں کوئی لفظ یا آیت چھوڑ دی تو کیا حکم ہے۔

الجواب: اگر غلطی سے دہرایا یا شبہ پڑ گیا تو نماز میں حرج نہیں اور قصداً دہرایا اور معنی فاسد ہو گئے تو نماز جاتی رہی جیسے رب رب العالمین ورنہ ہو گئی جیسے الحمد الحمد۔ یونہی کی تکرار میں صحت معنی و فساد معنی کا اعتبار ہے یعنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز فاسد ورنہ ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۵۴) از رنگون مرسلہ جناب ایس ایم علی حسین صاحب ۲ ار ذی الحجہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ اگر امام نماز جمعہ کے اندر نیت باندھ کر بعد تکبیر تحریمہ کے بجائے سورۂ فاتحہ بھول سے پہلے سبح اسم آواز بلند پڑھے اور پھر یاد آ جانے پر سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۂ مذکور کو یعنی سبح [illegible] سے بقیہ پڑھ کر دونوں رکعتیں باقاعدہ ادا کرے تو کیا اس صورت میں امام کو سجدۂ سہو لازم آئے گا یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: فقط [illegible] پڑھنے پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ ہاں اگر [illegible] تو سجدۂ سہو واجب ہو جاتا۔ [illegible]

[illegible] کہ ایک طرف کو ... [illegible] ... التحیات [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فقط واللہ اعلم۔

مسئلہ (١٢٣٤) سوال [illegible] صاحب [illegible]۔ ٢١ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں۔

کہ [illegible] سجدہ سہو [illegible] ترتیب سے [illegible] بیان فرمائیے۔

اول یہ کہ [illegible] التحیات پڑھ کر ایک طرف [illegible] سلام پھیر کر [illegible]
التحیات پڑھ کر [illegible] دوسرا طریقہ یہ ہے [illegible] التحیات [illegible]
[illegible] التحیات پڑھ کر [illegible]
[illegible] التحیات [illegible] ایک طرف سلام پھیر کر [illegible]
[illegible] التحیات [illegible] سلام پھیرے [illegible] صورت [illegible]
[illegible] لکھا گیا۔

سوال: پہلی صورت میں [illegible] ایک طرف سلام پھیرے۔

جواب: دونوں صورتیں [illegible] پڑھنا [illegible]
[illegible] صورت [illegible] کتاب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] التحیات [illegible]

طرف سلام پھیرے نہ اس کی ضرورت ہے اور نہ یہ کہیں مروی ہوگا۔

الجواب سجدہ سہو کی بحث میں اختلافات ہیں حنفیہ کے نزدیک سلام کے بعد ہے اور شافعیہ کے نزدیک قبل سلام ہے اور امام مالک کے نزدیک کمی کے سبب سجدہ ہے تو قبل سلام ہے اور زیادتی کے سبب ہے تو بعد سلام۔

چنانچہ کتب شرح میں یہ اختلافات مذکور ہیں۔ حنفیہ میں پھر اختلاف ہے آیا ایک سلام کے بعد سجدہ کیا جانا چاہیے یا دو سلام کے بعد، قول مشہور یہ ہے کہ ایک سلام کے بعد کیا جانا چاہیے لیکن بعض اکابر اصحاب ہدایہ اور امام شمس الائمہ حلوانی وغیرہ نے دو سلام کو اختیار فرمایا اور ہدایہ میں اس قول کو صحیح کہا ہے ایک سلام کہتے ہیں۔ ان میں پھر اختلاف ہے کہ آیا دائیں طرف سلام پھیرا جانا چاہیے یا سامنے کو، امام فخر الاسلام قائل ہیں کہ سامنے کو سلام کہے اور باقی ائمہ داہنی طرف کہتے ہیں۔ یہی راجح ہے اور اسی پر عمل ہے۔ وقت ... بعد ... [illegible]

بہر صورت سوال میں جس صورت کو پہلے تحریر کیا ہے وہ درست ہے اور دوسری صورت کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور یہ سب اختلاف حنفیہ کے مطابق ہیں۔ ... مذہب شافعیہ ... اور حنفی کی ... بالکل غلط ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سجدہ کو قبل سلام کہتے ہیں اور اس صورت میں سجدہ ... سلام ہے پھر ان کا مذہب کیسے ہو سکتا ہے۔ رہا دو کے بارے میں اختلاف ہے کہ سجدہ کے بعد پہلا جو قعدہ ہے اس میں جو تشہد ہے یا اس قعدہ میں جو سجدہ کے بعد ہے۔ فتاویٰ امام قاضی خاں میں ہے: من علیہ السہو ... علیہ الصلوٰۃ والسلام فی القعدۃ ... الاولیٰ ... وعند محمد ... یعنی امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ سجدہ سے پہلے جو قعدہ ہے اس میں درود پڑھے اور امام محمد کا قول ہے کہ بعد کے قعدہ میں اور زیادہ احتیاط یہ ہے کہ دونوں میں پڑھے۔ ... احتیاط یہ ہے کہ دونوں میں پڑھے اور وجہ احتیاط یہ ہے کہ پہلے قعدہ میں پڑھنے کو فرماتے ہیں وہ دوسرے میں پڑھنے کو منع نہیں کرتے۔ اور دوسرے والے پہلے میں منع نہیں کرتے۔ لہٰذا دونوں میں پڑھیں تاکہ اختلاف سے بچیں۔ اختلاف سے بچنا باجماع اچھا ہے جہاں اس کی صورت نکلتی ہو وہاں اس کا اختیار کرتے ہیں اس کی نظیر مسائل فقہیہ میں کثیر ہے۔ ... [illegible]

مسئلہ (۲۵۹)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مغرب کے وقت قراءت جہری کے بجائے قراءت سری شروع کیا

الحمد شریف کے بعد دوبارہ آیا اگر قرأت سے پہلے کرنا چاہیے چنانچہ امام نے بعد الحمد شریف کا اعادہ کیا یا نہیں اور سجدے کے ساتھ پڑھا اس کی صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب: امام کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ جب پڑھ چکا تو اب اس کا اعادہ نہ کرے بلکہ اب سورۃ کو پڑھے اور ختم نماز پر سجدہ سہو کرے کیونکہ بعد پڑھنا اس پر واجب تھا اور یہ واجب اس سے ترک ہوا اور فاتحہ کا تکرار ترک واجب ہے کیونکہ فاتحہ و سورۃ کے درمیان فصل طویل ہوا اگرچہ یہ احتیاطاً ہو تو یہ واجب تھا اور سجدہ اس سے کہ آہستہ پڑھا فاتحہ بھی ہو سجدہ سہو کرے ردالمحتار میں ہے [illegible] و شرح [illegible] منقول ہے [illegible] بالفاتحۃ [illegible] و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (٣٥٤)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے فرض کی نیت کی اور دیر تک خاموش رہا تھوڑی دیر [illegible] اس کو یاد آیا الحمد شریف [illegible] سے شروع کیا تو ایسی حالت میں اس پر سجدہ سہو ہوگا یا نہیں۔

الجواب: اگر زید ثنا وغیرہ کے بعد سوچتا رہا کیا پڑھوں اور اتنا وقفہ اس تفکر میں ہوا کہ ایک رکن ادا کر لیتا یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر وقفہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ ردالمحتار میں ہے [illegible] و اللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (٣٥٥) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نماز پڑھتا تھا [illegible]

[illegible] و اللہ تعالیٰ اعلم۔

پھر سورت شروع کر دیا۔ [illegible] [illegible]
شروع کر دیا [illegible] تو کیا اس صورت میں نماز درست ہوئی یا نہیں۔

مسئلہ (۲۵۹) [illegible] نماز [illegible] سورہ فاتحہ [illegible]
[illegible] سورہ فاتحہ [illegible]
سورہ فاتحہ کے بعد [illegible] یا التحیات کا پڑھنا [illegible] واجب [illegible]
[illegible] تاخیر رکن [illegible] واجب ہے [illegible] نماز کا اعادہ واجب ہے
یا اللہ [illegible]

الجواب ۱:- نماز صحیح ہو گئی اس صورت میں سجدۂ سہو واجب نہ تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۲:- نماز [illegible] فاتحہ واجب [illegible]
[illegible] سجدۂ سہو واجب [illegible]
[illegible] سجدۂ سہو واجب [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۶۰) [illegible] ربیع الاول [illegible]
پہلی رکعت میں [illegible] سجدۂ سہو کرنا ہے یا نہیں۔

الجواب:- [illegible]
[illegible] سجدۂ سہو [illegible] واجب [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۶۱) ریاست [illegible] صاحب [illegible]
کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] کہ امام قراءت [illegible] مقتدی [illegible]
تو امام [illegible] نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب:- اگر مقتدی [illegible] امام [illegible] نماز [illegible]
کی نماز [illegible] سجدۂ سہو واجب نہیں [illegible]
[illegible] واجب [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب صلوٰۃ المسافر

مسئلہ (۲۲۶۳) مسئولہ مولوی [illegible] صاحب [illegible] مدرسہ اسلام [illegible] رجب [illegible]

ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ درین مسئلہ کہ شخصے از وطن اصلی خود بمسافت سفر نکاح کرد، باز در وطن خود [illegible] مذکور [illegible] [illegible] بمکان خسر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الجواب :- اگر بمکان خسر با زوجہ [illegible] نیت اقامت پانزدہ روز نکند [illegible] [illegible] مسافر است و قصر واجب، اگرچہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۲۶۴)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے سفر میں قصر کیا، اگرچہ اطمینان تھا لیکن سنت نہیں پڑھی۔ زید کہتا ہے کہ سنت پڑھ لیں تو ثواب ہے، اگر سنت قبلی رہ جائیں تو کوئی گناہ بھی نہیں ہے اگرچہ اطمینان ہو، از روئے شرع کیا حکم ہے۔

الجواب :- اگر سفر میں اطمینان نہ ہو جیسے تو سنتوں کے ترک میں کوئی قباحت نہیں، اور اطمینان ہو جیسے بھی سنن کا [illegible] [illegible] سفر خود ہی قائم مقام مشقت کے ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

باب الجمعہ

مسئلہ (۳۴۴) مسئولہ مولوی محمد محسن صاحب طالب علم درجہ دوم مدرسہ اہلسنت ۲۰ ربیع الاول [illegible]ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک ایسے گاؤں میں گیا یا وہیں کا رہنے والا ہے جہاں جمعہ پڑھا
جاتا ہے مگر شرعاً باطل و ناجائز ہے۔ لوگوں نے اس کو بااصرار امام بنایا۔ اگر یہ جمعہ نہ پڑھائے مگر ظہر پڑھ لے تو لوگ بدگمان ہوں گے اور
برا جانیں گے اور مسئلہ ظاہر کرے تو فساد پر آمادہ ہو جائیں گے۔ یا اگر جمعہ نہ پڑھیں تو ظہر بھی چھوڑ بیٹھیں گے آٹھویں روز میں ایک روز مسجد کی
صورت دیکھ لیتے ہیں یہ بھی نہ رہے گا ایسی حالت میں زید نے یہ خیال کیا کہ ان لوگوں کا جمعہ تو ہر حال میں نہیں ہوتا اگر میں جمعہ کی نیت
کروں تو شرعاً گناہ کا الزام آئے گا میں اپنے فعل کو بچانے اس طور پر نفل کی نیت کر کے دو رکعت پڑھا دوں اور خطبہ بہ نیت وعظ
پڑھ دوں پھر بعد کو ظہر پڑھ لوں۔ کیا شرعاً زید پر کوئی الزام ہے؟

الجواب: جس گاؤں کے لوگ جمعہ پڑھتے ہیں انہیں منع نہ کیا جائے مگر خود پڑھنا یا امامت کرنا اور مسئلہ شرعیہ کو چھپانا
کیونکر روا ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ شخص عالم ہے اور جمعہ کی امامت کرتا ہے۔ اگرچہ بہ نیت نفل تو عوام کے خیالات کی اور تائید کرتا ہے
لہٰذا ایسی صورت میں اسے چاہیے کہ عوام کو سمجھائے کہ ناحق ترک ظہر کی نوبت نہ آئے اور لوگوں کی بدگمانی کے خیال سے ناجائز کو بھی جائز
نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کہ نفل نماز جماعت سے تداعی کے ساتھ پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ کما ہو مصرح فی الکتب۔ بلکہ جمعہ پڑھنا بھی اسی
وجہ سے منع ہے کہ جمعہ تو ہوگا نہیں بلکہ یہ نماز نفل ہوگی اور نفل جماعت سے منع ہے۔ درمختار میں ہے صلوٰۃ العید فی القری
تکرہ تحریماً ای لانہ اشتغال بما لا یصح لان المصر شرط الصحۃ۔ ردالمحتار میں ہے قولہ صلوٰۃ العید ومثلہ الجمعۃ
ح قولہ بما لا یصح ای علی انہ عید والا فہو نفل مکروہ لادائہ بالجماعۃ ح۔ اور جب یہ شخص مسئلہ شرعیہ بیان کر دے
گا تو بدگمانی کی کوئی وجہ نہیں کہ بدگمانی تو یہی تھی کہ یہ جمعہ کا تارک ہے جب کہ مسئلہ کہنے کے بعد یہ الزام جاتا رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۵) مسئولہ مولوی احسان علی طالب علم مدرسہ اہلسنت ۱۳ جمادی الاولیٰ [illegible]ھ

سامعین خطبہ کو درود شریف پڑھنا چاہیے یا نہیں جب کہ خطبہ کے اندر حضور کا اسم مبارک لیا جائے۔ اسی طرح
اگر آیۃ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ الخ خطیب پڑھے تو خطیب درود شریف پڑھے یا نہیں؟

الجواب: خطبہ کے وقت کلام و نماز ناجائز ہے۔ تنویر الابصار میں ہے [illegible] یا
آیت صلوا خطیب پڑھے تو سننے والا دل ہی دل میں درود شریف پڑھ سکتا ہے زبان سے اس وقت نہ پڑھے۔ بحر الرائق میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
فی نفسہ ... سامعین کے لئے ہے۔ خطیب ... کے لئے حکم ہے کہ درود پڑھے لعدم المانع۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۹۲) مسئولہ جناب خدا بخش صاحب معرفت حکیم عبدالرزاق صاحب ... [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ... [illegible] ... ایک مقام ... ہے
جس میں تقریباً چودہ پندرہ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ کارخانہ میں کوئی مسجد نہیں ہے لیکن نماز پنجگانہ کے لئے کوئی روک ٹوک نہیں ہے
جہاں جو چاہے پڑھ سکتا ہے اور نماز جمعہ بھی باجماعت ... ایک مقام پر ... جب کہ ... کارخانہ کی طرف سے
کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ ... اذن ... کیا ایسے مقام پر نماز جمعہ جائز ہے۔ زید کہتا ہے یہاں
جمعہ جائز نہیں کیونکہ اذن عام نہیں بلکہ صرف کارخانہ کے ملازمین کے لئے اذن ہے۔ عمرو کہتا ہے اذن عام نہ سہی تاہم جماعت کثیر ہے
لہٰذا جمعہ جائز ہے۔ نیز کارخانہ میں نماز پنجگانہ کے لئے وقت نہیں ملتا کیونکہ صبح سات بجے کام شروع ہوتا ہے اور ۱۲ بجے رخصت ...
صرف ظہر کا وقت ملتا ہے جمعہ کے متعلق حکام کا اذن ہے کہ اسی وقت میں ناشتہ بھی کرو اور نماز بھی پڑھو جب کہ دو وقتوں کا نہیں
ہو سکتے ہیں اس لئے لوگ جمعہ ... اوقات ... نماز پڑھا کرتے ہیں تو کیا ہم لوگ نماز جمعہ ادا کر سکتے ہیں یا بعد ادائے
جمعہ احتیاطی ظہر پڑھا کریں۔

الجواب: جمعہ ادا کرنے کے لئے اذن عام شرط ہے۔ اور اذن عام کے یہ معنی ہیں کہ ہر مسلمان کا دل چاہے وہاں جائے
کوئی روک ٹوک نہ ہو اور جب کارخانہ کے آدمیوں کے سوا اوروں کی ممانعت ہے تو اذن عام نہ ہوا۔ لہٰذا ایسی جگہ جمعہ نہیں
ہو سکتا۔ درمختار میں ہے [illegible]
[illegible]
عام ہے۔ اور وہ یوں ہو سکتا ہے کہ جامع مسجد کے دروازے ... جانے والوں کے لئے کھلا ... لہٰذا اگر کوئی ...

[illegible]

صدر دروازہ کھول دیا اور لوگوں کو وہاں آنے کی اجازت دیدی تو جمعہ جائز ہو جانے کا حکم کردیں گے۔

اور احتیاطاً [illegible]

[illegible] جماعت [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹۶ [illegible] عبداللطیف [illegible] صاحب ۔ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] خطیب خطبہ [illegible]

الجواب

[illegible]

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام [illegible] خطبہ جمعہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

خطیب ہو تو تیسری سیڑھی پر طور پر فرماتے اور تیسری پر کھڑا ہو کر خطبہ پڑھے۔ براہ مہربانی معہ حوالہ کتب معتبرہ حنفیہ تصریح فرمادیں۔ آیا زید کا کہنا صحیح ہے یا غلط۔

الجواب: منبر کے لئے شریعت مطہرہ نے سیڑھیوں کی تعداد مقرر نہیں کی کہ اس گنتی کا پورا کرنا ضروری ہو۔ کم و بیش حاجت و جماعت کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے جتنی سیڑھیوں کو چاہیں بنائیں۔ زید کا کہنا بالکل غلط ہے کسی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ چار سیڑھیاں ضرور یا مسنون ہیں۔ نہ تین سیڑھیاں روافض کے خصائص سے ہے کہ اجتناب کا حکم دیا جائے جو امر شریعت میں مطلق ہوا سے مقید کرنا اصول حنفیہ کے خلاف ہے جیسا کہ کتب اصول حنفیہ میں مذکور ہے۔ زید سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے اور وہ ہرگز کسی کتاب سے یہ قول نہیں دکھا سکتا کہ چار رکھنا ضرور ہے اس سے اس کی غلطی معلوم ہو جائے گی۔ بلکہ صحیح مسلم شریف میں حضور نبی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک طویل حدیث سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس میں یہ لفظ بھی ہیں فعمل هذه الثلث درجات ثم امر بها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوضعت هذا الموضع یعنی تین زینوں کا منبر بنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اس جگہ رکھا گیا۔ امام نووی اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں فیه تصریح بان منبر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان ثلث درجات۔ اس حدیث میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منبر تین زینوں کا تھا۔ لہٰذا تین سیڑھیوں والے منبر پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے نہ اسے خلاف سنت کہا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۶۹) از بنارس کی باغ مرسلہ جناب مولوی محمد خلیل الرحمٰن صاحب ۳ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ بنارس محلہ مدن پورہ بازار ریچا ٹولی میں دو مسجدیں ہیں ایک کلاں دوسری خورد قدیم۔ ان دونوں میں جمعہ ہوتا ہے آخر ماہ کے قریب ہوا کہ ایک مولانا صاحب تشریف لائے اور اتحاد کے متعلق نہایت

؎ فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ [illegible] منبر اقدس کے تین زینے تھے علاوہ اوپر کے تختے کے جس پر بیٹھتے۔ [illegible] حدیث [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] ثلث درج [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] خطبہ فرمایا کرتے [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] خطبہ فرمایا [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] ادب کی وجہ سے [illegible] نہ حضور [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ جو مشورہ فرمایا تھا اور اس کو قائم کیا اور ساتھ ہی دونوں مساجد کے جمعہ کے متعلق بیان فرمایا کہ جمعہ ایک جامع مسجد میں پڑھا جائے تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ جب ارشاد فرمایا اس وقت سے جمعہ فرد مسجد چند مصلیوں نے مستقل کر دیا کہ جمعہ ایک جگہ مسجد کلاں میں ہو۔ چنانچہ کافی عرصہ تک جمعہ مسجد کلاں میں ہوتا رہا مگر اس وقت مسجد خورد کے چند مصلیوں نے جمعہ کی بابت ایک استفتاء ایک دوسرے مولوی صاحب سے کیا جو بغرض ملاحظہ منسلک ہے جب دو گرشتہ جمعہ سے چند لوگوں نے بغیر کسی ضرورت کے مسجد کلاں میں جمعہ پڑھنا چھوڑ کر اور اکثر میں اتفاق ہونے کا خیال پیدا ہوا تھا مسجد خورد میں نماز جمعہ شروع کر دی اور دیگر لوگوں سے یہ کہہ دیا کہ مسجد خورد قدیم ہے اور اس کی افضلیت بوجہ مستقل مسلک زیادہ ہے اس وجہ سے نماز جمعہ اسی جگہ ہونی چاہیے۔

(۱) جس وقت نماز جمعہ مسجد کلاں میں قائم ہوئی اس وقت کثرت رائے مسلمانوں کی اسی مسجد کے متعلق زیادہ تھی اور اب بھی زیادہ ہے۔

(۲) کل مسلمانان صدر بازار کے کل مکان بیرونی جہات جمع ہو کر نماز جمعہ مسجد خورد میں بسبب تنگی واقع اس قدر کہ جس کی گنجائش نہیں ہے بھی اتنے قدر مسجد کلاں میں۔ مسجد کلاں شاہراہ عام کے قریب واقع ہے مسجد خورد شاہراہ عام سے دور ہے اور مسجد کلاں کو تعمیر ہوئے تخمینًا سو برس ہوئے ہوں گے۔

(۳) فاصلہ درمیان ہر دو مساجد تخمینًا ... قدم ہے۔

(۵) اذان ایک مسجد کی دوسری مسجد تک آواز سنائی دیتی ہے۔

(۶) ان مسلمانوں کے واسطے تفرقہ کرنے سے مسلمانوں کے تحت جماعت و شوکت اسلام کو نماز جمعہ کے پڑھنے میں نقصان ہے یا نہیں اور خصوصًا ایسے وقت میں جب اتحاد و اتفاق کی نہایت ضرورت ہے حکم خدا و رسول کیا حکم ہے۔

(۷) کیا نماز جمعہ ایک جگہ ہونے کے متعلق کثرت رائے کی ضرورت ہے۔

الجواب ــــ ایک شہر میں متعدد جگہ جمعہ قائم کرنے کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض جائز کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک ناجائز۔ جو جائز کہتے ہیں ان میں متعدد اقوال ہیں کہ کل مطلقًا تعدد کو جائز کہتا ہے اور کسی کے نزدیک یہ شرط ہے کہ وہ شہر بڑا ہو اور کسی کے نزدیک یہ شرط ہے کہ بیچ شہر میں دریا ہو ایک جمعہ اس طرف ہو اور دوسرا دوسری طرف۔ اور بعض نے کچھ اور شرطیں بھی ذکر کی مگر ان میں محقق اور قول راجح یہ ہے کہ مطلقًا تعدد جائز ہے۔ ذرّ اثر رب ... صحیح مذہب ... مقتضی الذہب ... شرح المجمع للعینی ... فتح القدیر ... البحر ... [illegible]

كان المصر كبيرا او لا سواء فصل بين جانبيه نهر كبير كبغداد او لا وسواء قطع الجسر او بقي متصلا وسواء كان التعدد في مسجدين او اكثر وكيف يفاد من الفتح ومقتضاه انه لا يلزم ان يكون التعدد بقدر الحاجة كما يدل عليه كلام السرخسي. قوله على المذهب فقد ذكر الامام السرخسي ان الصحيح من مذهب ابي حنيفة جواز اقامتها في مصر واحد في مسجدين واكثر وبه ناخذ لاطلاق لا جمعة الا في مصر شرط المصر فقط

مگر جمعہ چونکہ شعائر اسلام سے ہے اور مسلمانوں کے اجتماع عظیم سے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے جو تفرق میں نہیں لہذا اچھا تھا کہ تعدد جمعہ میں کمی ہو مسلمانوں کا مجمع کثیر ہوگا اور اس سے اسلام کی شوکت زیادہ ظاہر ہوگی اور کفار پر اس کا رعب پڑے گا۔ ان امور کو لحاظ رکھتے ہوئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ جمعہ ہونا بہ نسبت تعدد کے بہتر ہے اور جب ان دو مسجدوں میں ایک بڑی اور ایک چھوٹی ہے اور سب کے اجتماع کے بعد چھوٹی مسجد میں گنجائش بھی نہ ہوگی تو بڑی مسجد کو ترجیح دی جائے گی کیونکہ اگر چھوٹی مسجد کو اختیار کیا اور سب مسلمان اس میں نہ آسکے تو مجبوراً اس مسجد کی توسیع کرنی چاہئے یا دوسری مسجد میں منتقل کرنا پڑے گا یا بقیہ لوگ دوسرا جمعہ قائم کریں گے اور اسی تعدد کو دور کرنا تھا پھر ایسی مسجد کیوں نہ اختیار کریں جس میں کوئی دقت نہ ہو اور بڑی مسجد میں چونکہ پیشتر سے جمعہ ہوتا آیا ہے اگرچہ چھوٹی میں بھی جمعہ پہلے سے قائم ہے مگر زیادہ مناسب بڑی معلوم ہوتی ہے کہ چھوٹی اختیار کرنے میں پھر بوجہ عدم گنجائش تعدد سے سابقہ پڑے گا۔ اور اگر چھوٹی مسجد کے مصلی نہ مانیں اور دو جگہ قائم کرنے پر اڑ جائیں اور ایک جگہ جمعہ ہونے میں نفاق و شقاق پڑھنا مظنون ہو تو انہیں بڑی مسجد میں آنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ کہ جب جمعہ متعدد جائز ہے صرف اولیٰ یہ تھا کہ ایک جگہ ہوتا اور ایک جگہ ہونے میں فساد کی صورت نمودار ہوتی ہے تو اولیٰ کرنے کے لئے حرام کا ارتکاب جائز نہیں جو لوگ تفریق بین المسلمین کرتے ہیں وہ سخت کبیرہ کے مرتکب ہیں۔ ایسے لوگوں کو توبہ کرنی چاہئے۔ اور یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اہل اسلام میں اتحاد و محبت پیدا ہو جمعہ ایک ہونے کے لئے کثرت رائے کی ضرورت نہیں مگر سب لوگ اتفاق کے ساتھ ایک کام کریں تو زیادہ بہتر ہوگا اور جب لوگ مخالفت کرتے ہوں تو ایک مستحب حاصل کرنے کے لئے انہیں مجبور نہ کیا جائے۔ اگر وہ لوگ یہاں آکر نہ پڑھیں تو ان سے تعرض نہ کیا جائے اور خواہ مخواہ دشمنی اور مخالفت پیدا نہ ہونے دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۰۰) مرسلہ عبد الرحمٰن از بھیش پور راڑیا ضلع بریلی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ موضع بھوٹیا و بھیش پور راڑیا یا اور دیگر دیہات و قریہ جات

جمعہ جائز و درست ہے یا نہیں۔ موضع مذکور مقام قلعہ دریا سے دو میل جانب غرب واقع ہے جہاں شہر کی اذان کی آواز نہیں آتی ہے۔

الجواب: دیہات میں جمعہ جائز نہیں کہ جمعہ کے لیے مصر یا فنائے مصر شرط ہے۔ گاؤں والے ظہر پڑھیں ...

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲۷۵ مسئولہ ... ۱۰ رجب ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ زید نے خطبہ جمعہ شروع کیا اور کسی قدر خطبہ اولیٰ پڑھنے کے بعد نعت کے دو شعر اردو میں پڑھے اور پھر خطبہ ثانیہ پڑھنے کے بعد نماز پڑھائی ... یہ فعل جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: خطبہ میں غیر عربی کا خلط خلاف سنت متوارثہ ہے ... مکروہ ہے۔ در مختار میں ہے ... [illegible]

مسئلہ ۱۲۷۶ مسئولہ ... ۱۰ رجب ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ... [illegible] ... گاؤں میں جمعہ ... ظہر پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جمعہ کی صحت کے لیے مصر یا فنائے مصر شرط ہے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔ یہی مذہب امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں لا جمعۃ ولا تشریق ولا صلاۃ فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او مدینۃ عظیمۃ۔ اور یہی مذہب حذیفہ و عطا و حسن و ابراہیم نخعی و مجاہد و ابن سیرین و سفیان ثوری و سحنون رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے، اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب۔ امام ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فتح القدیر میں فرماتے ہیں ... المصر کل بلدۃ فیہا سکک و اسواق و بہا رساتیق و والٍ ینصف المظلوم من الظالم ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ (۲۹۳) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں [illegible]

[illegible]

سمجھا جاتا ہے اور نماز جگہ جگہ ہوتی ہے گھر پر پڑھتا ہے اور وہ حنفی المذہب بھی ہے اور ہمیشہ امام ہے سب تو اس کی کیا سزا ہے بینوا توجروا

الجواب: اگر وہ ایسی جگہ ہے جہاں جمعہ فرض ہوتا ہے اور بعد زوال وہاں سے ایسی جگہ چلا گیا جہاں جمعہ فرض نہیں تو گنہگار ہے اور تارک جمعہ پر احادیث میں سخت وعیدیں آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لینتہین اقوام عن ودعہم الجمعات او لیختمن اللہ علی قلوبہم ثم لیکونن من الغافلین۔ لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آئیں گے یا اللہ ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ مہر کر دے گا پھر وہ غافلین سے ہو جائیں گے۔ رواہ مسلم عن ابن عمر و ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور فرمایا من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ تعالیٰ علی قلبہ جو سستی سے تین جمعے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا۔ رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی ومالک واحمد اور اگر اس وجہ سے جمعہ نہیں پڑھتا کہ وہاں جمعہ فرض نہیں یا قبل زوال کسی وجہ سے گاؤں کو چلا جاتا ہے تو کچھ الزام نہیں۔ جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے بلا عذر شرعی اس کا ترک گناہ اور جب بار بار ترک ہے تو فاسق۔ عالمگیری میں ہے وفی الغایۃ قال عامۃ مشائخنا انہا واجبۃ وقد سماہا بعض اصحابنا سنۃ مؤکدۃ الخ۔ قنیہ میں ہے وفی شرح المنیۃ ... رحمہ اللہ تعالیٰ ... فی التتارخانیۃ ... تارک جماعت کی سزا ضرب وحبس ہے۔ ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۷۴): عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھا جائے تو کیا حکم ہے۔ نماز جمعہ میں کوئی خلل تو نہیں واقع ہوگا۔

الجواب: خطبہ غیر زبانوں میں پڑھنا یا اس میں غیر عربی کا خلط خلاف سنت متوارثہ ہے مگر نماز جمعہ ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۷۵): از الٰہ آباد مرسلہ سید ظہیر الحسن صاحب رضوی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میری مسجد میں امام چاہیں جمعہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر کسی مسجد میں عرصہ چند روز میں سال سے جمعہ ہوتا ہو تو اس کو قائم رکھنا چاہئے اور وہاں نماز پڑھنے سے جمعہ کا ثواب ملے گا یا نہیں۔

الجواب: تعدد نماز جمعہ میں قول امام محمد رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ ہے کہ ایک شہر میں متعدد جگہ قائم کر سکتے ہیں۔ مگر

اقامت جمعہ کے لئے سلطان یا حاکم کی ضرورت ہے اور یہاں یہ موجود نہیں۔ لہٰذا احکام شرعیہ جاری کرنے کے لئے اور مسلمانوں کے سب سے بڑا اور فقیہ قائم مقام قاضی ہے کہ جمعہ قائم کرے یا بوجہ مجبوری عوام نے جمعہ کے لئے جسے امام بنایا وہ اقامت جمعہ کرے۔ لہٰذا بلا ضرورت عوام بطور خود جمعہ منعقد کریں۔ اور جس مسجد میں مدتوں سے جمعہ ہوتا آیا ہے اسے بند کرنے کی ضرورت نہیں۔ مگر ہر مسجد میں جمعہ کرنا جمعہ کی اجتماعی شان میں کمی کرنا ہے کہ جمعہ جامع جماعت ہے اور شوکت اسلام اس سے ظاہر ہوتی ہے اور ہر مسجد میں ہونے سے وہ بات اور اجتماع کہاں۔ بہر طرح نہ کرنے میں ہے۔ [illegible] [illegible] شرح [illegible] فتح القدیر [illegible] [illegible] [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

مسئلہ (۳۷۶)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ خطبہ کے وقت اذان ثانی کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنی چاہئے یا نہیں۔ اگر دعا مانگنے کا حکم ہے تو صرف مقتدیوں کے لئے یا امام بھی مانگ سکتا ہے۔ جواب قرآن و حدیث سے ہونا چاہئے۔

الجواب: مقتدیوں کو نہ چاہئے۔ حدیث میں ہے اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام۔ جب امام خطبہ کے لئے نکلا تو نہ نماز ہے نہ کلام۔ ایک حدیث یہ ہے۔ من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب [illegible] [illegible] اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلاتہ کانت کفارۃ لما بینہا وبین جمعۃ التی قبلہا۔ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے اور اس کے پاس خوشبو ہو تو لگائی پھر جمعہ کو آیا اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں پھر جو مقدر ہو نماز پڑھی اور امام جب نکلا تو چپ رہا حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو تو اس کے لئے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابی سعید وابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ جب خروج امام کے بعد لوگوں کو سکوت کا حکم دیا گیا تو اس وقت دعا وغیرہ میں مشغول نہ ہونا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۷۷) [illegible] مرسلہ مولوی قاری [illegible] [illegible]

ف: یہ حکم مقتدیوں کے لئے ہے خطیب دعا مانگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (مرتب)۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ امام بعد ختم خطبہ جمعہ بیٹھ جاتا ہے اور مقتدی کھڑے ہوتے ہیں تو کس وقت مؤذن کو تکبیر حی علی الفلاح کہنا چاہئے تو امام و مقتدی سب اٹھ جائیں، آیا بیٹھنا بعد ختم خطبہ جمعہ درست ہے یا نہیں۔ اور امام کا بعد ختم خطبہ جمعہ بیٹھنا ایک تکلیف سے ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ قبل خطبہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کرتا ہے بعد ختم تقریر فوراً خطبہ شروع کرتا ہے جس کی وجہ سے زیادہ تکان ہو جاتا ہے۔ جب بعد ختم خطبہ جمعہ بیٹھ جاتا ہے اور جس وقت تکبیر حی علی الفلاح کہتا ہے اس وقت اٹھتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: سنت یہ ہے کہ امام و قوم اس وقت کھڑے ہوں جب مکبر حی علی الفلاح کہے۔ تمام کتب مذہب متون و شروح و فتاوی میں اس کی تصریح ہے۔ وقایہ، کنز، ملتقی، نور الایضاح، مراقی الفلاح، جامع الرموز، درمختار، فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب میں اس کی تصریح ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہ نے اپنے فتاوی میں اس مسئلہ کو مفصل تحریر کیا ہے۔ مگر امام جمعہ بیچ میں بیٹھ جاتا ہے اس کا بیٹھنا حدیث و فقہ سے ثابت نہیں۔ مگر جب کہ بیٹھنا بوجہ عذر ہے تو اس کی کراہت کی بھی کوئی وجہ نہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۲۸) از ... مرسلہ جناب سید قاسم صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک موضع ہے جہاں کے مسلمانوں کے مکان سو سے زائد ہیں مگر وہاں نہ کوئی ... ہے نہ حاکم، اور نہ بازار ہے اور نہ کچھ قوم ہے اور نہ کچھ۔ لہذا ایسے مقام پر نماز جمعہ اور عیدین کی نماز درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جمعہ و عیدین کے لئے مصر شرط ہے اور مصر کی تعریف میں اختلاف ہے۔ اصح یہ ہے کہ مصر وہ جگہ ہے جہاں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہاں کوئی ایسا حاکم ہو جو مظلوم کا انصاف ظالم سے کر سکے۔ ردالمحتار میں ہے: عن ابی حنیفۃ انہ بلدۃ کبیرۃ فیہا سکک و اسواق ولہا رساتیق وفیہا وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمتہ وعلمہ او علم غیرہ یرجع الناس الیہ فیما یقع من الحوادث۔ لہذا بنا بر مذہب مختار و ظاہر الروایۃ گاؤں میں نماز جمعہ و عیدین جائز نہیں۔ مگر چونکہ یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے لہذا جو لوگ پڑھتے ہوں انہیں سختی سے منع نہ کیا جائے۔ البتہ اہل علم نہ خود پڑھیں نہ دوسروں کو حکم دیں، نہ نیا جمعہ قائم کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۲۹) از ... مرسلہ ... صاحب ... تحصیل ...

دار ایک ایسا مقام ہے جہاں مسلمانوں کی آبادی پچیس مکانوں کی ہے جن میں علماء یا ہم [illegible]
اور وہاں ایک مسجد ہے جس میں پنجگانہ نماز اور نماز جمعہ بھی ہوتی ہے کیا ایسی بستی میں [illegible] جمعہ صحیح ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۲۸۰) ڈرگ اسٹیشن سے ڈرگ کی بستی دو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اسٹیشن پر چند اصحاب ملازمان [illegible] کے سلسلے میں رہتے ہیں جن کی تعداد ریلوے یا [illegible] نفر ہوگی۔ [illegible] کو شہر یا باہر کے مسافر یا قرب وجوار کے رہنے والے شریک ہو جاتے ہیں ایک فرش بچھا کر اسٹیشن پر ایک صاحب جمعہ پڑھا دیا کرتے ہیں [illegible] صورت میں [illegible] اسٹیشن پر جمعہ [illegible] ہے یا نہیں۔ ایک عالم صاحب نے یہاں ادائے جمعہ کو ناجائز قرار دیا ہے [illegible] صحیح جواب سے [illegible] فرمائیں تاکہ آپس کا اختلاف دور ہو۔

مسئلہ (۲۸۱) کسی قصبہ میں دو تین چار مسلمان رہتے ہوں اور [illegible] آدمی دیگر مواضعات سے [illegible] آتے ہوں دس پانچ مواضعات سے آکر جمع ہوں اور نماز جمعہ ادا کریں۔ کیا جمعہ ہوگا یا نہیں۔

الجواب: تمام کتب فقہ حنفی [illegible] جمعہ کے لئے مصر یا فنائے مصر شرط ہے [illegible] گاؤں میں جمعہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ مصر کی تعریف یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسا حاکم ہو جو مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکتا ہو لہٰذا گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھا جا سکتا کہ وہ مصر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۲۸۰: جب وہ اسٹیشن نہ مصر ہے نہ فنائے مصر تو وہاں نماز جمعہ جائز نہیں ان لوگوں کو ظہر پڑھنا فرض ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۲۸۱: قصبہ میں وہاں ایسا حاکم ہو جو [illegible] مصر کے لئے شرط ہے اور بازار [illegible] قصبہ [illegible] لہٰذا قصبہ میں نماز جمعہ پڑھی جائے۔ البتہ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے جو امام کے علاوہ تین آدمیوں سے ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۸۲) از مقام [illegible] اسٹیشن [illegible] مرسلہ جناب [illegible] کریم [illegible] الدین۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] ایک [illegible] گاؤں میں [illegible] مسلمان
[illegible] ہندو [illegible] گاؤں کے [illegible] ان گاؤں میں بازار [illegible]

[illegible]

اگر حکومت نہیں اور یہاں پر پانچ چھ سال سے نماز جمعہ وعیدین پڑھی جاتی ہے۔ نیز یہاں کی آبادی کچھ یوں ہے۔ دس گیارہ آدمیوں سے ایک صف جاری ہے اس سے زیادہ لوگ صف میں آتے نہیں آتے ہیں اس مسجد کی کل تیس بتیس آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں اور اس گاؤں میں کل پورہ بیس پچیس مسلمان ہیں۔ مگر نماز جمعہ وعیدین کے لئے قریب گاؤں کے چند آدمی آجاتے ہیں جس سے کل بیس اکیس کی تعداد ہو جاتی ہے۔

الجواب: ایسے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں، وہاں والوں کو ظہر پڑھنا چاہئے جمعہ کے شرائط میں سے ایک شرط مصر یا فنائے مصر ہے اور مصر کی معتبر تعریف درمختار وغیرہ کی مذہب ظاہر الروایۃ کل موضع له امیر وقاض یقدر علی اقامة الحدود وهو ظاہر المذہب ہے کہ مصر وہ جگہ جہاں امیر و قاضی ہو جو حدود قائم کرنے پر قادر ہو اگرچہ قائم نہ کرے ردالمحتار میں ہے تعلیق شیٔ بالقنیة والمصر ... الاختیار صاحب الہدایة تبعا ... امیر وقاض ینفذ الاحکام ویقیم الحدود ... ابو یوسف ... عن ابی حنیفة رحمه اللہ تعالیٰ انہ بلدة کبیرة فیها سکک واسواق ولها رساتیق وفیها وال یقدر علی انصاف المظلوم من الظالم بحشمته وعلمه او علم غیره یرجع الناس الیه فیما یقع من الحوادث وهذا هو الاصح ...

مسئلہ ۳۴۳ مرسلہ سید ضمیر الدین صاحب الہ آباد محلہ دارا گنج ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جب جمعہ کا خطبہ ہوتا ہے اس وقت خاموش بیٹھا رہنا چاہئے یا جیسا کہ لوگ پنکھا وغیرہ چلاتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں۔ اس کے بابت کیا حکم ہے۔

الجواب: امام جب خطبہ کو نکلا اسی وقت سے نماز و کلام سب چیزیں منع ہو جاتی ہیں۔ اذا خرج الامام فلا صلوة ولا کلام اور خطبہ کے وقت تو کوئی عمل ایسا منع ہے، حدیث میں فرمایا من مس الحصی فقد لغا جس نے خطبہ کے وقت کنکری چھوئی اس نے لغو کام کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۴۴ از ... مرسلہ جناب ... صاحب ... شعبان ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ خطبہ جمعہ دو ہوتے ہیں۔ یہ دو فرض ہیں یا واجب یا سنت۔ دیگر دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا فرض ہے یا واجب یا سنت اور کیوں بیٹھا جاتا ہے کوئی عقلی ونقلی دلیل ہو تو بیان فرمائیے۔ نیز دونوں خطبوں کے درمیان کتنا بیٹھنا چاہئے اور کیا پڑھنا چاہئے۔

مسئلہ (۳۸۵) جیسے عربی میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اسی طرح اردو کے کچھ اشعار پڑھے جاتے ہیں تو کیا اس اردو خطبہ کو عربی کے مقابل سمجھا جائے گا۔ خلاف سنت پڑھنا۔ کلام و سلام کرنا اور کوئی کام کرنا۔ اس اردو میں کوئی گنجائش تو نہیں کیونکہ اب تک کوئی دلیل شرعی نہیں ملی۔

الجواب ۱ ۔ جمعہ کے لئے مطلقاً خطبہ فرض ہے اور وہ فقط پہلے خطبہ بلکہ الحمد شریف کہنے سے ادا ہو جاتا ہے اور دو خطبہ پڑھنا سنت ہے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔ احادیث سے بھی ثابت ہے اور اسی لئے اگر بیٹھنا ہے کہ اگر نہ بیٹھا تو دو خطبے نہ ہوں گے جب کہ دونوں میں فصل نہ ہو اور بیچ میں سکوت طویل کر کے فصل کیا تو کھڑا رہنا بیکار ہے کہ کھڑا رہنا خطبہ کے لئے تھا نہ کہ سکوت کے لئے۔ در مختار میں ہے والمانع الخطبۃ وکثرت تمیحہ واد تعلیلہ و تسبیحہ و تسبیح تعلیلات بالتہ بیٹھنا دونوں خطبوں کے درمیان اگر خطیب چاہے تو کچھ پڑھ سکتا ہے یا دعا کر سکتا ہے مقتدیوں کے لئے جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۲ ۔ خطبہ کے لئے سنت یہ ہے کہ عربی میں ہو۔ اردو میں پڑھنا سنت کے خلاف ہے مگر جو کچھ اردو میں پڑھا وہ بھی خطبہ کا جز ہے لہٰذا اس کا سننا بھی ضروری ہے اور جب تک خطبہ ہو رہا ہے سلام و کلام وغیرہ منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۸۶)

بعد نماز جمعہ ظہر کا فرض پڑھنا چاہئے یا صرف چار رکعت سنت۔

الجواب ۱ ۔ شہر یا قصبہ میں جہاں جمعہ جائز ہے وہاں عوام کو احتیاطی ظہر کا حکم نہیں دیا جائے گا رد المحتار میں ہے قال المقدسی نحن لا نامر بذلک امثال ھذہ العوام بل ندلّ علیہ الخواص ولو بالنسبۃ الیہم واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۸۷) از ضلع چوبیس پرگنہ گوری پور مرسلہ مولوی عبد العظیم صاحب ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ

کیا نماز جمعہ قیام عند حی علی الفلاح کے حکم سے مستثنیٰ ہے اگر عام نمازوں کی طرح جمعہ کا حکم ہے تو امام حی علی الفلاح تک کھڑا رہ سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب ۱ ۔ امام جمعہ جو کھڑا ہوا ہے کھڑا رہ سکتا ہے۔ مگر بیٹھ جانے کی ضرورت نہیں اور مقتدی جیسے بیٹھے رہیں

واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۸۸) از پورنیہ بست گنج بازار سوداگری مرسلہ حاجی محمد سعید ۲۰ ذوالقعدہ ۶۳ھ

جمعہ کے خطبہ میں اردو ترجمہ کرکے عوام الناس کو سنانا جائز ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۳۸۹) خطبہ کے اندر بعد تلاوت قرآن مجید بغرض اشاعت وہدایت اردو میں وعظ وتقریر جائز ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۳۹۰) اگر امام خطبہ پڑھتے ہوئے ہدایت وتبلیغ وفضائل وآداب جمعہ وغیرہ مسائل صلوٰۃ اردو میں بیان کرتا ہو خواہ تقریری یا تحریری تو عین خطبہ پڑھنے کے دوران دوسرے اشخاص کو روک کر انھیں منع کرنا جائز ہے یا نہیں۔ باوجودیکہ یہ طور پر خطبہ یا تقریر کرتا ہو۔ روکنے والے پر شریعت کی کوئی حد ہے یا نہیں دونوں میں کون زیادہ مجرم ہوئے۔

الجواب ۱: خطبہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا اس میں غیر عربی کا خلط کرنا سنت متوارثہ کے خلاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۲: یہ بھی خلاف سنت متوارثہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۳: اثنائے خطبہ میں بات چیت کرنا منع ہے حدیث میں ارشاد ہوا من قال لصاحبه انصت والامام يخطب فقد لغا۔ اردو کو خطبہ میں شامل کرنا اگرچہ خلاف سنت تھا مگر اثنائے خطبہ میں سامعین کو بولنے کی اجازت نہ تھی اگر منع کرنا تھا تو بعد میں خطیب سے کہہ دیا جاتا کہ آئندہ ایسا نہ کرے نہ کہ اثنائے خطبہ میں روک ٹوک کرنا یہ زیادہ قبیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۹۱) مرسلہ محمد اکرام الدین صاحب از کنہارت منتظم جامع مسجد ترونڈا تبع اہلسنت وجماعت قصبہ ترونڈا ۲۷ ذوالحجہ ۶۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سیرت کمیٹی جو کہ لاہور پنجاب میں قائم ہوئی ہے اس کے خیالات کیسے ہیں کیا اپنے عقائد اہلسنت وجماعت کے موافق ہیں یا خلاف ارقام فرمائیں۔ اور اسی سیرت کمیٹی کے علماء وعمائدین نے ایک مجموعہ خطبۂ جمعہ اردو میں لکھا ہے جس کا نام بیان رکھا ہے۔ آیا وہ خطبہ بوقت جمعہ از روئے شریعت واز روئے اہلسنت وجماعت تاجدار مدینہ سردار دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصحابۂ کرام وتابعین وائمۂ کرام وامام اعظم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اہلسنت وجماعت کے منبر پر کھڑے ہوکر پڑھنا بلا کراہت جائز ودرست ہے یا نہیں۔ مفصل طور پر اس کا جواب بحوالہ کتب قرآن عظیم واحادیث کریمہ وفقہیہ کے ارقام فرمایا جاوے عین نوازش ہوگی۔ دریں حالیکہ اراکین سیرت کمیٹی اس خطبہ مذکورہ کو پڑھوانے میں بوقت جمعہ بہت تاکید کرتے ہیں اور زور

دیتے ہیں بلکہ مجبور کرتے ہیں ایسی حالت میں اپنے علماء اہلسنت وجماعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب: سیرت کمیٹی جن لوگوں نے قائم کی وہ وہابی خیال کے لوگ ہیں اگرچہ اس کا رواج ہندوستان کے بہت سے شہروں میں ہوگیا اور اہلسنت بھی اس میں کافی حصہ لیتے ہیں اور اس کے جلسے کرتے ہیں۔ پنجاب کی سیرت کمیٹی نے بعض رسائل بھی شائع کئے ہیں جو اس مقصد سے شائع ہوئے کہ ان کو جلسوں میں پڑھ کر مسلمانوں کو سنایا جائے۔ میں نے ایک رسالہ دیکھا تھا جس میں شان رسالت میں نا ملائم اور رکیک الفاظ استعمال کئے ہیں۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا خلاف سنت متواترہ ہے زمانۂ سلف میں بھی عجم تھا مگر سب لوگ عربی نہیں جانتے تھے اکثر وہی لوگ تھے جو اس سے ناواقف تھے پھر بھی خطبہ عربی ہی میں پڑھا جاتا تھا۔ لہٰذا اسی کی پیروی کرنی چاہئے جو لوگ اصرار یا مجبور کرتے ہیں ان کی زیادتی ہے انہیں اس سے باز آنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۹۲) از لونی گنج بازار سوداگری مرسلہ امام جامع مسجد ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ

خطبہ پڑھنے کے بعد اگر امام صف کی درستگی کے لئے کچھ کلام کریں اور صف درست کریں کہ نماز میں کچھ وقفہ ہو جائے تو کیا حکم ہے امام ایسا کریں یا نہ کریں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: خطبہ کے بعد امام درستگی صف کے متعلق ہدایت کرسکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صف قائم ہونے کے بعد ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے ارشاد فرمایا: لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم۔

واللہ تعالیٰ اعلم

باب العیدین

مسئلہ (۳۹۳) از جگدل ضلع چوبیس پرگنہ مرسلہ عبدالوحید صاحب ۷ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ذیل کے مسئلہ میں کہ

مسلمانوں نے بہ نیت قربانی کوئی زمین خریدی اور اس میں قربانی ہونے بھی لگی لیکن اب چند دنوں سے چند مسلمانوں نے اسے عیدگاہ بھی مقرر کرلی اور نماز عید بھی ہونے لگی کیا اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

الجواب: اس جگہ عیدین کی نماز جائز ہے قربانی کو عیدگاہ سے مناسبت یوں ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عیدگاہ میں قربانی فرمائی ہے۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذبح و ینحر بالمصلی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ (۳۹۴) از موضع بربھولی ڈاکخانہ ٹانگہ ضلع سلطانپور مرسلہ جناب خدابخش صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

نماز عیدین میں بعد نماز دعا مانگنا چاہئے یا بعد خطبہ سنت طریقہ کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: بعد خطبہ دعا مانگنا بہتر ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ (۳۹۵) از بیت پور کالپیا والا تکیہ مسجد مرسلہ جناب عبدالقادر میاں احمد میاں صاحبان ۱۲ ذی الحجہ ۴۹ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید مسجد کا پیش امام ہے اور عید الفطر کی نماز چند اشخاص کے مسجد میں پڑھائی جب کہ عیدگاہ بھی موجود ہو اور کوئی عذر بھی نہ ہو ایسی حالت میں مسجد میں نماز عید پڑھنا اور پڑھانا کیسا ہے۔ بہار شریعت حصہ چہارم صفحہ ایں لکھا ہے کہ گاؤں میں عیدین کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار) اس پر زید اعتراض کرتا ہے علاوہ ازیں کتاب غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درمختار جلد اول صفحہ ۳۹ سطر بارہ میں بھی لکھا ہے کہ گاؤں میں نماز عید پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ زید کہتا ہے کہ نماز عیدین شہر میں پڑھنا جائز ہے تو شہر کس کو کہتے ہیں کیونکہ بیت پور ۴۸ میل کی مسافت میں نہیں ہے اور نہ پچاس ہزار یا ساٹھ ہزار مسلمانوں کی بستی ہے اور نہ آٹھ دس مسجدیں ہیں اور نمازیوں کا اس قدر ہجوم ہوتا ہے جس سے خدشہ پیدا ہو۔ علاوہ اس کے عیدگاہ میں ہمیشہ ہر سال نماز ہوا کرتی ہے اور امام بھی اس کے حق دار ہیں۔ پانی وغیرہ کا بھی معقول انتظام ہے اور عیدگاہ وہ بھی تکیہ ہے۔

الجواب: بہار شریعت کا یہ مسئلہ گاؤں میں نماز عید ناجائز ہے بالکل صحیح و درست ہے۔ یہی امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مذہب ہے اور خود امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ ارشاد ہے اس کو غلط بتانا اس کی غلطی اور بے علمی ہے اگر وہ مذہب سے واقف ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کہتا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد ہے لا جمعۃ و [illegible] الخ۔ اور شہر فقہاء کی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں جہاں کوئی حاکم ہو

جو ظلم کو ظالم سے انصاف کیجئے گر تا دی جو اور وہاں پایا نا اور شہر و کچہ بوں اور اس کے متعلق دیہات ہوں
اور ایسا دیہات ہو تو اس گاؤں کا ہی ہو گا [illegible] حکومت [illegible] گاؤں [illegible] شہر [illegible] والے شہر
[illegible] اس وجہ سے [illegible] اگر [illegible] جماعت [illegible] شہر ہو تو [illegible]
[illegible] کا ام
[illegible] امامت کا جماعت [illegible] نماز جماعت سنت کے مطابق ہے کہ نماز [illegible] اسلام سے
ہے اور تمام مسلمانوں کا [illegible] نماز اور اس [illegible] شوکت ہے [illegible] نماز کرنے سے وہ
شوکت اسلام [illegible] ہے اس کی بہت ضرورت ہے کہ اسلام کی شوکت [illegible]
[illegible] کیا جائے [illegible] پیدا کرنے سے احتراز کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۹۶) [illegible] صاحب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ عید کی نماز کے بعد [illegible]
خطبہ دعا کے [illegible] ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ پھیلانے [illegible] دنیا و آخرت کی ہر ذلت و رسوائی سے
بچنے اور دونوں جہاں میں بہتری اور خوبی پانے کے لئے [illegible] جائز ہے یا ناجائز اور دعا مذکورہ کے
سبب سے رحمت الٰہی نازل ہونے [illegible] مصیبت [illegible] خوف [illegible] جماعت [illegible]
[illegible] قرآن پاک اور حدیث شریف [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] لوگوں پر قائم رکھے

الجواب [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] دعا [illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آخرت کی ہر مصیبت کو دور کرنے والا ہے اور ہر ذلت و
رسوائی سے [illegible] اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

جس پر گناہ نہ ہو اور قطع رحمی نہ ہو۔ جب تم اللہ سے دعا کرو تو اس طرح کرو کہ تمہاری ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں نہ پشت
دست آسمان کی طرف نہ ہو اور جب دعا کر چکو تو ہاتھوں کو منہ پر پھیر لیا کرو۔ رواہ ابو داؤد عن مالک بن یسار و ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ دوسری حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطھما
حتی یمسح بھما وجھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو جب تک منہ پر نہ پھیر لیتے نیچے نہ کرتے
رواہ الترمذی عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ دعا میں حضور ہاتھوں کو اتنا بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی دکھائی دیتی
اور سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کان یجعل اصبعیہ حذاء منکبیہ ویدعو حضور دعا کے وقت انگلیوں
کو شانوں کے مقابل کر دیتے تھے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے المسئلۃ ان ترفع یدیک حذو
منکبیک او نحوھما سوال کی صورت یہ ہے کہ ہاتھوں کو شانوں کے مقابل کر دے یا اس کے قریب [illegible]
[illegible] ان ترفع یدیک حذو منکبیک [illegible]
[illegible] سوال کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو شانوں کے مقابل کرے کہ عادت یہ ہے کہ جب کوئی کسی سے کچھ
مانگتا ہے تو اس کی طرف ہاتھ پھیلا دیتا ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دعا کا یہ طریقہ ہے اور اس میں اپنی عاجزی
و بیکسی کا اظہار ہے کہ جس طرح باطن میں توجہ اور رجوع الی اللہ ہونا چاہیے اسی طرح ظاہر میں بھی سائل اور مانگنے والے
کی صورت ہونی چاہیے کہ یہ اقرب الی اللہ ہونا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۹۷) مسئولہ محمد کامل صاحب بنارس ۱۷ محرم الحرام [illegible]

اصول حنفیہ کے اعتبار سے سوائے تکبیر تشریق کے اور کون سا ذکر بالجہر مشروع ہے اور تکبیر تشریق پر لا الہ
الا اللہ کا مقدم کرنا کیسا ہے۔

الجواب: ذکر جہری مقصد کے لئے جائز ہے۔ تکبیر تشریق پر اذکار کو مقدم نہ کرے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے و
ینبغی ان یکبر متصلا بالسلام۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بقیہ [illegible]
[illegible]

مسئلہ (۳۹۸) مرسلہ مولوی غلام ... صاحب ... [illegible]

... ہے یا نہیں ... [illegible] ... ابن ماجہ ... ابوداؤد ... ایک حدیث ... علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ... ارشاد فرمایا ... اس کا جواب کیا ہے۔

الجواب۔ اولاً یہ حدیث مرسل ہے جیسا کہ ... [illegible] ... ثانیاً یہاں ... [illegible] ... وغیرہ ... [illegible] ... لہٰذا ... [illegible] ... واجب ہے ... [illegible]

مسئلہ (۳۹۹) مرسلہ مولوی غلام ... صاحب ... [illegible]

نماز ... دوسری رکعت میں امام ... [illegible] ... اس وقت قیام کی طرف ... کیا۔ اور تکبیرات کو پورا کیا ایسی شکل میں نماز ہوئی یا نہیں۔

الجواب۔ امام رکعت ثانیہ میں تکبیرات زوائد بھول گیا اور ... [illegible] ... قیام کی طرف ... [illegible] ... روایت ہے ... [illegible] ... قیام ... [illegible] ... کرنا ... [illegible] ... نماز ... [illegible] ... عود ... رکوع ... [illegible] ... فساد ... [illegible] ... تکبیرات ... [illegible] ... قیام ... [illegible] ... الفساد ... [illegible]

[illegible] ... واللہ اعلم۔

بابُ الجنائز

مسئلہ (۲۰۰) [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ (۴۰۱) سوال از مولوی محمد یحییٰ صاحب [illegible] مدرسہ [illegible] اسلامیہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

اگر ولی میت نے امام جمعہ کے علاوہ دوسرے کسی دیندار پرہیزگار کو نماز جنازہ کی اجازت دے تو نماز صحیح ہوگی یا نہیں۔

مسئلہ (۴۰۲) ولی میت کی اجازت کے بغیر امام جمعہ نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں اگر پڑھا دے تو ولی میت نماز لوٹا سکتا ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۴۰۳) اگر میت کا ولی محلہ کا سردار ہو اور مسجد کا متولی بھی تو امام جمعہ کے علاوہ دوسرے کسی کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دے سکتا ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۴۰۴) اگر کوئی شخص حالت زندگی میں امام جمعہ سے ناراض ہو اور بعد وفات دوسرے کسی شخص کے ذریعہ سے نماز پڑھوانے کی وصیت کرے تو وصیت جاری ہوگی یا نہیں۔

الجواب: اگر صاحب حق کے سوا دوسرے نے [illegible] نماز پڑھا دی [illegible] نماز جنازہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے [illegible] ساقط ہو جائے گا [illegible] درمختار میں ہے [illegible]

[illegible] نماز جنازہ کے وقت امام جمعہ حاضر ہو تو ولی یا امام حی [illegible] امام جمعہ کا ہے [illegible]

[illegible] ولی کو [illegible] افضل [illegible] دوسرے سے پڑھوائے [illegible] امام جمعہ پڑھ جائے مگر دوسرے نے پڑھا دی تب بھی نماز ہوگی [illegible]

[illegible] حق [illegible] وصیت صحیح نہیں [illegible]

الجواب (۲): امام جمعہ کو ولی سے اجازت لینے کی کچھ ضرورت نہیں [illegible] صاحب حق [illegible] اور پڑھا چکا کہ امام جمعہ ولی پر مقدم ہے [illegible] تو ولی نماز کا اعادہ نہیں کر سکتا۔ ولی نماز کو دوبارہ اس وقت پڑھ سکتا ہے کہ بغیر اجازت ولی کسی ایسے نے نماز پڑھا دی ہو جو ولی پر مقدم نہ تھا [illegible]

[illegible]

در مختار میں ہے ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: ... نماز جنازہ کا حق نہیں ... روایت ... کوئی دوسرا حق نہیں۔ اور امام جمعہ کے ہوتے ہوئے دوسرے کو اجازت دینے کا اسے حق نہیں ... [illegible]

الجواب: ... امام ... اگر ... ترجیح ... ترجیح کی وجہ ... نماز جنازہ ... امام ... در مختار میں ہے ... [illegible]

[illegible]

... ناحق ... در مختار میں اجازت ... [illegible]

... جنازہ کی وصیت باطل ہے ... کے سوا دوسرے کو نماز پڑھانے کی وصیت کر گیا تو اس وصیت سے حق ولایت ساقط نہ ہو جائے گا۔ در مختار میں ہے ... الوصیۃ ... [illegible]

ردالمحتار میں ہے ... [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۵۰۲) ... اسمٰعیل ... [illegible] جنازے کے آگے کلمہ شریف پڑھنا چلتے وقت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جنازہ کے ساتھ ... شریف پڑھنا ... [illegible]

مسئلہ (۳۰۶) مسئولہ [illegible] ۱۲ ربیع الآخر [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید شخصے نے ایک مردہ کی نماز جنازہ پڑھی اور کہا [illegible] کو کھانا کھلایا اس کو کھانا کھانے اور نماز جنازہ کی [illegible] ایسے لوگوں کی نسبت شرع کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ مسلمان میت کی نماز فرض کفایہ ہے جن لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی فرض ادا کیا [illegible] کسی کا [illegible] ہے جن لوگوں نے معافی مانگی [illegible] سب پر توبہ فرض ہے [illegible] کا کھانا [illegible] معافی مانگے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۰۷) [illegible]

زید اپنی بی بی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ عورت کے مرنے کے بعد [illegible] شوہر کا [illegible] قطع ہو گیا اب وہ مثل اجنبی کے [illegible] نہیں سکتا مگر دیکھنے کی اجازت ہے۔ [illegible] یہ [illegible] شوہر [illegible] مسئلہ [illegible] کہ یہ مطلقاً ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے شوہر نے [illegible] غیروں کو تو اجازت ہو اور شوہر کو روکا جائے عجب ہے کہ [illegible] منقطع ہو نا سبب ہو تو اور دوسرے [illegible] فرق کیا ہے کہ اوروں کو اجازت اور شوہر کو ممانعت۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۰۸) مسئولہ [illegible] صاحب [illegible]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ یہاں ایک قاضی صاحب [illegible] نماز جمعہ [illegible] نماز جنازہ [illegible] کا انتقال ہوا جس کا نام [illegible] اور ایک عورت کا انتقال ہوا جس کا نام [illegible] قاضی صاحب نے [illegible] نماز جنازہ [illegible] قاضی صاحب [illegible] کہ [illegible] قاضی صاحب نے یہ حکم دیا کہ [illegible] عورت اس کا میت کے شریک نہ ہو [illegible] شریک ہو [illegible] خارج کیا جائے گا [illegible]

کے بعد قاضی صاحب نے اس عورت کو جس نے غسل دیا تھا اور سب پیر و بیاں اور گھاسی میاں جس نے نماز جنازہ پڑھائی تھی جماعت سے نکال دیا اور پیر جیا حسد کر جنازہ کی نماز بھی قاضی صاحب نے نہیں پڑھائی جب کہ نمازی تھا اور سید بادو علی خاں صاحب مرحوم و مغفور کا مریتھا یہ کام جو قاضی صاحب کر رہے ہیں کیا شرع کے موافق ہے یا مخالف یہی قاضی صاحب جماعت سے نصیب نکاح بھی پڑھاتے ہیں اب ہم لوگ ان کو اپنا پیشوا مانیں یا اس منصب پر کسی دوسرے کو قائم کریں۔

مسئلہ (٩١٠م) قاضی صاحب مذکور نے ملک شاہ جو مالک مکان ہیں ان تینوں کو بلایا۔ ان تینوں کی تبدیلی ایک مکان ہے جس کو دیر تک وقف ہے قاضی صاحب یہ چاہتے ہیں کہ مسجد کے مال وقف سے کاوان روپیہ دے کر یہ مکان لے لیں اور بعد تعمیر اس مکان کو قاضی کا بنا دیا جائے اور مسجد کی ضروریات میں وہ کرایہ صرف کیا جائے۔ اس کے بعد ان تینوں نے اس پر جبر کیا کہ یہ مکان مسجد میں دے دو اگر نہ دو گے تو جماعت سے نکال دیے جاؤ گے۔ جب ان لوگوں نے انکار کیا تو قاضی صاحب نے ان دونوں کو برادری سے خارج کردیا۔ اب قاضی صاحب شرع شریف کے موافق ہیں یا نہیں۔ بینوا بیانا شافیا۔

توجروا اجرا وافیا۔

الجواب: ہر مسلمان میت کی نماز فرض کفایہ ہے اگرچہ فاسق و فاجر ہو۔ حدیث شریف میں ہے صلوا علی کل بر وفاجر۔ در مختار میں ہے والصلوۃ علیہ فرض کفایۃ بالاجماع فکفر منکرہا لانہ انکر الاجماع اور میت کو غسل دینا بھی واجب ہے۔ عالمگیری میں ہے غسل المیت حق واجب علی الاحیاء بالسنۃ واجماع الامۃ کذا فی الکنز بدائع الصنائع میں ہے ... الدلیل علی وجوب النص والاجماع والمعقول اما النص فما روی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان قال للمسلم علی المسلم ست حقوق وذکر من جملتہا ان یغسلہ بعد موتہ الخ بلکہ جس نے میت کو غسل دیا یا نماز پڑھی اس نے واجب ادا کیا۔ اور کوئی نہ کرتا تو بار کے رہنے والے جن کو خبر تھی سب کے سب گنہگار رہتے اس قاضی جاہل کا نماز جنازہ سے منع کرنا فرض سے روکنا ہے اور جس نے نماز پڑھی اس کو جماعت سے خارج کرنا سخت ظلم و بے باکی ہے۔ ورع قاضی سخت ظالم ہے ایسا شخص کیونکر قاضی کے منصب پر رہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ جن کو اس قاضی نے جماعت سے خارج کیا ہے انہیں شامل جماعت کریں اور خود اس قاضی کو جماعت سے خارج کریں اور اس کو اس منصب سے علیحدہ کریں قال اللہ تعالی فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔ واللہ تعالی اعلم۔

الجواب: یہ تقسیم شرعی حرام ہے اور مکان زمین پر ان کے نام کر کے شخص مذکور کی جماعت سے مقاطعہ کرنا ناجائز۔ قاضی کا یہ حکم خلاف شرع ہے، بجواس کو اس کا حق نہیں کہ لوگوں پر ناجائز دباؤ دے کر ان کے مکانات وغیرہ لے لیں اگر وہ خوشی سے نذر دیتا ہو ان پر کچھ حرج نہیں ہوگا اس پر قاضی کا ظلم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۱۰) از شیر گڑھ بریلی۔ ۲۲ محرم ۱۳۳۶ھ

نماز جنازہ میں مقتدی و امام کو سبحانک اللھم پڑھنے کے بعد حمد و ثنا اور تشہد پڑھنا چاہئے یا نہیں

الجواب: نماز جنازہ میں امام و مقتدی کسی پر قرأت نہیں۔ لہٰذا صرف سبحانک اللھم پڑھیں مگر خیال تعالیٰ کے بعد جل ثناؤک بھی ملائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۱۱) مسئولہ جناب ... صاحب ... مدرسہ اسلامیہ ... تحصیل ... ضلع علی گڑھ

جو شخص مذہب اسلام سے واقف نہ ہو اور مدعی اسلام ہو اور مسائل عقائد و فقہ کے جاننے کی کوشش نہ کرتا ہو بلکہ بعض عقائد اسلامیہ کو بھی ... سمجھتا ہو ایسے شخص سے میل جول اور سلام و کلام ... اور اس کے جنازہ کی نماز جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جو شخص مدعی اسلام ہو اگرچہ اصول اسلام سے واقف نہیں اسے مسلمان ہی تصور کریں گے جب تک ضروریات دین کا انکار اس سے ثابت نہ ہو۔ اگر عقیدہ ہو گا کہ حرام جانتا ہو یا کسی مسئلہ اسلامیہ کو بری نظر سے دیکھتا ہو اور برا جانتا ہو تو وہ کافر ہے اور اس صورت میں اس سے میل جول سلام و کلام سب حرام اور اس کے جنازہ کی نماز حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۱۲) از ... مولوی غلام جیلانی صاحب ... ریاست ... صفر ۱۳۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مقتول ہوا چند روز کے بعد صرف دو حصے سر کے اور ایک ہاتھ ایک طرف کی پسلیاں ملیں۔ اب اس پر نماز پڑھیں یا نہ۔ پڑھ دیا تو کیا گناہ ہوا۔

الجواب: اگر وہ حصہ سر کے اکثر نماز پڑھی جائے گی اور صورت مسئولہ میں تو صرف کچھ اجزا سر کے اور ایک ہاتھ اور ایک طرف کی پسلیاں ملی ہیں۔ لہٰذا اس کی نماز جنازہ نہیں۔ عالمگیری میں ہے: ولو وجد اکثر البدن او نصفہ مع الرأس یغسل و یکفن و یصلی علیہ کذا فی المضمرات واذا لم یصل علی الاکثر لم یصل علی الباقی اذا وجد۔ کذا

فی ... قرأت ... نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ (۴۱۳) مسئولہ مولوی حمید [illegible] مدرسہ اہلسنت [illegible] ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک میت اہل سنت و جماعت کی نماز شیعہ یا غیر مقلد نے پڑھائی۔ اور اس میں دھوکے سے اہل سنت و جماعت نے نماز پڑھی جو نقشبندیہ کی مسجد کے نمازی تھے۔ اور وہ لوگ نماز جنازہ پڑھانے والے کو سنی جانتے تھے اور چند لوگ میت کے ہمراہ جنازہ میں ایسے تھے جو اس امام کے مذہب کو جانتے تھے لیکن ان لوگوں نے ظاہر نہیں کیا۔ اس صورت میں قبر پر نماز جنازہ مکرر ہوگی یا نہیں۔ اور جن جن کو معلوم تھا ان کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا چاہئے یا نہیں۔ اور جن لوگوں کو نہیں معلوم تھا ان کے متعلق شریعت شریف کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: روافض زمانہ تحقیقاً کفار و مرتدین ہیں کہ قرآن عظیم کو ناقص مانتے اور ائمہ اطہار کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر فضیلت دیتے ہیں۔ یا ایسوں کو اپنا پیشوا یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں اور یہ دونوں باتیں قطعاً یقیناً بالاجماع کفر۔ اور جو اس کے قائل کو کافر نہ جانے وہ بھی انہیں کے مثل۔ من شک فی عذابه وکفره فقد کفر۔ اور وہابیہ غیر مقلدین پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم۔ کی تحقیق [illegible] رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا۔ ان کے پیچھے نماز ناجائز و باطل [illegible] انتہی [illegible]۔ بالجملہ اس میت کی نماز نہ ہوئی کہ جب امام رافضی تھا یا غیر مقلد تو امام کی نہ ہوئی۔ اور اقتدا صحیح نہ ہوئی۔ تو میت کو بغیر نماز دفن کر دیا۔ فرض ہے کہ میت کی قبر پر نماز پڑھی جائے۔ اور مقتدیوں میں جسے امام کا حال معلوم نہ تھا ان پر مواخذہ نہیں۔ اور جسے معلوم تھا اور اقتدا کی تو اسے [illegible] امامت سمجھا ایسے کو تجدید ایمان و تجدید نکاح چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

مسئلہ (۴۴۰) مسئولہ [illegible] ۔ جمادی الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جو اپنے کبھی نماز پڑھتا مگر کلمہ گو ضرور تھا اس شخص کی نماز جنازہ کسی نے نہیں پڑھی ایسے لوگوں کے واسطے کیا حکم ہے۔

مسئلہ (۴۵۰) ایک شخص اور جوا وغیرہ بھی کھیلتا تھا اس کے جنازہ کو امام نے پڑھانے سے انکار کیا تب سب کی نماز پڑھنی تو اہل اسلام کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور اس کے لئے میت کا مسلمان ہونا شرط ہے۔ متقی ہونا فرض نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے [illegible] حدیث میں ہے [illegible] جب کسی نے نہیں پڑھی تو سب لوگ [illegible] گنہگار ہوئے [illegible] اگر تین دن سے زیادہ دفن کئے نہ ہوا ہو تو قبر پر پڑھی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: جنازہ مسلم کا [illegible] ناجائز [illegible] نماز نہ پڑھی [illegible] مسلمان میت کی تحقیر کرکے [illegible] حدیث [illegible] اپنے مردوں کی برائیاں بیان کرنے سے زبان روکو [illegible] برائیاں مرنے کے بعد ذکر کرنے سے ممانعت فرمائی [illegible] کس درجہ شنیع و قبیح ہے۔ پھر [illegible] کے بعد نماز پڑھنی تو [illegible] سے رہ پاک ہو گئے [illegible] نماز ترک کرنے کا [illegible] ادا ہو گیا [illegible] ایذا پہنچانے کے لئے [illegible] نماز [illegible] دفن کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۶۰) [illegible] جامع مسجد [illegible] قاری خلیل الرحمن صاحب [illegible]

[illegible] شیعہ یا دیگر فرقہ ضالہ میں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کرنی یا [illegible] میں نقل و حرکت شرعاً کیا حکم رکھتا ہے۔

الجواب: نابالغ بچہ [illegible] تو اس کا اسلام معتبر ہے اور نابالغ ہے تو خیر الابوین کا تابع ہے [illegible] دیگر [illegible] کا

[illegible]

[illegible] ۔

مسئلہ (۲۱۶) [illegible] نماز جنازہ [illegible] میت کے [illegible] [illegible] ۔

الجواب ۔ [illegible] نماز جنازہ [illegible] دعا واجب ہے [illegible] ۔

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔

مسئلہ (۲۱۷) [illegible]

مجنون کی نماز جنازہ کی دعا میں کیا پڑھا جائے ۔

الجواب ۔ مجنون کے لئے نماز جنازہ میں وہ دعا پڑھی جائے [illegible] ۔

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۴۱۹) از مقام گوریٹی ڈاکخانہ انگس ضلع ہوگلی بنگال مرسلہ جناب غلام رسول صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ چند مسلمان متعدد ہندو زمین کافروں کی میت کے ساتھ شریک ہو کر کافروں کے ساتھ کافروں کے رسم ادا کرتے ہیں ایسے مسلمانوں پر شریعت طاہرہ کا کیا حکم ہے۔

مسئلہ (۴۲۰) دیگر مذکورہ بالا مسلمان مسلمانوں کے جنازہ اور تجہیز و تکفین میں شریک نہیں ہوتے جیسا باوجودیکہ ان کو خبر ہوتی ہے۔ ان پر کیا حکم ہے۔

مسئلہ (۴۲۱) مذکورہ بالا مسلمان اس کے ساتھ دوسرے دیندار مسلمان بلا عذر شرعی میل جول رکھیں گے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب ۱: اگر کافر مر جائے تو مسلمان اس وقت کفن و دفن کر سکتے ہیں جب کوئی کافر اس کو کفن دفن کرنے والا نہ ہو۔ ایسی صورت میں بغیر رعایت سنت اس کو ایک گڑھے میں دبا دیں علاوہ جس کے اس کے مذہب والے موجود ہوں تو مسلمان اس کی تجہیز و تکفین نہ کرے اگرچہ وہ کافر اس مسلمان کا قریبی رشتہ دار ہو۔ تنویر الابصار میں ہے۔ ویغسل المسلم ویکفن ویدفن قریبہ الکافر الاصلی عند الاحتیاج من غیر مراعاۃ السنۃ درمختار میں ہے فیغسل غسل الثوب النجس ویلف فی خرقۃ ویلقی فی حفرۃ اور صورت مسئولہ میں جب کہ ہندو موجود تو مسلمان کی شرکت کی کوئی حاجت نہیں بلکہ اس کی شرکت سے لوگوں کی کثرت ہوگی۔ اور اس سے جنازہ کافر کی شان نمایاں ہوگی جس کی ہرگز اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب ۲: اگرچہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ بعض نے ادا کر لیا تو دوسرے لوگ بری الذمہ ہو گئے۔ مگر اس شخص کا کافروں کے جنازہ میں شریک ہونا اور مسلمانوں کے جنازہ میں نہ شریک ہونا ظاہر کرتا ہے کہ کافروں کی طرف اس کا میلان ہے۔ اور قرآن کا ارشاد ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اس آیت میں ظالموں کی طرف میلان نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب ۳: اس شخص سے توبہ کرائیں اگر وہ اپنی ان حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس سے قطع تعلق کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۲۲)

شیر خوار میت یعنی بچہ یا نابالغ میت کو تلقین کرنا چاہئے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: تلقین کی حاجت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۲۳) مرسلہ مولوی عبد الغنی صاحب متعلم مدرسہ [illegible] بازار کانپور۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز جنازہ میں ہاتھ کھول کر سلام پھیرنا چاہئے یا باندھ کر دونوں طرح جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ہاتھ کھول کر سلام پھیرنا چاہئے۔ یہ خیال کہ تکبیرات میں ہاتھ باندھے رہنا مسنون ہے لہٰذا سلام کے وقت بھی ہاتھ باندھے رہنا چاہئے۔ یہ خیال غلط ہے وہاں ذکر طویل مسنون موجود ہے اس پر قیاس۔ اور قیاس کا حال یہ ہے کہ فقہائے کرام نے ہاتھ باندھنے اور کھولنے کے لئے ذکر کلیہ ارشاد فرمایا ہے اس سے استدلال کی کوئی حاجت نہیں جبکہ خاص اسی بارے میں جزئیہ موجود ہے۔ خلاصۃ الفتاویٰ میں ہے ولا یعقد بعد التکبیر الرابع لانہ لا یبقی ذکر مسنون حتی یعقد فالصحیح انہ یحل الیدین ثم یسلم تسلیمتین ھکذا فی الذخیرۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۲۴) مسئولہ محبت شاہ موضع [illegible] ضلع بریلی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسمی زید گاؤں میں رہتا ہے اور گاؤں میں خواندہ شخص بہت کم ہوتے ہیں۔ زید کا لڑکا فوت ہو گیا اور اس کو فوت ہوئے ایک ماہ ہو گیا ہے اور اس کی نماز نہیں پڑھائی گئی۔ زید نے تین یوم تک برابر نماز پڑھوانے کی کوشش کی لیکن نماز پڑھنے والا کوئی نہیں ملا۔ زید چاہتا ہے کہ نماز جنازہ پڑھوا دی جائے۔ ایسی صورت میں از روئے شرع شریف نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب نماز جنازہ فرض ہے جو لوگ اس گاؤں میں رہتے ہیں ان پر فرض ہے کہ نماز جنازہ یاد کریں اور جب تک وہ اس کو یاد نہ ہو … اتنا ہی کر لیا کریں کہ جنازہ کے لئے چار بار اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دیں، فرض ادا ہو جائے گا۔ قبر پر نماز جنازہ اس وقت پڑھی جا سکتی ہے جب تک جسم میت کا صحیح و سالم ہونا ظن میں ہو، اب چونکہ ایک ماہ کا زمانہ گزر گیا وقت نکل گیا۔ وہاں والے سب گنہگار ہوئے۔ توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۲۵) از ضلع بلیا۔ مرسلہ مولوی عبد الحکیم صاحب ۷ ربیع الاول سنہ [illegible]

غسل میت کے اندر حیض والی عورتوں سے تیمم کرانے کا حکم ہے یا ان عورتوں سے میت کے بدن کے کپڑے

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم۔

مسئلہ (۲۰۴) [illegible]

[illegible]

[illegible]

بیان فرماویں۔

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۰۷) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۰۸) [illegible]

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۰۹) [illegible]

نماز جنازہ کے لیے [illegible] کے سامنے کھڑے ہو کر [illegible] صاحب [illegible] نماز جنازہ کی [illegible] کیا گیا [illegible] سے دونوں ہاتھ اٹھا کر پڑھنا کیسا ہے۔

الجواب: نماز جنازہ کے بعد [illegible] دعا کی [illegible] ثابت نہیں [illegible] مگر [illegible] نہ کرنا چاہیے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۳۰) [illegible] صاحب [illegible]

اس وقت جو واقعات ڈاکہ زنی اور فسادات کے [illegible] ہو رہے ہیں کیا [illegible] شہید ہوں گے اور ان کو کفن کی حاجت ہے اور غسل ہوگا یا نہیں؟

الجواب: شہید کی دو قسم ہے ایک وہ جس کو اصطلاح فقہ میں شہید کہا جاتا ہے جس کا حکم یہ ہے کہ نہ غسل دیا جائے [illegible] اور جس [illegible] کو [illegible] دیا جائے [illegible] شہادت کے [illegible] شرائط [illegible] جب تک وہ شرائط [illegible] نہ پائی جائیں اصطلاح فقہ میں اس کو شہید نہیں کہا جائے گا۔ اس شہادت کی [illegible] اور اس کی شرائط و احکام [illegible] معلوم ہو [illegible] دوسرا وہ شہید ہے کہ اگرچہ اصطلاح فقہ میں شہید نہیں [illegible] جاتا [illegible] شہید [illegible] مگر اس کو بھی شہید کہا جائے گا [illegible] اس کو غسل و کفن دیا جائے گا مگر شہادت کی فضیلت اس کو حاصل ہے اور شہادت کا ثواب ملے گا [illegible] اس میں [illegible] اصطلاح فقہ کے [illegible] شہید کہا جائے گا [illegible] احادیث [illegible] نقل کیے گئے [illegible] [illegible] [illegible] تو اگر [illegible] یہ شہیدوں میں شمار ہوگا اس کو بھی شہادت کا ثواب ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۳۱) [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] کے لیے [illegible] دوست [illegible] [illegible] [illegible] سے اجازت لی اور [illegible] دیا۔

مسئلہ (۴۴۳) زید کے ورثہ خالد وغیرہ سب سے اجازت چاہی مگر بعض نے اجازت دی اور بعض نے انکار کیا اور کہا کہ ہمارا عام قبرستان نہیں بلکہ مستثنیٰ ہے اور ہمارے مورث نے اپنے خاندان کی میتوں کی غرض سے علیحدہ چھوڑ رکھا ہے دوسرا قبرستان جو اسی کے برابر ہے وہ ہمارے مورث نے وقف کر دیا ہے۔ اس میں دفن کرو مگر زید کے وارثان نے کچھ توجہ نہیں کی اور میر زید کو بموجب وصیت دفن کر دیا بعض نے پختہ قبر بنا کر جگہ بھی زیادہ صرف کر لی۔

مسئلہ (۴۴۴) بغیر وصیت زید کے اس کے وارثان نے محض اس خیال سے کہ اول ہی ہمارے بعض عزیز خالد کے مستثنیٰ قبرستان میں دفن ہو چکے ہیں اور ان کے ساتھ اپنا استحقاق جان کر بلا دریافت و بلا اجازت خالد وغیرہ کے مستثنیٰ قبرستان میں دفن کر دیا۔ ایسی صورت میں ہر دو وارثان میت کی نسبت و نیز زید کی نسبت جو اس نے بلا حق اپنے خالد وغیرہ کے مستثنیٰ قبرستان میں اپنے آپ کو دفن کرنے کی وصیت کی تھی کیا حکم ہے۔

مسئلہ (۴۴۴) وارثان اپنے مورث کی وصیت کے مطابق عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ کام جس کی وصیت کی گئی ہے حکم شرعی کے خلاف ہے کیا جائز ہے۔

مسئلہ (۴۴۵) قبرستان کے درختوں کی جھکی ہوئی لکڑی کا کاٹنا اور پتے توڑ کر کریوں کو کھلانا جائز ہے یا ناجائز۔

مسئلہ (۴۴۶) خالد وغیرہ زمینداران میں سے اگر کوئی قضا کر جائے تو تمام مالکوں سے اجازت لینی ہوگی یا نہیں۔

الجواب: اگر وہ قبرستان خاص ہے کہ خاص انہیں زمینداروں کے اموات اس میں دفن ہوتے ہیں تو سب شرکاء سے اجازت لینے کی ضرورت ہے۔ صرف بعض سے اجازت ناکافی ہے کہ شرکت ملک میں کوئی شریک دوسرے کے حصہ میں بلا اذن تصرف نہیں کر سکتا۔ در مختار میں ہے وکل من شریکی الملک اجنبی فی الامتناع عن تصرف مضر فی نصیب صاحبہ لعدم تضمنہا الوکالۃ۔ اور زید کی وصیت کا کچھ اعتبار نہیں۔ دوسرے کی زمین میں دفن ہونے کی وصیت کا اسے حق نہیں۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ عام مسلمین کے قبرستان میں ہی اسے دفن کریں تو برائی ملک کی وصیت ہے اگر خود اپنے مکان میں دفن کرنے کی وصیت کی تو ورثہ پر یہ لازم نہیں کہ مکان ہی میں دفن کریں بلکہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا افضل ہے۔ فی ردالمحتار ... سئل عن مسجد اوصی بان یدفن فی مسکنہ ... ابن عابدین علیہ الرحمۃ ... والافضل الدفن فی مقابر المسلمین والله تعالیٰ اعلم

الجواب ( ) جب کہ بعض نے انکار کیا تو سب کی اجازت نہ ہوئی بلا اذن دفن کرنا جائز نہیں ...

الجواب: اس صورت میں جبکہ دفن ہو جانا اس کا قرائن سے ثابت کر لیا گیا مالک زمین نے اس کے لیے جواز دفن کی تو صرف اسی کے لیے اجازت دی تھی اور دوسرے کے لیے نہیں، اور اگر اس نے بالکل اجازت نہ دی تھی بغیر اجازت دفن کیا تو دفن کرنا ناجائز تھا، مگر اب ... بغیر اجازت مالک کے دفن کر دیا، مالک زمین کو اختیار ہے کہ خواہ برابر کر دے اور اس کو ... چھوڑ دے ... الا لحق آدمی کان تکون الارض مغصوبة او اخذت بشفعة ویخیر المالک بین اخراجه ومساواته بالارض ... کما جاز زرعه والبناء علیه اذا بلی وصار ترابا ... الارض ... اس تصریح سے معلوم ہوا کہ اگر غلطی سے دوسرے کی زمین میں دفن کر دیا یا کسی نے جان کر زمین اپنی ہے ... ثابت ہو ... تو مالک زمین مردہ کو نکلوا سکتے ہیں اگرچہ مٹی برابر کر چکے ہوں اور دفن کو عرصہ گذر چکا ہو اور اگر مالک زمین چاہے تو باقی رکھے۔ فتاویٰ ... مسئلہ ... [illegible] ... ولا يخرج منه ... الا ... وهذا ... مطلقا اور بلا اجازت وعدم اجازت کا لحاظ اس وقت ہے کہ جب وہ زمین خالد وغیرہ زمینداران کی ملک ہو اور اگر ورثہ اس کے اپنا ادعا ... وقف کا ثبوت ہو تو ان زمینداران کو اجازت دینے کا کوئی حق نہیں کہ ... خود اس کو تصرف کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: اگر وہ کافر فلاں شرائط ... اس کی وصیت پوری کرنا جائز نہیں ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: قبرستان کی گھاس اور لکڑی توڑنا مکروہ ہے۔ عالمگیری میں ہے: ویکرہ قطع الحطب والحشیش من المقبرة فان کان یابسا لا بأس به کذا فی فتاوی قاضیخان۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: چونکہ موصی نے اس زمین کو اپنے خاندان کے اموات کے لیے رکھا اور اسی ... خاندان ... ہے تو

اب مرحوم کی اجازت کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ ملک اور آمد اور اس پر کسی شریک کا کوئی تصرف کرنا دلیل جواز ہے۔ کذا فی ما تشاء
شیئاً للغرض وفائدۃ تقبل الاستیفاء بیوم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۲۷) مرسلہ عبد العزیز خان صاحب از کلکتہ زکریا اسٹریٹ ۔ ۱۳ جمادی الاولیٰ ۵۲ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ یہاں کلکتہ کا ایک مسلم قبرستان ہے جس میں حضرت ... عبد العزیز ... کا مزار شریف ہے زیارت کے لئے عورتیں جا سکتی ہیں یا نہیں۔ اگر جا سکتی ہیں تو کس وقت۔ اگر حضرات شرعیہ کوئی قید ہو تو آپ بتا سکتے ہیں یا نہیں ... کوئی وقت مثلاً صبح اندھیرے میں یا رات کو کچھ مضائقہ ہے یا نہیں۔

الجواب: عورتوں کے لئے زیارت قبور میں اختلاف ہے اور احوط یہ ہے کہ عورتیں زیارت کو نہ جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۳۲۸) مرسلہ مولوی حاجی نصیر الدین صاحب ... موضع ... ضلع ... بنگال ...

ہمارے بنگال میں اکثر مکانوں میں مردہ دفن کرتے ہیں اور بعض جگہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دو قبریں ... اس قبر کی جگہ اور اس کے گرد جگہ کی تنگی اور شدت ضرورت کے سبب سے گھر یا چھپر وغیرہ بنانے اور قبر کے اطراف کی زمین ہموار کر کے مکان بنا کر زراعت وغیرہ سو کھانے کے کام میں لانا چاہتے ہیں اور اس جگہ کے سوا اور کہیں کام کرنے کی گنجائش بھی نہیں۔

اسی صورت میں بعض صاحب قبر کھود کر ہڈی وغیرہ اٹھا کر جمع کر کے ہڈیوں پر نماز جنازہ پڑھ کر دوسری جگہ دفن کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اس صورت میں کتب شریف میں بلا عذر نقل قبر صورت میں لانا اور نقل قبر اور ہڈیوں پر نماز جنازہ پڑھنا اور دوسری قبر میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو عدم جواز کی دلیل چاہتے ہیں۔

مسئلہ (۳۲۹) اس صورت کے علاوہ عام شرعی عذر پر نقل قبر جائز ہے یا نہیں اور قبر میں ہڈی وغیرہ باقی نہ رہے تو قبر سے نقل کر کے کیا لے جائے اگر مٹی لے جائے تو اس کی مقدار کیا ہے۔

الجواب: اس قبر پر ایسا تصرف کرنا اسے ہموار کر کے زراعت وغیرہ سکھانے کے کام میں لانا یا اس پر رہنے کا مکان بنانا حرام ہے کیونکہ اس سے میت کو اذیت پہنچتی ہے۔ اسی وجہ سے قبر پر بیٹھنے کی ممانعت آئی۔ عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رآنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی القبر
لا تؤذی صاحب القبر ولا یؤذیک۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا ارشاد فرمایا اے قبر

بیٹھنے والے قبر سے اتر [illegible] صاحب قبر کو ایذا ہوتی ہے [illegible]
[illegible]
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] کوئی آگ پر بیٹھے [illegible] کپڑے جلا کر [illegible] تک پہنچ جائے یہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ قبر پر
بیٹھے۔ اور ارشاد فرمایا [illegible]
[illegible] انگارہ پر چلنا یا پاؤں [illegible] مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ قبر پر چلوں۔ رواہ ابن ماجہ [illegible]
رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] آگ پر پاؤں رکھنا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں [illegible]
[illegible] قبر [illegible] چلنا پھرنا بیٹھنا
بیٹھنا یا پیشاب پاخانہ کرنا [illegible] ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں [illegible]
[illegible] فتاویٰ عالمگیری میں ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] حرام [illegible]
قبر کو روند کر [illegible] اور دوسری جگہ دفن کرنا اور زمین برابر کرکے اپنے کام میں لانا جائز نہیں حرام ہے جب تک قبر کا کوئی
[illegible] بغیر اجازت مالک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۰۴۴) مرسلہ مولوی علاء الدین ولد مولوی عبد الرحیم صاحب از احمد آباد گجرات ۲۴ رجب ۱۳۸۰ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبر پر سے پھول وغیرہ کے کھانا حلال ہے یا حرام بحوالہ کتب کے مدلل جواب لکھیں۔ بینوا بیانا شافیا توجروا اجرا وافیا۔

الجواب:- پھول جو قبر پر ڈالے گئے جب تک تر ہیں اٹھائے نہ جائیں کہ وہ تسبیح کرتے ہیں اور میت کو اس سے انس ہوتا ہے اور اس کا بھی ہلکہ ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے ویکرہ قطع الحشیش الرطب وکذا الشجر من المقبرۃ لانہ مادام رطبا یسبح فیونس المیت وتنزل بذکر اللہ تعالیٰ الرحمۃ ولا باس بقلع الیابس منہما ای الحشیش والشجر لزوال المقصود۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے قریب سے گزرے ارشاد فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ پھر کھجور کی ایک تر شاخ کے دو حصے کئے اور ایک ایک دونوں پر نصب فرما دیا۔ پھر اس کی وجہ یہ بیان فرمائی لعلہ ان یخفف عنہما مالم ییبسا میں امید کرتا ہوں کہ جب تک خشک نہ ہوں عذاب میں تخفیف ہوگی۔ علامہ سید احمد طحطاوی فرماتے ہیں ای لانہما یسبحان مادام رطبین فیحصل التخفیف ببرکۃ التسبیح ...
یعنی ان دونوں کے عذاب میں اس وجہ سے تخفیف ہوگی کہ جب تک وہ تر رہیں گی تسبیح کریں گی اور اس کی وجہ سے رحمت الٰہی نازل ہوگی۔ اور دوسرے درخت کی شاخ وغیرہ بھی اسی کے حکم میں ہے نیز اسی طحطاوی میں شرح مشکوٰۃ سے ہے ... افتی بعض الائمۃ من متاخری اصحابنا بان ما اعتید من وضع الریحان والجرید سنۃ لہذا الحدیث
ہمارے متاخرین اصحاب میں بعض ائمہ نے یہ فتویٰ دیا کہ وہ جو عادت ہے کہ قبور پر پھول اور تر شاخیں رکھی جاتی ہیں ان کا رکھنا اسی حدیث کی وجہ سے سنت ہے اور پھول جو قبر پر ڈالے گئے خشک ہونے کے بعد اٹھا سکتے ہیں اور اگر کھائیں تو حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۰۴۴) مسئولہ مولوی محمد یوسف صاحب موضع بتول ڈاکخانہ ... ضلع مظفرپور بہار ۲۲ صفر ...
ایک بستی میں ہیضہ کی بیماری ہو گئی تھی تو لوگوں نے کہا کہ یہاں کفن چور ہو گیا ہے اسی وجہ سے آدمی زیادہ مرتے ہیں چنانچہ لوگوں نے قبر کھود کر دیکھا تو کفن چار پانچ مُردوں کی لاشوں کو دیکھا ... ... دیکھا گیا کہ

[illegible]

ان کی لاشیں ویسی ہی تھیں جیسی دفن کی گئی تھیں بلکہ اس سے کچھ زیادہ بدن فربہ اور حسین ہو گیا تھا، اس کے بعد لوگوں نے ان لاشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جس سے خون بھی بہت کافی جاری ہوا۔ دریافت طلب یہ ہے کہ کیا ایسی بات پیدا ہوئی۔ اور مردہ کی لاش کتنے دن تک قبر میں ثابت رہتی ہے۔

الجواب:۔ میت کو دفن کرنے کے بعد پھر قبر کو کھودنا جائز نہیں۔ مگر جب کہ کسی آدمی کے حق کے لئے کھودنا ہو، مثلاً زمین مغصوبہ میں دفن کیا گیا۔ یا دفن کرتے وقت کسی کا مال قبر میں گر پڑا تو ایسی صورت میں قبر کھودنے کی اجازت ہے اور اگر کسی آدمی کا حق اس کے ساتھ متعلق نہ ہو تو کھودنا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر بغیر غسل میت کو دفن کر دیا ہو تو نہلانے کے لئے اس کو قبر کھود کر نکالنا درست نہیں۔ در مختار میں ہے۔ ولا یخرج منہ بعد اہالۃ التراب الا لحق آدمی کان تکون الارض مغصوبۃ۔ رد المحتار میں ہے قولہ الا لحق آدمی احترز بہ عن حق اللہ تعالیٰ کما اذا دفن بلا غسل او صلاۃ او وضع علی غیر یمینہ او الی غیر القبلۃ فانہ لا ینبش علیہ بعد اہالۃ التراب کما مر۔ فھذا اس صورت میں ان لوگوں نے قبروں کو کھودا انھوں نے بہت بڑا کیا اور اس سے بہت زیادہ برا یہ کہ لاشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا کہ میت کو ایذا دینا ہے۔ پیٹ کی بیماری میں مرتا ہے وہ شہید ہے۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ میں حدیث ہے کہ، ارشاد فرمایا المطعون شہید والمبطون شہید (حدیث) ہو سکتا ہے کہ یہ خون نکلنا اسی شہادت کا اثر ہو عموماً اموات کی لاشیں تین دن یا اس سے کم و بیش میں پھٹ جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے اگر کوئی میت بغیر نماز دفن کر دی گئی ہو تو جب تک اس کے پھٹ جانے کا غالب گمان نہ ہو قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کا فقہاء حکم دیتے ہیں۔ اور تفسخ کی کیا مقدار ہے اس میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ اس کی کوئی مقدار نہیں۔ در مختار میں ہے وصلی علی قبرہ ... مالم یغلب علی الظن تفسخہ من غیر تقدیر ھو الاصح۔ رد المحتار میں ہے قولہ ھو الاصح لانہ یختلف باختلاف الاوقات حرا و بردا والمیت سمنا وھزالا والامکنۃ ... وقیل یقدر بثلاثۃ ایام وقیل عشرۃ وقیل شھر ... اور بعض اموات کے لئے اس کی کوئی حد نہیں۔ یہاں تک کہ بعض صحابہ کرام کی لاشیں ... سال بعد بھی ... پائی گئیں ...

[illegible]

مسئلہ (۴۴۲) مسئولہ ... [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک میت کو قبر میں دفن کیا گیا ... لیکن جب ... تو اس کا وجہ سے قبر ... اب ایسی صورت میں قبر کو توڑنا درست ہے کہ ... میت کو باہر نکالا جا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جب مٹی ڈال دی گئی تو اب میت کو نکالنا جائز نہیں۔ در مختار میں ہے ولا یخرج منہ بعد اہالۃ التراب الا لحق آدمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۴۳) مسئولہ عبد الکریم صاحب ... [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بعض ... کے ہمراہ ... کے ساتھ ایک ولی اللہ ... کے مزار پاک پر ... تو کیا وہ ... گنہگار اور حدیث شریف لعن اللہ زائرات القبور کی ... بینوا توجروا۔

الجواب: مذہب صحیح یہ ہے کہ حدیث لعن اللہ زائرات القبور منسوخ ہے ... اور ... زیارت قبور کی اجازت ... کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا ... [illegible] ... شریعت ... زیارت قبور ... کیا جائے ... اور ... کیا گیا ہے ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۴۴)

مردہ دفن کرنے کے بعد چالیس قدم ہٹ کر قبر پر اذان دینا کیسا ہے ... بینوا۔

الجواب: اذان کہنا درست ہے ... چالیس قدم ہٹنے کی تخصیص بے کار ہے ... [illegible]

[illegible]

قبل دفن و بعد دفن دونوں جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۴۵) مسئولہ محمد حسین از محلہ سوداگران بریلی ۳ ربیع الاولیٰ ۱۳۳۲ھ

قبر پر اذان دینے کو ایک شخص منع کرتا اور بدعت بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ کوئی خاص حکم اس کے لئے نہیں ہے نہ کوئی حدیث اس بارے میں ہے۔ اور اگر کوئی ثبوت کافی ہو تو میں اسے ماننے کے لئے طیار ہوں۔

مسئلہ (۴۴۶) ایک موضع کے لوگ قبرستان میں اوپلے تھوپتے ہیں اور جانور باندھتے ہیں۔ اور یہ لوگ اہل ہنود سے ہیں اور وہاں کے مسلمان یہ حالت دیکھتے ہیں اور منع نہیں کرتے ان کے لئے کیا حکم ہے۔

الجواب قبر پر اذان کہنا بہتر ہے اور دلیل کی حاجت ہو تو رسالہ ایذان الاجر ملاحظہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب وہاں کے مسلمان پر لازم ہے کہ مقابر مسلمین کو نجاست سے پاک کریں اور جس طرح ممکن ہو ہندوؤں کو باز رکھیں قبرستان میں جوتا پہن کر جانا تک تو حدیث میں منع فرمایا۔ نہ کہ وہاں کھاد رکھا جانا اور نجاست کے ڈھیر قبروں پر لگانا۔ یہاں تک کہ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا ہو اس پر چلنا منع ہے۔ یونہی وہاں جانوروں کا باندھنا کھڑے جانا بھی ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۴۷) مسئولہ منشی شوکت علی صاحب از محلہ ذخیرہ بریلی ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ

کیا حکم ہے علمائے اہلسنت وجماعت کا اس مسئلہ میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر مردہ کو زمین کے اندر دفن کرکے زمین کو سپرد کر دیا جائے تو جتنی مدت کو سپرد کیا ہے مردہ ویسا ہی نکلتا ہے یہ صحیح ہے اور ایسا چاہئے یا نہیں۔

مسئلہ (۴۴۸) بیری کی لکڑی قبر میں کیوں رکھ دیتے ہیں۔

الجواب یہ بات بالکل خلاف قیاس ہے بلا ثبوت شرعی قابل اعتبار نہیں۔ ان بعض اموات کو زمین نہیں کھاتی اگر وہ بہت ایسے ہیں جو ویسا ہی رہنا ممکن مگر ایک مدت تک سپرد کرنے کو اس میں کیا دخل۔ سپرد کر کے جب نکالیں گے ہو تا اور ثابت گزرنے پر گلا اس کا جسم بدستور رہے گا۔ دفن کرنے کے بعد جنازہ کو قبر سے نکالنا ناجائز و حرام۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے ولا ینبغی

بقیہ مسئلہ دونوں میں جیسا کہ حدیث فرمایا گر بہتر یہ ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے کفارہ ادا کرے اور اسے قبل دفن زیادہ بہتر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عہ سپرد کرنا رافضیوں کا طریقہ ہے۔ اور فقہا نے ناجائز و حرام جب کہ مدت پوری کے بعد میت کو نکالیں جیسا کہ سپرد کرنے والے کی نیت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ (۳۴۹) [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible]

یا مٹانا کر، دوسرے یہ کہ ہندوستان میں جو کچی قبر کھودی جاتی ہے اس میں نشان کتنی اونچی اور چوڑی ہونی چاہئے۔ اور پکی [illegible] کی لگائی جاتی ہے وہ کتنی چوڑی اور اونچی ہونی چاہئے۔

الجواب: بعض مردہ کو بٹھا کر سوال کرتے ہیں۔ صحیح بخاری شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں [illegible]

[illegible] الحدیث لہٰذا کچھ اونچی بقدر نصف قدمیت کے ہو اور کچھ لمبی بہتر ہے کہ قدر برابر ہو ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تابوت کی کچی بھی یہی ہو کچھ کا قائم مقام ہے لہٰذا اس کی مقدار بھی یہی ہونی چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۵۰) [illegible] کا شیاء اور سبز رنگ کے [illegible] پکی قبر بنانا جائز ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۲۵۱) میت کو دفن کرتے وقت جو قبر پہ کنکریاں ڈالتے ہیں قرآن شریف کے ختم کی اور قرآن شریف [illegible] پڑھتے تو اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: اوپر سے قبر پختہ بنائیں اور اندر سے خام ہو تو اس میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: کچھ کنکریوں پر قرآن مجید پڑھ کر دم کر کے قبر میں بغرض تبرک رکھیں اس میں مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

مسئلہ (۴۵۲) مرسلہ غلام محی الدین صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی میت کو بغیر تختہ رکھے صرف مٹی سے دفن کر دینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: بغیر تختہ یا کسی ایسی چیز کے جو حائل ہو دفن کرنا درست نہیں، مگر جو کوئی چیز دستیاب نہ ہو تو معذور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۵۳) جو مسلمان حالت نجاست میں فوت ہو تو غسل دینے سے پاک ہوتا ہے یا نجس رہتا ہے۔ روح غسل دینے سے پہلے باہر جاتی ہے، لہٰذا روح نجس جاتی ہے یا پاک (یعنی یہاں روح جاتی ہے) بینوا توجروا۔

الجواب: پاک ہو جاوے گا۔ روح ناپاک ہوتی ہی نہیں۔ المؤمن لا ینجس۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۵۴) میت پاک ہے یا نجس۔ بینوا توجروا۔

الجواب: مسلمان پاک ہے، زندہ ہو یا مردہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۵۵) بعض فرماتے ہیں کہ میت کو تین غسل دینا چاہئے یہ صحیح ہے یا غلط، اور اگر تین غسل دے تو کس طریقہ سے دے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: تین مرتبہ ہر جگہ سے پانی بہا دینا سنت ہے اور یہ ایک غسل ہے۔ تین غسل دینے کا اگر [illegible] تو کتب فقہ دیکھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۵۶) تہبند باندھے ہوئے قبر میں اتارنا چاہئے یا تہبند کو دیکھ کر اتارنا چاہئے۔ بینوا توجروا۔ میت مرد ہو یا عورت۔

الجواب: میت مرد ہو یا عورت تہبند باندھ کر اتارنا ہر حال درست ہے اور تہبند کو دیکھ کر اتارنا سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۵۷) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ غسل کے وقت میت کا رخ کس طرف ہونا چاہئے۔

مسئلہ (۴۵۸) میت کے غسل کے لئے کون شخص ہو سکتا ہے اور غسل دینے کے علاوہ اس کا کیا حق ہے اور اس کا ادا کرنا یا ذکر نا کیسا ہے۔

مسئلہ (۴۵۹) قبرستان میں سیاست کر کے دفن کر کے [illegible] کیا حق [illegible] بینوا توجروا

الجواب: [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: [illegible] اور ثواب کی نیت سے ہو تو [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: قل ہو اللہ پڑھ کر قبر کے اندر مٹی رکھنے میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۴) از قصبہ [illegible] ضلع بلند شہر یو پی مرسلہ محمد الیاس ۱۰ رجب [illegible]ھ

قبرستان میں نماز فرض عین یا فرض کفایہ یعنی نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے جبکہ داہنے بائیں اور سامنے قبریں ہوں۔

الجواب: قبر سامنے ہو تو نماز مکروہ تحریمی۔ اور داہنے بائیں ہو تو حرج نہیں اور نماز جنازہ میں قبر سامنے ہو جب بھی حرج نہیں کہ حقیقۃً نماز نہیں بلکہ دعا ہے۔ ردالمحتار میں ہے ولا بأس بالصلوٰة فيها اذا كان فيها موضع اعد للصلوٰة وليس فيه قبر ولا نجاسة كما في الخانية ولا قبلته الى قبر حلية۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۵) مرسلہ قاسم میاں [illegible] ابن قاضی خان میاں از گونڈل کاٹھیاواڑ۔

جنازہ غائب کا پڑھنے میں حنفی مقتدی شافعی المذہب کی اقتدا کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: ہمارے مذہب میں جنازہ غائب کی نماز جائز نہیں کہ نماز جنازہ صحیح ہونے کے لیے میت کا سامنے ہونا ضروری ہے اور جب یہ شرط مفقود ہو تو اشتغال بالایعنی ہے اور یہ جائز نہیں۔ درمختار میں ہے وشرطها ايضا حضوره ووضعه امام المصلي فلا تصح على غائب۔ اور شافعی المذہب کی اقتدا اس وقت جائز ہے جب وہ فرائض و شرائط کی مراعات کرتا ہو یا کم از کم مراعات و عدم مراعات کا علم نہ ہو اور جس وقت معلوم ہو کہ شرط صحت ہمارے طور پر مفقود ہے تو اقتدا جائز نہیں۔ درمختار میں ہے وتكره خلف [illegible] ان تيقن المراعاة لم يكره او عدمها لم يصح وان شك كره۔ ردالمحتار میں ہے اي [illegible] من شروط [illegible] في ذلك [illegible]۔ اور جنازہ غائب میں چونکہ شرط صحت نہیں پائی گئی لہذا اقتدا جائز نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۴۶) مسئولہ محمد کامل صاحب ساکن بریلی محلہ گندہ نالہ ۵ صفر [illegible]ھ

عہ اس سے ظاہر ہوا کہ قبر پر نہ جنازہ پڑھنا [illegible] جائز ہے [illegible] جنازہ قبر پر ہو [illegible]۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عہ [illegible] اگر ہو گی تو نماز [illegible] غائب پر [illegible] نہ ہو گی [illegible]
ہو گی جب نماز ہی نہ ہوئی تو اقتدا [illegible] بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ امجدی۔

[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

الجواب: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رحمت اترے گی۔ جیسا کہ خزانہ میں لکھا ہے میں کہتا ہوں اور دلیل اس کی وہ

حدیث ہے وارد ہوا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو دو ٹکڑے کر کے ان دونوں قبروں پر رکھا جن پر عذاب ہو رہا

تھا اور علت یہ بیان فرمائی کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گے ان کے عذاب میں تخفیف ہو گی یعنی ان کی تسبیح کی برکت سے مردہ

میت سے تخفیف عذاب ہو گی کیونکہ تر کی تسبیح خشک کی تسبیح سے بڑھ کر ہے کہ تر میں ایک قسم کی حیات ہے اسی سے اور

حدیث سے اس کے رکھنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔ اور اسی پر قیاس ہو گا پھول وغیرہ کے رکھنے کا جیسا کہ اس زمانہ میں عادت

ہے۔ اور شافعیہ کی ایک جماعت نے اس کی تصریح کی ہے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں یہ ذکر کیا کہ بریدہ بن حصیب رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر پر دو شاخیں رکھ دی جائیں۔

قبور اولیاء و علماء و صلحاء پر بغرض اظہار عظمت چادر ڈالنا جائز و محمود ہے کہ [illegible] و احترام

نہیں دیکھتے۔ ان کی پوری وقعت نظر میں نہیں آتی اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید نہیں ہوتے۔ رسالہ کشف

النور [illegible] عبدالغنی نابلسی قدس سرہ [illegible] ولکن نقول الآن اذا کان القصد بذلک التعظیم فی عیون

العامة حتی لا یحتقروا صاحب القبر ولجلب الخشوع والادب للغافلین الزائرین فهو امر جائز [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۴۹) مسئولہ [illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ [illegible] ثواب پہنچانا [illegible] فرض،

واجب، سنت یا مستحب ہے اور ثواب [illegible] کیا طریقہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فی باب الحج عن الغیر ان للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره صلوٰة او صوما او صدقة او غیرها [illegible]
[illegible] الخ

[illegible] وتوابیع کے علاوہ ہے کہ درود شریف و قرآن مجید جو چاہے پڑھے اور ثواب پہنچا دے ... اور اہل برادری ... تو انہیں بھی کھلائے۔ اور اپنے رشتہ دار ایسے ہوں تو انہیں کھانا اوروں سے بہتر ہے ... [illegible]

فتح القدیر میں فرمایا [illegible] الطعام من اهل المیت [illegible]
[illegible]
[illegible] الخ کے لئے وقت مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ بغیر تعیین وقت لوگوں کو دقت ہوگی

[illegible] ثواب [illegible]
[illegible] سوال کیا گیا کہ اگر کسی نے ... قرآن ... ثواب ... [illegible]
[illegible] تقسیم ثواب کا ... [illegible]

[illegible] کہ انسان کو حق حاصل ہے کہ اپنے عمل کا ثواب ... [illegible]
نماز، روزہ، صدقہ ... [illegible]
[illegible] ثواب ... [illegible]
[illegible] کوئی فرق نہیں۔
[illegible] ایصال ثواب ... [illegible]
[illegible] ایصال ثواب ... [illegible]
[illegible]
[illegible] ایصال ثواب ... [illegible]
[illegible] برکت ... [illegible]
[illegible] الخ

اگر کوئی نذر ونیاز شرعاً نہیں بلکہ تقسیم مرتی ہے جو شخص ملا ولیہ چادر چڑھانے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ خود کو کولوی تقریر نہیں۔ اس نے ٹھیک کہا لوگوں کی زیادتی ہے کہ اسے برادری سے خارج کر دیا جنہوں نے خارج کیا اس سے معافی مانگیں اور برادری میں داخل کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۶۶) سوال جناب محمد حنیف صاحب ... مقام پوکھر ... ۲۰ شعبان المعظم ... ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل ذیل میں کہ

مزارات اولیاء کے اوپر چادر وغیرہ چڑھانا جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو کس طرح بعض لوگ ... جگہ روپیہ پیسہ مالیدہ کے۔

مسئلہ (۳۶۷) ایک بیگہ لمبا چوڑا قبرستان ہے اس کے ... کی حفاظت کی غرض سے ... کا احاطہ بنا یا جاتا ہے اور احاطہ کے اندر بعض بعض قبریں بھی پڑتی ہیں ایسا ... طرح کا احاطہ بنانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب جانور اگر اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کریں اور اس کا گوشت پوست نیک کام میں صرف کرکے اس کا ثواب کسی بزرگ کی روح کو نذر کریں تو اس میں اصلاً قباحت نہیں بلکہ فعل حسن ہے۔ اور ... اس سے ... کوئی علاقہ نہیں کہ اس سے مراد وقت ذبح غیر خدا کا نام لینا ہے۔ اور قبر پر روپیہ پیسہ مالیدہ وغیرہ رکھنا نہ چاہئے بلکہ اگر وہاں لے جا کر ایصال ثواب و فاتحہ دینا چاہیں تو قریب قبر رکھ کر فاتحہ دلائیں۔ رد المحتار میں ہے قال البزازی ... ظن ان الميت يتصرف في الامور دون الله تعالى واعتقاده ذلك كفر ... فقد خالف القرآن والحديث والعقل فانه ...

[illegible]

[illegible] مستحب ہیں [illegible] سنت ہیں [illegible] مستحب و [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب اگر اولاد کی طرف سے [illegible] ہو اور [illegible] ہے کہ [illegible] جائز
[illegible] علیہ و [illegible]
[illegible] علیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۶۸) [illegible] مرسلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص [illegible] فوت ہو گیا۔ [illegible]
[illegible] کو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھی گئی [illegible] کپڑے [illegible]
[illegible] فقیر [illegible] کپڑا [illegible]
[illegible] کپڑے [illegible] اگر جائز ہو تو کپڑے اپنے
خرچ میں لائے [illegible] حلال ہوتا ہے۔

الجواب کپڑے لینا جائز ہے [illegible] اتنی بات پر اس کو بند کرنا جائز نہیں
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۶۹) [illegible] صاحب [illegible] مرسلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ
[illegible] شرع شریف میں جائز ہے یا ناجائز شرک ہے یا بدعت۔

مسئلہ (۳۷۰) [illegible] ایک مرتبہ سورہ فاتحہ [illegible] سورہ اخلاص پڑھ کر اس
[illegible] طعام [illegible] کو کیا [illegible]

[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم
[illegible]

[illegible] بدعت ہے ۔

سوال: (۱۲۷) [illegible] اکثر حضرات کی عادت ہے کہ قبرستان میں فاتحہ [illegible]
سورۂ اخلاص [illegible]

الجواب: [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۔

الجواب: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم ۔

الجواب: [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ... ایصال ثواب کسے تو تمام اموات کو پورا پورا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی۔ درمختار میں ہے [illegible] ... تاتارخانیہ پھر ردالمحتار میں ہے [illegible] ...

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۴۷) سوال

فاتحہ اور دعا میں کیا فرق ہے اور ان دونوں سے کیا مقصد وابستہ ہے۔

الجواب: فاتحہ نام ہے سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی و قل وغیرہ پڑھ کر ایصال ثواب کا۔ اور اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کو ثواب پہنچائے اور خود بھی ثواب پائے اور پہنچانے والے کے ثواب میں اس سے کچھ کمی نہیں ہوتی بلکہ زیادتی ہوتی ہے۔ دنیا یا آخرت کے فلاح و صلاح و بہبودی کا سوال کرنا دعا ہے اور مقصود یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعا قبول کرے اور جو ہم مانگتے ہیں وہ عطا فرمائے یا اس سے بہتر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۴۸) رسالہ حکیم سید نعیم الدین صاحب [illegible] ... اولیاء اللہ و عوام الناس کے قبر پر فاتحہ و دعا کس طور سے سنت ہے۔ [illegible] ...

[illegible] زیارت [illegible] ... زیارت [illegible] ...

[illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

کے سامنے یا قبر کی طرف پشت کر کے قبلہ رو ہو کر۔

الجواب: زیارت کے آداب یہ ہیں کہ قبر کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[۱]

مسئلہ (۴۷۴) مسئولہ شاہ قمر الدین صاحب امام مسجد کالا جامع مدرسہ ... ربیع الاول شریف ۷۳ھ

میت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید مکان پر کسی کو بٹھا کر پڑھوانا جائز ہے یا نہیں اور اس کے عوض کا بدلہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ نیز تیسرا، دسواں، بیسواں اور چہلم پر ایصال ثواب کرنا جائز ہے یا نہیں۔ تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا حکم مذہب میں کیسے ہے یا نہیں۔

الجواب: ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید پڑھوانا جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ تلاوت کے لئے اسے اجیر نہ کیا جائے کہ تلاوت پر اجرت لینا دینا جائز نہیں۔ کذا فی الدر المختار۔ اور اگر اس سے پیشتر کہہ دیا جائے کہ اس کا معاوضہ کچھ نہ دیا جائے گا پھر بعد میں پڑھنے والے کی خدمت کی جائے تو عین سعادت ہے۔ تعلیم قرآن پر اجرت لینا دینا متاخرین نے جائز کہا اور اب اسی پر فتویٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۷۵) مسئولہ حشمت علی صاحب قادری بنارس۔ ۲۰ ربیع الآخر ۷۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مردہ کی روح دنیا میں آتی ہے یا نہیں۔ نیز اولیائے کرام اپنی روح کے ساتھ اصلی جسم میں ہو کر دنیا میں چل پھر سکتے ہیں یا نہیں۔ بحوالہ قرآن و حدیث شریف مفصل بیان فرمائیں۔

الجواب: مومن کی روح مرنے کے بعد آزاد ہوتی ہے جہاں چاہے جا سکتی ہے۔ حدیث میں ہے اذا مات المؤمن یخلی سربہ یسرح حیث شاء۔ جب مومن مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔ اور اولیائے کرام کے بکثرت واقعات ایسے ہیں کہ لوگوں نے بعد وفات انہیں ان کی صورتوں میں دیکھا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اصلی جسم ہوں یا ان کے مثالی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] فتاویٰ عالمگیری میں ہے قال فی الاحیاء والمستحب فی زیارۃ القبور ان یقف مستدبر القبلۃ مستقبلا بوجہہ المیت ... [illegible]

مسئلہ (۳۹۹) مسئولہ [illegible] شرف خان [illegible] بنگلور [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

[illegible] گیارہویں شریف کے تمام کام [illegible] کرتے ہیں [illegible] ایک روپیہ خرچ کیا [illegible] ایک پیسہ
[illegible] گیارہویں شریف کے نام پر جمع کرتے ہیں [illegible] اگر اس رقم سے کوئی دوسرا
کار خیر [illegible] کسی غریب [illegible] کھانا کھلا دیا جائے یا کسی غریب [illegible] دیا جائے یا کسی
[illegible] یا کسی غریب [illegible] لڑکی کی شادی میں [illegible] کھانا [illegible] دیا جائے۔ یا
[illegible] گیارہویں شریف کے [illegible] انجام [illegible]
[illegible] اس رقم سے [illegible] بالا [illegible]
اور کوئی دوسرا کام انجام دے سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: گیارہویں شریف کی نیاز ایصال ثواب کے لئے ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

مسئلہ (۴۰۰) [illegible]

[illegible] گیارہویں شریف [illegible] نیاز [illegible] تسلیم
[illegible] ہندوستان کی طرح [illegible] ہیں۔ مگر
[illegible]
[illegible]
[illegible] اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کے لیے ایک مدرسہ کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے اور تمام اہل بستی بیوپاری و تجارت پیشہ ہیں مدرسہ قائم و مدرسہ کا خرچ برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں کیونکہ تجارت کا حال بہت خراب ہے ایسی صورت میں گیارہویں کا کھانا موقوف کر کے اس کی رقم ذکر کار خیر کے لیے صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۳۴۸) بکری جان بیماری سے مسلم ہو کر خریدی ہو اور بیمار ہو اور اس کی ادائیگی ضرورت ہو تو مذکورہ رقم سے امداد درست ہے یا نہیں۔

مسئلہ (۳۴۹) اگر مذکورہ صورتوں میں اس رقم کا استعمال جائز ہے تو یہ بھی فرمائیے کہ اس کے علاوہ اور کون سی صورتیں ہیں جہاں اس رقم کا استعمال جائز ہے۔ **مسئلہ** (　　) اسی طرح کا نذر ماننا ہو تو اس کی رقم کا معقول ہونا ۔

مسئلہ (۳۵۰) ایک مرتبہ شہر کے ہزاروں سوالات کا حل کرنا تو اہم کی بات ہے یا جس کی وجہ سے کل تجارت کی حالت نہایت خراب ہے یہ خیال مذکور مانے کہ اعتقاد اہم کی ناموری کرتے ہیں بلکہ ہم لوگ شرع کی تعمیل کرنے پر آمادہ ہیں۔

مسئلہ (۳۵۱) زید نے حضرت پاک کی نیاز مانی ہو اور کھانا کھلانے کی نیت بھی ہو تو کیا زید بجائے کھانا پکانے کے قیمت نیاز ادا کر سکتا ہے اور اس کا استعمال تعلیم و اشاعت میں ہو سکتا ہے۔ اور اس صورت میں قیمت دینے پر مقبولیت حاصل ہو گی یا نہیں۔

الجواب:۔ گیارہویں شریف کی نیاز ایصال ثواب کے لئے ہے کہ شیرینی یا کھانے پر سورۂ فاتحہ و قل اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر سب کا ثواب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور نذر کرتے ہیں اور یہ نذر کھانے یا شیرینی کے ساتھ خاص نہیں کہ اس کے سوا ہو نہ سکے بلکہ وہ رقم اگر کسی دوسرے کار خیر میں صرف کی جائے اور اس کا ثواب نذر کیا جائے تو بھی جائز ہے کہ مذہب اہل سنت میں ہر عمل خیر کا ثواب احیاء و اموات کو پہنچایا جا سکتا ہے اور اس کی وجہ سے اپنے ثواب میں بھی کمی نہیں آتی بلکہ اور ترقی ہو جاتی ہے۔ ردالمحتار میں ہے صرح علماؤنا فی باب الحج عن الغیر بان للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور جب کہ مدرسہ کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سرمایہ فراہم نہیں ہو سکتا تو رقم مدرسہ میں صرف کی جائے۔ اور اس ثواب کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور نذر کریں۔ یہی فقرا و مساکین کو کھلانا یا اسلامی بیت المال [illegible] میں صرف کرنے سے بھی تبلیغ و اشاعت اسلام میں اس رقم سے امداد کر سکتے ہیں۔ اور جب یہ کام حضور کے ایصال ثواب کے لئے کیا گیا تو گیارہویں کا مقصد حاصل ہو گیا اور رہا وقت گیارہویں شریف، فاتحہ و قل وغیرہ پڑھ کر حسب دستور ایصال ثواب کریں تو زیادہ بہتر۔ اور اس رقم سے جو کچھ خیر کیا جائے اسے حضرت کی طرف منسوب کر دیا جائے۔ مثلاً مدرسہ قادریہ یا غوثیہ قادری کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ بھی حضرت کے ایصال ثواب کے لئے ہے اور علاوہ اس رقم کے جو [illegible] تمام سے جمع ہوتی ہے اگر حسب استطاعت زردہ پلاؤ یا کچھ شیرینی کی شیرینی وغیرہ پر بھی حسب دستور فاتحہ ہو جایا کرے تو نہایت اچھا ہے [illegible] اور عوام یہ سمجھیں کہ گیارہویں بند ہو گئی اور ساری رقم اور [illegible] صرف ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: یہ نذر فقہی نذر نہیں بلکہ برادب بڑوں کی خدمت میں جو چیز پیش کی جاتی ہے اسے نذر کہتے ہیں۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رسالہ نذور میں فرماتے ہیں۔ نذر کہ اینجا مستعمل می شود نہ بر معنی شرعی است چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگاں می برند نذر و نیاز می گویند۔ یہ رقم بھی امور مذکورہ میں صرف کی جا سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ( ) از پنجاب مرسلہ جناب میاں دین محمد صاحب خوشابی [illegible]

گیارہویں تاریخ کو حسب مقدور کھانا شیرینی دودھ وغیرہ پر فاتحہ دے کر اس کا ثواب حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو بخشا جس کو گیارہویں کہا جاتا ہے اس کا کرنا کیسا ہے؟ کیا اس میں کوئی قباحت ہے؟ بعض لوگ اس کو بدعت کہتے ہیں اور منع کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کو مدلل و مفصل بیان فرمائیں۔ جزاکم اللہ اجراً عظیماً۔

[illegible]

الجواب: ایصالِ ثواب شرعاً مندوب و مطلوب ہے احادیث و فقہ سے اس کا اثبات ہے اور بعض بزرگوں کی
بھی اس ایصالِ ثواب کا ایک طریقہ ہے۔ لہٰذا یہ بھی جائز ہے کہ مستحق کو جو ثابت ہو سکے بجز لفظ کو ادا کر دیا ثابت ہے جب
تک افراد و مخصوص ہیئات ثابت نہ ہو ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ نہ یہ کہا گیا ہے کہ ان کے وجود کی کوئی دلیل نہیں۔ نہ قرآن میں اس
کی مخالفت ہے نہ حدیث میں۔ نہ اس کے متعلق کوئی اجماع۔ نہ قیاس یا اجتہاد اور جب ناجائز ہونے کی کوئی شرعی دلیل نہیں تو ناجائز کہنا
غلط و باطل ہے اور ایصالِ ثواب کے ثبوت سے اس کا جواز ثابت۔ ایصالِ ثواب کے متعلق چند احادیث یہ ہیں۔

حدیث ۱: ابو داؤد و نسائی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے راوی۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ
إن أم سعد ماتت فأي الصدقة أفضل قال الماء فحفر بئراً وقال هذه لأم سعد۔ یا رسول اللہ سعد کی ماں کا
انتقال ہو گیا تو کون سا صدقہ اس کے لئے کرنا بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا پانی کا صدقہ کرنا کہ وہاں اس کی کمی تھی اور ضرورت
تھی۔ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہہ دیا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی اس کا ثواب سعد کی ماں کو پہنچے۔

حدیث ۲: صحیح بخاری و مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ إن رجلا قال للنبي صلى الله
عليه وسلم إن أمي افتلتت نفسها وأظنها لو تكلمت تصدقت فهل لها أجر إن تصدقت عنها قال نعم
ایک شخص نے حضور سے عرض کی کہ میری ماں ناگہاں مر گئی اور میرا گمان ہے کہ وہ اگر کچھ بولتی تو صدقہ کرتی۔ تو کیا اگر میں اس کی
طرف سے صدقہ کروں تو اسے ثواب پہنچے گا۔ ارشاد فرمایا ہاں۔ اسی حدیث کے تحت میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ لمعات میں فرماتے ہیں فی الحدیث دلیل علی أن ثواب الصدقة يصل إلى الميت وكذا حكم الدعاء
ظاهر مذهب أهل الحق واختلفوا في العبادات البدنية كالصلوة وتلاوة القرآن عند الحنفية قياسا
یہ حدیث اس پر دلیل ہے کہ میت کو صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے اور دعا کا بھی یہی حکم ہے اور اہل حق کا یہی
مذہب ہے اور عبادات بدنیہ مثلاً نماز و تلاوت قرآن میں اختلاف ہے اور مذہب حنفیہ یہ ہے کہ دعا پر قیاس کر کے ترجیح
دی جائے کہ ان کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔

حدیث ۳: ابو داؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ أن العاص بن وائل أوصى أن يعتق عنه
مائة رقبة فأعتق ابنه هشام خمسين رقبة فأراد ابنه عمرو أن يعتق عنه الخمسين
الباقية فقال حتى أسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم

فقال یا رسول اللہ ان ابی اوصی ان یعتق عنہ مائۃ رقبۃ وان ہشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت خمسون رقبۃ افاعتق عنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ بلغہ ذلک عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں اور اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دئے اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے باقی پچاس کو آزاد کرنا چاہا تو کہا پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میرے باپ نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے پچاس آزاد کر دئے اور پچاس باقی ہیں کیا میں آزاد کر دوں ارشاد فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے اسے پہنچتا۔ لمعات میں حضرت شیخ نے فرمایا قولہ لو کان مسلما الخ دل علی ان الصدقۃ لا تنفع الکافر وفیہ تنبیہ علی ان المسلم ینفعہ العبادۃ المالیۃ والبدنیۃ یعنی اس سے معلوم ہوا کہ کافر کو نہ صدقہ نفع دے اور نہ اسے نجات دے اور مسلمان کو عبادت مالی اور بدنی دونوں سے نفع پہنچتا ہے۔

حدیث ۳: من قرأ الاخلاص احد عشر مرۃ ثم وہب اجرہا للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔ جس نے گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشا تو مردوں کی تعداد کے برابر پڑھنے والے کو ثواب ملے گا۔
اس حدیث کو در مختار باب الجنائز اور فتح القدیر باب الحج عن الغیر میں نقل کیا۔

حدیث ۴: عن انس انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نتصدق عن موتانا ونحج عنہم وندعو لہم فہل یصل ذلک الیہم قال نعم انہ لیصل الیہم وانہم لیفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا اہدی الیہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ ہم اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اور حج کرتے ہیں تو کیا انہیں پہنچتا ہے۔ ارشاد فرمایا بیشک ان کو پہنچتا ہے اور بیشک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا تم میں سے کسی کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ اس حدیث کریم کو امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں ذکر کیا ہے۔

حدیث ۵: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے سینگ والے خوبصورت کی قربانی کی اور اپنے دست مبارک سے ذبح کئے اور فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر اللہم ہذا عنی وعمن لم یضح من امتی الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں سے اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث: حنش کہتے ہیں میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو مینڈھے کی قربانی کرتے دیکھا میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں حضور کی طرف سے قربانی کروں اس لئے میں حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ ابوداؤد

ابوداؤد۔ ان احادیث سے بخوبی ثابت ہے کہ زندوں کے اعمال صدقہ وغیرہ سے اموات کو نفع پہنچتا ہے اور اپنے اعمال کا ثواب پہنچائے تو ثواب پہنچتا ہے۔ اب کتب فقہ کی بعض روایات سنئے بلکہ ان سے پہلے کتب عقائد میں سے شرح عقائد نسفی کی عبارت دیکھئے وفی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتہم عنہم نفع لہم خلافا للمعتزلۃ یعنی زندوں کے مردوں کے لئے دعا کرنے اور صدقہ کرنے کو مردوں کو نفع پہنچتا ہے بخلاف معتزلہ کہ انہوں نے خلاف کیا۔ شرح عقائد کی عبارت سے معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے منکر معتزلہ ہیں۔ اہلسنت کے نزدیک بالاتفاق مردوں کو ثواب پہنچتا ہے۔ قائلین بدعت دیکھیں کہ ثواب پہنچانا پہنچنا اہلسنت کا مذہب ہے اور اس کا انکار بد دینوں یعنی معتزلہ کا مذہب ہے۔ ہدایہ میں ہے الاصل فی ھذا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ او صوما او صدقۃ او غیرہا عند اہل السنۃ والجماعۃ لما روی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ ضحی بکبشین املحین احدہما عن نفسہ والآخر عن امتہ ممن اقر بوحدانیۃ اللہ تعالیٰ وشہد لہ بالبلاغ۔ اس باب میں قاعدہ کلیہ ہے کہ انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو دے سکتا ہے روزہ یا نماز یا صدقہ یا کچھ اور۔ اہلسنت کے نزدیک۔ فتح القدیر میں ہے خلافا فی جمیع ذلک للمعتزلۃ مطلقا ایصال ثواب کے منکر معتزلہ ہیں بحر الرائق میں ہے من صام او صلی او تصدق وجعل ثوابہ لغیرہ من الاموات والاحیاء جاز ویصل ثوابہا الیہم عند اہل السنۃ والجماعۃ یعنی اہلسنت وجماعت کا مذہب ہے کہ جس نے روزہ رکھا یا نماز پڑھی یا صدقہ کیا اور اس کا ثواب دوسرے کو مردوں اور زندوں کو پہنچائے تو یہ جائز ہے اور ان کو ثواب پہنچے گا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے الاصل فی ھذا الباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ کان او صوما او صدقۃ او غیرہا کالحج وقراءۃ القرآن والاذکار وزیارۃ قبور الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والشہداء والاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البر۔ انسان اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے، نماز ہو یا روزہ صدقہ ہو یا اس کے علاوہ جیسے حج اور قراءۃ قرآن و اذکار اور زیارۃ قبور انبیاء و شہداء و اولیاء و صالحین و تکفین اموات اور ہر قسم کے نیکی کے کام۔ ایصال ثواب کا جواز تو دوسرا چاہئے ایصال ثواب کرنے میں نیت ؛

ایصال ثواب ذکر کرنے کے ثواب زیادہ ہے۔ ایصال ثواب نہ کرے تو صرف عمل کا ثواب ملے گا اور ایصال کرنے کی صورت
میں تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا جیسا کہ حدیث سے مستفاد ہے جیسا کہ بحر پھر تاتارخانیہ پھر رد المحتار میں ہے الافضل
لمن یتصدق نفلا ان ینوی لجمیع المؤمنین والمؤمنات لانها تصل الیهم ولا ینقص من اجره شیء۔ جو شخص صدقہ
نفل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ تمام مومنین ومومنات کی نیت کر لے کہ ان سب کو پہنچے گا اور اس کے اجر میں کچھ
کمی نہ ہوگی تو جب اپنا کچھ نقصان نہیں اور دوسروں کا فائدہ ہے تو ظاہر ہے کہ ایسا فائدہ پہنچانا ہر حال میں بہتر ہوگا۔ اگر
ایسے فائدہ پہنچانے سے کوئی گریز کرے تو یہ نہایت درجہ کے بخل کی دلیل ہے کہ اور جگہ دینے میں تو اپنے پاس سے کوئی چیز کم ہوتی
ہے اور یہاں پر کچھ بھی نہیں پھر البحر الرائق میں ہے ان للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره صلاۃ او صوما او صدقة او قراءة
قرآن او ذکرا او طوافا او حجا او عمرة او غیر ذلک عند اصحابنا بالکتاب والسنة۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے ائمہ کے
نزدیک اپنے ہر قسم کے اعمال کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ اور اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے ہے۔ اس کے بعد صاحب بحر
نے اس کے ثبوت میں چند آیات واحادیث ذکر کی ہیں۔ پھر بدائع سے نقل کرتے ہیں من صام او صلی او تصدق وجعل
ثوابه لغیره من الاموات والاحیاء جاز ویصل ثوابها الیهم عند اهل السنة والجماعة۔ اس کی پوری تحقیق
البحر الرائق میں فرمائی اور مطلق ایصال ثواب سے انکار کو معتزلہ کا مذہب بتایا اور ان کی دلیل ذکر کر کے اس کے متعدد جواب ذکر
کئے اور اہلسنت کے مذہب کو آیات واحادیث سے ثابت کیا بعض احادیث جن میں عموم ہے پہلے ذکر کیں اور بعض دوسری
حدیثیں ایک ذکر کی ہیں۔ مثلاً ان رجلا سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کان لی ابوان ابرهما حال حیاتهما
فکیف لی ببرهما بعد موتهما فقال له علیه الصلاۃ والسلام ان من البر بعد البر ان تصلی لهما مع صلاتک
وان تصوم لهما مع صیامک رواه الدار قطنی۔ ایک شخص نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا کہ میرے والدین
تھے کہ ان کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی کرتا تھا۔ اب ان کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ کس طرح بھلائی کروں۔ ارشاد فرمایا
نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھو اور اپنے روزہ کے ساتھ ان کے لئے بھی روزہ رکھو۔ **اقول**
یہاں ان کے لئے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کے یہی معنی ہیں کہ نماز روزہ کا ایصال ثواب کیا جائے نہ یہ کہ ان کی طرف سے فرض
پڑھنا اگرچہ عمل غیر سے اس صورت میں بھی نفع پہنچنا ثابت ہوگا مگر ادائے اولی نہیں ہے کہ ایک حدیث میں آیا ہے لا یصلی
احد عن احد ولا یصوم احد عن احد۔ ایک شخص دوسرے کی طرف سے نہ نماز پڑھ سکتا ہے نہ روزہ رکھ سکتا ہے

اُنکے واسطے حدیث میں لکھا فرمایا اعتبار نہیں فرمایا۔ ایک دوسری حدیث ہے ذکر کیا عن معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من دخل المقابر فقرأ سورۃ یٰس خفف عنہم یومئذ جو قبرستان میں
جاکر سورۂ یٰس شریف پڑھے تو اس دن مردوں سے تخفیف ہو جاتی ہے اسی طرح امام ابن ہمام رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کو حد
سے نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا اور مذہب اہلسنت کو آیات و احادیث سے ثابت کیا۔ بالجملہ یہ مسئلہ بہت
ہی واضح اور صاف ہو گیا کہ مخالفین بھی قول بالحدیث کے مدعی اگر اپنے دعویٰ میں کچھ بھی سچے ہوں تو ایصال ثواب سے
انکار نہ کریں گے یہ تو ہم کیسے کہیں کہ حدیث پر عمل کریں اور ایصال ثواب کریں کہ وہ ایسا کہیں کیونکر ان سے
تو باز آ گئے یہی یا وہ لوگ جو اپنے کو حنفی کہتے ہیں اور ایصال ثواب سے انکار کرتے ہیں وہ بھی اس سے باز آئیں کیونکہ علاوہ
حدیث کے کتب معتبرہ مستندہ حنفیہ کی متعدد عبارتیں پیش کر دی ہیں کہ انکار کی گنجائش باقی نہیں۔ اور غالباً انھیں یہ ہوں
کو دیکھتے ہوئے یہ لوگ اپنی طرف سے کچھ باتیں اختراع کر کے اسے بدعت و ناجائز کہتے ہیں ورنہ ان کے متقدمین تو سرے سے
ایصال ثواب سے ہی انکار کرتے تھے۔ اور دلیل وہی پیش کرتے تھے جو معتزلہ پیش کرتے تھے مگر جب اہلسنت کے دلائل علم
کا لوہا مان کر ساکت ہو گئے تو عدم جواز کا دوسرا پہلو نکالا کبھی کہتے ہیں کھانے پر فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے اور کبھی کہ ہاتھ اٹھا کر فاتحہ
پڑھ کر دعا کرنا بدعت ہے کھانا سامنے رکھنا بھی بدعت ہے دن کا تعین کرنا غرض ایسی ہی باتیں پیش کرتے ہیں کہ ایصال ثواب کو روکنا
چاہتے ہیں۔ اقول قرآن مجید کی قراءت وجہ ممانعت ہو جائے یہ عجیب بات ہے جب صدقہ اور قراءت قرآن دونوں
چیزوں کا ثواب پہنچ سکتا ہے جیسا کہ کتب معتبرہ فقہ سے ثابت ہے۔ عبارات پہلے گزر چکیں تو اگر دونوں کام ایک وقت
کئے جائیں تو ناجائز کی کیا وجہ ہے کیا اس وقت قرآن پڑھنا ناجائز ہے یا صدقہ ناجائز ہے اور جب دونوں جائز تو
ایک ساتھ بھی جائز ہی ہیں یا ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سبب ممانعت نہیں ہو سکتی کہ یہ امر فی نفسہ ثابت ہے حدیث میں دعا کے لئے
ہاتھ اٹھانا آیا ہے اور علماء نے اسے آداب دعا سے قرار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا سألتم
اللہ فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظہورہا جب خدا سے سوال کرو تو ہتھیلیوں کے پیٹ کو اوپر کر کے
سوال کرو پشت دست کو اوپر کر کے سوال نہ کرو۔ رواہ ابوداؤد عن مالک بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور دوسری
روایت ابوداؤد کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظہورہا فاذا
فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم اسی میں اتنا مضمون زیادہ فرمایا کہ فارغ ہو کر منہ پر ہاتھ پھیر لو۔ ترمذی نے حضرت عمر رضی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث طویل روایت کرتے ہیں جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس مع ایک گروہ صحابہ کے جب پہنچے تو فرمایا ھلمی یا ام سلیم ما عندک فاتت بذلک الخبز فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ففت وعصرت ام سلیم عکۃ فادمتہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیہ ما شاء اللہ ان یقول ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فاکلوا حتی شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرۃ ثم لعشرۃ فاکل القوم کلھم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا۔ ام سلیم جو تمہارے پاس ہو لاؤ۔ انھوں نے وہی روٹی (جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ حضور کی خدمت میں بھیجی گئی تھی) حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضور کے ارشاد سے وہ روٹی توڑی گئی۔ ام سلیم نے کپی میں سے گھی نچوڑ دیا جس سے کچھ روغن تھا وہ گویا سالن ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خدا نے چاہا اس پر پڑھا پھر فرمایا کہ دس شخص کو کھانے کی اجازت دو ان کو اجازت دی سو وہ کھا کر آسودہ ہو گئے پھر فرمایا اور دس شخصوں کو اجازت دو پھر دس کو اجازت دو غرض سب لوگ کھا کر آسودہ ہو گئے اور کل آدمی ستر یا اسی تھے۔ دوسری حدیث بھی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ تغیر کے ساتھ مروی۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھجور اور گھی اور پنیر کا حلیہ بنا کر ایک طشت میں رکھ کر حضرت انس کو دیا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور عرض کرو کہ میری ماں نے یہ بھیجا ہے اور سلام عرض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز ہماری طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہے۔ انھوں نے جا کر عرض کر دیا۔ ارشاد فرمایا اسے رکھ دو پھر فرمایا اذھب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا ومن لقیت وسمی رجالا فدعوت من سمی ومن لقیت فرجعت فاذا البیت غاص باھلہ قیل لانس عددکم کانوا قال زھاء ثلثمائۃ ثم رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضع یدہ علی تلک الحیسۃ وتکلم بھا ما شاء اللہ ثم جعل یدعو عشرۃ عشرۃ یاکلون منہ ویقول لھم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلھم فقال لی یا انس ارفع فرفعت فما ادری حین وضعت کان اکثر ام حین رفعت۔ انس جاؤ فلاں اور فلاں اور فلاں چند شخصوں کے نام لے کر فرمایا انھیں بلا لاؤ اور جو تمہیں ملے اسے بلا لاؤ جن کو نام ذکر کر دیا تھا انھیں اور جو ملا اسے سب کو میں نے دعوت دے دی جب میں پلٹ کر آیا تو دیکھتا ہوں گھر آدمیوں سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت انس سے پوچھا گیا کتنے آدمی ہوں گے کہا کہ قریب تین سو کے۔ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس حلیہ پر

بالتور رکھا اور پڑھوا نے جو چاہا پڑھا پھر دس دس شخصوں کو کھانے کے لئے بلایا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لو اور اپنے قریب سے کھاؤ سب کھا کر آسودہ ہو گئے پھر ایک گروہ نکلا اور دوسرا داخل ہوا یہاں تک کہ سب نے کھا لیا حضور نے فرمایا کہ اس کو اٹھا لو جب ہم نے اٹھایا تو نہیں جانتا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا اس وقت زیادہ تھا۔ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قال لما کان یوم غزوة تبوک اصاب الناس مجاعة فقال عمر یا رسول اللہ ادعهم بفضل ازوادهم ثم ادع اللہ لهم علیها بالبرکة فقال نعم فدعا بنطع فبسطه ثم دعا بفضل ازوادهم فجعل الرجل یجیء بکف ذرة ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرة حتی اجتمع علی النطع من ذلک شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکة ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتهم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤه قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت فضلة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشهد ان لا الٰه الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بهما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنة۔ غزوۂ تبوک کے دن لوگوں کو بھوک لگی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگوں کے پاس جو کچھ بچا ہوا توشہ ہو اسے منگوائیے پھر اس پر برکت کی دعا کیجئے حضور نے فرمایا ہاں ایک چمڑے کا دسترخوان طلب فرما کر بچھا دیا اور بقیہ توشہ طلب فرمایا تو کوئی ایک مٹھی جوار لاتا ہے اور کوئی ایک مٹھی کھجور لاتا ہے اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لاتا ہے غرض دسترخوان پر تھوڑی سی چیز جمع ہو گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے برتنوں میں تم لوگ لے لو۔ لوگوں نے اپنے اپنے برتنوں میں لے لیا۔ یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن باقی نہ رہا جس کو بھر نہ لیا ہو۔ لوگوں نے آسودہ ہو کر کھایا اور کچھ بچ بھی رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ان دونوں باتوں پر یقین کرتا ہوا کوئی بندہ خدا سے ملے گا وہ جنت سے روکا نہیں جائے گا۔ تخصیص کو وجہ ممانعت قرار دینے کا معنی اگر یہ ہیں کہ نفس ایصال مع ان خصوصیات کے ناجائز ہو اور خصوصیت نے ناجائز کر دیا یہ کلام بے معنی ہے۔ اس لئے کہ شی کی حیثیت مجموعی مع ان خصوصیات صرف ایک ذہنی مرتبہ ہے۔ وہ خارج میں پائی نہیں جا سکتی کہ جو چیز خارج میں موجود ہوگی مع مزید قید کے موجود ہوگی۔ اور جب وہ متحقق نہیں تو وہ متصف نہ جائز نہ ناجائز ہے کیونکہ یہ دونوں فعل مکلف کے صفات ہیں اور افعال مکلفین میں ان خصوصیات کا تحقق نہیں۔ لہٰذا حضرت کو ناجائز کہنے کا معنی یہی ہوں گے کہ ایصال ثواب ہی کو ناجائز کہا جاتا ہے اور اس کو منع کرنے کا یہ ایک حیلہ ہے اور یہ بھی باطل

کہ احادیث و کتب فقہ سے جائز ثابت کرچکے اور وہ حضور کسی وقت خاص میں کسی مکان خاص میں کسی ہیئات خاصہ کے
ساتھ ہوگا۔ تو جب تک حدیث میں کوئی خصوصیت شرعاً منصوص نہ ہو تو اپنے تمام خصوصیات کے ساتھ ایصال ثواب جائز
رہیگا اور ناجائز کہنے والے پر خصوصیت کی ممانعت ثابت کرنی ہوگی۔ اور اگر خصوصیت کو منع کہے تو یہ ممکن نہیں کہ گیارہویں
وغیرہ کی فاتحہ دلانے والے اسے گیارہویں ہی تاریخ کو جائز کہتے ہیں اور دیگر تاریخوں میں ناجائز جانتے ہیں۔ اور جب مطلق ایصال
ثواب جائز ہے تو اسے ایک تاریخ میں جائز کہنا اور دوسری تاریخوں میں ناجائز کہنا خلاف شرع ہے کہ اطلاق شرعی کو بغیر دلیل کے
سے مقید کرنا ہے اور نہ جانتے ہیں تو اسی کو کہتے ہیں کہ ایسی خصوصیت ضرور منع ہے اور ہرگز مسلمانوں کا ایصال ثواب کے متعلق
ایسے خیالات نہیں ہیں عام طور پر جہاں تک تجربہ سے ثابت ہے دیکھا ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلانے والے
اس قسم کی خصوصیت کے قائل نہیں وہ لوگ دوسری تاریخوں میں بھی فاتحہ دلاتے ہیں۔

خود معترض ایک سوال کے ساتھ بھی کچھ بڑھا ہوا ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر گیارہویں کی فاتحہ کو کہتے ہیں گیارہویں
جو کہ دن ہوتی ہے اور دوسرے دن جو فاتحہ ہوگی وہ گیارہویں کی نہیں ہے بلکہ اس کو ناجائز کہنے والے نے نا سمجھا اولاً یہ کہ
فاتحہ کی خصوصیت بھی مذکور ہے یہ نام کی خصوصیت ہے کہ جو فاتحہ گیارہویں تاریخ کو ہوتی ہے اس کو گیارہویں کہتے ہیں اور
یہ ٹھیک سمجھ ہے کیونکہ جو فاتحہ دوسری تاریخوں میں دلائی جائے وہ گیارہویں کی نیاز کیونکر کہی جاسکتی ہے۔ ہاں اگر دیگر ایام کو بھی گیارہویں
کہیں تو اس کی فاتحہ کو بھی گیارہویں کی فاتحہ کہیں۔ وہ ایسے نہیں۔ ثانیاً اگر یہ اعتراض درست ہو تو اس فاتحہ کو اس
نام سے تعبیر کرنا ہو اس کا مطلب یہ ہو کہ یہ فاتحہ جائز ہے اور تم نہیں۔ تو اب یہ مطلب ثابت ہو گیا کہ نام گیارہویں
تاریخ پر فاتحہ دلانا جائز ہے جب کہ دوسرے دن میں بھی ایصال کو جائز جانتا ہو۔ یہ جواب بر سبیل تنزل ہے ورنہ تم گیارہویں
پر فاتحہ کی کوئی وجہ نہیں۔ ثالثاً بہت سے عوام حضور غوث اعظم کے نام پر جو فاتحہ دلائی جاتی ہے اس کو مطلقاً گیارہویں کی فاتحہ
کہتے ہیں۔ گیارہویں کی فاتحہ کہنے سے ان کا مطلب صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ یہ فاتحہ پیران پیر کی ہے۔ یہ نہیں کہ خاص گیارہویں
ہی تاریخ میں یہ دلائی جائے گی یہاں تک کہ دوسری تاریخوں میں بھی جب حضور کے نام کی فاتحہ دلاتے ہیں تو اس کو بھی گیارہویں کی
فاتحہ اور گیارہویں کی نیاز بولتے ہیں [illegible] کوئی بھی تخصیص اس کا قائل نہیں اور یہ تخصیص کا [illegible] ہے کہ مسلمان
ایسی تخصیص کے قائل ہیں حقیقت [illegible] جبکہ اس قسم کی تخصیصات [illegible] تخصیصات [illegible] کوئی [illegible] فرق تخصیصات بھی
مذکور نہیں [illegible] لوگوں نے اپنے [illegible] اور آسانی کے لئے ایسی خصوصیت مقرر کر لی ہیں اور اس خصوصیت کے [illegible] بھی

[illegible] خصوصیت [illegible] یہ شک نہیں [illegible] وقت مقرر [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک حقیقت [illegible] نہیں کیا جا سکتا۔
اور تمام [illegible] تخصیص [illegible]
[illegible] اوقات نماز [illegible] مقرر [illegible]
[illegible] جماعت [illegible] وقت [illegible] اوقات [illegible]
مقرر [illegible] جماعت [illegible] اول وقت [illegible] جماعت [illegible]
[illegible] جماعت [illegible]
[illegible] اوقات [illegible]
تخصیصات [illegible]
[illegible] تخصیصات [illegible] وقت [illegible] جماعت [illegible]
[illegible] سب بدعت [illegible]

[illegible] تخصیصات [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
[illegible] کتاب [illegible]
[illegible]
[illegible] اوقات [illegible]
[illegible] وقت مقرر [illegible] بدعت [illegible]
[illegible] تخصیصات [illegible]
[illegible] خصوصیت [illegible] بدعت [illegible]
[illegible] بدعت [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ([illegible]) [illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ ([illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

فقط۔ رشید احمد۔

الجواب:۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۸۵) [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۸۶) [illegible]

[illegible]

الجواب:۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب:۔ [illegible]

[illegible]

کرنا جائز ہے۔ وہاں خود امر سوم کے ... [illegible] مقصود ... کر دینا ہوتا ہے مگر چو صاحب مزار کو نذر کرنا کہتے گیا ... [illegible]

سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں ومن هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذلك على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين بقبورهم كما قال الفقهاء فيمن دفع الزكوة لفقير وسماه قرضا صح لان العبرة بالمعنى لا باللفظ - والله

تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۰۲۹) سوا اللہ کے نذر ماننا کیسا ہے بعض پیر یا ولی وغیرہ کی یا حضرت بال پر تجارت لوگ اپنی تجارت میں حضرت پاک کا حصہ رکھتے ہیں یعنی یہ اس مال میں ایک ہزار کا منافع ہوگا تو سو روپے حضرت پاک کے نام کی نیاز کر دوں گا یہ جائز ہے یا ناجائز اور ان کے پیسے کا کیا حق ہے یعنی یہ پیسہ کس جگہ خرچ کیا جائے غرباء کا حق ہے یا مالدار کا۔

الجواب اولیائے کرام کے لئے جو نذر مانی جاتی ہے وہ نذر شرعی نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا ثواب فلاں بزرگ کی نذر اور ان کے پیسے کا ... [illegible] بادشاہ کو نذر دینا کہتے ہیں۔ حدیقہ ندیہ میں ہے ومن هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذلك على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين بقبورهم۔ شاہ رفیع الدین صاحب لکھتے ہیں۔ نذر یکہ اینجا مستعمل میشود نہ بمعنی شرعی است چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگاں میبرند نذر و نیاز میگویند۔ ایسی نذریں جائز ہیں۔ اسے فقراء و اغنیاء دونوں کھا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۰۳۰) از مقام سارسہ ضلع کھیڑا آنند گجرات مرسلہ اسماعیل صاحب ۶ جمادی الاخری ۱۳۵۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ زید کا انتقال ہوا اس کو دفن کرکے اس کی قبر پر ... [illegible] باندھا جاتا ہے وہاں فوراً قرآن شریف پڑھنے کے لئے چار یا پانچ شخص کو بٹھایا۔ ... [illegible]

[illegible] ... حضرت صاحب مزار پر سلام ... [illegible] ... جیسے کتاب ... [illegible] ... آپ کو امر ... [illegible] ... یہ ... [illegible] ... انما الاعمال بالنیات ... [illegible]

[illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم ... [illegible]

[illegible] ... نذر کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم ... [illegible]

ترغیب کو زید کا انتقال ہوا ہے اس کو جب سے سنایا جائے جو امر کا یہ خیال ہے کہ گویا زید کو جمعہ ہی مرا اور فضیلت روز جمعہ کی ہے وہ بھی میت کو قبر میں سوال و جواب میں آسانی ہوتی ہے اور بعض لوگوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ روز جمعہ تک سوال و جواب و عذاب نہیں ہوتا۔ اور رات دن قبر پر قرآن پڑھنا مسلسل نہ ٹوٹنے پائے مثلاً دو شخص بیدار رہیں تو دو شخص سو جائیں پھر دوسروں کو اٹھا دیں ۔ یہ کم از کم چار پانچ یوم تک پڑھا جائے۔ لہٰذا اس خاص اہتمام اور خاص ہیئت کے ساتھ قرآن کا پڑھنا کیسا ہے۔ اور قرآن پڑھنے والے کسی گناہ کے مرتکب ہوئے یا نہیں۔

مسئلہ (۴۲۸۹) قبر پر یا قبرستان میں کھانا کھانا یا پانی پینا اور چائے وحقہ و سگریٹ پینا اور چائے پینے کے لئے آگ جلانا مکروہ ہے یا حرام اگر مکروہ ہے تو تحریمی یا تنزیہی۔ مذکورہ افعال قبرستان میں جو کارکنان بھی کرتے ہیں۔

مسئلہ (۴۲۹۰) اس زمانہ میں لوگوں نے یہ حیلہ تراش لیا ہے کہ ہم تو اللہ کے واسطے قرآن پڑھتے ہیں۔ اور میت کے وارثوں نے بھی ایسا ہی خیال کیا ہے کہ ہم بغیر قرآن پڑھواتے ہیں یعنی قرآن پڑھنے کی اجرت مقرر نہیں ہوتی لیکن قاریوں اپنے دل میں ضرور خیال کرتے ہیں کہ دو چار روپے کل ختم کرتے ہی ہم روا ہیں گے وارثوں کو بھی یہ خیال رہتا ہے کہ قرآن پڑھنے والوں کو پندرہ بیس روپے دینے پڑیں گے۔ تو یہ قرآن کی اجرت ہوئی یا نہیں؟ کسی طرف سے شرط نہیں کی جاتی لیکن جب قاریوں کو کم رقم دی جاتی ہے تو فوراً انکار کرتے ہیں اور زیادہ کی فرمائش کرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اگر مزدوری کرنے جاتے تو روزانہ اتنا پاتے آپ نے لاتے ہم نے ہماری محنت کی کچھ قدر نہ کی ہم استنے پیسے نہیں لیتے۔ یہ قاریوں نے قرآن پڑھنے کی قیمت لی یا نہیں؟ اجرت پر قرآن پڑھنے سے میت کو ثواب ملتا ہے یا نہیں؟ اگر ملتا ہے تو اس عبارت کا کیا مطلب ہوگا عبارت یہ ہے قال تاج الشریعۃ فی شرح الہدایۃ ان القرآن بالاجرۃ لا یستحق الثواب لا للمیت ولا للقاری وقال العینی فی شرح الہدایۃ ویمنع القاری للدنیا والآخذ والمعطی آثمان فالحاصل ان ما شاع فی زماننا من قراءۃ الاجزاء بالاجرۃ لا یجوز لان فیہ الامر بالقراءۃ واعطاء الثواب للآمر والقراءۃ لاجل المال فاذا لم یکن للقاری ثواب لعدم النیۃ الصحیحۃ فاین یصل الثواب الی المستاجر ولولا الاجرۃ ما قرأ احد لاحد فی ہذا الزمان بل جعلوا القرآن العظیم مکسبا ووسیلۃ الی جمع الدنیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کذا فی رد المحتار۔ بینوا توجروا۔

الجواب ۔ قبر پر قرآن مجید پڑھنے کے لئے مقرر کرنا بدعت ہے اور ان سے مردہ کو ثواب پہنچتا ہے عالمگیری میں ہے: ولو زار قبر صدیق او قریب لہ وقرأ عندہ شیئا من القرآن فہو حسن اما الوصیۃ بذلک فلا معنی لہا ولا معنی ایضا لصلۃ القاری لان ذلک یشبہ استئجارہ علی قراءۃ القرآن وذلک باطل ولم یفعل ذلک احد من الخلفاء۔ ان لوگوں کے مذہب اور سری تہذیب کے لئے شامیہ نام نمبر ہے ہرگز شامیہ سے مقصود ہے

کو نفع پہنچانا ہو تو قرآن شریف جو کہ اس کے لئے پریشانیاں ... ہے۔ جمعہ تک پڑھنا لازم سمجھ کر یہ خیال کہ گویا وہ آ گیا ہے
اور جمعہ کے دن مرنے کی فضیلت پا جائے گا۔ یہ خیال غلط ہے۔ ہاں اگر جمعہ تک پڑھنا اس واسطے ہو کہ بعض علماء نے
فرمایا ہے کہ مسلمان میت کو اگر عذاب ہوتا ہے تو وہ شب جمعہ تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور قرآن کا
پڑھنا باعث تخفیف عذاب ہے تو یہ خیال درست ہو سکتا ہے اور بعد دفن میت قبر پر کچھ دیر تک لوگوں کا ٹھہرنا میت کے
لئے باعث انس ہے اور سوال نکیرین کے جواب میں اسے وحشت نہ ہوگی۔ مسلم شریف میں عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ جب انتقال ہونے لگا تو اپنے بیٹے سے فرمایا اذا انا مت فلا تصحبنی نائحۃ ولا نار فاذا دفنتمونی
فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما تنحر جزور ویقسم لحمہا حتی استانس بکم واعلم ماذا اراجع به رسل ربی
یعنی جب میرا انتقال ہو تو جنازہ کے ساتھ نوحہ کرنے والی نہ ہو اور نہ آگ ہو۔ اور جب دفن کر دو تو مٹی آہستہ آہستہ میری
قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرو جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔ تاکہ تمہاری وجہ سے مجھے انس ہو
اور میں جان لوں کہ اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم شریف) ... حدیث ...
(ابوداؤد) ... عن عثمان رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ وقال استغفروا لاخیکم وسلوا لہ التثبیت فانہ
الآن یسأل یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو جاتے اور لوگوں سے فرماتے
اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اللہ سے اس کے ثابت رہنے کا سوال کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہو رہا ہے۔ ان
روایات و عبارات سے معلوم ہوا کہ اس کے لئے دعا کرنا یا وہاں قرآن پڑھنا جائز ہے۔ اور اس سے سوال و جواب میں آسانی
ہوتی ہے۔ ورنہ ... اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کا حکم نہ دیتے۔ یہ البتہ کہ جمعہ کے دن تک ہر روز سوال ہوتا
ہوتا رہتا ہے یہ خیال درست نہیں۔ مگر فائدہ بہر حال ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ قرآن کی تلاوت سے روح مومن کو انس
ہوگا۔ اگر روزانہ شب برابر ہر وقت لذت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت ہو تو کوئی ممانعت و گناہ نہیں۔ بلکہ بہتر ہے۔ یہ
خیال کہ جمعہ تک سوال و جواب و عذاب نہیں ہوتا ہے غلط ہے۔ سوال و جواب تو دفن کے بعد ہی ہوتا ہے۔ حدیث گذر چکی
فانہ الآن یسأل اور جس کو عذاب ہوتا ہے وہ بھی اسی وقت سوال و جواب کے بعد ہی سے شروع ہو جاتا ہے۔ ...
... مگر یہ جو قبر پر بیٹھا کرو ... کی ہے کہ احادیث میں اس پر وعید آئی ہے۔ البتہ بعض علماء نے ...

قرآن کے پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ اور قبرستان میں کھانا پینا اسکوٹ وغیرہ کرنا مکروہ ہے اور بظاہر کراہت تحریمی ہے اور دو
نگی کی بے ادبی کی نسبت بھی ہے ۔ قبرستان میں نہ لے جانا چاہئے۔ یونہی قبرستان میں آگ جلانا بھی مکروہ تحریمی ہے جبکہ قبر کے قریب نہ
ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب :- اجرت پر قرآن شریف پڑھنا اور پڑھوانا کیا جائز ہے اور ایسا کرنے کا کوئی ثواب نہیں بلکہ اس کا دینا لینا
ہے کہ ثواب نہ ہوا اور جب اس پڑھنے والے کو ثواب ہی نہ ہوا تو مردہ کو کیا پہنچے گا ۔ اور اگر اجرت یا معاوضہ نہ ہو اگر عرف عام میں
ہے کہ بغیر لئے لوگ نہیں پڑھتے اور بغیر عرف پڑھانے والے کو بغیر بلائے آتے ہی نہیں اور دیکھا گیا ہے کہ فقیر کا کیسا ہے المعروف
کالمشروط البتہ اگر اجرت نہ دینے کے بعد پڑھوالے اور اس کے بعد بطور ہدیہ کے کچھ دے دے یا پڑھنے والا یہ ہے کہ کچھ نہ لوں گا
اور پڑھنے کے بعد اسے صاحب حاجت کچھ دے دے تو یہ جائز ہے کہ اس میں کچھ ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

مسئلہ (١٩١) از جوہانسبرگ مرسلہ محمد حسین صاحب امام مسجد اپار ان۔ ٨ شعبان ١٣٨٣ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کتاب اور جنازے پر ملا علی قاری کی تصنیف ہے اس میں ایک روایت ہے
جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہو گیا تو تیسرے دن کے بعد
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشک جو کی روٹی اور اونٹنی کا دودھ اور کچھ کھجوریں لے کر تشریف لائے اور حضور کے سامنے رکھ دیا تب
آپ نے ایک بار سورۃ فاتحہ تین بار سورۃ اخلاص اور درود شریف پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا اور بعد دعا حضرت ابوذر کو
کھانے کا حکم فرمایا۔ نیز اس میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کا ثواب بیٹے ابراہیم کو بخشا ۔ اس کا
جواب بھی مولوی احمد علی لکھنوی نے دیا ہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

" دکتاب اور جنازے ملا علی قاری کی تصنیف ہے نہ یہ روایت مذکورہ صحیح و معتبر ہے بلکہ صحاح
میں کوئی بھی کتاب اس نام کی نہیں ہے ۔ لہٰذا یہ روایت بالکل باطل ہے ۔ (احمد علی لکھنوی) "

اور فتوی پر چند علمائے اہل حدیث دیوبندیہ رشیدیہ اشرفیہ وغیرہ کے دستخط اور مہریں بھی ہیں ۔ اس لئے آپ کی خدمت میں یہ استفتاء پیش کیا
جاتا ہے تاکہ صحیح جواب سے مطلع فرمایا جائے کہ اس نام کی کوئی کتاب اور یہ روایت درست ہے یا نہیں ۔

الجواب :- یہ روایت نظر فقیر سے کسی معتبر کتاب میں نہیں گذری اور علمائے اہلسنت کرام اللہ تعالیٰ نے جواز ایصال ثواب

ــــ اور اگر قریب ہو گا تو اس کا جلانا بھی ناجائز ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۹۲) [illegible]

الجواب: [illegible]

مسئلہ (۲۹۳) [illegible]

[illegible]

الجواب: فاتحہ [illegible] درود شریف وغیرہ پڑھ کر [illegible] کوئی دلیل قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۹۴) [illegible]

[illegible]

الجواب: اگر [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۵) [illegible] محمد اسماعیل [illegible] [illegible] بڑی کی [illegible]۔

ہمارے علاقہ میں روایت کثرت سے [illegible] کے گھر کے [illegible] قرآن پڑھنے کو [illegible] جائز سمجھتے ہیں [illegible] پڑھنے [illegible] کرتے ہیں ۔ وہ لوگ [illegible] کو [illegible]

مولانا صاحب [illegible] دیا ۔ دلیل سے بیان فرمائیں ۔

مسئلہ (۲۶) ہمارے علاقہ میں [illegible] کثرت سے [illegible] کہ [illegible]

[illegible] ایک شخص [illegible] یا نہیں بیان فرمائیں ۔

مسئلہ (۲۷) [illegible] تمام [illegible] کے بعد [illegible] کے جنازہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں [illegible]

[illegible] نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ۔

مسئلہ (۲۸) [illegible] ہمارے علاقہ میں [illegible] کو کر [illegible]

[illegible] کوئی اصل اور کوئی دلیل [illegible] بیان فرمائیں ۔

الجواب : [illegible] حدیث میں [illegible]

ارشاد [illegible] قبول نہیں فرماتا [illegible] ثواب [illegible]

[illegible] ایصال ثواب کے [illegible] جب [illegible]

[illegible] کر [illegible] لوگوں کے پاس [illegible]

[illegible] ۔ واللہ اعلم ۔

الجواب : [illegible] کھانا پکانا [illegible] کھانا [illegible] اور ان کے [illegible]

دوسرے لوگ [illegible] جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ارشاد فرمایا اصنعوا لآل جعفر طعاما [illegible]

[illegible] جیسا کہ عالمگیری [illegible] ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

الجواب : [illegible] کافر نہیں کہا جا سکتا [illegible] نماز [illegible]

اس نے برا کام کیا۔ اس کا مطالبہ اس پر ہے۔ اور نماز جنازہ لوگوں پر فرض ہے۔ یہ اپنا فرض کیوں ترک کریں۔ [illegible]
کہ وہ اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کونڈے ... فاتحہ وغیرہ کا ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔
اس کو الزام ہے کہ ایصال ثواب جائز ہے۔ حدیث اور فقہ ... ثابت ہے ... [illegible]
ممانعت ثابت نہ ہو اس کو ناجائز بتانا اللہ و رسول اور شریعت پر افترا کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۴۹۹) از مقام ... مرسلہ ... صاحب امام ... ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ... قبر ... [illegible]
... [illegible] ... افضل ہے یا
... [illegible] ...
... [illegible] ... رواج عام ہو گیا ہے۔
... [illegible] ...
... [illegible] ... ہے۔

الجواب: ... [illegible] ... قبر کا ادنیٰ درجہ نصف
... [illegible] ...
... [illegible] ...
اعلیٰ اس کا ... مذکور ہیں ... [illegible] ... ہے۔
[illegible]
[illegible]
... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۰۰) از ... مرسلہ عبد الکریم ... ۔
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ... [illegible]

اذان پڑھنا شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب: [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۵۰۱) از [illegible] مرسلہ کفایت حسین رضوی صاحب [illegible] بریلی ۱۱ ربیع الاول [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دریافت کرتا ہے کہ رسالہ [illegible] الحسن فی [illegible] علی الکفن میں یہ مولوی ظفر الدین صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں عہد نامہ، کلمۂ شریف اور جو دعائیں لکھنی ہیں اس میں شان بھی رکھ کر فرمایا ہے۔ مگر ارشاد ہے کہ یہ دعائیں کفن کا ہے سے جائیں۔ یہاں پر قاعدہ یہ ہے کہ کفن کلاب سے تر کر کے پیشانی لیتے ہیں۔ اور بعض نے زعفران کے واسطے فرمایا ہے۔ لہٰذا اس میں کس سے لکھنا چاہئے۔ اور عام کیا چیز ہوتی ہے۔ اس پر بھی لکھا جائے۔ اور زکالی کیسے کے پیشانی پر بسم اللہ فرور دیجئے کہہ سکتا ہے جبکہ کوئی انگشت کا لکھنا ہو جاتا ہو اور وہ جگہ

الجواب: الرحمن [illegible] مولانا ظفر الدین صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔ یہ رسالہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کی [illegible] ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ دعائیں کاغذ پر لکھ کر قبر میں قبلہ کی جانب میت کے منہ کے سامنے ایک طاق کھود کر اس میں رکھ دیں۔ مگر پیشانی پر کاغذ رکھنا تفصیل سے لکھ دیں جیسا کہ اس طرح کے پیشانی پر اگر عمامہ ہو سے کوئی لکھے انگلی سکتی ہے۔ اس کو لکھنا چاہئے۔ عمامہ عام اوپر کی دستار ہے۔ اور کفن میں عمامہ ہونا علماء ومشائخ کے لئے جائز ہوا ہے کے نکرہ۔ اور یہ اس ملک میں رائج نہیں۔ بعض ممالک اسلامیہ میں علماء ومشائخ کے لئے کفن میں عمامہ رائج ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب الزکوٰۃ

مسئلہ (۵۰۲) مسئولہ شوکت علی صاحب محلہ ذخیرہ بریلی ۲ رجب [illegible]

۱۔ ایک شخص کے پاس پانچ ہزار روپئے تھے جن سے ایک گاؤں خرید لیا۔ اب اس کی تحصیل وغیرہ سے اپنے اہل وعیال کی پرورش کرتا ہے لیکن کچھ بچتا نہیں ہے۔ کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ حالانکہ گاؤں والوں کی قیمت کا کر زکوٰۃ دینا چاہئے۔

۲۔ کس کو زکوٰۃ دی جاتی ہے کس کو نہیں۔ اور کس کو زکوٰۃ دینا اعلیٰ ہے۔

۳۔ اگر ہر ماہ زکوٰۃ کا تھوڑا تھوڑا روپیہ دیا اور سال تمام پر حساب کر لیا تو جائز ہے یا نہیں۔

۴۔ جو زیور عورتیں بالطلاق روز لاتا پہنا جاتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ اور پہننے کے کپڑوں کا کیا حکم ہے۔

الجواب: (۱) گولوں یا اس قسم کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہاں اگر اس کی آمدنی سے بقدر وجوب زکوٰۃ سال تمام پر بچا ہو تو اس بچے ہوئے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) فقیر، مسکین، عامل یعنی جو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بادشاہ اسلام کی طرف سے مقرر ہیں اور مکاتب یعنی غلام مکاتب، غارم، فی سبیل اللہ، ابن السبیل، یہ سات ہیں کہ ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ اپنے اصل اور فروع اور زوجین کو اپنے غلام کو ان دونوں میں ایک دوسرے کو غنی کی نابالغ اولاد یا غلام کو بنی ہاشم یا ان کے غلام اگرچہ آزاد شدہ ہوں، کافر [illegible] کسی کو نہیں دے سکتے اپنے کنبہ والوں میں اگر صاحب حاجت ہوں تو انہیں دینا اوروں کے دینے سے افضل ہے جو جتنا زیادہ قریب ہے زیادہ بہتر مثلاً بھائی یا بہن کو دینا سب سے بہتر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) صاحب نصاب اگر تھوڑا تھوڑا دیتا ہے پھر سال تمام پر حساب کرے۔ اگر پورا ادا ہوگئی فبہا، اگر کچھ باقی ہو تو فوراً ادا کرے اور زیادہ چلی گئی تو سال آئندہ میں شمار کرے۔ یوں کرنا جائز ہے اس میں حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) پہننے کے زیور پر بھی زکوٰۃ فرض ہے اگر بقدر نصاب ہوں یا سال تمام پر کچھ نقد یا کچھ زیور دونوں کا مجموعہ بقدر نصاب ہے تو زکوٰۃ فرض۔ پہننے کے کپڑوں پر نہیں اگرچہ رکھ دیئے یا بالکل نہ پہنے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۰۵) مرسلہ مولوی حبیب المصطفیٰ [illegible] صاحب [illegible] قادری [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کیا جو روپیہ بینک میں رکھا ہوا ہے اس پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: بینک میں روپیہ رکھا ہے اس کا مطلب اگر یہ ہو کہ وہ بینک میں بطور امانت رکھا ہے [illegible] تو ہر سال اس مال کی زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ اور اگر بینک کو بطور قرض دیا ہے جیسا کہ یہی متعارف ہے تو اگرچہ وجوب زکوٰۃ

[illegible]

سال پورا ہو گا۔ [illegible] واجب ہوگا اسی وقت [illegible] نصاب [illegible] وصول ہو جائے [illegible] وصول ہوگا اس کی زکوٰۃ [illegible]

ادا واجب۔ کل کا کل [illegible] وصول ہو [illegible] ہر سال [illegible] زکوٰۃ [illegible] دینی پڑے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۰۰) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین [illegible] صاحب نصاب [illegible] روپیہ کی زکوٰۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] بینوا توجروا۔

الجواب — اگر مسکین کو [illegible] زکوٰۃ [illegible]

[illegible] زکوٰۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] زکوٰۃ ادا [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب:- مصارف زکوٰۃ آٹھ ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفي الرقاب والغارمین وفي سبیل الله وابن السبیل فریضة من الله والله علیم حکیم

ان میں سے مؤلفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا [illegible]

[illegible]

[illegible] ھدایۃ [illegible]

[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (٥٠٥) مرسلہ حاجی عبد اللطیف صاحب [illegible] کاٹھیاوار [illegible]

دو یتیم بالغ [illegible] کو وراثت میں کچھ رقم ملی ہے۔ ایک ان میں بالغ ہو چکا ہے۔ اور دونوں کی رقم ایک ساتھ [illegible] زکوٰۃ [illegible] ادا کی جائے گی یا نصف کی۔ علاوہ ازیں اس بالغ لڑکے کی شادی کرنی ہے تو شادی کا خرچ کل رقم سے کیا جائے یا لڑکے کے نصف سے [illegible] دونوں لڑکے دادا اور چچا کی نگرانی میں رہتے ہیں۔

الجواب :۔ زکوٰۃ صرف بالغ کے حصہ پر واجب ہے۔ نابالغ کے حصہ پر واجب نہیں۔ شادی کے مصارف نابالغ کے حصہ سے نہیں کئے جا سکتے۔ ہاں بالغ کو اپنے مال کا اختیار ہے جہاں چاہے صرف کرے۔ یا اس کی اجازت سے کوئی دوسرا خرچ کرے۔ بلا اس کی اجازت دوسرے کو صرف کرنے کا اختیار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (٥٠٦) مرسلہ [illegible] عبد الرزاق صاحب [illegible] کاٹھیاوار [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مال زکوٰۃ اس مدرسہ میں صرف ہو سکتا ہے [illegible] سے چلتا ہو یا اس کے بانی مالدار ہوں یا نہ ہوں۔ یا عام چندے سے مدرسہ کی حفاظت کے لئے کچھ رقم ہو۔ پھر مال زکوٰۃ مدرسہ کے لئے اور بانیان مدرسہ کی معرفت ملازمین کو تنخواہ اور مکان کا کرایہ دینے کے لئے یا کتب خانہ [illegible] لوگ مستفید ہو سکیں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :۔ زکوٰۃ میں فقیر کو مالک کرنا ضروری ہے۔ اگر تملیک نہ ہو یا فقیر کو مالک نہ کیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ لہٰذا [illegible] کتب خانہ مال زکوٰۃ سے جائز نہیں۔ نہ ملازمین مدرسہ کو مال زکوٰۃ سے تنخواہ دینا جائز [illegible] اور زکوٰۃ [illegible] تو معاوضہ میں نہیں دے سکتے۔ ہاں مدرسہ کے طلبہ کو دے سکتے ہیں [illegible] ہاں اگر [illegible] مدرسہ میں صرف کرنا چاہتے ہوں یا [illegible] مال زکوٰۃ سے خرچ کرنا چاہتے ہوں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مال زکوٰۃ کسی فقیر کو دے کر اسے مالک کر دیں پھر وہ فقیر اپنی طرف سے مدرسہ کو خرید کتب کے لئے دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور فقیر کو بھی ثواب ہوگا۔ [illegible] تصدق علی الفقیر [illegible]

[illegible] ... مستحق [illegible] ...

مسئلہ (۵۰۸) کسی شخص کا حج فاسد ہو گیا ... [illegible] ... یا واجب، یا سنت، یا مستحب، یا ہو گیا ... اگر کسی پیسہ کو درست بکر دے ... [illegible] ... تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں۔

الجواب ... [illegible] ... اگر زکوٰۃ دینے والے کو معلوم تھا کہ ... [illegible] ... زکوٰۃ ادا نہ ہوئی ... [illegible] ... واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۰۹) زکوٰۃ کے پیسے سے قرآن شریف یا حدیث کی کتاب وغیرہ خرید کر کسی کو دیا جائے تو درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب درست ہے جب کہ ... [illegible] ... مالک کر دیا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۰) [illegible] ... صاحب [illegible] ...

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ... [illegible] ... مسکین ... [illegible] ... زکوٰۃ ... [illegible] ... ادا ہو جائے گی یا نہیں ... زکوٰۃ دینے سے پہلے مالک سے اجازت دینے کا کوئی ذکر نہیں تھا۔

[illegible]

الجواب :- اس صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوئی اور یہ کہ بغیر اجازت مالک اس نے خرچ کر دیا ہے اس کا تاوان اس کے ذمہ ہے کہ دوسرے کا مال بغیر اجازت صرف کر رہا ہے۔ رد المحتار میں ہے [illegible] ولو تصدق عنہ بغیر امرہ فانفذہ فلا یجوز [illegible]۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے پاس پانچ سو روپیہ ہے۔ زید نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی، اب دس روپیہ کم پانچ سو باقی بچے۔ لہٰذا دوسرے سال دس روپیہ کم پانچ سو کی زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے گی۔ آیا جتنے روپیہ زکوٰۃ ادا شدہ ہو کم کیا جائے گا۔ یا جب تک سو روپیہ سے کم نہ ہو جائے برابر ہر سال [illegible] دی جائیگی۔

الجواب :- اب زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد جو باقی ہے دوسرے سال پھر اس باقی کی زکوٰۃ دے۔ مثلاً پانسو میں ساڑھے بارہ روپیہ گئے تو اب دوسرے سال ساڑھے بارہ کم پانسو کی زکوٰۃ دے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ مگر نفس نصاب [illegible] نہیں۔ [illegible] نصاب گیارہ روپے کچھ آنے ایک نصاب [illegible] تولہ چاندی ہے [illegible] سے کم ہونے کے بعد بھی زکوٰۃ دینی ہوگی جب تک نصاب باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۲) از [illegible] صاحب۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ایک تھیلی میں [illegible] گیہوں ڈال کر اس میں ایک سو روپیہ کا نوٹ چھپا دے اور فقیر کو بہ نیت زکوٰۃ دے۔ اس حالت میں کہ فقیر کو معلوم نہ ہو جب وہ فقیر جانے لگے تو زکوٰۃ دینے والا یہ کہے کہ [illegible] کی قیمت میں [illegible] فقیر گیہوں کی قیمت خیال کرے مثلاً ایک روپیہ [illegible] اور زکوٰۃ دینے والا [illegible] سو روپیہ [illegible] کیا اس صورت میں گیہوں اور نوٹ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی [illegible] ہے۔ صورت مذکورہ میں اگر فقیر سے کوئی دوسرا خرید لیتا یا فقیر کے مکان سے چوری ہو جاتا اس حالت میں کہ فقیر کو نوٹ کا علم نہ ہو تو کیا زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ نوٹ سمیت ادا ہو جائے گی۔ جلد جواب سے سرفراز فرمایا جائے۔ بینوا توجروا۔

ع [illegible] روپے چلتے تھے جو [illegible] ہوتے تھے۔ [illegible] نصاب [illegible] ہوتے تھے۔ [illegible] زکوٰۃ [illegible] روپیہ ہے۔ لہٰذا سو روپیہ پر [illegible] زکوٰۃ واجب ہوگی۔ لیکن [illegible] نوٹ [illegible] چاندی کا [illegible] اگر [illegible] کسی کے پاس سو روپیہ کا نوٹ [illegible] زکوٰۃ نہیں [illegible] نصاب [illegible] بہت کم ہوگی۔ نوٹ [illegible] زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی [illegible] سونے یا چاندی کے نصاب کی قیمت [illegible]

الجواب :- زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے [illegible] فقیر کو

[illegible] زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اگر فقیر کو معلوم [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۴۳) [illegible]

[illegible] صاحب نصاب [illegible] زکوٰۃ [illegible]

[illegible] نصاب [illegible]

[illegible]

تاکہ معلوم ہوجائے کہ اس شخص کو زکوٰۃ دیا جائے۔

الجواب :- [illegible] نصاب [illegible] زکوٰۃ [illegible]

[illegible]

مودی ضرور۔ بعد مستحقین [illegible] مسئلہ اس لیے جانے کا طریقہ یہ ہے کہ کر دیتا ہے اسکے متعلق اگر غالب گمان ہے کہ فقیر ہے

دیا ہے ورنہ اعادہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۴) جو شخص چند سال کی پوری زکوٰۃ نہیں نکالے اور یہ کہ کچھ تھوڑا نکال دیں گے اتنی تو ادا ہوگی، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور جتنی زکوٰۃ نکالے اتنی ادا ہو جائے گی یا بالکل ادا نہ ہوگی۔

الجواب: جتنی زکوٰۃ ادا کرے گا اتنی ادا ہو جائے گی گو جتنی زکوٰۃ باقی ہے گی اس کا مواخذہ اس کے ذمہ ہے اس مواخذہ اخروی سے بچنے کے لئے اس پر فرض ہے کہ بقیہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۵) جناب محمد [illegible] صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک شخص نے اپنی چاندی کو کسی پر سودی قرض لیا، دوسرے شخص نے جو صاحب نصاب تھا اس رقم کو پھر اگر چہ پاس رکھا یا اب ایک عرصہ کے بعد وہ زکوٰۃ میں وصول کر کے وہ رقم اسکے عوض کرنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں، جواب عطا فرمائیے۔ [illegible]

الجواب: جس شخص نے روپیہ دے کر اس [illegible] قرض کے ادا کرنے [illegible] اور اس شخص کو اس مالک سے روپیہ وصول کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور اگر اس کے حکم سے ہے تو جتنا روپیہ ادا کیا ہے وہ وصول کر سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ [illegible] زکوٰۃ مالک کو دیدے کہ اس طرح سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ [illegible] اور زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے کہ اپنی چیز کا بہ نیت زکوٰۃ دوسرے کو مالک کر دے مگر اس کی شکل یہ ہے کہ میری زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے اور اس کی چیز یہاں اس کے پاس پہنچ جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ زکوٰۃ دینا ہے وہ اسے دیدے پھر اس سے یہ کہے کہ وہ روپیہ میرے قرض میں جو میں نے تمہارے حکم سے ادا کیا ہے [illegible] میرے پاس سے لے جاؤ اور اس صورت میں اگر وہ اپنی خوشی سے نہ دے تو زبردستی بھی اس سے چھین سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۶) مرسلہ جناب حاجی سید جمال الدین صاحب [illegible]

زکوٰۃ اگر خاموشی سے تقسیم کی جائے تو اندریں صورت زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب: زکوٰۃ کو چھپا کر بھی دینا جائز ہے اور علانیہ بھی، اور علانیہ بہتر ہے۔ اور اس کے سوا دوسرے صدقات کو چھپا

علانیہ زکوٰۃ ادا کرنا اس لئے بہتر ہے کہ لوگوں کو [illegible] فرض ادا نہیں کرتا [illegible] دوسرے صدقات [illegible]

کر دینا بہتر ہے۔ اسی جزو کی بابت ارشاد فرمایا: ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقراء فھو خیر لکم۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۷) از دھوراجی کاٹھیاواڑ، مرسلہ عبد الشکور صاحب رکن سوسائٹی عبد الغفار صاحب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایسا مدرسہ جس میں [illegible] صرف تعمیر عمارت و تنخواہ مدرسین پر صدقہ فطر و زکوٰۃ کی رقم لگانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: صدقہ فطر و زکوٰۃ تعمیر مدرسہ میں صرف کی جاسکتی ہے نہ تنخواہ مدرسین میں، یہ مصرف فقراء اور مساکین کا اور ان لوگوں کا حق ہے جن کو قرآن پاک میں ذکر فرمایا گیا۔ مگر اگر اس قسم کی مدد کو بالکل بند کر دیا جائے تو مدرسہ کی آمدنی اس زمانے میں اتنی کم رہ جائے گی جس سے اس کا چلنا دشوار ہو جائے گا، اور تحصیل علم کا دروازہ بند ہوتا ہوا نظر آئے گا۔ لہٰذا ان چیزوں میں زکوٰۃ اور صدقہ فطر بطور حیلہ کے صرف کیا جائے۔ مگر اس قسم کے امور خیر کے لئے حیلہ کرنے میں کسی قسم کی کراہت یا قباحت نہیں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ رقم کسی فقیر یا مسکین کو بطور تملیک دیدی جائے، وہ اپنی طرف سے مدرسہ کو دیدے تو اب اس کا تمام تنخواہ مدرسین و عمارت میں صرف کرنا جائز ہو جائے گا، اور زکوٰۃ و صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔ چنانچہ عموماً مدارس میں ایسا ہی کیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۱۸) مرسلہ مولوی عبد المصطفیٰ [illegible] علی صاحب علوی قادری، از شاہ [illegible] عالم پور [illegible]

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ زید کے پاس دو لڑکیاں مسماۃ ہندہ و [illegible] ہیں۔ مسماۃ ہندہ کے پاس ۴۴ تولہ سونا اور ۲۰ تولہ چاندی کا زیور ہے۔ چاندی کے سامان میں آئینہ، خاصدان، ڈبیا وغیرہ بھی شامل ہیں۔ [illegible] کی بیماری کے کپڑے مثلاً ایک ساڑی ہے جس میں پینتالیس روپے کی [illegible] ہے کہ تو اس میں پانچ یا [illegible] روپے کی مالیت ہے کیا یہ سب کپڑے بھی زکوٰۃ کے حکم میں آ جائیں گے۔ [illegible] کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔

[illegible] اگر [illegible] فقیر [illegible] خیرات کرے تو بھی اچھا ہے اور [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔ [illegible]

سوال: کسی کے پاس ... روپیہ ... سونا اور ... تولہ چاندی ہے ... [illegible]

... [illegible] ... زکوٰۃ دینا چاہیے۔

الجواب: ... ایک تولہ ... ساڑھے باون تولہ چاندی کی زکوٰۃ واجب ہے ... [illegible]

... [illegible] ... ساڑھے باون تولہ ... [illegible]

... [illegible] ... ساڑھے ... تولہ ... [illegible]

سوال: کسی پر زکوٰۃ ... سونا اور ... [illegible]

... [illegible] ... زکوٰۃ واجب ہے ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... ان کی زکوٰۃ ... [illegible]

... زکوٰۃ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ: ... [illegible]

۱۔ ایک شخص کے پاس ... [illegible] ... زکوٰۃ ... [illegible]

... [illegible] ... زکوٰۃ ادا ... [illegible]

... زکوٰۃ ... [illegible] ... لازم آئے۔

۲۔ ایک شخص کے پاس ... [illegible] ... ایک ہزار روپیہ کا ہے

... [illegible] ... زکوٰۃ ... [illegible]

... [illegible] ... زکوٰۃ ادا ... [illegible] ... لازم آئے گا۔

[illegible]

الجواب:۔ اگر شخص مذکور کے پاس سو روپیہ کے بقدر زکوٰۃ میں ساڑھے باون تولہ چاندی [illegible] سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی
تو زکوٰۃ [illegible] نہیں ادا ہوگی جب [illegible] تو چالیسواں حصہ دینا واجب ہے اگرچہ اس کی نیت [illegible]۔
مثلاً چاندی کا برتن یا زیور ہو کہ صنعت کی وجہ سے اس کی قیمت زیادہ قرار پائے تو اس کی قیمت کا چالیسواں واجب نہیں بلکہ اس کی چاندی کا
چالیسواں حصہ واجب ہوگا اور اگر [illegible]
چالیسواں حصہ واجب ہوگا [illegible] چاندی دینی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب:۔ مال تجارت اگر ہے تو اس کی قیمت کا چالیسواں حصہ دینا ہوگا [illegible]
مالیت کی چاندی [illegible] دینا چاہیے تو [illegible] چالیسواں حصہ دینا
ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۲۰) [illegible]

زیور اور نقد روپیہ کی زکوٰۃ [illegible] حساب سے [illegible] وقت زیور تیار کیا گیا تھا اس وقت [illegible]
کی قیمت [illegible] زیادہ ہے [illegible] زکوٰۃ [illegible] حساب سے [illegible] چاندی [illegible] کیا حکم ہے
جس کے پاس زیور اور نقد روپیہ [illegible] زکوٰۃ [illegible] یا زیور ہی [illegible] ادا کرے۔

الجواب:۔ زیور یا روپیہ کی زکوٰۃ واجب ہے [illegible] چالیسواں حصہ ہے۔ مثلاً دو سو روپیہ کی زکوٰۃ
پانچ روپیہ۔ اگر سونے کی زکوٰۃ سونے سے دی جائے تو اس کا چالیسواں حصہ دیا جائے۔ مثلاً [illegible] تولہ سونا کی زکوٰۃ ایک تولہ
سونا اور اگر روپیہ [illegible] زکوٰۃ دینا چاہے تو سونے کے چالیسویں حصہ کی [illegible] قیمت اس وقت [illegible]
اعتبار کیا جائے گا خرید [illegible] وقت کی قیمت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا [illegible]
روپیہ [illegible] چالیسواں حصہ زکوٰۃ [illegible] ادا ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۲۱) [illegible]

[illegible]

ایک شخص کے پاس نصاب بکریاں ہیں [illegible] تو زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں۔

مسئلہ (۲۲۲) ایک شخص اپنا زر [illegible] تو اس پر زکوٰۃ دینا واجب ہوگی یا نہیں۔

الجواب: جانور پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب کہ سال [illegible] تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے جب کہ مقدار نصاب کو پہنچ [illegible]

الجواب: اگر وہ مال بقدر نصاب کو پہنچ گیا ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۲۲۳) [illegible]

جس زمین کو [illegible] عشر دیا جائے یا نہیں [illegible]

[illegible] اگر پیداوار [illegible]

الجواب: زمین کی دو قسمیں ہیں عشری و خراجی [illegible] اول مسلم دو [illegible] عشر [illegible]

[illegible] خراج واجب ہے

عشر واجب نہیں [illegible] خراج [illegible] سلطنت اسلام

[illegible]

خراج [illegible] واجب نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۲۴۴) [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۲۴۵) ایک شخص [illegible]

[illegible] زکوٰۃ واجب ہوگی۔

الجواب [illegible]

[illegible]

اور معلوم ہو کہ تو وہ خراج دیا جائے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقرر فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے کہ فی جریب ایک درہم اور اس زمین کی پیداوار سے ایک صاع غلہ اور خربوزے ترکاری کی پالیز اور کھیرے ککڑی ترکاریوں میں فی جریب پانچ درہم جریب کی مقدار انگریزی گز سے ۵۰ گز طول اور ۵۰ گز عرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الجواب: ایک بار جس غلہ کا عشر ادا کر دیا سال گزرنے کے بعد اگر اس غلہ میں کا باقی ہے تو اس پر دوبارہ عشر یا زکوٰۃ کچھ واجب نہیں۔ نوٹ اور روپیہ میں فرق یہ ہے کہ روپیہ ثمن خلقی ہے اور نوٹ ثمن اصطلاحی۔ مگر وجوب زکوٰۃ میں جتنے روپے کا وہ نوٹ ہے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے جیسا کہ چاندی اور سونے کا حکم ہے نوٹ اور روپے کی نصاب دو سو درہم ہے جس کے چھپن روپے آٹھ آنے ہیں اگر اس سے کم ہو تو وہ شخص مالک نصاب نہیں اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۵۰۲) مرسلہ از مدرسہ [illegible] العلوم [illegible] ضلع بلیا۔ ۲۰ شوال [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ متولی مدرسہ اس مدرسہ کے [illegible] جو بچے تعلیم قرآن حاصل کرتے ہیں یا اس مدرسہ کے یتیم اور نادار بچوں کی کتاب قلم دوات تختی وغیرہ ضروریات کے لئے صدقات میں صرف کر سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب: متولی مدرسہ صدقہ فطر و زکوٰۃ کی رقم یوں صرف کر سکتا ہے جیسے کہ [illegible] کرنا [illegible]۔ یعنی جو چیزیں بچوں کو دی جائیں ان کو اس شی کا مالک کر دیا جائے۔ یہ نہیں کہ مدرسہ اس کو کتابیں صرف کرے یا قلم دوات تختی خرید کر بچوں کو [illegible] ضرورت پوری ہو جائے تو متولی ان سے واپس لے یوں صدقہ ادا نہ ہوگا۔ درمختار میں ہے ویشترط التملیک [illegible] ردالمحتار میں ہے [illegible] الی المصارف من اشتراط التملیک [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حاشیہ: یہ حکم اس زمانے کا ہے جب کہ [illegible] چاندی کا نصاب دو سو درہم [illegible] [illegible]

مسئلہ (۵۲۶) [illegible]

[illegible]

مسئلہ (۵۲۷) [illegible]

الجواب [illegible]

الجواب [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

دھان، چاول، اور گیہوں وغیرہ دو کتنا واجب ہوگا اسے دینا چاہیں تو کتنا پیسہ دینا ہوگا۔

الجواب: اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کی تحقیق یہ ہے کہ نصف صاع کی مقدار ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر ہے۔ اگر گیہوں دے تو نصف صاع اس کی مقدار ہوگی اور اگر جو دینا چاہے تو پورا ایک صاع جس کی مقدار [illegible] ہے۔ اور اگر کسی دوسرے غلہ سے صدقہ دینا چاہے تو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا وہ غلہ دے یا قیمت ہی کو صدقۂ فطر کا دے دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۰) [illegible]

صدقۂ فطر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۳۱) [illegible]

حضرات علمائے کرام اہلسنت و جماعت اس مسئلہ میں کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

صدقۂ فطر کے [illegible]

[illegible]

الجواب: صاع کی مقدار ایک ہزار چالیس درہم ہے جیسا در مختار میں ہے: و هو ای الصاع المعتبر ما یسع الفا و اربعین درہما ... کہا جائے کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ رد المحتار میں ہے ... درہم کی مقدار ساڑھے تین ماشے ایک رتی ہے اور مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے۔ صاع حقیقۃً ایک ناپ کا نام ہے کوئی وزن نہیں ... [illegible]

[illegible]

لہذا جو وزن بتایا گیا ہے اس وزن کے گیہوں صاع بنا کر نکالے جائیں، اور گیہوں کے علاوہ جو اور کھجور اور کشمش سے صاع کا وزن ۳۵۱ تولہ ہے۔ ۱۔ الفتاویٰ رضویہ ہے۔

[illegible]

[illegible] اور ظاہر ہے کہ ماش و عدس کے آٹھ رطل والے ظرف میں گیہوں ساڑھے آٹھ رطل نہیں سما سکتے۔ لہذا مقتضائے احتیاط یہ ہے کہ ان سے وزن کا اعتبار کیا جائے۔ اسی امر کا لحاظ رکھتے ہوئے صدر الشریعہ نے فرمایا کہ گیہوں کو وزن کر کے صاع بنایا جائے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جناب صدر الشریعہ کے اس قول کی تحسین فرمائی، یہ بھی فرمایا کہ اس امر کو لحاظ رکھتے ہوئے زیادہ احتیاط اسی میں ہے کہ جو کا صاع بنایا جائے کیونکہ اس کے دانے گیہوں سے ہلکے ہوتے ہیں اور باب عبادات میں احتیاط کو ضرور لینا چاہیے، تاکہ یقیناً براءت ذمہ ہو جائے۔ ان کا کلام یہ ہے۔ و یمکن

[illegible]

علی معنی الاحوط تقدیرہ بالشعیر و بهذا النقل بعض المحشین عن حاشیۃ الزیلعی للسید محمد امین میر غنی ان السادۃ علماء الحرمین الشریف المکی ومن تبعهم من مشائخهم دینهم کانوا یفتون تقدیرہ بثمانیۃ ارطال من الشعیر ولعل وجهه ما ذکرنا من الخروج عن الواجب بیقین لما ان سقوط الفرض بذلک بالاحتیاط فی باب العبادات واجب اھ اس تحقیق انیق کا ماحاصل یہ ہوا کہ اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ العزیز نے فرمایا ہے چار رتی کم ساڑھے تین سیر جو وزن کیا تو تین سو اکاون روپے بھر ہوئے۔ اور نصف صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ( ) از پالی مارواڑ محلہ ... علاقہ جودھپور مرسلہ ... عبد الرحمن جی سوجت والے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام مسائل ذیل میں۔

امسال بوجہ جنگ ہر چیز گراں ہو گئی ہے اور گورنمنٹ نے کنٹرول کر دیا ہے اور غلہ پر بھی کنٹرول ہے۔ اب فی کس ماہوار کے حساب سے جو مقرر کیا ہے سوتی ہے جس کا بھاؤ ایک روپیہ کا چار سیر ... تول سے رکھا ہے۔ اب یہ غلہ ہمارے کھانے کا کافی نہیں ہوتا۔ تو ہم کو بلیک بازار سے گراں اناج لانا پڑتا ہے۔ اب اس صورت میں صدقہ فطر ادا کرنا چاہیں تو کس کا کیا ذکر کیں جو گورنمنٹ نے بھاؤ رکھا ہے، یا بلیک بازار کا۔ اسی طرح اگر قیمت دیں تو کس کا ذکر کیا جائے۔

الجواب: صدقہ فطر میں گیہوں اور جو کی جگہ پر ان کی قیمت دینا بھی جائز ہے۔ اور قیمت میں بازار کے نرخ کا اعتبار ہوگا۔ آجکل یہاں کنٹرول ہے کنٹرول ہی کی قیمت مقرر کردہ اصلی قیمت شمار ہوتی ہے۔ لہذا کنٹرول کے حساب سے گیہوں کی قیمت ادا کرنے سے ان شاء اللہ صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بقیہ حاشیہ ... [illegible] صدقہ فطر ... [illegible] ... صاع گیہوں ... [illegible] ... اعلیٰحضرت امام احمد رضا قدس سرہ ... [illegible] ... صدقہ فطر کی شرعی مقدار ... [illegible]

مسئلہ (۵۴۴) مسئولہ ... صاحب ... [illegible]

(۱) نکاح و شادی ... [illegible] ... رشتہ داروں ... [illegible]

... اقارب کو ... زکوٰۃ ... [illegible]

(۲) ایک شخص کے پاس ... [illegible] ... زکوٰۃ ... [illegible]

... [illegible] ...

الجواب : (۱) اگر ... زکوٰۃ ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ... واللہ اعلم۔

(۲) اس کو ... زکوٰۃ دے سکتے ہیں ... [illegible]

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ...

... [illegible] ... واللہ اعلم۔

مسئلہ (۵۴۵) ... صاحب ... [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک عالم اور متمول شخص ہے ... [illegible]

... مدرسہ اسلامیہ ... زکوٰۃ ... [illegible]

... مدرسہ اسلامیہ ... زکوٰۃ کا روپیہ ... [illegible]

... [illegible] ...

... مدرسہ ... [illegible]

... [illegible] ...

سلسلہ میں کسی کو اختیار نہ ہو اور نہ اس کو کوئی حساب و کتاب ہو۔ اور [illegible] صرف اپنی ایمانداری اور دیانتداری پر سب کا [illegible]
کرتا ہے۔ اگر کوئی مشیر [illegible] اور اس کو تحریر نوشتہ [illegible] مدرسہ قائم ہو جائے اور بالتفصیل [illegible]
اولاد تعلیم حاصل کرنے لگے۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا ایسی صورت میں [illegible] زکوٰۃ کی [illegible] جائز ہو جائے گی کہ زکوٰۃ [illegible]
[illegible] روپیہ [illegible] کسی نیک کام [illegible] مناسب ہے [illegible] بصورت [illegible] اپنی غرض
کے مطابق مدرسہ بنانا، زکوٰۃ کا روپیہ دے کر اپنی اولاد کی تعلیم حاصل کرانا جائز ہو گا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: زکوٰۃ کا روپیہ حیلہ شرعیہ سے نیک کام میں صرف کر سکتا ہے۔ مثلاً فقیر کو روپیہ دے کر [illegible]
[illegible] یا بطور خود مدرسہ [illegible] کے مصارف کے لئے دے دیا [illegible] دوسری صرف [illegible]
[illegible] ثواب ہو گا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible] زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے [illegible] کی امداد کرنا اور اس مدرسہ
[illegible] تعلیم دلانا بھی جائز ہے [illegible] بنا سکتے ہیں۔ [illegible] ثابت ہو
[illegible] مدرسہ کے روپے [illegible] معافی [illegible]
ثابت [illegible] کرنا ضروری ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ١ [illegible]

[illegible]
[illegible] زکوٰۃ [illegible] واجب ہے [illegible]
[illegible] زکوٰۃ ساقط ہو گی۔ [illegible] فتویٰ [illegible]
[illegible] قائم ہے۔

الجواب: [illegible]
[illegible]
[illegible]

ساقط نہ ہوگی نظر بانتظام یہ حکم امیر المومنین کے لئے ہی نہیں بلکہ دوسرے اسلامی امیر کے لئے۔ ثالثاً اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ سلطان کو دینے کا حق اس وجہ سے ہے کہ وہ ان اموال کی حفاظت کرتا ہے اسی وجہ سے عاشر کے لئے شرط ہے کہ چوروں اور ڈاکوؤں سے اموال کی حفاظت پر قادر ہو اور جہاں قدرت حفاظت نہ ہو تو ان کو زکوٰۃ دینا کیوں واجب ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ([illegible]) [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کسی مسکین کو زکوٰۃ کی نیت سے قرض دے کر [illegible] کے بعد وہ شخص [illegible] اس وقت قرض دینے والا [illegible] ایسی صورت میں قرض دینے والا اس سال زکوٰۃ کا حساب کر سکتا ہے یا کسی دوسرے کو دینا چاہیے حالانکہ اس وقت وہ خود بھی زکوٰۃ دینے کا حق ہے۔

الجواب: جب کہ اس نے نیت زکوٰۃ کی قرض کے وقت نہیں کی تو اب زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ [illegible] اس پر لازم ہے کہ [illegible] اگر شخص [illegible] تو زکوٰۃ [illegible] ادا ہو جائے گی۔ [illegible]

مسئلہ ([illegible]) [illegible]

کیا حکم ہے علمائے شریعت کا اس مسئلہ میں کہ ایک شخص غریب ہے [illegible] کے پاس [illegible] زمین ہے [illegible] اور [illegible] گزارہ کرتا ہے۔ اگر وہ شخص [illegible] اور [illegible] سوائے اس مکان کے علاوہ روپیہ یا زیور بالکل نہیں ہے۔ ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: رہنے کا مکان حاجت اصلیہ ہے۔ اگرچہ کتنی ہی قیمت کا ہو اس کی وجہ سے غنا نہیں ہو سکتا۔ اور زمین کی آمدنی اتنی نہیں ہو اس کے لئے کافی ہو سکے۔ لہٰذا اس شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگرچہ زمین فروخت کی جائے تو کافی ہو کر وقت اور گزارہ کا یہ ذریعہ ہے اس کے لئے ذریعہ آمدنی ہے جو اس کے خورد و نوش و دیگر ضروریات میں صرف ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی قیمت کا اعتبار کر کے اسے غنی نہ سمجھیں گے۔ بلکہ یہ فقیر ہی ہے اور زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ عالمگیری میں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۵۳۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں۔

زید شیخ ہے اس کے پاس دو ہمشیرہ تھیں ایک سید کے نکاح میں ہے جو صاحب اولاد بھی ہے اور افلاس میں مبتلا ہے تو کیا زید اس سید اور اپنی بہن اور ان کی اولاد کو زکوٰۃ کی رقم دے سکتا ہے۔

مسئلہ (۱۵۳۹) زید کی دوسری بہن شیخ کے نکاح میں ہے لیکن اس کا شوہر اس کی بہن کو نان و نفقہ نہیں دے سکتا ہے زید کے پاس رہ کر محنت کر کے گذر کرتی ہے تو کیا زید اپنی اس بہن کو زکوٰۃ کی رقم دے سکتا ہے۔

الجواب ۱:۔ زید اپنی اس ہمشیرہ کو جو سید کے نکاح میں ہے زکوٰۃ دے سکتا ہے اس کی اولاد کو نہیں دے سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب ۲:۔ زید اپنی اس ہمشیرہ کو بھی زکوٰۃ دے سکتا ہے بلکہ اپنے قریبی رشتہ دار کو دینا غیروں کے دینے سے افضل ہے کہ یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۵۴۰) سید کو مال زکوٰۃ دینا جائز ہے یا ناجائز جب کہ وہ تنگ دست ہوں۔

الجواب:۔ سید کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور دیں گے تو ادا نہ ہوگی۔ حدیث میں فرمایا ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس وانھا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد (مسلم) اگر وہ صاحب ضرورت مند ہوں تو اور اموال سے خدمت کریں اور زکوٰۃ ہی کا پیسہ دینا چاہیں تو کسی مستحق زکوٰۃ کو دیں اور اسے مالک کر دیں اور اس سے کہہ دیں کہ تو اپنی طرف سے فلاں کو دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۵۴۱) بے نمازی جو کبھی پڑھے کبھی ترک کرے ایسے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ نماز ایک وقت کی بھی قصداً ترک کر دینا کبیرہ و شدید وعید گناہ عظیمہ ہے اور ایسا شخص فاسق ہے بلکہ مستحق نار و غضب جبار ہے مگر اس کی وجہ سے اس کو کافر نہیں کہیں گے جب تک فرضیت نماز کا انکار یا اس کا استخفاف نہ کرے۔ تو جب وہ مسلم ہے زکوٰۃ دے سکتے ہیں ادا ہو جائے گی۔ مگر ظاہر ہے کہ متقی کو دینا فاسق کو دینے سے بہتر ہے [illegible] یہاں تک کہ مال زکوٰۃ کو دوسرے شہر میں بھیجنا مکروہ ہے مگر وہ اصلح ہو تو کراہت نہیں۔ کما لا یخفی۔ تو جب شہر کے اصلح و صالح کا فرق ملحوظ رکھا تو صالح و فاسق کا فرق بدرجہ اولیٰ ملحوظ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۱۵۴۲) مرسلہ مولوی غلام جیلانی صاحب صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ [illegible]۔ ۱۸ صفر [illegible]

صدقہ کی تعریف بیان فرما کر ہبہ اور صدقہ میں فرق بیان فرمایا جائے۔

الجواب:۔ صدقہ وہ تملیک عین ہے جس سے مقصود محض ثواب اخروی ہو اور ہبہ سے مقصود یہ نہیں بلکہ اگر فقیر کو ہبہ کیا تو وہ

[illegible] واللہ اعلم۔

کتاب الصوم

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم۔

مسئلہ [illegible] رمضان [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب: شریعت میں [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم

مسئلہ [illegible]

[illegible] رمضان المبارک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

و رشاں قبل از روزے از بنگالہ روز چہار دہم و عید نور دہم ما بادرشاں اختلاف نیست ایں چہ ممکن است راست باشد از روئے طلوع آفتاب بلکہ بہر ملک روز و ماہ مختلف داشتن حکم آمدہ است یعنی از افریقہ ایں عید نو عرب ، ہندوستان و غیرہ دریں ملک روزے و امد با اطلاع آں شود لیکن روزہ باعتبار رویت قمر بہر ملک مختلف خواہد شد یا نہ۔

الجواب رویت ہلال رمضان واجب کفایہ است ۔ در فتاوی عالمگیری مذکور است یجب علی الناس ان یلتمسوا الہلال فی التاسع والعشرین من شعبان وقت الغروب فان راوہ صاموا وان غم علیہم اکملوا ثلثین یوما کذا فی الاختیار شرح المختار اگر رویت ہلال رمضان بر روایت و ہم شعبان در ملک عرب شد و نزد ما در ہند بہ ثبوت شرعی آں رویت ثابت شدہ اعتبار آں لازم ۔ و تحقیق کردہ یک روزہ واجب کہ اختلاف مطالع مؤثر نیست ۔ در عالمگیری و معتبر لاختلاف المطالع فی ظاہر الروایۃ کذا فی فتاوی قاضی خان وعلیہ فتوی الفقیہ ابی اللیث وبہ کان یفتی شمس الائمۃ الحلوانی قال لو رای اہل مغرب ہلال رمضان یجب الصوم علی اہل مشرق کذا فی الخلاصۃ والی ہم کہ اول روز اول بہ خلیفۃ المسلمین کسے گوید بہ ۔ بار احکام است قابل اختلاف نیست ۔ واللہ اعلم۔

مسئلہ (۴) از قصبہ ... ضلع ... مرسلہ ... ۔ ہر شعبان ...

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسائل ہندو ذیل میں۔

اس سال شب براءت میں باہم اہل اسلام اس قصبہ میں اختلاف رہا بعض لوگ پیر کی شب براءت اس دلیل سے منتے رہے اور عمل یہی کیا کہ پونکہ جبر میں جمعرات کو اگست شب کو جو آپ چاند چڑھ گئے صحیح جنتری کو جمعرات کو سنیچر کی شب کو چاند کی ... کا اظہار کیا تھا اگر چہ اور حقیقتاً اس کا ظہور نہیں ہوا اور کسی نے چاند کو صاف طور پر نہیں دیکھا تاہم مسلمانوں نے تسلیم کر لیا کہ چاند کو ہو گیا ہے ۔ اور اسی اعتبار پر دوشنبہ ۸ اگست کو شب براءت منائی ۔ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ ہم اس پر زور دیتا رہا کہ اہل اسلام کے یہاں انحصار رویت پر ہے ۔ جب کہ ۲۹ شعبان ... کو سلا تھا اور پیر کو پورا تھا چاند نظر نہ آیا ۔ ... منگل کو ... قرار دیکر ... شعبان ... ۹ اگست ... شب براءت ... منانا چاہیئے چنانچہ زیادہ تر اصحاب نے اسی پر عمل کیا ۔ کیا دونوں فریق میں کس کی دلیل ... مذہب ... اور ... معاملات میں ... اور گرہن کے قیاسات اور ریڈیو و تار و اخبار کی خبر ... قابل عمل ہیں یا نہیں ۔ اور ان اخبار و تار ... کرنے والے شرعاً قابل ... ہیں یا نہیں ۔

الجواب [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

خبر یا اطلاع پر عمل نہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ (٥٤٨) امسال رویت ہلال عید الفطر کے سلسلہ میں ڈھاکہ اور حیدرآباد سے بذریعہ ریڈیو ٢٩ رمضان [illegible] کو یہ خبر نشر کی گئی تھی کہ ہلال عید الفطر کی رویت ہو گئی ہے کل عید ہے جو کہ اس خبر کو جانبے [illegible] فرما کر [illegible] قرار دیا تھا یا نہیں۔ بصورت خبر ریڈیو [illegible] اور [illegible] دعوی شہادت بانتفاء قاضی اور غیر مستقیمین کی [illegible] کیا جا سکتا ہے [illegible] شرع شریف دلائل سے [illegible] مطلع فرمائیں۔

الجواب: [illegible] ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ کے لئے کافی ہے [illegible] اور حدیث [illegible] رویت ہلال کی روزہ رکھو اور افطار کرو [illegible] اور عید کرو [illegible] رویت [illegible] اس وقت معتبر ہوگی جب [illegible] ثابت ہو اور [illegible] ریڈیو کی خبر [illegible] شرعاً نہیں [illegible] [illegible]

اس خبر ریڈیو کو شہادت شمار کیا جا سکتا ہے [illegible] استفاضہ میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (٥٤٩) [illegible] صاحب [illegible] ١٣ رمضان [illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین [illegible] ریڈیو [illegible] مختلف مقامات سے رویت ہلال کی خبر دی جاتی ہے اس کا کیا حکم ہے۔ مانی جائے یا نہیں۔ اگر مانی جائے تو کس حد تک [illegible]

الجواب: ہلال کے لئے شرعی ثبوت درکار ہے [illegible] ایک جگہ کی رویت کا ایسا ثبوت [illegible] کتب فقہ میں مذکور ہے [illegible] اور [illegible] ریڈیو [illegible] اتنی قوت نہیں کہ اس کو ثبوت شرعی میں پیش کیا جائے۔ لہٰذا اس کے اعلان پر نہ روزہ رکھنا نہ افطار کرنا یا عید کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (٥٥٠) [illegible] صاحب [illegible]

روزہ دار رمضان شریف میں بعد زوال مسواک کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: مسواک ہر وضو میں سنت ہے خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان [illegible]

[illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۵۷) [illegible]

روزہ [illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

مسئلہ روزہ کا کفارہ [illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible] باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ (۵۶۰) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب ۔ فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کے لئے ہے جیسے [illegible]
اور غسل خانہ وغیرہ [illegible] میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ بلا اجازت شرعیہ اگر نکل کر باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا
فنائے مسجد اس معاملہ میں حکم مسجد میں ہے [illegible] کے اعلان کے لئے فنائے مسجد میں جا سکتا ہے [illegible]
کی حالت میں [illegible]
[illegible] چلنے والا ہے۔

بہار شریعت کے مسئلہ پر جو معترض نے اعتراض کیا اس کو چاہیے تھا کہ کسی کتاب کا حوالہ دیکر اس کے مسئلہ کو غلط کہتا یا
چاہیے تھا کہ اس معترض سے دریافت کرے کہ تم جو اس کو غلط کہتے ہو تو تمہارے پاس کیا ثبوت ہے [illegible] شخص کا اعتبار ہے کہ [illegible]
کو چاہیے غلط کہدے [illegible] وقت حال معلوم ہوتا ہے [illegible] ۔ فتاویٰ قاضی خاں میں ہے
اذا سقطت من الدجاجة في مرقة [illegible] لا يفسد [illegible] اذا سقطت من [illegible]
[illegible] لا يفسد [illegible]
[illegible] ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتابُ الحج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ (۵۶۱) مرسلہ جناب عبد الرحمٰن صاحب [illegible] ضلع [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بکر جو کہ ہندہ کا محرم ہے اپنی بیوی اور بیوہ کو ہمراہ لیکر حج کے ارادے
سو ہندہ کا بھی ارادہ ہے کہ میں بھی انہیں لوگوں کے ساتھ چلی جاؤں۔ عمرو اعتراض کرتا ہے کہ تم نامحرم کے ساتھ [illegible]
لہٰذا دریافت طلب [illegible] ہندہ کہتی ہے کہ میں بکر کی بیوی اور [illegible] کے ساتھ جاؤں گی تنہا بکر کے ساتھ نہیں تو صورت مسئولہ میں ہندہ
حج بیت اللہ شریف ان لوگوں کے ساتھ جا سکتی ہے یا نہیں۔

[illegible]

الجواب ۔ عورت کو بغیر شوہر یا محرم سفر کرنا حرام ہے حدیث میں ہے ولا تسافرن امرأۃ الا ومعہا محرم فقال رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجۃ قال اذھب فاحجج مع امرأتک یعنی ارشاد فرمایا کہ بغیر محرم عورت سفر نہ کرے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ فلاں جنگ میں جانے کے لئے میرا نام لکھا جا چکا ہے اور میری عورت حج کو جانا چاہتی ہے فرمایا کہ اپنی عورت کے ساتھ حج کو چلے جاؤ۔ ہندہ کا یہ عذر کرنا کہ میں بکر کے ساتھ نہیں جاتی ہوں بلکہ اس کی بی بی کے ساتھ جاتی ہوں نامسموع ہے کیونکہ یہ صورت بغیر محرم اس کا سفر ہوگا اور اس کی حدیث میں ممانعت آئی۔ درمختار میں ہے ومع زوج او محرم بالغ عاقل مع وجوب النفقۃ لمحرمہا علیہا لامرأۃ فی سفر۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے و منہا المحرم للمرأۃ شابۃ کانت او عجوزۃ اذا کانت بینہا وبین مکۃ مسیرۃ ثلثۃ ایام ھٰکذا فی المحیط۔

بالجملہ ہندہ کو اس طرح جانا کیا کہ جاتی ہے ثواب کے لئے اور ہر قدم پر گناہ کرتی ہے اسی حج سے کیا فائدہ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۶۲) از پانی پت محلہ انصار مرسلہ عثمان غنی و عبدالرحمٰن صاحبان ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید صاحب نصاب ہے اور اس پر حج فرض ہے۔ اور حج کرنے کا خیال ہے اور زید حج کرنے کا ارادہ کیا اور ساتھ میں اپنے بڑے لڑکے اور اس کی عورت کو لے جانا چاہتا ہے۔ اور زید کے تین لڑکے اور لڑکیاں سب اپنے والد کے شامل رہتے ہیں اور لڑکیوں کی شادی کر کے سسرال بھیج دی۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کے انتقال کے بعد یہ بڑا لڑکا جس کو زید اپنے ساتھ حج کو لے گیا تھا اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا۔ یا کہ زید کے انتقال کے بعد جب انہوں نے اس مال کو تقسیم کیا اور تینوں کے پاس مال آیا کر حج فرض ہوا جب اور باپ کے ساتھ گیا ہے دونوں بھائی راضی تھے۔ اور بڑا لڑکا حج کے واسطے جائے تو احرام باندھنے کی نیت کس طرح کرے۔ آیا اس پر اب حج فرض ہوگا یا پہلا حج کافی ہے۔

الجواب ۔ زید اپنے بڑے لڑکے کو اگر اپنے ساتھ حج کو لے جاتا ہے اگر وہ لڑکا بالغ ہے تو اس کا حج فرض ادا ہوگا اور حج فرض ہی کی اس کو نیت باندھنی چاہئے۔ زید کے انتقال کے بعد اس کے تینوں لڑکوں کے حصہ میں اگر اتنا مال آیا کہ اس پر حج کا ادا کرنا فرض ہو تو بڑا لڑکا جس نے حج فرض ادا کر لیا ہے۔ اس کے اوپر پھر حج کرنا ضروری نہیں کہ حج فرض ادا ہو گیا۔ اور اب جو حج کرے گا وہ حج نفل ہوگا۔ باقی دونوں لڑکے جنہوں نے حج نہیں کیا ہے ان پر حج کرنا لازم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (۵۶۳) مرسلہ حاجی عبداللطیف ایوب صاحب ۵ رجب ۱۳۶۰ھ ۔

گزارش یہ ہے کہ ہندوستان سے جب لوگ حج کے لئے جاتے ہیں تو قرآن یا تمتع یا مفرد کسی خاص کی نیت سے

[illegible]

الجواب - [illegible]

[illegible]

آخرت میں حال کھلے گا مولیٰ تعالیٰ آپ کے شوق کو زیادہ کرے کہ آپ کو علم دین سے دلچسپی ہے باقی کے لیے کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٥٢٢) از پالن پور مرسلہ شمس الدین ولد عبد الرحمن صاحب ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حج کرنے کے واسطے یہاں سے شعبان میں روانہ ہوں گے تو ہندیوں کے واسطے میقات دریائے یلملم ہے تو اب یہ احرام باندھ کر آگے جائے تو اس وقت یعنی احرام باندھنے کے وقت کیا نیت کرنی چاہئے۔

الجواب ۔ اگر شعبان مہینہ میں مکہ کو جاتا ہے اور اس کا ارادہ پہلے مکہ معظمہ جانے کا ہے تو میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے اور عمرہ کے ارکان ادا کر کے احرام کھول ڈالے رمضان شریف میں عمرہ کرنے کا بہت ثواب ہے حدیث میں ارشاد فرمایا عمرة فی رمضان تعدل حجة یعنی رمضان میں عمرہ ایسا ہے جیسا کہ ساتھ حج کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ (٥٢٥) مسئولہ [illegible] بہار پور بریلی ٥ رجب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اہلسنت وجماعت اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ کی جانب سے مبلغ چار سو روپے برائے حج بدل عمرو ملازم حج کو دے کر کہا کہ جو شخص تمہاری نظر میں معتبر ہو اس کو حج بدل کے واسطے آمادہ کر کے اپنی نگرانی میں حج کرا دو اور جو کچھ روپیہ بچے وہ واپس دو گے اور اگر تھوڑے کم ہوں گے تو میں اپنے پاس سے خرچ کروں گا۔ عمرو نے بکر کو ساتھ لے کر مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما روانہ ہوا بکر نے قران کا احرام باندھا بعد فراغت ارکان حج کے سبب کی خرچ مدینہ طیبہ کی حاضری میں تردد پیدا ہوا اور عمرو کو یہ حدیث مبارکہ من حج ولم یزرنی فقد جفانی یاد آئی اور نیز اس امر کا خیال ہوا کہ بیمار ہو کر زید کو اس پر معترض ہو کہ تم مدینہ طیبہ کیوں نہیں گئے اور حج ناقص کیا تو کیا جواب ہوگا۔ اس لئے [illegible] عمرو نے فوراً ایک خط واسطے روانگی خرچ زید کو بھیجا اور در صورت عدم حصول جواب اور انتظار مناسب کے عمرو نے بکر سے کہا کہ اگر تم مدینہ طیبہ چلنا چاہتے ہو تو خرچ چلو اور خرچ یہ ہے تو وطن پہنچ کر دے دینا۔ بکر نے منظور کیا اور حسب وعدہ بعد مراجعت سفر حرمین شریفین وطن پہنچ کر

[1] یہ حکم آفاقی کے لئے ہے جو شعبان میں جائے وہ تمتع کرنا چاہے تو شوال تک حالت احرام میں رہنا پڑے گا۔ اور اگر قران کرے [illegible] احرام باندھنے کے وقت [illegible] رمضان میں [illegible] احرام میں [illegible] واسطے صرف عمرہ کے احرام باندھ کر جائے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ایک سو پانچ روپے کے سو روپے ادا کئے۔ اور فہرست کل صرف اخراجات حسب مطالبہ زید کے پاس بھیج دی اور [illegible] کر دیا مگر زید نے محض خاموشی اختیار کی اور [illegible] نہیں کیا۔ صورت مسئولہ میں شرعاً زید [illegible] سو روپے کے صرف [illegible] نہیں۔ اور بکر پانچ کا مستحق ہے یا نہیں فقط۔ بینوا توجروا

الجواب۔ جبکہ زید نے صرف حج کے لئے دیا اور حج بدل کے اخراجات [illegible] اپنے ذمہ لے لئے تو [illegible] کے [illegible] زید پر [illegible] لازم نہیں، بکر نے [illegible] قرض [illegible] روپے [illegible] بکر ہی اپنے پاس سے [illegible] ادا کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

فہرست مضامین فتاویٰ امجدیہ

مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
باب قضاء الفوائت					
[illegible]		[illegible]		[illegible]	
باب سجود السہو				**باب صلوٰۃ المسافر**	
[illegible]		[illegible]		[illegible]	

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
صدقۃ اللہ ... الفرق۔	•	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
کتاب الصوم [illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] الفرق۔	۳۴۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	•
[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	•
[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	•
[illegible]	۳۴۲	[illegible]	۳۴۵	[illegible]	•
[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	•
[illegible]	•	[illegible]	۳۴۶	[illegible]	۳۴۹
[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	•
[illegible]	•	[illegible]	•	[illegible]	۳۵۰

قرآن مجید

امتیازی خصوصیات:

○ خاص مستحری اور جاذب کتابت ○ وسط صفحہ پر ختم ○ تمام حروف واضح اور کشادہ
○ حفاظ قرآن کیلئے بے مثال تحفہ ○ تلاوت پڑھنے والوں کیلئے بہت آسان
○ عمدہ طباعت ○ مضبوط جلد ○ آفسٹ اور مہرشیپ [illegible] ... دستیاب ہیں

مجموعہ وظائف

مع الحمد سورۃ قرآن و دعائے حج و ختم و زیارت مدینہ منورہ

فتاویٰ امجدیہ مکمل

چار جلدوں میں

تصنیف: صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز
تعلیق: نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی مد ظلہ العالی

فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت کی علمی جلالت
فقہی بصیرت محتاج تعارف نہیں بہت خوبصورت فقہ حنفی کی معتبر دستاویز انسائیکلو پیڈیا
بہار شریعت تصنیف فرما کر عالم اسلام پر جو عظیم ترین احسان فرمایا ہے رہتی دنیا
تک اسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی تابندہ روزگار شخصیت کی ایک اہم تصنیف
فتاویٰ امجدیہ ہے جو زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکی ہے یہ مسائل و احکام کے اعتبار سے ایک
دوسری بہار شریعت اور دلائل و ابحاث کی حیثیت سے فتاویٰ رضویہ کا خلاصہ
اور نچوڑ ہے سلیس اور عام فہم زبان میں توضیح و تشریح کے اعتبار سے عوام و خواص اور
علماء و فضلا کیلئے بے پناہ افادیت کی حامل ہے علاوہ ازیں اس کتاب پر نائب مفتی اعظم ہند
شارح بخاری فقیہ اسلام علامہ محمد شریف الحق امجدی کی تعلیق نے کتاب کی اہمیت کو [illegible]
لہٰذا ارباب علم اور دینی ذوق رکھنے والے حضرات سے التماس ہے کہ خرید کر اس کا مطالعہ
کے مطالعہ کے شائقین حضرات [illegible] سے استفادہ کا حق ادا فرمائیں۔